عمران سیریز
لاسٹ اپ سیٹ
مظہر کلیم
ایم اے

اور ان کی کامیابی پر ان کو خاطر خواہ داد ملے مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس طرف توجہ دیں گے"۔

محترم حکیم رفعت اشفاق چوہان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت سر آنکھوں پر لیکن محترم۔ عمران اور اس کے ساتھی اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہیں اور مشن کی کامیابی سے زیادہ ان کے لئے مسرت کا باعث اور کیا ہو سکتا ہے۔ ویسے ہمارے ملک میں یہ عجیب رواج پڑ گیا ہے کہ جو ڈیوٹی انجام دے وہ بھی اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ اس کا استقبال کیا جائے اس کے اعزاز میں تقریبات منعقد کی جائیں اور اسے انعام و اکرام سے نوازا جائے۔ جیسے اس نے ڈیوٹی سر انجام دے کر قوم و ملک پر کوئی احسان کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران صبح کی نماز اور اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد مسجد سے نکلا اور واپس اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ معمول کی ورزش کے لئے پارک میں جا سکے کہ اسے اپنی پشت سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیا آپ کا نام ہی علی عمران ہے"...... بولنے والا اپنی آواز سے کوئی ادھیڑ عمر لگتا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا تو اس نے ایک آدمی کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اسے دیکھتے ہی وہ پہچان گیا کہ یہ شخص آج نمازیوں میں شامل تھا گو آج سے پہلے عمران نے اسے مسجد میں نہ دیکھا تھا۔

"جی میرا نام ہی علی عمران ہے فرمائیے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ"...... آنے والے نے بڑے خلوص

وخضوع کے ساتھ سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے بھی اسی طرح پورے خشوع وخضوع کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کا جو حلیہ بتایا گیا تھا اس سے میں نے آپ کو مسجد میں ہی پہچان لیا تھا لیکن پھر بھی مجھے کنفرمیشن کے لئے امام صاحب سے پوچھنا پڑا"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"امام صاحب کو آپ نے ناحق تکلیف دی آپ مجھ سے ہی پوچھ لیتے جیسے اب میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا آپ کا نام آصف الدولہ تو نہیں ہے"...... عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آصف الدولہ ارے نہیں میرا نام تو ارشاد حسین ہے"...... اس شخص نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس اسی طرح میں بھی آپ کو بتا دیتا کہ میرا نام کیا ہے سوئیے اگر آپ کو میرا نام ہی لینا ہے تو بے شک آپ بھی یہ نام رکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا"...... عمران نے جواب دیا تو ارشاد حسین بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ واقعی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں۔ کیا آپ مجھے تھوڑا سا وقت عنایت کریں گے"...... ارشاد حسین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کتنا چاہئے آپ کو"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں صرف دس منٹ"...... ارشاد حسین نے جواب دیا۔

"ارے بس اتنا سا۔ آپ فکر نہ کریں میرے پاس دینے کے لئے بھی وقت ہی ہے آپ جتنا چاہیں لے سکتے ہیں لیکن اس کے لئے آپ کو میرے ساتھ پہلے میرے فلیٹ چلنا پڑے گا اور پھر وہاں سے پارک میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پارک میں وہ کیوں"...... ارشاد حسین نے حیران ہو کر کہا۔

"تاکہ میں وہاں کچھ ورزش کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنا لوں کہ آپ کو دس پنٹ دینے کے بعد بھی زندہ رہ سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دس پنٹ کیا مطلب"...... ارشاد حسین نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن اب وہ عمران کے ساتھ ساتھ فلیٹ کی طرف چل رہا تھا۔

"خون پنٹوں کے حساب سے ہی ماپا جاتا ہے اور ایک گیلن میں تقریباً آٹھ پنٹس ہوتے ہیں اور آپ نے دس پنٹ طلب کیے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ کو میرے جسم سے ایک گیلن اور دو پنٹ خون چاہئے اور ظاہر ہے کہ اتنا خون آپ کو دینے کے بعد مجھے زندہ رہنے کے لئے پہلے کچھ ورزش تو کرنی پڑے گی تاکہ کچھ نہ کچھ خون بڑھ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ارشاد حسین کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں نے پنٹ نہیں منٹ کہا تھا۔ مجھے آپ کا خون نہیں چاہئے

وقت چاہیئے۔ ویسے آپ کی بات سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ باقاعدگی سے ورزش کرنے کے عادی ہیں اس لئے ٹھیک ہے مجھے آپ کی یہ شرط منظور ہے میں پارک میں چلا جاتا ہوں آپ ظاہر ہے فلیٹ سے وہیں آئیں گے میں بھی اس دوران کچھ پیدل چل کر سیر کر لوں گا"...... ارشاد حسین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ویسے یہ بتاتے جائیے کہ آپ کو میرا حلیہ کس نے بتایا تھا تاکہ میں اس شخصیت کی توقعات کے مطابق ہی حلیہ بنائے رکھوں"۔ عمران نے کہا تو ارشاد حسین بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کے باورچی سلیمان صاحب نے بتایا تھا۔ میرا مارکیٹ میں جنرل سٹور ہے۔ ابھی حال ہی میں بنایا ہے اور سلیمان صاحب وہاں آتے جاتے رہتے ہیں"...... ارشاد حسین نے جواب دیا۔

" کہیں وہ آپ سے میرے نام پر قرض تو نہیں لے آیا اگر ایسا ہے تو بتا دیں تاکہ میں کسی اور پارک کا رخ کر لوں"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو ارشاد حسین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ایسی کوئی بات نہیں سلیمان صاحب نے تو مارکیٹ میں کبھی کسی سے ادھار نہیں لیا آپ فکر نہ کریں"...... ارشاد حسین نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو عمران نے اس طرح اطمینان بھرا سانس لیا جیسے اس کے کاندھوں سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

" پھر ٹھیک ہے آپ پارک تشریف لے چلیں میں لباس بدل کر ابھی آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ارشاد حسین سر ہلاتا ہوا پارک

کی طرف مڑ گیا جب کہ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" یہ تم نے اب قرض خواہوں کو میرے پیچھے لگا دیا ہے کیوں"۔ عمران نے فلیٹ میں پہنچتے ہی باورچی خانے میں پہنچ کر سلیمان کو ڈانٹتے ہوئے کہا جو ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔

" کتنی تعداد تھی ان کی"...... سلیمان نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔

" فی الحال تو ایک ہی پہنچا ہے مسجد میں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اللہ نیک ہدایت دے گا۔ انشاء اللہ سارے ہی مسجد میں پہنچ جائیں گے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران اس کی خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ ارشاد حسین صاحب کا کیا حدود اربعہ ہے جسے تم نے باقاعدہ میرا حلیہ بتایا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارشاد حسین وہ جنرل سٹور والا وہ ایک روز رونا رو رہا تھا کہ اس کا کاروبار نہیں چل رہا کسی نے اس کی دکان پر جادو کر دیا ہے۔ میں نے اسے آپ کے متعلق بتا دیا اور کہا کہ آپ کسی کا فلیٹ میں آنا پسند نہیں کرتے اس لئے مسجد میں صبح کی نماز کے وقت مل سکتے ہیں"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تو میں جادو ٹونے کا توڑ جانتا ہوں کیوں"...... عمران نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"نہیں جانتے تو اسے صاف صاف کہہ دیں۔ ویسے میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپ آسانی سے یہ بات نہیں مانیں گے اس لئے بس وہ آپ کا پیچھا چھوڑ دے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے میں اسے کہہ دوں گا کہ اس کی دکان پر سلیمان نے جادو کر رکھا ہے پھر وہ تم سے خود ہی نمٹ لے گا"...... عمران نے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بے شک کہہ دیں۔ اسے میں نے بتا دیا ہے کہ جن لوگوں کا نام سلیمان ہوتا ہے وہ جادو ہی نہیں کر سکتے اور اس نے اس بات پر یقین کر رکھا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا وہ سمجھ گیا تھا کہ ارشاد حسین نے حضرت سلیمانؑ کی وجہ سے اس نام پر یقین کر لیا ہوگا۔ ورزش کا چست لباس پہن کر تھوڑی دیر بعد عمران جب پارک میں پہنچا تو ارشاد حسین وہاں موجود تھا۔

"آپ ذرا مزید پیدل چل لیں۔ میں اس دوران ورزش کر لوں پھر اطمینان سے بیٹھ کر باتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا اور ارشاد حسین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی انتہائی سخت ورزش کے بعد جب عمران فارغ ہو گیا تو اس نے ارشاد حسین کو اپنے پاس بلا لیا۔

"ہاں تو جناب ارشاد حسین صاحب اب آپ کا وقت شروع ہو چکا

ہے فرمایئے"...... عمران نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ارشاد حسین بھی اس کے سامنے ہی گھاس پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب میں نے جنرل سٹور بنایا تو ایک ماہ تک تو میرا جنرل سٹور خوب چلا لیکن اس کے بعد اس نے یکسر چلنا بند کر دیا اور اب تو یہ حالت ہے کہ میں سارا دن بیٹھا مکھیاں مارتا رہتا ہوں۔ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ کسی حاسد دکاندار نے میرے جنرل سٹور پر جادو ٹونہ کر دیا ہے۔ میں نے کئی عاملوں کی خدمات بھی حاصل کیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ سلیمان صاحب نے ایک روز آپ کے متعلق بتایا کہ آپ ہر قسم کے جادو ٹونے کا توڑ کر لیتے ہیں اس لئے میں آج آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ برائے کرم میری مدد کریں"...... ارشاد حسین نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کتنا پڑھے ہوئے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی میں گریجوایٹ ہوں"...... ارشاد حسین نے جواب دیا۔

"پہلے کیا کام کرتے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی پہلے میں میونسپل کارپوریشن میں ملازم تھا۔ اب ریٹائر ہو گیا ہوں تو جو رقم ملی ہے اس سے یہ جنرل سٹور کھول لیا ہے کیونکہ ابھی میرے بچے زیر تعلیم ہیں اور میرے پاس آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا"...... ارشاد حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ کی دکان پر جادو کرایا گیا ہے"

عمران نے کہا۔

"کئی لوگوں نے کہا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس مارکیٹ میں ایسے لوگ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور کسی نئی دکان کو یہاں چلنے نہیں دیتے"...... ارشاد حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن رزق تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہوتا ہے وہ کیسے کسی جادو ٹونے سے کم ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی وہ تو ٹھیک ہے لیکن میرے ساتھ تو بہرحال کچھ نہ کچھ ہوا ہے آپ پلیز میری مدد کریں ورنہ ہمارا پورا گھرانہ فاقوں سے مر جائے گا"...... ارشاد حسین نے کہا۔

"ارشاد حسین صاحب اصل بات یہ ہے کہ آپ کے کاروبار سے برکت ختم ہو گئی ہے۔ رزق تو مقدر ہوتا ہے لیکن اس رزق میں برکت ہو تو آدمی فراخ دست ہو جاتا ہے جب برکت ختم ہو جائے تو پھر تنگ دستی گھیر لیتی ہے۔ آپ اگر واقعی کاروبار چلانا چاہتے ہیں تو صبح دکان کھولتے وقت بسم اللہ شریف پڑھ کر دکان کھولیں اور پھر وہاں بیٹھ کر کچھ دیر قرآن مجید کی تلاوت کیا کریں اس کے علاوہ کاروبار چلانے کے جو طریقے ہوتے ہیں مطلب ہے گاہکوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔ ناجائز منافع خوری اور کم تولنے وغیرہ سے بچنا۔ وہ مال دکان میں رکھنا جس کی ڈیمانڈ ہو چاہے اس میں منافع کم ہو۔ ان ساری باتوں کا خیال رکھا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کام کیا کریں تو میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے کاروبار میں یقیناً اللہ تعالیٰ بے پناہ برکت ڈال دے گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا جناب"...... ارشاد حسین نے چونک کر پوچھا۔

"اپنی آمدنی کا کچھ حصہ پانچ فیصد دس فیصد ضرور علیحدہ کر کے اسے اپنے غریب رشتہ داروں، مسافروں اور ایسے افراد جو حقدار ہوں اور امداد کے مستحق ہوں ان کی خاموشی سے اور بغیر احسان جتائے مدد کیا کریں۔ پھر آپ دیکھیں کہ آپ کے رزق میں کتنی برکت ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اگر آپ کوئی تعویز وغیرہ بھی دے دیں تو مہربانی ہو گی"...... ارشاد حسین نے کہا۔

"آپ تین ماہ تک میری اس بات پر عمل کریں۔ اگر آپ نے تین ماہ تک اس پر پوری طرح عمل کیا تو پھر آپ کو تعویز بھی مل جائے گا میرا تعویز اس وقت اثر کرتا ہے جب تین ماہ تک یہ کورس مکمل کر لیا جائے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی بہتر انشاء اللہ میں آپ کی بات پر پورا پورا عمل کروں گا"۔ ارشاد حسین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بتائیں کہ آپ نے دکان میں کتنی مالیت کا مال ڈالا تھا جب آپ نے دکان کا افتتاح کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی دو لاکھ کا"...... ارشاد حسین نے جواب دیا۔

"اور اب کتنی مالیت کا مال موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک لاکھ سے بھی کم کا ہو گا"...... ارشاد حسین نے آہستہ سے

جواب دیا۔

"حالانکہ آپ کہتے ہیں کہ پہلے آپ کا جنرل سٹور خوب چلتا تھا۔ پھر وہ اصل رقم کہاں گئی۔ منافع تو ظاہر ہے آپ نے خرچ کر دیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ جی ایک بچی کی شادی کرنی تھی اس میں لگ گیا۔ مجبوری تھی جناب"...... ارشاد حسین نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجبوری اپنی جگہ لیکن دکان کے اصول اپنی جگہ جب دکان میں سے مال نکل گیا اور اس کی جگہ اور نہ ڈالا گیا تو پھر گاہک وہاں آکر کیا خریدیں گے۔ اب آپ کو پتہ چل گیا کہ آپ کے گاہک کیوں آنے بند ہو گئے ہیں۔ بہرحال جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے آپ کریں۔ آپ نے چونکہ بچی کی شادی پر یہ رقم لگائی ہے اور اس طرح آپ نے فرض ادا کیا اور آپ کی بچی بھی میری بچی ہے اس لئے یہ رقم آپ میری طرف سے تحفہ سمجھ لیں۔ سلیمان آپ کو دے جائے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"مم مگر میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ مجھے رقم دیں"...... ارشاد حسین نے بھی اٹھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی طرح مجھے بھی تو اپنا کاروبار چلانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاروبار کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... ارشاد حسین نے اور حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں نے آپ کو بتایا ہے کہ برکت کے لئے اپنی آمدنی کا کچھ حصہ آپ دوسروں کو دیں گے اس طرح آپ کا کاروبار چل پڑے گا اور میں یہ رقم آپ کو نہ ہی امداد کے طور پر دے رہا ہوں اور نہ ادھار بلکہ یہ میری طرف سے تحفہ ہو گیا۔ خدا حافظ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جب کہ اسے معلوم تھا کہ ارشاد حسین حیرت سے منہ کھولے وہیں کھڑا ہو گا کیونکہ ایسا عامل اسے اور کہاں مل سکتا تھا جو ہدیہ لینے کی بجائے الٹا اسے تحفے بھی دے۔ جبکہ عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ ارشاد حسین واقعی پریشان ہے اور اس کا اصل مسئلہ یہی تھا کہ اس نے کاروبار سے رقم نکال کر لڑکی کی شادی کر دی تھی اس لئے اس کا کاروبار رک گیا تھا۔ ایسے لوگوں کی امداد کرنا عمران اپنا فرض سمجھتا تھا اس لئے اس نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ ایک لاکھ روپے سلیمان کے ہاتھ بھجوا دے گا۔

"جلدی لے آؤ ناشتہ سلیمان پہلے ہی بڑی دیر ہو گئی ہے"۔ عمران نے فلیٹ میں پہنچ کر لباس تبدیل کر کے سٹنگ روم میں پہنچتے ہی اونچی آواز میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا سٹنگ روم میں پہنچ گیا۔

"بڑی جلدی جان چھوڑ دی ارشاد حسین نے"...... سلیمان نے ناشتے کا سامان میز پر رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کچھ نہ پوچھو جب میں نے اسے کہا کہ سلیمان کے پاس خزانے ہی خزانے ہیں اور میں اسے کہہ دوں گا کہ وہ تمہیں کاروبار چلانے کے لئے صرف ایک لاکھ روپے اپنے خزانہ خاص سے دے جائے

گا تو وہ کتنا خوش ہوا سو وہ تو میرے ساتھ ہی وصولی کے لئے آ رہا تھا لیکن میں نے اسے بڑی مشکل سے ٹالا ہے ورنہ ظاہر ہے تمہیں اسے اپنے ساتھ ناشتہ کرانا پڑ جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک لاکھ روپیہ آپ نے بھی کنجوسی کی حد کر دی۔ بڑی بیگم صاحبہ ہوتیں تو نجانے کتنا دے دیتیں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو میں کنجوس ہوں۔ تم تو فیاض بلکہ سوپر فیاض ہو تم اسے دس لاکھ روپے دے دینا"...... عمران نے ناشتے کا آغاز کرتے ہوئے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اب کوئی بات تو ہوئی۔ سپیشل روم کا خفیہ خانہ تو اب خالی ہو گا"...... سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ارے ارے سنو۔ ارے"...... عمران نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"فکر نہ کریں اسے ایک لاکھ ہی دوں گا"...... سلیمان نے باہر سے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پتہ نہیں اب تک یہ رقم بچی کیسے رہی اس چیل کی نظروں والے سے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ناشتہ ختم کر کے وہ اٹھا اس نے جا کر ہاتھ دھوئے کلی کی۔ اس دوران سلیمان ناشتے کے برتن لے

گیا تھا اور عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہی سامنے پڑے ہوئے اخبارات کے بنڈل میں سے ایک اخبار نکالا اور سرخیاں دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اس نے اخبار پر ایک نظر ہی ڈالی تھی کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اخبار پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"توصیف بول رہا ہوں عمران صاحب اپ لینڈ سے"...... دوسری طرف سے توصیف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا شہلا سے لڑائی تو نہیں ہو گئی"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"بڑی زبردست لڑائی ہوئی ہے"...... توصیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر ہسپتال کے کس وارڈ سے فون کر رہے ہو"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے توصیف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"دل کے سرجری وارڈ سے"...... توصیف نے جواب دیا اور اس بار عمران بھی اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب میں نے ایک اطلاع دینے کے لئے فون کیا ہے۔ بظاہر تو یہ اطلاع معمولی سی ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس کے پس منظر میں یقیناً کوئی اہم بات موجود ہو گی"...... توصیف نے کہا۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اپ لینڈ حکومت کے تحت یہاں سرکاری سطح پر ایک خفیہ شعبہ قائم کیا گیا ہے جس کا نام ایڈوانس سائنس ریسرچ یا اے ایس آر رکھا گیا ہے۔ اس شعبے کے تحت ایک بہت بڑی لیبارٹری قائم کی گئی ہے جس میں انتہائی ایڈوانس سائنس ریسرچ کی جائے گی۔ یہاں تک تو بات عام سی ہے لیکن اس شعبے کا انچارج ایک ایکریمین سائنس دان ڈاکٹر شو نارڈ کو بنایا گیا ہے اور ڈاکٹر شو نارڈ کٹر یہودی ہے۔ اس کی اطلاع عام طور پر تو کسی کو نہیں ہے لیکن ایک محفل میں اچانک ایک آدمی نے اس بارے میں بات کی تو میں چونک پڑا۔ میں نے اپنے طور پر تحقیقات کی تو میرے نوٹس میں آیا ہے کہ اس لیبارٹری کو بھی انتہائی خفیہ رکھا جا رہا ہے اس کا انچارج کافرستان کا ایک سائنس دان ڈاکٹر سمرتی ہوگا۔ ڈاکٹر سمرتی رہنے والا تو کافرستان کا ہی ہے لیکن سنا یہی گیا ہے کہ وہ طویل عرصے سے ایکریمیا میں رہائش پذیر ہے اور لیبارٹری تیار ہو جانے کے بعد یہاں آئے گا اور اس لیبارٹری میں کوئی ایسا شعاعی ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے جو بارودی ہتھیاروں کو زیرو کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے"...... توصیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس میں تمہارے لئے کیا بات اہم ہے۔ ایسے ہتھیار تو ہر ملک تیار کرتا رہتا ہے۔ ہمارے پاکیشیا میں بھی سائنس دان اس قسم کے ہتھیاروں کی تیاری میں لگے رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اہم بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری کا سارا عملہ کافرستان سے خفیہ

طور پر منگوایا گیا ہے"...... توصیف نے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی تمہاری چھٹی حس نے خطرے کا سائرن بجانا تھا۔ بہرحال تم اس سلسلے میں مزید انکوائری کرو اور اگر اس انکوائری میں کوئی واضح بات سامنے آئے تو مجھے بتانا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اپنے طور پر معلومات حاصل کرتا ہوں۔ آپ کو فون کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ڈاکٹر شو نارڈ اور ڈاکٹر سمرتی دونوں کے بیک گراؤنڈ کے بارے میں آپ اپنے طور پر معلومات حاصل کریں کیونکہ یہ کام آپ مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ لیبارٹری اور یہ خصوصی شعبہ کافرستان اور اپ لینڈ مل کر بنا رہے ہیں اور اسے پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جائے گا"...... توصیف نے آخر کار وہ بات کہہ ڈالی جو اسے دراصل چبھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں معلومات کر لوں گا تم بہرحال اپنے طور پر مزید انکوائری کرو۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر اخبار پر نظریں جما دیں۔ وہ یکے بعد دیگرے اخبارات اٹھا کر دیکھتا رہا پھر ایک اخبار کے اندر والے صفحے پر اس کی نظریں ایک چھوٹی سی خبر پر جم سی گئیں۔ خبر کے مطابق ایکریمیا کے ایک کافرستانی نژاد ڈاکٹر سمرتی کو اقوام متحدہ کے ادارہ سائنس ریسرچ نے ایک نئی قسم کی شعاع دریافت کرنے پر خصوصی اعزاز عطا کیا ہے۔ اس شعاع کا نام ڈاکٹر سمرتی نے اپنی مرحوم ایکریمین بیوی حبابو سیلا کے نام پر

مار سیلا ریز رکھا ہے مار سیلا ریز لیزر شعاع سے طاقت میں ہزاروں گنا بڑھ کر ہے اور اس میں ایک اور خاصیت بھی ہے کہ یہ شعاع ایک نہ نظر آنے والے جال کی صورت میں کسی بھی جگہ کے گرد پھیلائی جا سکتی ہے اور اس جال کو عام بارودی مادہ تو ایک طرف ایٹم بم حتیٰ کہ ہائیڈروجن بم کا دھماکہ بھی نہیں توڑ سکتا اور اپنی تمام قوت اس جال کے اندر [illegible] دیتا ہے اس لئے مار سیلا ریز کی ایجاد کو اقوام متحدہ کے تحت آئندہ نسلوں کے لئے امن کا پیغام بر بتایا گیا ہے کہ اس کی مدد سے پوری دنیا بھر میں موجود ایٹمی اور ہائیڈروجن بموں اور میزائلوں کو آسانی سے ناکارہ کیا جا سکے گا۔ عمران نے کئی بار یہ خبر پڑھی اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے اخبار میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سنی پوسٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نیوز ایڈیٹر صاحب سے بات کرائیں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو نیوز ایڈیٹر عبدالمجید بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"عبدالمجید صاحب میرا تعلق چونکہ ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اس لئے میں اپنی شناخت نہیں کرا سکتا۔ آپ کے آج کے اخبار کے اندر

والے صفحے پر ایک خبر مار سیلا ریز اور ڈاکٹر سرتی کے بارے میں شائع کی گئی ہے لیکن اس خبر کا ماخذ درج نہیں کیا گیا۔ کیا آپ راہنمائی کریں گے کہ یہ خبر کس ماخذ سے لی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کیجئے میں دیکھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد نیوز ایڈیٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"یہ خبر اقوام متحدہ کے سائنس ڈیپارٹمنٹ سے جاری ہونے والے ماہانہ رسالہ ایڈوانس سائنس رپورٹ سے لی گئی ہے"...... نیوز ایڈیٹر نے جواب دیا۔

"اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے باقاعدہ لائبریری کی صورت دے رکھی تھی۔ ایڈوانس سائنس رپورٹ اس کے پاس چونکہ باقاعدگی سے آتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ رسالہ لائبریری میں موجود ہوگا لیکن وہ اس بات پر حیران تھا کہ یہ خبر پہلے اس کی نظروں سے کیوں نہیں گزری۔ لیکن جب اس نے لائبریری میں جا کر چیک کیا تو یہ رسالہ پیکڈ حالت میں میز کی دراز میں موجود تھا۔ عمران اسے کھول کر پڑھنا ہی بھول گیا تھا یا اسے اس کی فرصت نہ ملی تھی۔ اس نے رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر اس نے اس پر سرسری نظریں دوڑانی شروع کر

دیں اور جب اس خبر پر اس کی نظریں پڑیں جو اخبار میں شائع ہوئی تھی تو وہ مڑا اور واپس سٹنگ روم میں آکر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ کر اس نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ یہاں سائنسی تفصیل بھی دی ہوئی تھی جو نیوز ایڈیٹر نے شاید جان بوجھ کر چھوڑ دی تھی کیونکہ یہ باتیں عام قاری کی سمجھ میں نہ آسکتی تھیں۔ عمران نے اس مختصر سے مضمون کو کئی بار پڑھا اور پھر رسالہ بند کر کے اس نے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"بندۂ حقیر فقیر پر تقصیر"...... عمران کی مخصوص ٹیپ شروع ہو گئی۔

"طویل سا بس مزید تعارف کی ضرورت نہیں ہے میں تم حقیر فقیر پر تقصیر کو اس۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ آگے بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو"...... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے درمیان سے ہی بات کاٹ دی۔

"کمال ہے۔ کیسا زمانہ آگیا ہے کہ اب عجز و انکساری بھی لوگوں کو اچھی نہیں لگتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عجز و انکساری تو اچھی صفت ہے لیکن میرے پاس اتنی طویل عجز و انکساری سننے کا وقت نہیں ہے اس لئے بس ایک آدھا لفظ ہی اس سلسلے میں کافی ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس فخریہ القابات سننے کے لئے وقت ہے تو پھر سنیئے خان خاناں۔ جان جاناں......" عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو

عمران نے منہ بناتے ہوئے مزید القابات کی گردان بند کر دی۔

"بس دو القاب کی مار تھے حضرت"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر چھوڑ دیا جب ٹون آگئی تو اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"کیا حضرت۔ عالی جناب۔ فلفل دراز۔ اوہ سوری۔ یہ تو شاید کسی جڑی بوٹی کا نام ہے بہرحال سرالاسرار"...... عمران نے گردان شروع کی تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

"تم سے خدا سمجھے۔ اب تم نے مجھے سرالاسرار بنا دیا۔ یہ کیا ہوتا ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ شاید آپ کا لقب صرف سر ہے اس لئے آپ میرے دو القابات خان خاناں اور جان جاناں سے جیلس ہو کر فون بند کر گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس واقعی وقت نہیں ہے میں انتہائی ضروری تجربے کے لئے نوٹس تیار کرنے میں مصروف ہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے باز نہیں آنا اس لئے میں نوٹس اٹھا کر ایک طرف رکھ رہا ہوں۔ ہاں اب بولو"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی یہ قربانیاں ہم جیسے سائنس کے طالب علموں کے دلوں میں آپ کی قدر و منزلت بڑھا دیتی ہیں آپ جیسے عظیم سائنس دان کا ہمیں اس طرح ڈیل کرنا واقعی آپ کی عظمت کی دلیل ہے"۔ عمران

نے کہا تو سرداور ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"ماشاء اللہ واقعی اسے ہی عجز وانکساری کہتے ہیں۔ بہرحال اس تعریف کا شکریہ ایک کام کرو کہ یہ الفاظ کاغذ پر لکھ کر اور اس کے نیچے دستخط کر کے بھجوا دو تاکہ میں اس سند کو فریم کرا کر اپنے آفس میں لگا دوں"۔ سرداور نے جواب دیا اور عمران بھی ان کے اس بے ساختہ جملے پر بے اختیار ہنس دیا۔

"آپ کا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے اس لئے آمدن بر سر مطلب ایڈوانس سائنس رپورٹ کے تازہ شمارے میں مارسیلا ریز کے بارے میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ایکریمیا کے کافرستانی نژاد ڈاکٹر سمرتی نے یہ ریز دریافت کی ہیں۔ اور ان کا نام اپنی مرحوم ایکریمین بیوی مارسیلا کے نام پر مارسیلا ریز رکھا ہے اور یہ ریز"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں پڑھ چکا ہوں یہ مضمون اس لئے تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... سرداور نے ایک بار پھر اسے درمیان سے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"مجھے تھوڑی دیر پہلے اپ لینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت اپ لینڈ نے ایک خفیہ شعبہ ایڈوانس سائنس ریسرچ کا قائم کیا ہے جس کے تحت ایک خفیہ لیبارٹری بنائی گئی ہے۔ اس شعبے کا سربراہ ایک ایکریمین سائنس دان ڈاکٹر شو نارڈ کو بنایا گیا ہے اور اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر سمرتی نے ہوتا ہے اور اس لیبارٹری میں کام کرنے والا

تمام عملہ کافرستان سے منگوایا گیا ہے اور یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس لیبارٹری میں تیار ہونے والے ہتھیار کو کافرستان حاصل کرے گا اور اسے پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ڈاکٹر شو نارڈ کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں اور کیا اس جدید ترین دریافت مارسیلا ریز کی لیبارٹری اپ لینڈ جیسے پس ماندہ ملک میں بنائی جا سکتی ہے یا نہیں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر شو نارڈ۔ میرے ذہن میں تو یہ نام نہیں ہے اور نہ ہی میں فوری طور پر تمہارے سوالوں کے جواب دے سکتا ہوں لیکن اگر تم کہو تو اس سلسلے میں معلومات بہرحال حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ سرداور نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ضرور معلومات حاصل کیجئے میں کل پھر آپ سے رابطہ کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا اور عمران نے بھی خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں موجود آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ایک ادھیڑ عمر لیکن خاصا طویل القامت آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا بھاری چشمہ تھا۔ چہرے سے سرد مزاجی بلکہ قدرے سفاکی نمایاں طور پر جھلکتی تھی۔ وہ میز پر موجود ایک فائل کو کھولے اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک ساتھ رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے سر اٹھایا۔ ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس آسکر بول رہا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

"ہوم سیکرٹری صاحب کی طرف سے کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... آسکر نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"ہیلو ہوم سیکرٹری جانسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر نے اسی طرح سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کے ذمے ایک سپیشل مشن لگایا تھا اس کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ ہوم آفس کو موصول نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس پر ابھی ابتدائی کام ہو رہا ہے جب یہ مکمل ہو گا تو اس کی رپورٹ بھجوا دی جائے گی"...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ابھی ابتدائی کام ہو رہا ہے اس طرح تو یہ مشن نجانے کتنے سالوں میں جا کر مکمل ہو"...... ہوم سیکرٹری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کا کیا خیال تھا کہ یہ سپیشل مشن کسی دکان سے جا کر خریداری کرنے کا ہے۔ یہ انتہائی پیچیدہ اور کٹھن مشن ہے اور ڈارک لائٹ اسے کامیاب بھی کرنا چاہتی ہے اس لئے بہرحال اس میں وقت لگے گا"...... آسکر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں مسٹر آسکر حکومت اسے جلد از جلد مکمل کرانا چاہتی ہے"۔ ہوم سیکرٹری نے کہا۔

"تو پھر آپ یہ مشن ڈارک لائٹ سے لے کر کسی اور کے حوالے کیجئے گڈ بائی"...... آسکر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور

کریڈل پر پٹخ دیا۔
"نانسنس یہ اس قدر پیچیدہ مشنز کو بھی کوئی دفتری کام سمجھتے ہیں"...... آسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فائل پر نظریں جما دیں۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو آسکر نے ایک بار پھر سر اٹھا کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب کی کال ہے"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو آسکر چونک پڑا۔

"بات کراؤ"...... آسکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"یس سر میں آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر کا لہجہ اس بار خاصا مؤدبانہ تھا۔

"آپ نے ہوم سیکرٹری صاحب سے جو کچھ کہا ہے اس بناء پر ہنگامی طور پر میں نے ایک خصوصی میٹنگ کال کی ہے اور یہ میٹنگ بھی میرے آفس میں ہوتی ہے آپ پلیز فوراً تشریف لے آئیں تاکہ کھل کر اس معاملے پر ڈسکس کر لی جائے"...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر"...... آسکر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے فائل بند کر کے میز کی

دراز کھول کر فائل دراز میں رکھی اور اسے تالا لگا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی ایک کار میں بیٹھا چیف سیکرٹری کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ کار اس کا ذاتی ڈرائیور چلا رہا تھا۔ کار کے شیشے کلرڈ تھے جن کی وجہ سے وہ تو اندر سے باہر دیکھ سکتا تھا لیکن باہر سے اندر نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک عمارت کے عقبی حصے میں بنے ہوئے دروازے میں داخل ہو کر ایک بڑے سے برامدے میں جا کر رک گئی۔ کار کے رکتے ہی آسکر کار سے اترا اور ایک طرف بنی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لفٹ میں داخل ہو کر اس کا ایک بٹن پریس کیا تو لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رکی تو آسکر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ یہ ایک راہداری تھی جو خالی تھی وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ آسکر تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے آخری سرے پر موجود ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل پر یکے بعد دیگرے دو مختلف سوئچ پریس کیے تو دروازہ خود بخود میکانکی انداز میں کھل گیا اور آسکر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑی سی بیضوی شکل کی میز موجود تھی جس کے گرد سات آٹھ کرسیاں بھی موجود تھیں۔ اس کمرے میں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ آسکر خاموشی سے ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی میز پر موجود مصنوعی پھولوں کے گلدان میں رکھے ہوئے سرخ رنگ کے پھول کا رنگ بدل گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک دبلا پتلا آدمی اندر داخل ہوا۔ اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر آسکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھیں"...... آنے والے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وہ اس کے مقابل میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے بیٹھتے ہی گلدان میں موجود نیلے رنگ کے پھول کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اس بار ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے کہا۔ اس کی آواز چیختی ہوئی سی محسوس ہوئی تھی اور پھر وہ میز کی ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گلدان کے پھولوں کا رنگ دوبارہ پہلے جیسا ہو گیا۔

"مسٹر آسکر ہوم سیکرٹری صاحب کا کہنا ہے کہ یہ سپیشل مشن جلد از جلد مکمل ہونا چاہئے جب کہ بقول ان کے آپ نے یہ کہا ہے کہ اسے طویل عرصہ لگے گا۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... اس بوڑھے نے جو چیف سیکرٹری تھا چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... آسکر نے جواب دیا۔

"آپ نے کیا پلان بنایا ہے ذرا تفصیل سے بتائیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب آپ کو علم ہے کہ یہ مشن ہم نے پاکیشیا میں مکمل کرنا ہے وہاں کی سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک سمجھی جاتی ہے اس لئے ہم نے یہ پلان بنایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پاکیشیا سے نکال کر کسی

اور ملک میں الجھا دیا جائے اور اس دوران پاکیشیا میں یہ مشن مکمل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہمیں معلوم ہوا ہے کافرستان اپ لینڈ میں ایک لیبارٹری تیار کرا رہا ہے جو کہ عام دفاعی میزائلوں پر ریسرچ کی لیبارٹری ہے۔ ہم نے یہ پلان بنایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے فری لانسر ایجنٹ علی عمران تک یہ بات پہنچائی جائے کہ اس لیبارٹری میں انتہائی ایڈوانس ہتھیار تیار ہو رہا ہے جو پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ لامحالہ جیسے ہی یہ اطلاع ان تک پہنچے گی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم اپ لینڈ پہنچ جائے گی اور جیسے ہی وہ وہاں سے روانہ ہوں گے ڈارک لائٹ پاکیشیا میں اپنا مشن شروع کر دے گی اور پھر بغیر کسی رکاوٹ کے ہم اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"یہ تو واقعی بے حد طویل پلاننگ ہے۔ آپ اطلاع کس طرح پہنچائیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اپ لینڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک فارن ایجنٹ کام کرتا ہے جس کا نام توصیف ہے۔ اس توصیف تک یہ خبر اس انداز میں پہنچائی جائے گی کہ اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ خبر خاص طور پر اسے پہنچائی گئی ہے وہ ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع دے گا اور اس کے بعد وہ فوراً ٹیم بھجوا دے گی"...... آسکر نے جواب دیا۔

"تو اس سلسلے میں اب تک کی کیا پیش رفت ہے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میرا اسسٹنٹ مارک ڈیمرے وہاں کام کر رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی وہ کوئی مثبت رپورٹ دے گا"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ابھی ڈیمرے سے اس بارے میں تازہ ترین رپورٹ لے سکتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر ٹرانسمیٹر رپورٹ لی جا سکتی ہے"...... آسکر نے جواب دیا تو چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہو کر چیف سیکرٹری کے قریب آکر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر چیف سیکرٹری کے سامنے رکھا اور ان کے اشارے پر سر جھکائے ہوئے واپس چلا گیا۔

"یہ لیجئے"...... چیف سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر آسکر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو آسکر نے اٹھ کر ٹرانسمیٹر ان سے لیا اور اپنے سامنے رکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف آف ڈارک لائٹ کالنگ اوور"...... آسکر نے بدلے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر مارک ڈیمرے بول رہا ہوں سر اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مشن کی تازہ ترین رپورٹ کیا ہے اوور"...... آسکر نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ہم کامیابی کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ توصیف تک یہ بات پہنچائی جا چکی ہے اور توصیف نے اس بارے میں عمران سے فون پر بات بھی کی ہے ہم نے وہ بات چیت ٹیپ کر لی ہے جو کافی حوصلہ افزا ہے۔ اس عمران نے اسے مزید انکوائری کے لئے کہا ہے۔ اب ہم توصیف تک یہ بات پہنچا رہے ہیں کہ یہ لیبارٹری واقعی پاکیشیا کے خلاف کام کرے گی اس لئے مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم اس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے اپ لینڈ پہنچ جائے گی چونکہ وہ لازماً توصیف سے رابطہ کریں گے اس لئے توصیف کی مکمل نگرانی کی جا رہی ہے جیسے ہی یہ ٹیم اپ لینڈ پہنچی ہمیں اطلاع مل جائے گی اس کے بعد ہم اپنے مشن پر فوراً کام شروع کر دیں گے اوور"...... مارک ڈیمرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے اوور اینڈ آل"...... آسکر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ ہے جناب تازہ ترین پوزیشن"...... آسکر نے کہا۔

"آپ فرمائیں آپ کیا کہتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے ہوم سیکرٹری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب یہ سلسلہ مجھے کافی طویل لگتا ہے اور ضروری نہیں کہ وہ سروس واقعی اپ لینڈ جائے جب کہ ہمارا انتہائی اہم پراجیکٹ رکا ہوا ہے اور اس میں زیادہ دیر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس لئے ہمیں جلد از جلد سائنس دان یا اس کا ریسرچ پیپر چاہیے"...... ہوم سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ ڈارک لائٹ سے یہ مشن واپس لے کر کسی اور کو دے دیا جائے۔ آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے مسٹر آسکر"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے جناب میرا تو کام حکم کی تعمیل ہے لیکن ڈارک لائٹ اپنے انداز میں کام کرنا چاہتی ہے"...... آسکر نے کہا۔

"آپ کے ذہن میں دوسری کون سی تنظیم ہے جو اس مشن کو آپ کی مرضی کے مطابق تیزی سے مکمل کر سکے"......چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میری کنگ سے بات ہوئی ہے اس کا کہنا ہے کہ وہ یہ مشن ایک ہفتے کے اندر گارنٹی کے ساتھ مکمل کر سکتے ہیں"...... ہوم سیکرٹری نے کہا تو چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کے

کنارے پر لگا ہوا بٹن ایک بار پھر پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس سر"...... نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری سے کہو کہ کنگ کو کال کرے اور اسے فوراً یہاں میٹنگ میں پہنچنے کے لئے کہے"......چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آپ کے پاس سپیشل مشن کی فائل تو ہو گی"...... چیف سیکرٹری نے ہوم سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ہوم سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے چیف سیکرٹری کی طرف بڑھا دیا۔

"رکھیں اسے کنگ آئے گا تو اس سے بات ہو گی"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو ہوم سیکرٹری نے فائل اپنے سامنے رکھ لی پھر تقریباً نصف گھنٹہ خاموشی میں گزر گیا نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا لیکن وہ اپنے قدوقامت سے واقعی کوئی دیو نظر آ رہا تھا۔

"یس سر آپ نے مجھے ایمرجنسی کال دی تھی"...... اس لحیم شحیم آدمی نے قریب آکر کہا۔

"تشریف رکھیں کنگ"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو کنگ آسکر کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ سے ہوم سیکرٹری صاحب نے پاکیشیا میں سپیشل مشن کے بارے میں بات کی ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ سرسری طور پر بات ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہاں سے کسی سائنس دان کو اس کے ریسرچ پیپر سمیت اغوا کر کے یہاں لے آنا ہے۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ یہ مشن کنگ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"آپ انہیں فائل دیں تاکہ یہ تفصیل سے اس مشن کے بارے میں جان سکیں"...... چیف سیکرٹری نے ہوم سیکرٹری سے کہا تو ہوم سیکرٹری نے فائل اٹھا کر کنگ کی طرف بڑھا دی۔ کنگ نے کرسی سے اٹھ کر ہوم سیکرٹری سے فائل لی اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود کاغذات پڑھنے شروع کر دیئے۔ باقی سب لوگ خاموش بیٹھے رہے۔ جب کنگ نے فائل پڑھ کر بند کی۔

"آپ بتائیں کہ اگر آپ کو یہ مشن دے دیا جائے تو آپ اسے مکمل کرنے میں کتنا وقت لگائیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ"...... کنگ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک سائنس دان کو اغوا کرنے کے لئے کیا یہ زیادہ وقت نہیں ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب اس میں صرف سائنس دان کا رہائشی پتہ اور اس کا حلیہ اور اس قسم کی دوسری تفصیل درج ہے جب کہ ہو سکتا ہے کہ اب وہ اس

پتے پر نہ رہتا ہو یا کسی لیبارٹری میں شفٹ ہو گیا ہو۔ اس کی تلاش کے لئے تو بہرحال وقت چاہئے اگر وہیں رہتا ہو تو پھر تو یہ کام چند گھنٹوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے تو زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کہا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"یہ کیس پہلے حکومت نے ڈارک لائٹ کے حوالے کیا ہوا ہے لیکن ڈارک لائٹ کے چیف مسٹر آسکر بہت طویل اور پیچیدہ پلاننگ کے تحت اس پر کام کر رہے ہیں جب کہ حکومت کا پراجیکٹ اس سائنس دان یا اس کے ریسرچ پیپر کے بغیر رکا ہوا ہے اور حکومت کو اس سلسلے میں روزانہ بھاری نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ مشن کم وقت میں مکمل ہو جائے لیکن مسٹر آسکر کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی طاقتور سروس ہے وہ یہ مشن مکمل نہیں ہونے دے گی۔ آپ کا کیا خیال ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب جہاں تک مجھے علم ہے پاکیشیا ایک پس ماندہ اور چھوٹا سا ملک ہے اس لئے اس کی سیکرٹ سروس نے کیا طاقتور ہونا ہے اور اگر ہو بھی سہی تو ہمارے مشن کا اس سے کیا تعلق۔ سیکرٹ سروس اب سائنس دانوں کی حفاظت پر تو مامور نہیں ہوا کرتی"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر آسکر آپ اس سلسلے میں کچھ کہنا پسند کریں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میں ایکریمیا کی ۶ ایجنسیوں میں کام کر چکا ہوں جب کہ مسٹر کنگ

کو ابھی تجربہ حاصل نہیں ہے اس لئے انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ لوگ کس قدر تیز اور فعال ہیں۔ میں اس مشن کو اس انداز میں مکمل کرنا چاہتا تھا کہ یہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے لیکن اگر حکومت اس مشن کو مجھ سے لے کر مسٹر کنگ کو دینا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ طاقتور اور فعال ہے بھی ہی تو ہم نے بھی تو چوڑیاں نہیں پہن رکھیں ہم ان سے مقابلہ بھی کر سکتے ہیں"...... کنگ نے جواب دیا۔

"مسٹر کنگ میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن حکومت اسٹالیہ کے مفاد میں صرف اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ یہ مشن اس انداز میں مکمل کریں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے ورنہ اگر آپ اس سائنس دان یا اس کا ریسرچ پیپر لے بھی آئے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے واپس لینے کے لئے یہاں بھی آسکتی ہے اور یہاں آنے کے بعد اس نے وہ سارا پراجیکٹ ہی تباہ کر دینا ہے جس کی خاطر یہ مشن مکمل کیا جا رہا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں مسٹر آسکر کنگ گروپ ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور اگر وہ لوگ یہاں آئے تو یہاں بھی کنگ گروپ ان سے مقابلہ کر سکتا ہے"...... کنگ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"او کے مسٹر آسکر آپ اس مشن سے ہاتھ اٹھا لیں اب یہ مشن کنگ گروپ مکمل کرے گا اور مسٹر کنگ مجھے ایک ہفتے کے اندر

سائنس دان یا اس کا ریسرچ پیپر یا دونوں یہاں چاہئیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے آپ یہ فائل لے لیں اور فوری طور پر کام شروع کر دیں میٹنگ برخواست"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ہوم سیکرٹری جانسن، آسکر اور کنگ تینوں کھڑے ہو گئے۔ پھر چیف سیکرٹری کے پیچھے ہوم سیکرٹری دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے پیچھے کنگ اور سب سے آخر میں آسکر دروازے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد آسکر سیاہ کار میں بیٹھا واپس اپنے آفس کی طرف روانہ ہو گیا۔ آفس میں پہنچتے ہی اس نے الماری میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو چیف آف ڈارک لائٹ کالنگ اوور"...... آسکر نے بدلے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈیمرے اٹنڈنگ یو اوور"...... تھوڑی دیر بعد اس کے اسسٹنٹ مارک ڈیمرے کی آواز سنائی دی۔

"ڈیمرے سپیشل مشن ڈارک لائٹ سے واپس لے لیا گیا ہے اس لئے تم اپنے گروپ سمیت فوری طور پر واپس آجاؤ اوور"...... آسکر نے کہا۔

"وہ کیوں باس اب تو ہم کامیابی کے قریب پہنچنے والے ہیں اوور"...... مارک ڈیمرے کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ان کا کہنا ہے کہ ہمارا پلان بے حد طویل ہے اور انہیں بے حد جلدی ہے اس لئے اب یہ مشن ہم سے لے کر کنگ گروپ کے حوالے کر دیا گیا ہے جس نے ایک ہفتے میں مکمل کرنے کا وعدہ کر لیا ہے اوور"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن باس کنگ گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کیسے کرے گا۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کانوں میں کنگ گروپ کے اس مشن کی معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو کنگ گروپ کے لئے مشن مکمل کرنا ایک طرف اپنی جانیں بچا کر واپس آنا ہی مشکل ہو جائے گا اوور"...... مارک ڈیمرے نے کہا۔

"کنگ گروپ کو ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں اس لئے جو وہ کرتے ہیں انہیں کرنے دو۔ تم اپنے گروپ سمیت فوراً واپس آجاؤ اوور اینڈ آل"...... آسکر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کاش کسی طرح اس کنگ کا ٹکراؤ عمران سے ہو جائے پھر لطف آئے گا۔ پھر اسے پتہ چلے گا کہ کیسے مشن مکمل ہوتے ہیں"...... آسکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس نے کاندھے جھٹکے اور رسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسٹون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سائمن سے بات کراؤ میں آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سائمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں سائمن کیا تم میرے آفس آسکتے ہو ابھی"۔ آسکر نے کہا۔

"ابھی۔ کیوں خیریت"...... سائمن نے چونک کر پوچھا۔

"انتہائی ضروری کام ہے آجاؤ جلدی"...... آسکر نے کہا۔

"او کے آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور آسکر نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے قریب پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ اسٹون کلب کا سائمن آرہا ہے اسے فوراً میرے آفس پہنچا دینا"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور آسکر نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر اس نے ایک طرف موجود ریک میں شراب کی بوتلیں اور جام موجود تھے دو بوتلیں اٹھا کر میز پر رکھیں اور ساتھ ہی ایک جام

بھی اٹھالیا۔ پھر اس نے کرسی پر بیٹھ کر ایک بوتل کھولی اور آدھا جام بھر کر اس نے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جو شکل وصورت اور انداز سے کوئی کاروباری آدمی دکھائی دے رہا تھا اندر داخل ہوا۔

"اوہ عیش ہو رہے ہیں"...... اندر آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹھو سائمن تمہارے لئے میں نے علیحدہ بوتل پہلے ہی رکھ دی ہے"...... آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ"...... سائمن نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل اٹھائی اسے کھولا اور پھر ویسے ہی اسے منہ سے لگا لیا۔ ایک لمبا گھونٹ لینے کے بعد اس نے بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے۔ اس قدر ایمرجنسی میں کال کیا ہے"...... سائمن نے کہا۔

"کنگ گروپ نے مجھ سے ایک مشن چھین لیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کنگ گروپ اس مشن میں ناکام رہے"...... آسکر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں کہا تو سائمن بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں"...... سائمن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پاکیشیا کا علی عمران تمہارا دوست ہے۔ تم نے خود مجھے بتایا

تھا"...... آسکر نے کہا۔

"تھا جب میں بھی ایکریمیا میں رہتا تھا لیکن اب تو طویل عرصہ ہو گیا ہے اس سے کبھی ملاقات تو ایک طرف بات بھی نہیں ہوئی لیکن تم چاہتے کیا ہو کھل کر بات کرو"...... سائمن نے بوتل میں سے ایک اور بڑا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح عمران کے کانوں تک یہ بات پہنچ جائے لیکن شرط یہ کہ کسی کو یہ علم نہ ہو سکے کہ یہ بات ہماری طرف سے اسے پہنچائی گئی ہے ورنہ ہم سرکاری عتاب میں آجائیں گے"...... آسکر نے کہا۔

"دیکھو آسکر تم میرے بہترین دوست ہو اور کنگ کے ساتھ میرے ایسے تعلقات نہیں ہیں صرف سلام دعا ہے۔ اگر کیس تم سے لے کر کنگ کو دیا گیا ہے اور کنگ کو وہاں پہنچتے ہی یہ احساس ہو گیا کہ اس کے مشن کے بارے میں کسی کو پہلے سے معلوم ہے تو لامحالہ ساری بات تم پر آجائے گی باقی رہا وہ عمران تو وہ خود ہی کنگ سے نمٹ لے گا۔ تم اس کی فکر مت کرو"...... سائمن نے کہا۔

"لیکن اگر اسے معلوم ہی نہ ہو سکا تب"...... آسکر نے کہا۔

"اس کا ایک حل ہے کہ عمران تک کنگ کا نام نہ پہنچے صرف اتنا بتا دیا جائے کہ یہ مشن اس کے ملک کے خلاف ہونے والا ہے اور بھی اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے بتایا ہے پھر بات ہو سکتی ہے تم پہلے یہ بتاؤ کہ کنگ کا وہاں مشن کیا ہے"...... سائمن نے

کہا۔

"ایک سائنس دان کو اغوا کرنا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس سائنس دان کا"...... سائمن نے پوچھا۔

"ڈاکٹر یونس اس کا نام ہے اور پتہ گرین ٹاؤن کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک"...... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے فون ڈائریکٹ ہو سکتا ہے"...... سائمن نے کہا۔

"ہاں لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ پہلے مجھے بتاؤ یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے"...... آسکر نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں تم فکر مت کرو۔ تمہیں ایکریمیا کی ایک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کے بارے میں تو یاد ہو گا"...... سائمن نے کہا۔

"ہاں یاد ہے کیوں اس کا یہاں کیا ذکر آ گیا"...... آسکر نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ تنظیم ختم ہو گئی تھی۔ میرا خیال تھا کہ اس تنظیم کے تمام ارکان ختم ہو چکے ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے میں ایکریمیا پہنچا تو وہاں ایک ہوٹل میں اتفاق سے اس تنظیم کا ایک رکن جوانا مجھ سے ٹکرا گیا میں بھی اس دور میں اسے جانتا تھا اور وہ بھی۔ چنانچہ اتنے طویل عرصے بعد مل کر ہم دونوں بے حد خوش ہوئے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اب مستقل طور پر پاکیشیا شفٹ ہو گیا ہے اور وہاں علی عمران کے ساتھ کام کرتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ عمران میرا بھی دوست ہے تو وہ اور

بھی خوش ہوا اس نے مجھے پاکیشیا آنے کی دعوت دی اور ساتھ ہی پتہ بتایا کہ دارالحکومت کی رابرٹ روڈ پر ایک عمارت ہے رانا ہاؤس۔ وہ وہیں رہتا ہے اس وقت تو اس نے مجھے اس کا فون نمبر بھی بتایا تھا لیکن اب مجھے وہ یاد نہیں ہے البتہ انکوائری سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس جوانا کو اس بارے میں اشارہ کیا جا سکتا ہے وہ خود ہی عمران کو بتا دے گا اور ہمارا کام ہو جائے گا"...... سائمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو بات"...... آسکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے نچلے حصے میں لگا ہوا بٹن پریس کرنے کے بعد اس نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن دبایا اور پھر فون کا رخ سائمن کی طرف موڑ دیا۔ سائمن نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایشیا کا ملک ہے پاکیشیا اس کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر اور اگر وہاں کی انکوائری کا نمبر مل سکے تو وہ بھی چاہئے"۔ سائمن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتی ہوں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے تینوں نمبر بتا دیئے۔ سائمن نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ روڈ پر رانا ہاؤس کا نمبر چاہئے"...... سائمن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ سائمن نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"جوانا صاحب سے بات کرائیں میں اسٹالیہ سے اس کا دوست سائمن بول رہا ہوں انہوں نے مجھے یہ نمبر دیا تھا"...... سائمن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جوانا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں سائمن بول رہا ہوں اسٹالیہ سے۔ یاد ہے ایکریمیا کے ہوٹل ڈائسرائے میں ملاقات ہوئی تھی"...... سائمن نے کہا۔

"ہاں ہاں اچھی طرح یاد ہے۔ کیسے آج فون کیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"آج ایک ہوٹل میں اتفاق سے میرے کانوں میں ایک بات پڑی ہے چونکہ عمران بھی میرا دوست رہا ہے لیکن اس کا رابطہ نمبر میرے پاس نہیں تھا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ یہاں کا کوئی مجرم گروپ پاکیشیا کے کسی سائنس دان ڈاکٹر یونس کو اغوا کرنے کے

سلسلے میں باتیں کر رہا تھا۔ گرین ٹاؤن کا بھی ذکر آیا۔ میں نے سوچا کہ پرانی دوستی کے ناطے اطلاع کر دوں"...... سائمن نے کہا۔

"بے حد شکریہ لیکن یہ کون لوگ ہیں۔ کیا تم انہیں نہیں جانتے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں صرف شکلوں سے مجھے احساس ہوا ہے کہ یہ لوگ زیر زمین دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تو تمہیں میں نے بتایا تھا کہ اسٹالیہ آنے کے بعد میں نے زیر زمین دنیا سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دیا ہے اس لئے میں انہیں ذاتی طور پر نہیں جانتا"...... سائمن نے کہا۔

"وہاں اسٹالیہ میں تمہارا اسٹون کلب ہے ناں یہی نام بتایا تھا تم نے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں اسٹون کلب"...... سائمن نے جواب دیا۔

"اوکے اس اطلاع کا بے حد شکریہ اور کچھ"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں بس صرف اتنی ہی اطلاع دینی تھی لیکن ایک بات کا خیال رکھنا میرا نام کبھی بھی سطح پر سامنے نہ آئے کیونکہ میں زیر زمین دنیا سے اپنا تعلق ختم کر چکا ہوں۔ میں اب اس چکر میں نہیں پھنسنا چاہتا"...... سائمن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"اوکے گڈ بائی"...... سائمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لو اب تو خوش ہو اب میں دیکھوں گا کہ کنگ وہاں جا کر کیا تیر

مارتا ہے"...... سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بوتل اٹھا کر اس
نے منہ سے لگائی اور غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا اور بوتل اس وقت تک
اس نے منہ سے نہ ہٹائی جب تک بوتل کے اندر موجود شراب کا آخری
قطرہ بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا۔

"اوکے اب مجھے اجازت"...... سائمن نے خالی بوتل میز پر رکھ کر
اٹھتے ہوئے کہا تو آسکر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"بے حد شکریہ۔ یہ تم نے واقعی انتہائی مہارت سے بات کی ہے
لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ عمران تم سے اسٹون کلب کے فون پر خود بات
کرے تو تم نے نہ ہی کنگ کا نام لینا ہے اور نہ میرا اس بات کا خیال
رکھنا"...... آسکر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو میں احمق تو نہیں ہوں میں نے بھی یہاں رہنا
ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اگر کنگ یا حکومت تک یہ بات پہنچ گئی تو
مجھے غداری کے الزام میں ہی گولی مار دی جائے گی"...... سائمن نے
کہا تو آسکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر سائمن آسکر سے مصافحہ کر کے
مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جب کہ آسکر
واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تیر
رہی تھی۔

"اب دیکھیں گا کہ کنگ کس طرح یہ مشن مکمل کرتا ہے"...... آسکر
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے
فائل نکالی اور اسے کھول کر سامنے رکھ لیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک
زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"آج اچھی سی چائے پلواؤ۔ سلیمان کے ہاتھ کی بنی ہوئی تھرڈ کلاس
چائے پی پی کر چائے کا ذائقہ بھی بھولتا جا رہا ہوں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سلیمان تو مجھ سے بھی اچھی چائے بناتا ہے میں نے ایک دوبار
اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تم نے وہ چائے پی ہو گی جو وہ اپنے لئے بناتا ہے کبھی وہ چائے پی
کر دیکھو جو وہ میرے لئے بناتا ہے پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ گرم پانی اور
چائے میں کیا فرق ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور بلیک زیرو بھی ہنستا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا عمران نے فون اپنی

طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"خان خاناں۔ جان جاناں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ایک اور قافیہ بھی ہے جو تم بھول گئے ہو۔ سردار بے ایماناں وہ بھی کہہ دینا تھا"...... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سردار اور سرداور میں صرف ایک واؤ کا ہی فرق ہے۔ اس لئے اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ بہرحال بزرگ ہیں اس لئے سردار بھی ہیں"...... عمران بھلا کہاں چوکنے والا تھا اور سرداور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے بہرحال تمہاری کال سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ میں ذہنی طور پر فریش ہو جاتا ہوں"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جب کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ایور فریش رہیں لیکن آپ مانتے ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا نہیں مانتا۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سرداور کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایور فریش رہنے کے لئے آپ کو میرے لئے ایک نئی آنٹی لانی

پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سرداور نے بے اختیار ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"شیطان آدمی اب میری عمر ہے ایسے کاموں کے لئے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلئے اپنی عمر کی ہی لے آیئے پھر تو آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اس کا مطلب ہے اب تمہارے لئے تلاش کرنی پڑے گی۔ اب تم نے اشارے دینے شروع کر دیئے ہیں۔ میں تمہارے ڈیڈی سے بات کرتا ہوں"...... سرداور نے کہا۔

"اماں بی کو آپ نہیں جانتے وہ بڑی جلالی خاتون ہیں۔ ڈیڈی کو چھپنے کی جگہ بھی نہیں ملنی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب یہ کیا بات ہوئی"...... سرداور نے ایک بار پھر حیران ہو کر پوچھا۔

"ظاہر ہے جب ڈیڈی اماں بی پر سوکن لانے کا سوچیں گے تو پھر یہی ہو گا اس لئے پلیز آپ ڈیڈی سے ایسی کوئی بات نہ کریں۔ ویسے اگر اماں بی کو معلوم ہو گیا کہ یہ مشورہ آپ نے ڈیڈی کو دیا ہے تو پھر لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات بھی آپ کو اماں بی کے جلال سے نہ بچا سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو۔ بہرحال میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر سرتی اور ڈاکٹر شوتار ڈاپ لینڈ

میں نہیں ہیں بلکہ سویڈن میں اقوام متحدہ کے تحت اس مارسیلا ریز پر کام کر رہے ہیں "...... سرداور نے کہا تو عمران ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ کنفرم ہیں "...... عمرن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں میں نے خود فون پر ان سے بات کی ہے مجھے یاد نہیں تھا جب فون پر بات چیت ہوئی تو مجھے یاد آگیا کہ یہ دونوں تو میرے ساتھ ہی یونیورسٹی میں پڑھتے رہے ہیں اور ہم نے اس دور کی یادیں بھی دوہرائی ہیں اس لئے میں حتمی طور پر بات کر رہا ہوں "...... سرداور نے کہا۔

" تو پھر اپ لینڈ میں کام کرنے والے ڈاکٹر شونارڈ اور ڈاکٹر سرتی کون ہیں اور کام بھی وہ مارسیلا ریز پر ہی کر رہے ہیں "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر شونارڈ اور ڈاکٹر سرتی دونوں سے میری جو تفصیلی بات ہوئی ہے اس میں مارسیلا ریز کے بارے میں بھی گفتگو ہوئی ہے۔ اور میں اس گفتگو سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اپ لینڈ تو ایک طرف پاکیشیا اور کافرستان میں بھی ایسی لیبارٹریاں اور مشینری موجود نہیں ہے جہاں ایسی جدید ترین ریسرچ ہو سکے۔ اقوام متحدہ نے اس فارمولے کو امن کی خاطر اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے اور اقوام متحدہ کے تحت ہی اس پر کام ہو رہا ہے۔ البتہ ایکریمیا، روسیاہ اور شوگران اور دوسری سپر پاورز کی لیبارٹریوں میں اس پر کام ہو سکتا ہے۔ کافرستان اور اپ لینڈ میں ہرگز نہیں ہو سکتا "...... سرداور نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے آپ نے اچھا کیا کہ اس بات کو کنفرم کر دیا اب میں مزید انکوائری خود ہی کر لوں گا خدا حافظ "...... عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو کچن سے ہاتھ میں چائے کی دو پیالیاں اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لے کر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

" کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" شروع ہوتے ہوتے رہ گیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر توصیف کی کال سے لے کر سرداور کی رپورٹ تک ساری بات اس نے تفصیل سے بتا دی۔

" یہ تو واقعی عجیب سی بات لگتی ہے کہ بیک وقت دو جگہوں پر دو آدمی کام کر رہے ہوں "...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ معاملات خاصے پیچیدہ ہیں "۔ عمران نے کہا اور چائے کی چسکیاں لینے لگا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔ چائے پینے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور اس پر توصیف کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو عمران کالنگ اوور "...... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

" یس توصیف اٹنڈنگ اوور "...... تھوڑی دیر بعد توصیف کی آواز سنائی دی۔

"توصیف مزید کیا رپورٹ ہے اس ڈاکٹر شونارڈ اور ڈاکٹر سمرتی کے متعلق اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میں ابھی اس لیبارٹری کے محل وقوع کا کھوج لگا رہا ہوں جیسے ہی اس کا کھوج لگا میں وہاں جا کر خود چیکنگ کروں گا پھر ہی کوئی بات سامنے آسکتی ہے لیکن یہ لیبارٹری اس قدر خفیہ طور پر بنائی جا رہی ہے کہ فوری طور پر اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو رہا اوور"...... توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈاکٹر شونارڈ تو شعبے کا سربراہ ہے وہ تو دارالحکومت میں ہی کسی آفس میں بیٹھتا ہوگا اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں اس کا کوئی آفس نہیں بنایا گیا میں نے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں اوور"...... توصیف نے جواب دیا۔

"میں نے اپنے طور پر جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ڈاکٹر شونارڈ اور ڈاکٹر سمرتی دونوں اقوام متحدہ کے تحت بنائی گئی لیبارٹری میں سویڈن میں کام کر رہے ہیں اور وہیں موجود ہیں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب مجھے تو جو معلومات ملیں وہ میں نے آپ تک پہنچا دیں اس لئے تو میں نے چیف کو رپورٹ نہیں دی تھی کہ پہلے کنفرم ہو جاؤں۔ بہر حال اب میں اس مشن کو چھوڑتا تو نہیں اصل حقیقت معلوم کر کے ہی دم لوں گا اوور"...... توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری رپورٹ چیف تک پہنچا دی ہے اور چیف نے اس کا سخت نوٹس لیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ٹیم اپ لینڈ بھیجنے کا فیصلہ کریں اس لئے تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے کسی نہ کسی نتیجے تک پہنچو اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اپنے کام کی رفتار مزید تیز کر دیتا ہوں اوور"۔ توصیف نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو آپ کا پروگرام وہاں جانے کا بن گیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب تک کوئی بات حتمی طور پر سامنے نہ آجائے اس وقت تک وہاں جانا بے کار ہے میں نے صرف توصیف کو جلد از جلد کام نمٹانے کے لئے دھمکی دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب میں رانا ہاؤس سے جوزف بول رہا ہوں۔ باس فلیٹ پر موجود نہیں ہیں جب کہ جوانا نے ان سے کوئی انتہائی ضروری بات کرنی ہے اس لئے اگر عمران صاحب کی کال آپ کے پاس آئے تو برائے مہربانی باس کو کہہ دیں کہ وہ یا تو رانا ہاؤس آجائیں یا جوانا سے رابطہ کر لیں"...... دوسری طرف سے جوزف کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی

دی۔

"ٹھیک ہے اگر عمران کی کال آئی تو میں اسے کہہ دوں گا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ جوزف نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ آپ یہاں موجود ہیں یا نہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف انتہائی ذہین آدمی ہے اس نے جان بوجھ کر یہ بات نہیں کی کیونکہ وہ جوانا پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا کہ مجھ سے دانش منزل کے فون پر بھی بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں اپ لینڈ جا کر اس بارے میں اپنے طور پر معلومات حاصل کروں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا وہاں اکیلے جاؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے اب میں ٹیم تو ساتھ نہیں لے جا سکتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم جوزف کو ساتھ لے جا سکتے ہو لیکن اس صورت میں توصیف کو کیا بتایا جائے کیونکہ وہ جوزف کے بارے میں بہرحال جانتا ہے"...... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"جوزف کو ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے میں اکیلا ہی توصیف کے ساتھ مل کر کام کر لوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ بلیک زیرو کی بے چینی سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں توصیف کو بطور چیف کہہ دیتا ہوں کہ میں ایک سپیشل ایجنٹ بھیج رہا ہوں کیونکہ سیکرٹ سروس یہاں معروف ہو گئی ہے۔ تم میک اپ کر لینا۔ تمہارا نام یہی طاہر ہی ٹھیک رہے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت ایسے مسرت بھرے تاثرات ابھر آئے جیسے کسی قیدی کو اچانک رہائی کی خبر سنا دی جائے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور اس کا بٹن آن کر دیا چونکہ اس پر پہلے سے ہی توصیف کی فریکوئنسی موجود تھی اس لئے اسے دوبارہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ یو اوور"...... عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر توصیف بول رہا ہوں اوور"...... تھوڑی دیر بعد توصیف کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے عمران نے تفصیلی رپورٹ دے دی ہے یہ اہم مسئلہ ہے اور سیکرٹ سروس چونکہ یہاں ایک کیس میں معروف ہے اس لئے میں تمہارے پاس سیکرٹ سروس کا ایک سپیشل ایجنٹ طاہر بھیج رہا ہوں تم سے خود ہی مل لے گا۔ کوڈ ایکس تو ہی ہو گا تم نے اس کے ساتھ کر اس لیبارٹری اور ان دونوں ڈاکٹروں کے بارے میں تفصیلات

حاصل کرنی ہیں اور سنو سپیشل ایجنٹ طاہر وہاں تمہیں لیڈ کرے گا اوور"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے توصیف نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"لو اب تم تیاری کر کے وہاں پہنچ جاؤ۔ توصیف کی رہائش گاہ کا تو تمہیں علم ہے باقی تم اسے خود ہی ڈیل کر لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب آپ نے مجھے کام کرنے کی اجازت دے کر میرے جسم میں نیا خون دوڑا دیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"توصیف کی منگیتر شہلا کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو۔ بس خیال رکھنا وہ بڑی نازک مزاج سی لڑکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ فکر نہ کریں اس کی نازک مزاجی میں کوئی فرق نہ آئے گا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس دیا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی کیونکہ رانا ہاؤس کا فون ہمیشہ جوزف ہی اٹنڈ کرتا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں تم نے چیف کو فون کیا تھا کہ جوانا مجھ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے کوئی لمبے ڈیل ڈول کی خاتون تو نہیں مل گئی اسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے اسٹالیہ سے اس کے کسی دوست نے فون کیا تھا۔ شاید اسی سلسلے میں وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں اسے بلاتا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"اسٹالیہ سے اس کے دوست کا فون"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ لاؤڈر پر وہ بھی بات سن رہا تھا۔

"ہیلو ماسٹر"...... چند لمحوں بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

"یہ بیٹھے بٹھائے اسٹالیہ میں تمہارے دوست کہاں سے پیدا ہو گئے اور پھر انہیں رانا ہاؤس میں تمہاری موجودگی اور رانا ہاؤس کا نمبر بھی معلوم ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر کچھ عرصہ پہلے جب میں ایکریمیا گیا تو وہاں ایک پرانے دوست سائمن سے ایک ہوٹل میں اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔ سائمن نے بتایا کہ وہ ایکریمیا سے اسٹالیہ شفٹ ہو چکا ہے اور اس نے وہاں اسٹون کلب کے نام سے کلب کھول رکھا ہے۔ میں نے اسے اپنے متعلق بتایا

کہ میں پاکیشیا میں مستقل رہ رہا ہوں اور میں نے آپ کی ملازمت کر
لی ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ آپ کو بھی جانتا ہے۔ اس نے آپ کے
متعلق بھی ایسی باتیں کیں کہ مجھے اس کی بات پر یقین آگیا۔ پھر اس
نے مجھے اسٹالیہ آنے کی دعوت دی تو مجھے بھی اخلاقاً اسے پاکیشیا آنے کی
دعوت دینی پڑی اور رابطے کے لئے رانا ہاؤس کا پتہ اور فون نمبر میں نے
اسے دے دیا۔ آج اچانک اس کا اسٹالیہ سے فون آیا ہے اس نے کہا
ہے کہ چونکہ وہ آپ سے رابطہ نہیں کر سکتا اس لئے اس نے مجھے فون
کیا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس نے ایک ہوٹل میں اتفاقاً زیر
زمین دنیا کے چند افراد کی گفتگو سنی ہے جس میں پاکیشیا کے ایک
سائنس دان ڈاکٹر یونس کا ذکر آیا یہ لوگ ڈاکٹر یونس کو اغوا کرنے
کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اور اس گفتگو کے سلسلے میں
پاکیشیا کے دارالحکومت میں کسی کالونی گرین ٹاؤن کا بھی ذکر آیا ہے۔
اس نے سوچا کہ اس بارے میں اطلاع کر دے لیکن ساتھ ہی اس نے
درخواست بھی کی ہے کہ اس کا نام سامنے نہ آئے کیونکہ بقول اس کے
وہ اب زیر زمین دنیا سے رابطے ختم کر چکا ہے اور اگر اس گروپ کو علم
ہو گیا تو اس کے لئے مشکل ہو جائے گی"...... جوانا نے تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس سے فون نمبر لیا ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ماسٹر ویسے اسٹالیہ کے دارالحکومت کارشیا میں اسٹون کلب
کے ذریعے اس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے"...... جوانا نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"او کے پہلے میں معلوم کر لوں کہ ڈاکٹر یونس کا کیا حدود اربعہ ہے
پھر اگر ضرورت پڑی تو اس سے بھی بات ہو جائے گی"...... عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اسٹالیہ میں زیر زمین دنیا کے افراد ڈاکٹر یونس کو اغوا کرنا چاہتے
ہیں یہ کیا بات ہوئی"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اور ہمیں باقاعدہ اس کی اطلاع دی جا رہی ہے"...... عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران
نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی ظاہر ہے پی اے نے انہیں بتا دیا ہوگا کہ کال
ایکسٹو کی طرف سے ہے۔

"سر سلطان مجھے ابھی ابھی اسٹالیہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کا زیر
زمین دنیا کا کوئی گروپ پاکیشیا کے کسی ڈاکٹر یونس کو اغوا کرنا چاہتا
ہے اور اس سلسلے میں یہاں کی کالونی گرین ٹاؤن کا بھی ذکر کیا گیا

ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر یونس کی نگرانی کی جا رہی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وزارت سائنس میں بھی کوئی مخبری ہو رہی ہو اس لئے آپ اپنے طور پر سیکرٹری وزارت سائنس ڈاکٹر بشارت سے بات کر کے ان سے ڈاکٹر یونس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں خاص طور پر گرین ٹاؤن کے حوالے سے بھی۔ عمران آپ سے یہ معلومات حاصل کر لے گا"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے خاموشی سے رسیور رکھ دیا۔

"اب ان حالات میں میرے لئے کیا حکم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیسے حالات"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی ڈاکٹر یونس کے سلسلے میں جو نئی بات سامنے آئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اب لینڈ جاؤ۔ یہ جو کچھ بھی ہوا میں خود سنبھال لوں گا۔ تم جاتے ہوئے دانش منزل کا نظام آٹو میٹک کر جانا۔ میں فی الحال راں ہاؤس جا رہا ہوں۔ وہاں سے میں خود ہی سر سلطان سے رابطہ کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو اثبات میں سر ہلاتے ہوئے احتراماً اٹھا تو عمران مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے پر مخصوص انداز کی دستک کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کنگ نے چونک کر سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسری بار پھر مخصوص انداز میں دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... کنگ نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا سٹارک تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم مایوس لوٹے ہو"۔ کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس ڈاکٹر یونس ایک ماہ ہوا ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے"...... سٹاک نے آگے بڑھ کر کنگ کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کنگ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ڈاکٹر یونس ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب پھر ہماری حکومت نے

اسے اغوا کرنے کی منصوبہ بندی کیوں کی ہے کیا اسے ابھی تک اس کی ہلاکت کی اطلاع نہیں مل سکی تھی۔ ایک ماہ تو کافی طویل عرصہ ہے"...... کنگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی بات ہوگی باس ویسے میں ایک ماہ پہلے کے اخبار کا فوٹو سٹیٹ بھی مقامی لائبریری سے لے آیا ہوں۔ اس میں اس کی ہلاکت کی خبر موجود ہے"...... سٹارک نے کوٹ کی جیب سے ایک تہہ شدہ اخبار نکال کر کنگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ کوئی اور ڈاکٹر یونس نہ ہو۔ تم نے کہاں سے معلومات حاصل کی ہیں"...... کنگ نے اس کے ہاتھ سے اخبار لیتے ہوئے کہا۔

"گرین ٹاؤن میں کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک میں اس کی رہائش گاہ ہے اور اپنی رہائش گاہ کے تہہ خانے میں ہی اس نے ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے وہاں اس کا ایک ملازم موجود تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر یونس ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق ڈاکٹر یونس یہاں کی کسی سپیشل لیبارٹری میں کام کرتا تھا پھر اس نے کسی خاص ریز پر ریسرچ کرنے کے لئے لیبارٹری سے طویل رخصت لے لی اور یہاں اپنی رہائش گاہ میں ہی لیبارٹری بنا کر ریسرچ شروع کر دی۔ پھر ریسرچ کامیاب ہونے پر ڈاکٹر یونس نے ایکریمیا کی ایک سائنس کانفرنس میں اپنی ریسرچ کا اعلان کیا جس پر اسے ایکریمیا کی طرف سے ایک بڑا انعام دیا گیا۔ پھر ایکریمیا سے وہ واپس آیا تو یہاں ایک ہفتے بعد اس کی کار ایک ٹرالر سے ٹکرا گئی اور یہ

ایکسیڈنٹ اس قدر خوفناک تھا کہ کار کو آگ لگ گئی اور ڈاکٹر یونس کار سمیت جل کر راکھ ہو گیا۔ اس کا خصوصی بیگ بھی راکھ ہو گیا جس میں اس کے اہم کاغذات تھے"...... سٹارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس دوران کنگ اخبار میں درج خبر اور اس کی تفصیل بھی پڑھتا رہا۔

"ہمیں اس کی لیبارٹری کی تلاشی لینی ہو گی ہو سکتا ہے کہ اس کا وہ ریسرچ پیپر وہاں موجود ہو"...... کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تلاشی لے لی ہے وہاں کچھ بھی نہیں ہے نہ ہی کوئی فائل اور نہ کوئی کاغذ نہ کوئی ڈائری کچھ بھی نہیں ہے"...... سٹارک نے جواب دیا۔

"تم نے کیسے تلاشی لے لی۔ کیا اس کے ملازم نے ایسا کرنے کی اجازت دے دی"...... کنگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے اسے بتایا کہ میں بھی سائنس دان ہوں اور ایکریمیا سے اس سے ملنے آیا ہوں ڈاکٹر یونس میرا دوست ہے۔ اب چونکہ ڈاکٹر یونس زندہ نہیں رہا اس لئے اس کی یادگار کے طور پر میں اس کی لیبارٹری دیکھنا چاہتا ہوں۔ ملازم مجھے تہہ خانے میں لے گیا وہاں میں نے اس ملازم کی گردن توڑ ڈالی اور پھر اطمینان سے پوری لیبارٹری کی تلاشی لی لیکن وہاں سے کچھ نہیں ملا تو میں وہاں سے نکلا اور ایک مقامی لائبریری کا پتہ پوچھ کر وہاں سے میں نے اس تاریخ کا اخبار نکلوایا اور

اس کا فوٹو سٹیٹ کرا کر یہاں ہوٹل آگیا ہوں"....... سٹارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کوٹھی میں ایک ہی ملازم تھا"....... کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ایک ہی ملازم تھا جو ان کا خاندانی ملازم تھا ڈاکٹر یونس کا ایک ہی بھائی ہے جو ایکریمیا میں ہی رہتا ہے۔ وہ ملازم بتا رہا تھا کہ اس بھائی نے اسے یہاں رہنے کے لئے کہا تھا اور ساتھ ہی یہ کہا تھا کہ میں یہاں پراپرٹی ڈیلرز سے مل کر کوٹھی کو فروخت کرنے کی بات چیت کروں اور جو سب سے زیادہ آفر ملے وہ ایکریمیا میں اسے بتا دوں اس لئے وہ ملازم اس کوٹھی میں رہ رہا تھا"....... سٹارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں اس کوٹھی میں تمہیں جاتے اور وہاں سے نکلتے ہوئے تو کسی نے نہیں دیکھا۔ ایسا نہ ہو کہ پولیس تمہارے پیچھے یہاں تک پہنچ جائے"....... کنگ نے کہا۔

"میں نے اپنے طور پر تو خیال رکھا ہے ویسے اگر آپ کہیں تو احتیاطاً میں ماسک میک اپ کر لیتا ہوں"....... سٹارک نے جواب دیا۔

"ہاں تم ماسک میک اپ بھی کر لو اور لباس بھی تبدیل کر لو میں اس دوران چیف سیکرٹری صاحب کو کال کر کے ان سے بات کرتا ہوں پھر وہ جیسے کہیں گے ویسا ہی کر لیں گے"....... کنگ نے کہا تو سٹارک سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جب کہ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکایا اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ایڈجسٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چیف سیکرٹری آفس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کنگ بول رہا ہوں چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"....... کنگ نے کہا۔

"وہ تو اپنی رہائش گاہ پر چلے گئے ہیں جناب آپ وہاں کال کر لیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے"....... کنگ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں چیف سے بات کرائیں"....... کنگ نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی چیختی ہوئی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں جناب پاکیشیا سے"....... کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

"جناب ڈاکٹر یونس ایک ماہ پہلے ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے اور اس کے ریسرچ پیپرز بھی اس کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو چکے ہیں"...... کنگ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے ایک ہفتہ پہلے تو ہماری اس سے بات ہوئی ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"نہیں جناب ایک ماہ اسے حتمی طور پر ہلاک ہوئے ہو چکا ہے۔ ایک ماہ پہلے کی اخبار میں اس کی ہلاکت کی تفصیلی خبر بھی موجود ہے اور سٹارک نے اس کی ذاتی لیبارٹری کی تلاشی بھی لے لی ہے"۔ کنگ نے کہا۔

"پوری تفصیل سے بتاؤ سٹارک نے تمہیں کیا رپورٹ دی ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو کنگ نے پوری تفصیل دوہرا دی۔

"لیکن ایک ہفتہ پہلے ڈاکٹر یونس سے میری ذاتی بات چیت ہوئی ہے اپنا پتہ بھی اس نے خود مجھے دیا تھا ہم اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اس کا معاوضہ اتنا مانگ رہا تھا کہ جو ہم دے نہ سکتے تھے اس لئے بات آگے نہ بڑھ سکی تھی اس لئے بعد میں ہم نے اس کے اغوا کی پلاننگ بنائی۔ اچھا تم ایسا کرو کہ نصف گھنٹے بعد میرے آفس میں فون کرنا۔ میرا خیال ہے وہاں میری اور اس کی گفتگو کی ٹیپ بھی موجود ہوگی اور اس کے ساتھ رپورٹ بھی کہ اس نے کس فون نمبر

سے بات کی ہے میں ابھی آفس جا کر چیک کرتا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سٹارک اندرونی کمرے سے نمودار ہوا۔ اس نے ماسک میک اپ کر کے چہرہ بھی تبدیل کر لیا تھا اور لباس بھی بدل دیا تھا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے میری بات ہوئی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ہفتہ پہلے ڈاکٹر یونس سے ان کی فون پر بات ہوئی ہے"۔ کنگ نے سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا تو سٹارک چونک پڑا۔

"ایک ہفتہ پہلے یہ کیسے ہو سکتا ہے اسے تو ہلاک ہوئے ایک ماہ ہو چکا ہے"...... سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی بات پر تو وہ خود حیران ہو رہے تھے۔ بہرحال وہ دوبارہ آفس گئے ہیں تاکہ فون کال ٹیپ اور اس کی رپورٹ چیک کر سکیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں نصف گھنٹے بعد دوبارہ آفس میں کال کروں"...... کنگ نے کہا۔

"حیرت ہے یہ کیسے ممکن ہے"...... سٹارک نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد کنگ نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تاکہ چیف سیکرٹری سے ہونے والی بات چیت سٹارک بھی جو اس کا نمبر ٹو تھا ساتھ ہی سن سکے۔

"یس چیف سیکرٹری آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

نسوانی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں چیف صاحب سے بات کراؤ"۔ کنگ نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں جناب"...... کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے ٹیپ چیک کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی رپورٹ بھی اور اس رپورٹ سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے کہ فون کال پاکیشیا سے نہیں کی جا رہی تھی بلکہ کافرستان کے دارالحکومت سے کی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر یونس نے ہمیں ڈاج دیا تھا کہ وہ اپنی کوٹھی سے بات کر رہا ہے اور چونکہ اس وقت ہمارے ذہن میں ایسی کوئی بات نہ تھی اس لئے ہم نے چیکنگ رپورٹ ہی نہ دیکھی تھی"...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان سے لیکن جناب وہ ایک ماہ پہلے پاکیشیا میں ہلاک ہو چکا تھا تو پھر کافرستان سے کیسے فون کال کر سکتا تھا"...... کنگ نے کہا۔

"تم انتہائی احمق آدمی ہو کیا تم اس بات سے اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کیا ہوا ہو گا۔ ڈاکٹر یونس کی موت کی خبر فرضی طور پر پھیلائی گئی ہو گی یا ہو سکتا ہے کہ اس کی جگہ اس کے میک اپ میں کسی اور کا ایکسیڈنٹ کر دیا گیا ہو اور ڈاکٹر یونس خاموشی سے کافرستان شفٹ ہو گیا ہو۔ وہاں سے اس نے ہمیں کال کر کے بات چیت کی لیکن جب ہم

سے بات نہ ہو سکی تو اس نے کسی اور سے بات کر لی ہو۔ تم اسے کافرستان میں جا کر تلاش کرو میں تمہیں اتنا بتا سکتا ہوں کہ کافرستان دارالحکومت کے علاقہ کولم سے اس نے کال کی تھی"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب کولم نجانے کتنا بڑا علاقہ ہو اور ڈاکٹر یونس نجانے کس حلیے اور کس نام سے رہ رہا ہو اس طرح وہاں اس کا پتہ نہیں چلایا جا سکتا۔ آپ مجھے تفصیل سے بتائیں کہ ڈاکٹر یونس سے کس سلسلے میں آپ سے بات ہو رہی تھی۔ کس طرح رابطہ ہوا کس کے ذریعے ہوا تاکہ میں ان تمام ذرائع پر کام کر کے اسے تلاش کر سکوں"...... کنگ نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ہمارا ملک ایک خاص قسم کے ہتھیار پر کام کر رہا ہے۔ یہ شعاعی ہتھیار ہے اس ہتھیار میں ایک جدید دریافت شدہ ریز جسے مارسیلا ریز کہا جاتا ہے کو استعمال کیا جاتا ہے مارسیلا ریز اقوام متحدہ کے تحت ڈاکٹر شوناڑ اور کافرستانی نژاد ڈاکٹر سمرتی نے دریافت کی ہے لیکن یہ دونوں ڈاکٹر ان ریز کو امن کے لئے استعمال کرنے پر سویڈن میں اقوام متحدہ کے تحت ایک لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں لیکن اس مارسیلا ریز کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا پلان ہماری حکومت کے سائنس دانوں نے تیار کیا اور اس پراجیکٹ پر جسے مارسیلا میزائل کہا جاتا ہے یہاں اسٹالیہ میں کام شروع کر دیا گیا۔ لیکن ان ریز کے اس مخصوص انداز میں استعمال

کرنے میں کوئی سائنسی رکاوٹ سامنے آگئی اور یہ رکاوٹ ان شعاعوں کو پھیلانے کی بجائے سکیڑنے کی تھی۔ڈاکٹر سمرتی جس پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے اس کے تحت وہ ان شعاعوں کو پھیلا کر اس کے تحت ایٹم بموں کو ناکارہ بنا دے گا جب کہ ہمارے سائنس دان مارسیلا ریز کو سکیڑ کر انہیں انتہائی خوفناک ہتھیار کی شکل دینا چاہتے تھے لیکن نہ ہی ڈاکٹر سمرتی اس پوائنٹ پر واضح تھے اور نہ ڈاکٹر شونارڈ۔ پھر اچانک ہمیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا کے ڈاکٹر یونس نے مارسیلا ریز سے ملتی جلتی ریڈ لیزر کو سکیڑنے کا کوئی خاص فارمولا تیار کر لیا ہے ڈاکٹر یونس نے ایکریمیا میں ایک سائنس کانفرنس میں اس پر باقاعدہ مقالہ پیش کیا جسے سائنس دانوں نے بے حد سراہا۔ہمارے سائنس دان بھی اس کانفرنس میں شامل تھے انہوں نے اس فارمولے پر غور کیا تو انہوں نے اندازہ لگایا کہ اس فارمولے کو مارسیلا ریز پر بھی آزمایا جا سکتا ہے چنانچہ انہوں نے حکومت کو رپورٹ دی ۔ حکومت نے انہیں اجازت دے دی کہ وہ ڈاکٹر یونس سے اس معاملے پر بات چیت کریں ۔ ڈاکٹر یونس سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ وہ ابھی اس سلسلے میں فوری کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔البتہ وہ پاکیشیا واپس جا کر اس سلسلے میں خود ہی کال کرے گا۔چنانچہ ہمارے سائنس دانوں نے اسے میرا آفس نمبر دے دیا۔ایک ہفتہ پہلے اس نے مجھے کال کیا۔وہ یہ فارمولا نہ صرف ہمیں دینے کے لئے تیار تھا بلکہ وہ ہماری لیبارٹری میں اس پر کام کرنے پر بھی رضامند تھا لیکن اس کے معاوضے میں وہ جو شرطیں منوانا

چاہتا تھا اور جس قدر معاوضہ طلب کر رہا تھا وہ ہم نہ دے سکتے تھے اس لئے میں نے انکار کر دیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس ڈاکٹر یونس کو پاکیشیا سے جبراً اغوا کر لیا جائے یا اس کا ریسرچ پیپر جس میں اس فارمولے کی تفصیل تھی حاصل کر لی جائے اور یہ کام اس طرح خفیہ طور پر کیا جائے کہ کسی کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے کیونکہ اگر سپر پاورز کو اس معاملے کی بھنک بھی پڑ گئی تو وہ یہ ہتھیار اور فارمولا لے اڑیں گے ۔چنانچہ یہ معاملہ ڈارک لائٹ کو ریفر کر دیا گیا لیکن ڈارک لائٹ لمبے پلان کے چکر میں پڑ گئی جب کہ ہمیں جلدی تھی اس لئے یہ اس سے لے کر تمہیں دیا گیا"...... چیف سیکرٹری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے جناب کہ ڈاکٹر یونس حکومت کافرستان کے ہاتھ لگ گیا ہے اور ہو سکتا کہ وہ پوری طرح اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے ہوں ۔ڈاکٹر یونس کی ان سے بات طے ہو گئی ہو اور وہ اپنی موت کا فرضی ڈرامہ رچا کر کافرستان شفٹ ہو گیا ہو لیکن وہاں اسے شک پڑا ہو کہ اس کے ساتھ دھوکہ ہو سکتا ہے تو اس نے خفیہ طور پر آپ سے بات کی لیکن چونکہ آپ نے انکار کر دیا اس لئے وہ خاموش ہو گیا ہو گا"...... کنگ نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا ۔ کافرستان شاید ڈاکٹر یونس کے فارمولے پر مبنی کوئی ہتھیار تیار کرانا چاہتا ہو گا لیکن ایسے ہتھیار تو عام بن رہے ہیں جبکہ ہم اس فارمولے کو دوسرے انداز میں استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔

اس لئے ہمیں ہر صورت میں ڈاکٹر یونس کا فارمولا چاہئے"...... چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب اب میں اس ڈاکٹر یونس کا سراغ لگا لوں گا"۔ کنگ نے کہا۔

" مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل کرو کیونکہ اسی جلدی کی خاطر یہ مشن تمہیں دیا گیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مسئلہ پیچیدہ ہو گیا ہے باس"...... سٹارک نے کہا۔

" ہاں لیکن اب یہ مشن ہمارے گروپ کے لئے چیلنج بن گیا ہے اب ہم نے اسے ہر صورت میں مکمل کرنا ہے ۔ اب ہمیں فوراً کافرستان پہنچنا ہے تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو براہ راست کافرستان پہنچنے کا کہہ دو ۔ اب ہمیں وہاں گروپ کی ضرورت پڑ جائے گی ۔ میں روانگی کے لئے ٹکٹوں اور وہاں کافرستان میں رہائش کے سلسلے میں انتظامات کر لوں"...... کنگ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کنگ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"بلیک زیرو جیسے ہی امیگریشن کاؤنٹر سے فارغ ہو کر ایئر پورٹ کے ممنوعہ علاقے سے باہر پبلک گیلری میں آیا ایک خوبصورت سا نوجوان جس نے ڈارک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"آپ کا نام طاہر ہے"...... نوجوان نے بلیک زیرو کے قریب آکر کہا۔

"ہاں کیا آپ کا نام توصیف ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اسے پہچان چکا تھا۔ اس کی پرسنل فائل دانش منزل میں موجود تھی جس میں اس کے مکمل کوائف کے ساتھ ساتھ اس کے فوٹو بھی موجود تھے ۔ ویسے بلیک زیرو میک اپ میں تھا اور اس نے ایشیا سے روانگی سے پہلے توصیف سے فون پر بات کر لی تھی اسے اپنا حلیہ بھی تفصیل سے بتا دیا تھا تاکہ توصیف اسے آسانی سے پہچان سکے

یہی وجہ تھی کہ توصیف نے بھی اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔

"جی ہاں لیکن کوڈ"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایکس"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹو"...... توصیف نے جواب دیا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"یہ بیگ مجھے دیجئے اور آیئے باہر میری کار موجود ہے"۔ توصیف نے اس کے ہاتھ سے بیگ لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن بلیک زیرو نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے توصیف ہم دونوں کا تعلق ایک ہی سروس سے ہے اور ہم دونوں ہی برابر رینک کے ہیں اس لئے کوئی تکلف نہیں چلے گا"...... بلیک زیرو نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے چیف نے کہا تھا کہ آپ مجھے لیڈ کریں گے اس لحاظ سے میں آپ کا ماتحت ہوں"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف تو ظاہر ہے چیف ہے لیکن میں تمہیں ماتحت نہیں سمجھتا۔ ہم نے مل کر کام کرنا ہے بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے جیسے آپ کہیں"...... توصیف نے جواب دیا۔

"پھر آپ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ بہرحال عمر میں مجھ سے بڑے ہیں اس لئے میں آپ کو آپ ہی کہوں گا اور یہ میری مجبوری بھی ہے کیونکہ مجھے یہی تربیت دی گئی ہے کہ اپنے سے بڑے کو ہر حالت میں آپ کہا جائے"...... توصیف نے کہا

وہ اس دوران پارکنگ تک پہنچ چکے تھے۔

"چلو جیسے تمہاری مرضی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک نئے ماڈل کی اور انتہائی شوخ سرخ رنگ کی سپورٹس کار کے قریب پہنچ گئے۔ توصیف نے لاک کھولے اور بلیک زیرو سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اس نے بیگ اپنے پیروں میں رکھ لیا جب کہ توصیف نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"کیا اس بیگ میں کوئی بہت قیمتی چیز ہے طاہر صاحب"۔ توصیف نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں اس میں ایک ایسی چیز ہے جسے تم خاص طور پر انتہائی قیمتی سمجھ سکتے ہو"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا وہ کیا ہے کچھ بتائیں تو سہی آپ نے تو یہ بات کر کے زبردست سسپنس پھیلا دیا ہے"...... توصیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم فی الحال اپنے سسپنس کو سکیڑ لو جب شہلا سے ملاقات ہوگی پھر بیشک اسے جتنا جی چاہے بڑھا لینا"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف چونک پڑا۔

"آپ شہلا کے بارے میں جانتے ہیں"...... توصیف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم سے زیادہ جانتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو توصیف کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر کانوں تک جا پہنچیں۔

"ارے واقعی کمال ہے میری تو آپ سے پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے"...... توصیف نے کہا۔

"شہلا سے بھی پہلی ملاقات ہو گی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر"...... توصیف کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"عمران صاحب نے مجھے شہلا کے بارے میں خاص طور پر بریف نہیں بلکہ ڈٹیل کیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو توصیف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا ۔ کیا بتایا ہے انہوں نے"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے بتایا ہے کہ شہلا بے حد نازک مزاج خاتون ہے بد صورت ہونے کی وجہ سے نفسیاتی کمپلکس کا شکار ہے اس لیے میں محتاط رہوں کہ کوئی ایسی بات یا اشارہ نہ کروں جس سے اسے بدصورتی کا احساس ہو سکے"...... بلیک زیرو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو توصیف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی طاہر صاحب عمران صاحب نے سچ کہا ہے شہلا انتہائی بد صورت لڑکی ہے بس کچھ نہ پوچھیں زبردستی میرے گلے پڑ گئی"۔ توصیف نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں صبر کرنے والوں کو اس کا اجر ملتا ہے آخر شہلا بھی تو صبر کر رہی ہو گی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو

توصیف بے اختیار چونک پڑا۔

"شہلا صبر کر رہی ہو گی کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... توصیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سمجھ کی نہیں احساسات اور کیفیات کی بات ہوتی ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"آپ تو بڑی فلسفیانہ باتیں کرتے ہیں"...... توصیف نے کہا۔

"اس میں فلسفہ کہاں سے آگیا۔ احساسات اور کیفیات ظاہر ہے عقل اور سمجھ سے مختلف ہوتی ہیں"...... بلیک زیرو بھی لطف لے رہا تھا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں بد صورت ہوں اس لئے شہلا بھی صبر کر رہی ہے"...... آخر کار توصیف نے کہا۔

"کہا جاتا ہے کہ مرد کی صورت نہیں دیکھی جاتی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"پھر"...... توصیف واقعی الجھ گیا تھا۔

"مرد کا کردار دیکھا جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو توصیف نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"تو آپ کا مطلب ہوا کہ شہلا یہ بات جانتی ہے کہ میرا کردار درست نہیں ہے اس کے باوجود وہ صبر کر رہی ہے۔ یہی مطلب ہوا ناں"...... توصیف نے اس بار قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"کردار سے تم کیا مطلب لیتے ہو"...... بلیک زیرو نے مسکراتے

ہوئے کا۔

"یعنی آدمی کا چال چلن۔ نیکی اور بدی کے سلسلے میں اس کا عمل"...... توصیف نے کردار کی اپنے طور پر تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم نے کردار کے عام معنی بتا دیئے۔ کردار کے اصل معنی کیا ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو توصیف بے اختیار چونک پڑا۔

"اچھا میں نے تو یہی معنی سمجھے اور پڑھے ہیں اصل معنی کیا ہوتے ہیں"...... توصیف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کردار کے اصل معنی طرز۔ طریق۔ قاعدہ۔ شغل۔ کام۔ عادت۔ وغیرہ۔ اور تم جس طرح مذاق کرنے کے عادی ہو اور جس طرح شہلا کو تنگ کرتے ہو اس کے باوجود وہ تمہاری محبت کا دم بھرتی ہے تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ وہ بچاری صبر کرتی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو توصیف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک بات کہوں"...... اچانک توصیف نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں کہو"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ آپ عمران صاحب ہیں اور آپ نے میک اپ کر رکھا ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے یہ بات کیسے سوچی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کا قد و قامت بالکل عمران جیسا ہے۔ عمران میک اپ کا ماہر ہے پھر وہ لہجہ اور آواز بدلنے کا بھی ماہر ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ جس

انداز کی گفتگو کرتے ہیں یہ انداز بھی عمران کا ہی ہے۔ وہی دلچسپ خوبصورت اور پر مزاح بات کرنا اور بات کو گھما پھرا کر اس کے نئے معنی نکال لینے۔ لفظوں کے ماخذ اور معنی کا علم۔ ان سب باتوں سے مجھے یہی احساس ہو رہا ہے کہ کہیں آپ عمران تو نہیں ہیں"۔ توصیف نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"پہلی تو یہ بات ہے کہ عمران کو کیا ضرورت تھی اس طرح میک اپ کر کے تمہارے پاس آنے کی اور دوسری بات یہ کہ تم بے شک ابھی فون کر کے عمران سے بات کر لو تمہاری تسلی ہو جائے گی۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ انداز میں نے عمران سے ہی سیکھا ہے میں عمران کا ہی شاگرد ہوں اور شاگرد کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ استاد جیسا بن سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران صاحب کا شاگرد تو ٹائیگر ہے آپ کا تو نہ پہلے کبھی ذکر ہوا ہے اور نہ کبھی پہلے آپ سے ملاقات ہوئی ہے"...... توصیف نے کہا۔

"ٹائیگر سے پہلے میں اس کا شاگرد تھا پھر سیکرٹ سروس کا ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا جسے سپیشل سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس سیکشن کا تعلق زیادہ تر سائنسی لیبارٹریوں وغیرہ سے رہتا ہے دوسرے لفظوں میں پاکیشیا میں سائنسی لیبارٹریوں کی حفاظت وغیرہ۔ اور عمران صاحب نے چیف سے کہہ کر مجھے اس سپیشل سیکشن میں لگوا دیا۔ اب ہمارا دائرہ کار سیکرٹ سروس سے قطعی علیحدہ ہے اس لئے تم لوگوں سے کبھی ملاقات نہ ہو سکی اس بار شاید سیکرٹ سروس معروف تھی

اور پھر مسئلہ بھی لیبارٹری کا تھا اس لئے چیف نے مجھے یہاں تمہارے
پاس بھجوا دیا ہے پھر عمران صاحب آکسفورڈ میں میرے کلاس فیلو بھی
رہے ہیں ہم نے طویل عرصہ وہاں اکٹھے گزارہ ہے اور میں جب سے ہی
عمران سے بے حد متاثر ہوں اس لئے شاید تمہیں میری باتوں پر شبہ
ہوا ہے ویسے اگر تمہیں میرا یہ انداز پسند نہیں ہے تو میں سنجیدہ رہوں
گا"...... بلیک زیرو نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں طاہر صاحب ایسی کوئی بات نہیں ۔ میں تو خود ہنسنے
ہنسانے کا قائل ہوں اور مجھے آپ کی طبیعت بالکل اس طرح پسند آئی
ہے جس طرح عمران صاحب کی ۔ اس لئے پلیز آپ ہرگز سنجیدہ نہ ہوں
ورنہ میں واقعی بور ہو جاؤں گا"...... توصیف نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے کار کو ایک کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے موڑ کر روک دی۔

"یہ کوٹھی میرا آفس ہے اور ساتھ ہی ایک حصہ میں نے رہائش گاہ
کے طور پر تیار کرایا ہوا ہے عمران صاحب نے کہا تھا کہ آپ کو یہیں
لے آیا جائے حالانکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں آپ کو اپنی رہائش
گاہ پر رکھوں گا۔ لیکن انہوں نے سختی سے منع کر دیا تھا"...... توصیف
نے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے میں سمجھا یہ تمہاری ذاتی رہائش گاہ ہے"۔ بلیک
زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اسی لمحے توصیف نے مخصوص
انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک خود بخود کھل گیا
اور توصیف کار اندر لے گیا۔ پورچ میں نیلے رنگ کی نئے ماڈل کی

سپورٹس کار موجود تھی ۔ توصیف نے کار اس کے ساتھ پورچ میں جا کر
روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"یہاں صرف ایک ملازم رہتا ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک
زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ چند لمحوں بعد وہ ملازم پھاٹک بند کر کے
واپس پورچ میں پہنچ گیا وہ ایک مقامی نوجوان تھا۔

"شیر علی یہ صاحب پاکیشیا سے آئے ہیں اب یہ یہیں رہیں گے اور
میرے افسر ہیں"...... توصیف نے شیر علی سے مخاطب ہو کر کہا تو شیر
علی نے مؤدبانہ لہجے میں سلام کیا۔

"آیئے طاہر صاحب اب میں آپ کو پہلے یہ رہائش گاہ دکھا دوں اس
کے بعد کام کے سلسلے میں بات ہو جائے گی"...... توصیف نے کہا۔

"دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے شیر علی یہاں موجود ہے جس چیز کی
ضرورت ہو گی یہ لے آئے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جو آفس کے انداز
میں سجایا ہوا تھا۔

"یہ میرا آفس ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات
میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں بیٹھ گئے۔

"اب آپ پہلے بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ توصیف
نے کہا۔

"ہاٹ کافی اگر مل جائے تو بہتر رہے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو
توصیف نے شیر علی کو آواز دی اور شیر علی کے آنے پر اس نے اسے

ہاٹ کافی اور ساتھ ہی سنیکس لانے کا کہہ دیا اور شیر علی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"ہاں اب ایسا کرو کہ اپ لینڈ کا تفصیلی نقشہ لے آؤ تاکہ ہم کام کرنے کے لئے اپنی لائن آف ایکشن طے کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا

"کافی تو پی لیں"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی بھی پی لیں گے تم نقشہ لے آؤ"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو توصیف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پی اے تھری کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"پی اے تھری کیا مطلب۔ آپ کون صاحب ہیں"...... دوسری طرف سے پی اے کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ پی اے ٹو اور ظاہر ہے اگر تم پی اے ٹو ہو تو پھر پی اے تھری بھی کوئی ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ ہیں معاف کیجئے پہلے میں آپ کی آواز نہ پہچان سکا تھا۔ آپ نے واقعی دلچسپ نکتہ نکالا ہے لیکن اب میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ پی اے تھری سیکرٹری وزارت خارجہ"...... دوسری

طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں کہہ سکتے۔ جہاں تک میری اطلاع ہے تم ٹو سے تھری ہو بھی چکے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسے شادی کے بعد اکثر ہوتا ہے کہ ابھی ایک سال گزرتا نہیں اور ٹو سے معاملہ تھری پر پہنچ جاتا ہے اور ٹو سے تھری ہونے پر باقاعدہ خوشیاں بھی منائی جاتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن اس حساب سے تو میں پی اے فور ہو چکا ہوں۔ میرے دو بچے ہیں"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو مبارک ہو۔ ویسے ٹیم کب تک تیار ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا تو پی اے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے جناب توبہ کیجئے بس اتنے ہی کافی ہیں میں آپ کی بات کراؤں صاحب سے"...... پی اے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا وہ سمجھ گیا تھا کہ پی اے اس موضوع سے بچنا چاہتا ہے۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آپ کا پی اے ٹو سے فور تک پہنچ چکا ہے چلو اسے نہیں تو آپ کو مبارکباد دے اگر آپ سے مٹھائی کھائی جا سکتی تھی۔ ویسے تو آپ سے اس ٹائپ کی مٹھائی اب مانگی ہی نہیں جا سکتی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"یہ تم نے کیا بکواس شروع کر دی۔ پی اے ٹو سے فور ہو گیا مبارکباد مٹھائی۔ یہ سب کیا ہے"...... سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے وضاحت کر دی۔ اس کی وضاحت سنتے ہی سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھ سے تو واقعی اب اس ٹائپ کی مٹھائی کی توقع نہیں ہو سکتی لیکن تمہارے چانسز تو موجود ہیں۔ پھر کیا خیال ہے بھابھی سے بات کی جائے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر بھابھی سے آپ کا مطلب میری اماں بی ہیں تو پھر وہاں بھی آپ جیسی ہی صورت حال ہے اب اس ٹائپ کی مٹھائی وہاں سے بھی نہیں مل سکے گی آپ کو"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ اپنے والدین تک کو نہیں بخشتے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو میں بھابھی سے بات کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے مٹھائی بھی پیشگی کھلا دیں گی"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ انہیں کیا کہیں گے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

یہی کہ اب عمران کی شادی ہوجانی چاہیئے تاکہ اس کے بچے پیدا ہوں تو ہم مٹھائی کھا سکیں اور کیا کہتا ہے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اماں بی سے آپ کو یہی جواب ملے گا کہ عمران تو خود بچہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا ابھی تم اپنے آپ کو بچہ سمجھتے ہو"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بالکل میں سینے پر ہاتھ مار کر دعویٰ کر سکتا ہوں کہ الحمد اللہ میں بچا ہوا ہوں"...... عمران نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ تو سر سلطان ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"وہ تو تم ہو اس لئے تو کہتا ہوں کہ اب تمہاری شادی ہو جانی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ کسی وقت تمہارا یہ دعویٰ غلط ہو جائے"۔ سر سلطان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"لیکن ابھی تو میری ساس کی دادی کی پڑدادی بھی پیدا نہیں ہوئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو پیدا نہیں ہوئی اس کی فکر چھوڑو جو پیدا ہو چکی ہے اس کی بات کرو"...... سر سلطان نے بھی شاید لطف لینے کے موڈ میں تھے اور عمران ہنس پڑا۔

"آپ مٹھائی کھلانے کی بجائے اب مجھے اماں بی سے جوتیاں

کھلوانے پر تل گئے ہیں ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سر سلطان بھی ہنس پڑے۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو وہ ڈاکٹر یونس کے بارے میں میرے پاس رپورٹ پہنچ چکی ہے ڈاکٹر یونس ایک ماہ ہوئے ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں اور یہ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ ان کی کار جل کر راکھ ہو گئی اور کار کے ساتھ ہی ان کی لاش بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس راکھ میں سے ایک بیگ ملا جو اس وقت صحیح سلامت نظر آرہا تھا لیکن جب اسے ہاتھ لگایا گیا تو وہ بھی راکھ میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے اندر کاغذوں کی راکھ بھی شامل تھی۔ ویسے ڈاکٹر یونس ایک خاص فارمولے پر کام کر رہے تھے۔ یہ فارمولا لیزر شعاعوں کو سکیڑنے کے بارے میں تھا بتایا گیا ہے کہ اس طرح کوئی خوفناک ہتھیار بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال جو تفصیل مجھے ملی ہے اس کے مطابق ڈاکٹر یونس نے اس فارمولے پر کام کرنے کے لئے لیبارٹری سے طویل رخصت لی۔ ان کی رہائش گاہ گرین ٹاؤن کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں تھی انہوں نے حکومت کے خرچہ پر وہاں ایک ذاتی لیبارٹری تیار کرائی اور پھر اس پر طویل عرصے تک کام کرتے رہے۔ ان کی وفات سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا میں کوئی بین الاقوامی سائنس کانفرنس منعقد ہوئی اور ڈاکٹر یونس نے وہاں اس فارمولے پر ریسرچ پیپر پیش کیا جسے بے حد سراہا گیا۔ اس کے بعد وہ واپس آ گئے ایک ہفتے بعد ٹریفک حادثے میں ان کا انتقال ہو گیا اور بتایا جاتا

ہے کہ ان کا ریسرچ پیپر اسی بیگ میں تھا اور وہ بھی ساتھ ہی جل گیا کیونکہ ان کی ذاتی رہائش گاہ اور لیبارٹری کی مکمل تلاشی لی گئی وہاں سے کوئی ریسرچ پیپر نہ مل سکا"....... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ اس حادثے میں واقعی ڈاکٹر یونس ہی ہلاک ہوئے تھے"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ بات معلوم کی ہے ان کی لاش کو ان کی انگوٹھی کے نگینے سے پہچانا گیا ہے وہ جلنے سے بچ گیا تھا"....... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ان کے دانتوں کا تو تجزیہ ہو سکتا تھا دانت تو راکھ نہیں ہو سکتے"....... عمران نے کہا۔

"دانتوں کا تجزیہ تو تب ہو جب پہلے ان کا تجزیہ موجود ہو بہرحال مجھے جو بتایا گیا ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے لیکن یہ تمہارے چیف کو بیٹھے بٹھائے ڈاکٹر یونس کیسے یاد آگئے"....... سر سلطان نے کہا۔

"چیف تو ظاہر ہے آپ کی طرح آفسر ہے اور افسر ماتحتوں کو کام لگانے کے لئے ایسے مسائل پیدا کرتے ہی رہتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے آپ کی رپورٹ چیف تک پہنچا دی جائے گی اور ان کی طرف سے شکریہ آپ میری طرف سے پیشگی وصول کر لیں۔ خدا حافظ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا پھر اس

نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"اسٹالیہ کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کارشیا کا رابطہ نمبر بتا دیں"....... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبا دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر جب اس نے ٹون سنی تو اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"اسٹون کلب کا نمبر دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسٹون کلب"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں سائمن سے بات کرائیں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے وہ کون سی جگہ ہے جناب"....... آپریٹر لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس نے شاید زندگی میں پہلی بار پاکیشیا کا نام سنا تھا۔

"براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا اتنی دور سے ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"۔ دوسری

طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سائمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سائمن کی آواز سنائی دی اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں سائمن تم نے جوانا کے ذریعے جو پیغام بھجوایا تھا وہ مجھے مل گیا ہے لیکن ڈاکٹر یونس تو ایک ماہ پہلے ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اب کسی پارٹی کو اس کے اغوا کرنے کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میں نے تو ہوٹل میں صرف باتیں سنی ہیں اب مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے۔ میں نے پاکیشیا کا نام سن کر جوانا کو فون کیا تھا"...... سائمن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اس بات چیت سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہو۔

"تم نے جوانا سے کہا ہے کہ ہمارا نام درمیان میں نہ آئے اور میرا وعدہ کہ تمہارا نام کسی صورت میں بھی سامنے نہ آئے گا اور تم جانتے ہو کہ میں وعدہ ہر حالت میں پورا کرتا ہوں اس لئے جھجکنے اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس کے علاوہ اگر تم چاہو تو تمہیں ان معلومات کے سلسلے میں باقاعدہ معاوضہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے تمہاری اس بات نے کہ تمہارا نام سامنے نہ آئے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہو جو یہ باتیں کر رہے تھے۔ وہ کون لوگ تھے"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران صاحب میں نے تو ان کی شکلیں اور انداز دیکھ کر اندازہ لگایا تھا کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے ویسے میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور اس بارے میں مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے گڈ بائی"...... سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں مس جولیا نافٹز واٹر"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون علی عمران۔ میں کسی علی عمران کو نہیں جانتی سوری رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پرستار رنگ بہار۔ دلدادہ ذکر دلدار۔ جو پہلے فون کر کے ہو چکا ہے دل فگار بے رخی دلدار سے کر چکی ہے اس کی دستار اور ختم ہو چکا ہے اس کا پندار اور اگر ایسا اب ہوا تو پھر ہو جائے گا وہ بیمار اور جب وہ بیمار ہو گا تو پھر رہ جائے گا باقی جھاڑ جھنکار اور"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس بس اتنی شاعری کافی ہے کیونکہ تمہارے الفاظ کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آسکتے لیکن تم نے پہلے فون اجنبیوں کی طرح کیوں کیا تھا"...... دوسری طرف سے جولیا کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب تمہارے ہنسنے سے آیا ہے دل بے قرار کو قرار۔ اب پلیز نہ ہونا مجھ سے آئندہ بیزار......" عمران نے ایک بار پھر قافیہ بندی شروع کر دی تو جولیا ہنس پڑی۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ کیسے فون کیا تھا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تاکہ قائم ہو سکے سلسلہ گفتار"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تو یہ ہے تمہیں نجانے کہاں سے یہ الفاظ یاد آجاتے ہیں تم ایسا کرو یہاں فلیٹ پر آجاؤ پھر اطمینان سے تمہارے الفاظ سنتی رہوں گی"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جوزف جوانا کہاں ہے"...... عمران نے باہر برآمدے میں آتے ہی جوزف سے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں ہے۔ بلاؤں اسے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راہداری میں آگے بڑھ گیا جب کہ عمران قدم بڑھاتا پورچ کی

طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی تھوڑی دیر بعد جوانا پورچ میں ہی آگیا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے قریب آکر کہا۔

"میں نے سائمن کو کال کیا تھا۔ سائمن اس پارٹی کے بارے میں کچھ چھپا رہا ہے جس سے اسے ڈاکٹر یونس کے بارے میں معلومات ملی تھیں اور یہاں معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر یونس ایک ماہ پہلے ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ سب ڈرامہ تھا اور ڈاکٹر یونس زندہ ہے بہرحال میں اس بارے میں تحقیقات کر رہا ہوں لیکن سائمن سے اس پارٹی کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا ضروری ہیں جس نے اسے یہ پیغام خاص طور پر مجھ تک پہنچانے کے لئے کہا تھا تاکہ ان کا اصل مقصد سامنے آسکے۔ تم اسٹالیہ جاؤ اور یہ معلومات جس قدر جلد ممکن ہو سکیں وہاں سے لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر میں اس کی روح سے بھی اصل بات اگلوا لوں گا ویسے ایک درخواست ہے کہ اگر آپ جوزف کو بھی اجازت دے دیں تو ہم دونوں چلے جائیں اس طرح تفریح بھی ہو جائے گی اور کام بھی"۔ جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے اس قدر قربت ہو گئی ہے تم دونوں میں کہ چند روز کی جدائی بھی برداشت نہیں ہو سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے آپ کی بات درست ہے اب تو میں جوزف کے ساتھ کا عادی ہو گیا ہوں"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بلاؤ جوزف کو لیکن یہ خیال رکھنا کہ مجھے معلومات فوری چاہئیں۔ تفریح تم بے شک وہاں جتنا عرصہ چاہے کرتے رہنا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

"یس باس"...... تھوڑی دیر بعد جوزف نے آ کر کہا جوانا بھی اس کے ساتھ آیا تھا۔

"جوزف تم جوانا کے ساتھ اسٹالیہ چلے جاؤ اس نے وہاں سے کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں یہ معلومات حاصل کر کے مجھے فون پر رپورٹ دے دینا اس کے بعد تم چاہو تو اسٹالیہ میں تفریح کرتے رہنا چاہو تو ایکریمیا یا افریقہ چلے جانا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے بغیر تفریح ہو ہی نہیں سکتی باس اس لئے آپ تفریح کی تو بات چھوڑیں باقی کام کے لئے میں جوانا کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لو بھئی یہ میرے بغیر نہیں جا سکتا اور تم اس کے بغیر نہیں جا سکتے اب یہ تکون کیسے مکمل ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے بھیجیں تو سہی باقی کام میرا ہو گا"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"اوکے جوزف تم نے جوانا کے ساتھ جانا ہے یہاں کا نظام آٹو میٹک کر جانا"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد عمران کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی گرین ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی پہلے اس نے سوچا کہ جولیا سے کہہ کر ڈاکٹر یونس کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کرا لے لیکن اب اس نے خود ہی وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا گرین ٹاؤن پہنچ کر جب اس نے بلاک اے کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک ٹریس کی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا گیٹ پر نہ صرف تالا موجود تھا بلکہ اس تالے پر پولیس سیل بھی موجود تھی۔

"پولیس نے کوٹھی سیل کر رکھی ہے کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار موڑی اور واپس اسی راستے پر اسے دوڑانے لگا جہاں سے آیا تھا کیونکہ کالونی میں داخل ہونے سے پہلے اس نے پولیس اسٹیشن کا بورڈ دیکھا تھا وہ اب وہاں جا کر اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار پولیس اسٹیشن کے سامنے جا روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ قدم بڑھاتا پولیس اسٹیشن میں داخل ہو گیا گیٹ کے ساتھ ہی ایک کمرہ تھا جس میں ایک پولیس آفیسر ضخیم رجسٹر میں کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ سلام کرتے ہوئے کہا۔

پولیس آفیسر جو کاندھوں پر لگے ہوئے سٹارز سے اسسٹنٹ سب انسپکٹر لگتا تھا نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر حیرت سے سامنے کھڑے عمران کی طرف دیکھنے کے بعد اس نے اس طرح دروازے کی طرف دیکھا جیسے اس کا خیال ہو کہ اس قدر خضوع و خشوع سے سلام کرنے والا عمران کے علاوہ کوئی اور ہوگا لیکن اتفاق سے اس وقت کمرے میں عمران کے علاوہ اور کوئی نہ تھا تو اے ایس آئی نے حیران ہو کر عمران کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران ایک بار پھر سلام کر دیا تو اے ایس آئی چونک پڑا۔

"وعلیکم السلام فرمایئے"...... اس بار اے ایس آئی نے کہا۔

"کیا آپ مجھے بیٹھنے کے لئے نہیں کہیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیئے میں نے آپ کو بیٹھنے سے منع تو نہیں کیا تھا"...... اے ایس آئی نے قدرے سرد لہجے میں جواب دیا اور ایک بار پھر سامنے رکھے ہوئے رجسٹر پر جھک گیا۔ عمران بڑے اطمینان سے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کا خط واقعی بے حد خوبصورت ہے میرے خیال میں اسے پڑھنے کے لئے آپ کو ہی تکلیف دی جاتی ہوگی"...... عمران نے کہا تو

اے ایس آئی ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جی فرمایئے۔ آپ کو کس سے ملنا ہے"...... اے ایس آئی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اپنی طرف سے وہ انتہائی نرم لہجے میں بات کر رہا ہے شاید عمران کے لباس اور اس کی شخصیت کا اثر تھا۔

"میں نے عرض کیا ہے کہ آپ کا خط بے حد خوبصورت ہے آپ کو تو خوشخطی کا پرائڈ آف پرفارمنس ملنا چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"دیکھیئے جناب آپ جو کوئی بھی ہیں اس وقت میں بے حد مصروف ہوں میں نے یہ سارا رجسٹر لکھنا ہے اور اسے ڈی ایس پی صاحب کے سامنے پیش کرنا ہے اس لئے پلیز مجھے ڈسٹرب نہ کریں اور انسپکٹر صاحب سے جا کر مل لیں میرے پاس فی الحال بات کرنے کا بھی وقت نہیں ہے"...... اے ایس آئی نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رجسٹر پر جھک گیا۔

"ویسے خوشخطی کے ساتھ ساتھ آپ کو حسن اخلاق کا بھی تمغہ ملنا چاہیئے۔ ڈی ایس پی صاحب نے شاید آپ کو کوئی سزا دی ہے کہ ایک ہی وقت میں بیٹھ کر سارا رجسٹر لکھیں۔ مجھے یاد ہے کہ سکول میں جب کوئی بچہ فقرہ غلط لکھ کر دیتا تھا تو استاد صاحب اسے ایک سو بار صحیح فقرہ لکھنے کی سزا دیا کرتے تھے اور آپ یقین کریں کہ پھر ساری عمر وہ فقرہ درست طور پر یاد رہتا تھا"...... عمران بھلا کب ہار ماننے والا تھا۔

"آپ کا تعارف کیا ہے"...... اے ایس آئی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں کا رنگ قدرے سرخ ہو گیا تھا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ ناچیز۔ ہیچمدان بندہ ناداں علی عمران ولد سر عبدالرحمن ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"...... عمران نے اے ایس آئی صاحب کی آنکھوں میں شعلے ابھرتے دیکھ کر سنٹرل انٹیلی جنس کا حوالہ دینا ضروری سمجھا۔

"اوہ اوہ آپ آپ جج جناب۔ جناب۔ آپ پلیز جناب آپ فرمائیں جناب"۔ اے ایس آئی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھیں ابھی تو میرا تعارف ادھورا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب مجھے معاف کر دیں۔ میں نے کوئی گستاخی کی ہو تو جناب۔ حکم فرمائیں جناب میں کیا خدمت کر سکتا ہوں جناب"...... اے ایس آئی اسی طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

"یہاں سے کچھ فاصلے پر گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک پر تالا لگا ہوا ہے اور اس پر پولیس سیل لگی ہوئی ہے میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ سیل کس سلسلے میں لگائی گئی ہے"...... عمران نے اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ بدل دیا کیونکہ اے ایس آئی صاحب کی حالت بتا رہی تھی کہ اگر عمران نے مزید اس سلسلے میں کوئی بات کی تو وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گا

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا کمرے میں انسپکٹر داخل ہوا۔

"کیا ہو رہا ہے مقبول تم کھڑے کیوں ہو یہ کون صاحب ہیں"...... انسپکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جج جناب ڈائریکٹر جنرل صاحب سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔ اے ایس آئی نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈائریکٹر جنرل"...... انسپکٹر نے بھی بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے عمران کو ایڑیاں بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے میں ڈائریکٹر جنرل نہیں ہوں۔ میرے ڈیڈی ڈائریکٹر جنرل ہیں"...... عمران نے اٹھ کر انسپکٹر کی طرف مڑتے ہوئے کہا اسے اب سمجھ آئی تھی کہ اے ایس آئی بے چارہ اس قدر بری طرح کیوں بوکھلا گیا تھا۔

"پھر بھی جناب آپ ان کے صاحبزادے ہیں تو جناب ہمارے لئے آپ قابل احترام ہیں آپ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں میرے آفس میں تشریف لے آیئے جناب میں انسپکٹر ہوں اس تھانے کا جناب"۔ انسپکٹر نے اتنی بار جناب کہا کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے انسپکٹر کو لفظ جناب کے علاوہ اور کچھ بولنا ہی نہیں آتا۔

"چلیئے جناب آپ کا آفس بھی دیکھ لیتے ہیں جناب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انسپکٹر تیزی سے ایک طرف ہٹا اور اس نے عمران کو آگے چلنے کا اشارہ کیا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا حوالہ نہ دیتا تو ان دونوں

کے روپے دیکھنے والے ہوتے لیکن وہ اچانک ہی بیزار ہو گیا تھا اس لئے اس نے یہ حوالہ دے دیا تھا۔

"پہلے آپ فرمایئے جناب کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ انسپکٹر نے اپنے آفس میں بیٹھتے ہی کہا۔

"انسپکٹر صاحب آپ ڈیوٹی پر ہیں اور ڈیوٹی کے دوران یہ پینے پلانے والی بات غلط ہوتی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک کے تالے پر پولیس سیل لگی ہوئی ہے اس کی کیا وجہ ہے"...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

"وہ وہ جناب اس کوٹھی کے تہہ خانے سے ایک لاش ملی ہے۔ ڈاکٹر یونس مرحوم کے ملازم کی لاش اور چونکہ اور کوئی مالک نہیں تھا اس لئے مجبوراً پولیس کو کوٹھی سیل کرنی پڑی ہے"...... انسپکٹر نے جواب دیا۔

"کیسے ملی لاش کس نے اطلاع دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ساتھ والی کوٹھی کے چوکیدار نے اطلاع دی تھی کہ کوٹھی کا گیٹ کھلا ہوا ہے اور اندر کوئی موجود نہیں ہے ملازم غائب ہے۔ اس پر میں عملے کے ساتھ وہاں گیا۔ وہاں کی تلاشی کے دوران تہہ خانے میں ملازم کی لاش موجود تھی اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا"۔ انسپکٹر نے جواب دیا۔

"آپ کے علاقے کے ڈی ایس پی صاحب کون ہیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہ کر پوچھا۔

"احمد صدیقی صاحب ہیں۔ آپ حکم فرمائیں میں آپ کی ہر خدمت کے لئے تیار ہوں"...... انسپکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس کوٹھی کو اندر سے دیکھنا چاہتا ہوں کیا آپ یہ سیل کھول سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب اس کی اجازت تو ڈی ایس پی صاحب ہی دے سکتے ہیں یہ میرے اختیار میں نہیں ہے ورنہ میں ضرور کھول دیتا"۔ انسپکٹر نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے ڈی ایس پی صاحب کا"...... عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو انسپکٹر نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں تھانہ گرین ٹاؤن سے بول رہا ہوں میں ڈاکٹر یونس مرحوم کی کوٹھی جسے پولیس نے سیل کر رکھا ہے دیکھنا چاہتا ہوں میرا تعلق سپیشل فورس سے ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل فورس وہ کون سی فورس ہے جناب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"آپ یہاں تشریف لائیں گے یا مجھے آپ کے آفس میں آ کر آپ کو اتھارٹی کارڈ دکھانا پڑے گا یا پھر آپ کے آئی۔ جی صاحب سے بات کی جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب ایسی کوئی بات نہیں۔ انسپکٹر صاحب کو رسیور دیں میں انہیں آرڈر دے دیتا ہوں وہ آپ کے ساتھ جا کر آپ کو کوٹھی دکھا لائیں گے"...... دوسری طرف سے انتہائی نرم لہجے میں کہا گیا۔ شاید آئی۔جی کی دھمکی کام دے گئی تھی اور عمران نے رسیور انسپکٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر انسپکٹر رحمت علی بول رہا ہوں جناب"...... انسپکٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ ویسے بھی سر عمران صاحب سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کے صاحبزادے بھی ہیں سر"...... انسپکٹر نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

"یس سر"...... اس نے ایک بار پھر بات سن کر کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے جناب میں آپ کو کوٹھی دکھاؤں"...... انسپکٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ مجھے اس ملازم کے بارے میں میڈیکل رپورٹ دکھائیے"...... عمران نے کہا تو انسپکٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"اس میں اس کیس کے سلسلے میں تمام کاغذات موجود ہیں جناب"...... انسپکٹر نے فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو

عمران نے فائل اس کے ہاتھ سے لی اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذات کو دیکھنا شروع کر دیا۔ کاغذات کے مطابق اس ملازم کا نام عبدالصمد تھا اور وہ یہاں طویل عرصے سے ملازم تھا۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق اس کی گردن کو انتہائی ماہرانہ انداز میں توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ عمران نے پوری فائل دیکھی اور پھر فائل بند کر کے اس نے میز پر رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب کوٹھی دیکھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اگر ضرورت پڑی تو آپ کو تکلیف دوں گا۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آفس سے نکلا اور تھانے کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار جولیا کے فلیٹ کے سامنے روکی اور کار سے اتر کر وہ فلیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"میرے علاوہ اور کون تمہارے در دل پر دستک دے سکتا ہے"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھل گیا۔

"یہ تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اندر تو جانے دو۔ پھر بیٹھنے کے لئے کہو۔ پھر کچھ چائے وائے اس کے بعد حال دل زار پوچھو"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے میں کہا تو جولیا مسکراتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی اور عمران اندر داخل ہو گیا۔

"چائے بعد میں ملے گی پہلے بتاؤ کہ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو۔ مجھے
ایک ایک لمحہ انتظار کرنا پڑا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"کیا بتاؤں جولیا بس کچھ نہ پوچھو۔ قصہ ہزار داستان سے بھی طویل
ہے کہانی اپنی۔ نجانے کتنی صدیاں گزریں۔ آسمان پر ایک ستارہ چمکا
تھا اس کی چمک اس کی آب وتاب ایسی تھی کہ ......" عمران نے
باقاعدہ ماہر داستان گو کی طرح قصے کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس سن لیا ہے میں نے قصہ تمہیں تو احساس تک نہیں کہ
دوسرے کے دل پر کیا گزرتی ہے تم انتہائی بے رحم۔ سفاک اور بے
دل واقع ہوئے ہو۔ بہرحال بیٹھو میں چائے بنا لاتی ہوں"۔ جولیا نے
بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے ملحقہ کچن کی طرف بڑھ
گئی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز
سنائی دی۔

"بولنا بند کرو اور جولیا کے فلیٹ پر آجاؤ۔ جولیا میرے لئے چائے
رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایک آدھا گھونٹ چائے تمہارے لئے بھی
کیتلی میں سے نکل ہی آئے گی"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف
سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ صفدر کو بلانے کی کوئی خاص وجہ ہے"...... کچن سے جولیا کی

آواز سنائی دی۔

"اس سے پوچھنا ہے کہ اس نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے یا نہیں۔
اب دیکھو جولیا صفدر کس قدر سست واقع ہوا ہے۔ ایک چھوٹا سا کام
اس کے ذمے لگایا ہے آج تک اس سے وہی نہیں ہو سکا۔ حالانکہ اسے
معلوم ہے کہ دل تڑپ رہے ہیں۔ آہیں نکل رہی ہیں۔ سسکیاں بلند
ہو رہی ہیں ہجر و فراق کی گھڑیاں زلف سیاہ کی طرح طویل سے طویل
ہوتی چلی جا رہی ہیں لیکن اسے پرواہ ہی نہیں"...... عمران کی زبان
ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"کیا تمہیں کسی حکیم نے نسخے میں لکھ کر دیا ہے کہ خطبہ نکاح
صفدر ہی یاد کرے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی یادداشت بہت اچھی ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ وہ جلد از
جلد اسے یاد کر لے گا۔ اب دیکھو آرہا ہے شاید اس نے یاد بھی کر لیا ہو۔
اسی امید پر دنیا قائم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ یاد بھی کر لے تو تمہیں اس سے کیا فرق پڑے گا نانسنس۔ تم
صرف دوسروں کے جذبات سے کھیلنا جانتے ہو۔ تمہیں صرف باتیں
بنانی ہی آتی ہیں"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سن کر
عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا چیف آج کل کہاں گیا ہوا ہے"۔
عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اس نے کہاں جانا ہے ہیڈ کوارٹر میں ہو گا"...... جولیا کی آواز

سنائی دی۔

" ہیڈ کوارٹر فون کرو تو یہی جواب ملتا ہے کہ پیغام ٹیپ کروائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" کسی سرکاری کام میں مصروف ہوگا۔ پہلے بھی تو ایسا ہوتا رہتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

" میرا خیال اور ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم اپنا خیال اپنے پاس رکھو سمجھے۔ تم نے ظاہر ہے کوئی نہ کوئی بکواس ہی کرنی ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

" وہ شادی کروانے گیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہیں یہ خیال کیسے آگیا"...... جولیا نے اس بار ہنستے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس طرح ہنسنا بتا رہا تھا کہ اس کا جذباتی موڈ بدل گیا ہے اور یہی عمران چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ آنے والا صفدر ہوگا۔ اس نے کنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی صفدر موجود تھا چونکہ اس کا فلیٹ یہاں سے نزدیک ہی تھا اس لئے وہ اتنی جلدی یہاں پہنچ گیا تھا۔ سلام دعا کے بعد وہ عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جولیا کچن سے باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھا جس میں چائے کی تین پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی عمران اور صفدر کے سامنے رکھی اور ایک اپنے سامنے رکھ کر اس نے ٹرے ایک طرف رکھ

دی۔

" عمران صاحب آج آپ کو کیسے مس جولیا کے فلیٹ پر آنے کی فرصت مل گئی اور آپ نے مجھے بھی یاد کر لیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں جولیا کو بتانے آیا تھا کہ اگر چیف شادی کرانے کے لئے کہیں جا سکتا ہے تو پھر صفدر نے بھی یقیناً اب تک خطبہ نکاح یاد کر لیا ہوگا اور تم بھی ہاں کر سکتی ہو لیکن اب کیا کہوں۔ دانشور واقعی درست کہتے ہیں کہ وہ سیاست دان ہی نہیں جو ہاں کہے اور وہ خاتون ہی نہیں جو ہاں کہے۔ چنانچہ اس طرف سے مایوس ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ تمہیں بلا کر تم سے معلوم کر لوں کہ اگر تم نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے تو چلو اسے کسی اور جگہ استعمال کر لیا جائے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا تم یہی فضول بکواس کرنے یہاں آئے ہو نانسنس"۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر یہ فضول بکواس ہے تو پھر کام کی بکواس کا اتہ پتہ تم بتا دو"۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب آپ چیف کی شادی کی بات کر رہے تھے۔ یہ کیسا مذاق ہے"...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" یہ مذاق نہیں ہے چیف دانش منزل میں موجود نہیں ہے وہاں

فون کریں تو کہا جاتا ہے پیغام نوٹ کرادیں۔اس کا مطلب ہے کہ وہ لازماً سہرا باندھ کر بارات لے کر گیا ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ تمہاری طرح فارغ نہیں ہے اسے اور سینکڑوں ضروری سرکاری کام ہوتے ہیں"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" ضروری سرکاری کام۔ ارے اوہ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا۔ ویری بیڈ۔ نجانے میری یہ یادداشت کو کیا ہوگیا ہے۔ سلیمان کی تنخواہوں کا حساب بھولتے بھولتے اب ضروری کام بھی بھولنے لگ گئے ہیں"۔ عمران نے اچانک پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" کون سا کام"...... صفدر اور جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"چیف نے مجھے فون کیا کہ میں جولیا سے کہہ کر اس کی اور صفدر کی ڈیوٹی لگا دوں کہ گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک میں قتل ہونے والے ڈاکٹر یونس مرحوم کے ملازم کے بارے میں معلومات حاصل کریں کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے۔ میں اس وقت رانا ہاؤس میں تھا جب چیف نے فون کیا۔ میں نے جولیا کو فون کیا لیکن جولیا نے میری بات ہی سننے سے انکار کر دیا۔ دوسری بار فون کیا تو حکم دے دیا کہ میں فوراً اس کے فلیٹ پہنچ جاؤں ادھر جوزف اور جوانا دونوں اسٹالیہ جانے کی تیاری میں مصروف تھے اور جوزف مجھے ہدایات دے رہا تھا کہ میں نے کس طرح رانا ہاؤس میں آنا ہے اور کس طرح رہنا ہے اس لئے مجھے دیر بھی ہو گئی اور میرے ذہن سے یہ سب کچھ اتر

گیا ویری بیڈ"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر یونس کا ملازم ہلاک ہو گیا ہے اور ہم نے اس کے قاتلوں کا پتہ چلانا ہے لیکن کون ہے یہ ڈاکٹر یونس کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مجھے کچھ دیر بعد پوچھنے کا خیال آیا تھا۔ میں نے دانش منزل فون کیا تو وہاں سے جواب ملا کہ پیغام نوٹ کرادیں۔ اب میں کیا پیغام نوٹ کراتا۔ شادی کے فوراً بعد کسے پیغام سننے کی فرصت ملتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دیکھو عمران سب کچھ صحیح طریقے سے بتا دو ورنہ یہ ٹرے اٹھا کر تمہارے سر پر مار دوں گی سمجھے چیف مجھے براہ راست فون نہ کر سکتا تھا اسے کیا ضرورت تھی تمہارے ذریعے مجھے ہدایات دینے کی"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے اتنی بھی کیا جلدی ہر کام ترتیب سے ہونا چاہئے۔ ٹرے سر میں مارنے کا وقت صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے کے بعد کا ہے تم اسے پہلے کرنا چاہتی ہو اور اگر تم نے ایسا کر دیا تو پھر اس بیچارے کو میرے مزار پر کھڑے ہو کر خطبہ نکاح پڑھنا پڑے گا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس نے میرے ذریعے کیوں تمہیں ہدایات دیں تو شاید وہ اپنی ہونے والی بیوی کی نرم و نازک آواز سننے سے پہلے تمہاری کرخت اور سرد آواز نہ سننا چاہتا ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تو جولیا بے اختیار بے بسی کے انداز میں ہنس

پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تم سے سنجیدہ رہنے کی توقع بھی حماقت ہے"...... جولیا نے زچ ہونے کے سے انداز میں کہا۔

"عمران صاحب جوزف اور جوانا اسٹالیہ کیوں جا رہے ہیں"۔ اچانک صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں ایک کلب ہے اسٹون کلب۔ اس کے مالک کا نام سائمن ہے۔ اور سائمن صاحب جوانا کے بھی دوست رہے ہیں اور میرے بھی انہیں اچانک کئی سالوں بعد پاکیشیا سے ایسی ہمدردی پیدا ہو گئی کہ اس نے جوانا کو رانا ہاؤس میں فون کر کے کہا کہ عمران تک پیغام پہنچا دیا جائے کہ وہاں کی زیر زمین دنیا کے کچھ افراد پاکیشیا کے ڈاکٹر یونس کو اغوا کرنے کا پلان بنا رہے ہیں اور ڈاکٹر یونس کی رہائش گاہ گرین ٹاؤن کے اے بلاک کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں ہے۔ جب یہ پیغام مجھے ملا تو میں نے ڈاکٹر یونس کے بارے میں معلومات کرائیں تب پتہ چلا کہ ڈاکٹر یونس تو ایک ماہ پہلے ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس پر میں نے سائمن کو فون کیا تاکہ ان زیر زمین دنیا کے افراد کے بارے میں کچھ ہو تو پتہ چل سکے۔ جو ڈاکٹر یونس کے ہلاک ہو جانے میرا مطلب ہے زیر زمین چلے جانے کے بعد اس کے اغوا کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ لیکن اس نے آئیں بائیں شائیں کر کے ٹال دیا جس پر میں نے آئیں اور بائیں کو تو اسٹالیہ بھیج دیا اور خود شائیں کر کے سیدھا جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا تو صفدر اور جولیا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب کچھ کچھ آپ کی الجھی ہوئی باتوں کا سرا ملتا جا رہا ہے ڈاکٹر یونس کا کیا حدود اربعہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر یونس نے لیزر شعاعوں کو سکیڑنے کا کوئی فارمولا ایجاد کیا ہے اور ایکریمیا میں سائنس کانفرنس میں اسے بے حد سراہا گیا اور وہاں سے واپسی کے ایک ہفتے بعد اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ بمعہ فارمولا جل کر راکھ ہو گیا اور اب معلوم ہوا کہ اس کی کوٹھی میں موجود ملازم کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس وقت کوٹھی پر پولیس سیل لگی ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر یونس کی موت ڈرامہ ہے اور اس کا ملازم اس بات سے واقف تھا اس لئے اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"بس میں نے چائے پی لی اور اب چونکہ تم نے سمجھداری کی باتیں شروع کر دی ہیں اس لئے اب مجھے اجازت باقی تم جانو اور تمہاری دانش اور تمہارے چیف کی دانش منزل"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے ارے بیٹھو کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اب مجھے شہر بھر میں گھوم کر وہ گھر تلاش کرنا پڑے گا جہاں تمہارا چیف بارات لے کر گیا ہوا ہے تاکہ میں بھی دیکھوں کہ پردہ نشین چیف نے پردہ نشین دولہن تلاش کی ہے یا بے پردہ خدا حافظ"۔ عمران

نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ فلیٹ سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

سیاہ رنگ کی کار کافرستان کے دارالحکومت میں واقع فائیو سٹار ہوٹل کی پارکنگ میں جا کر رکی اور کار میں سوار کنگ اور سٹارک دونوں عقبی سیٹ سے نیچے اتر آئے۔ سٹارک کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا بریف کیس تھا۔

"تم انتظار کرو گے یہاں"...... کنگ نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور کنگ سر ہلاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ان دونوں کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے اور کنگ گینڈے جیسی پھیلی ہوئی جسامت اور لمبے قد کی وجہ سے دیکھنے میں ہی شہ زور نظر آتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی وہ مین گیٹ میں داخل ہو کر ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئے ہوٹل میں موجود بیشتر مرد اور عورتوں کی نظریں کنگ پر جم سی گئیں

جب کہ سٹارک بھی خاصے ورزشی جسم کا مالک تھا لیکن کنگ کے مقابل وہ بچہ ہی نظر آ رہا تھا۔ کنگ ہال میں داخل ہوتے ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر موجود تین الٹرا ماڈرن لڑکیوں کی نظریں بھی کنگ پر ہی جمی ہوئی تھیں اور ان کی نظروں میں پسندیدگی اور تحسین کے تاثرات دور سے ہی نمایاں نظر آ رہے تھے۔

" روم نمبر سات آٹھویں منزل میں ہمارے دوست رائے جسونت ٹھہرے ہوئے ہیں کیا وہ اس وقت اپنے کمرے میں ہیں "...... کنگ نے بڑے نرم لہجے میں ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی چابی لے کر گئے ہیں میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع کر دوں سر "...... لڑکی نے کہا۔

" نہیں ہم انہیں سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔ تھینک یو "...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ ایک سائیڈ میں موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آٹھویں منزل کی راہداری سے گزر کر کمرہ نمبر سات کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ یہ کمرہ راہداری کے آخری حصہ میں تھا۔ راہداری میں اس وقت اکا دکا لوگ آ جا رہے تھے۔ ان میں زیادہ تعداد کنگ اور سٹارک کی طرح غیر ملکیوں کی ہی تھی۔ کمرہ نمبر سات کا دروازہ بند تھا۔ کنگ نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر آہستہ سے دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک لمبے قد لیکن دبلے پتلے جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر پورا لباس تھا اس کا چہرہ تو سکڑا ہوا تھا لیکن اس کی سیاہ مونچھیں اس قدر لمبی اور اکڑی ہوئی

تھیں کہ وہ اس کے پچکے ہوئے گالوں سے بھی کافی باہر تک جاتی محسوس ہوتی تھیں وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے کنگ اور سٹارک کو دیکھ رہا تھا۔

" مسٹر رائے جسونت "...... کنگ نے نرم لہجے میں کہا۔

" ہاں مگر آپ کون صاحب ہیں۔ میں تو آپ سے واقف نہیں ہوں "...... رائے جسونت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بولتے وقت اس کی مونچھیں اس انداز میں ہلتی تھیں کہ جیسے کوئی بچہ دونوں ٹانگیں اٹھا کر ہوا میں مار رہا ہو۔

" ہمیں وزارت سائنس کے اسسٹنٹ سیکرٹری کپور نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میرا نام کنگ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے سٹارک "۔ کنگ نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا آیئے اندر آ جائیے "...... رائے جسونت نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور کنگ اور سٹارک اندر داخل ہوئے۔ رائے جسونت نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں اس سوٹ کے علیحدہ کمرے میں لے آیا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... رائے جسونت نے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" وہسکی "...... کنگ نے جواب دیا تو رائے جسونت نے روم سروس والوں کو وہسکی بھیجنے کا آرڈر دے دیا۔

" ہاں اب فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "...... رائے

جسونت نے رسیور رکھ کر کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔ سٹارک چونکہ شروع سے ہی خاموش تھا۔ اس لئے رائے جسونت بھی اس سے مخاطب نہ ہوا تھا۔

" سٹارک بریف کیس کھولو "...... کنگ نے سٹارک سے کہا تو سٹارک نے سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سن کر اس نے ہاتھ ہٹالئے اور رائے جسونت اٹھ کر باہر چلا گیا۔

" باس یہ آدمی مجھے سیدھا نظر نہیں آتا "...... رائے جسونت کے باہر جاتے ہی سٹارک نے آہستہ سے کنگ سے کہا۔

" سیدھا کرنا ہی پڑے گا "...... کنگ نے جواب دیا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک ویٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں ایک بوتل وہسکی اور تین گلاس اور ساتھ ہی برف کی ٹرے رکھی ہوئی تھی اس نے بوتل اور دوسرا سامان میز پر رکھا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد رائے جسونت واپس آیا اس نے کرسی پر بیٹھ کر تین جام تیار کئے اور بوتل اور ٹرے اٹھا کر دوسری تپائی پر رکھی اور پھر ایک ایک جام اس نے کنگ اور سٹارک کے سامنے رکھا اور ایک اپنے سامنے رکھ لیا۔

" آپ کے بریف کیس میں کیا ہے جو آپ مجھے دکھانا چاہتے ہیں "...... رائے جسونت نے بڑے بے نیازانہ انداز میں جام اٹھا کر اس سے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" یہ جام ختم کر لیں پھر بات کرتے ہیں "...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور شراب کا جام اٹھا کر اس نے منہ سے لگایا اور اس وقت اسے واپس رکھا جب جام میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا۔ سٹارک نے البتہ تین چار بڑے بڑے گھونٹ لے کر جام ختم کیا جب کہ رائے جسونت بڑے نفاست بھرے انداز میں چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف تھا۔

" اب کھولو بریف کیس "...... کنگ نے سٹارک سے کہا اور سٹارک نے بریف کیس کھولا تو بڑا سا بریف کیس غیر ملکی کرنسی سے بھرا ہوا تھا۔ رائے جسونت کی آنکھوں میں اتنی بھاری رقم دیکھ کر چمک سی آ گئی۔

" بس اب بند کر دو "...... کنگ نے کسی شعبدہ باز کی طرح کہا جو شاگرد کو ہدایات دیتا ہے اور سٹارک نے بریف کیس بند کیا اور اسے اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔

" رائے جسونت صاحب یہ بریف کیس آپ کی ملکیت ہو سکتا ہے بشرطیکہ آپ مجھے چند معلومات مہیا کر دیں "...... کنگ نے کہا۔

" کیسی معلومات "...... رائے جسونت نے چونک کر پوچھا۔

" پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر یونس کے بارے میں معلومات "۔ کنگ نے جواب دیا تو رائے جسونت بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن چند ہی لمحوں بعد اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کر لیا۔

"کون ڈاکٹر یونس۔ میرا کسی سائنس دان سے اور وہ بھی پاکیشیائی سائنس دان سے کیا تعلق"...... رائے جسونت نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں مسٹر رائے جسونت جب کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ وزارت سائنس کے اسسٹنٹ سیکرٹری کپور نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے آپ کو ساری بات سمجھ جانی چاہئے کہ آپ کا ڈاکٹر یونس سے کیا تعلق ہے اور کیا نہیں ہمیں صرف معلومات چاہئیں اور ہم بریف کیس یہیں چھوڑ کر خاموشی سے چلے جائیں گے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہماری آپ سے ملاقات بھی ہوئی ہے یا نہیں"...... کنگ نے کہا۔

"لیکن جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں ہے تو پھر کیا بتا سکتا ہوں"۔ رائے جسونت نے کہا۔

"یہ بات ہمیں معلوم ہو چکی ہے کہ حکومت کافرستان کی طرف سے ڈاکٹر یونس کے ساتھ تمام بات چیت آپ کے ذریعے مکمل ہوئی ہے اور آپ نے ہی اسے ہائر کیا ہے اور آپ نے ہی اسے رقم ادا کی ہے اور آپ نے ہی پاکیشیا میں اس کی موت کا سارا ڈرامہ کھیلا ہے۔ آپ پاکیشیا میں کافرستان کے انتہائی خصوصی ایجنٹ ہیں ویسے بظاہر آپ پاکیشیا میں کافرستانی سفارت خانے میں ثقافتی اتاشی ہیں"...... کنگ نے کہا۔

"یہ ساری باتیں آپ کو کپور نے بتائی ہیں"...... رائے جسونت

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں کپور نے تو صرف ہمیں یہ بتایا ہے کہ آپ اس ہوٹل کے کمرے میں رائے جسونت کے نام سے ٹھہرے ہوئے ہیں اور بس۔ باقی ساری باتیں ہم نے مختلف ذرائع سے معلوم کی ہیں جن کی تفصیل بتانے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"آپ کو جس نے بھی یہ سب کچھ بتایا ہے قطعی غلط بتایا ہے۔ میں تو ایک عام سا کاروباری آدمی ہوں۔ یہ درست ہے کہ بزنس کے سلسلے میں میرا پاکیشیا اور دوسرے ملکوں میں آنا جانا رہتا ہے لیکن نہ ہی میں ایجنٹ ہوں اور نہ کسی ڈاکٹر یونس کو جانتا ہوں"...... رائے جسونت نے کہا اس کے لہجے میں اس وقت سختی کا عنصر نمایاں تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ یہ رقم حاصل نہیں کرنا چاہتے یہ دیکھ لیں کہ ہم بہرحال کسی نہ کسی ذریعے سے معلومات حاصل کر لیں گے"...... کنگ نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں مسٹر کنگ۔ جب میں کچھ جانتا ہی نہیں ورنہ مجھ جیسا کاروباری آدمی اس قدر کثیر رقم کیسے ہاتھ سے جانے دے سکتا ہے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ مجھے اپنا پتہ دے جائیں میں اپنے طور پر کوشش کرتا ہوں میرے کچھ دوست وزارت سائنس میں موجود ہیں۔ اگر مجھے کچھ معلوم ہو گیا تو آپ کو اطلاع کر دوں گا"۔ رائے جسونت نے کہا اور کنگ سمجھ گیا کہ رائے جسونت واقعی ذہین اور ہوشیار ایجنٹ ہے۔ وہ اس طرح ان کے بارے میں معلومات

حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ حکومت کو اطلاع دے سکے۔

"نہیں یہاں سے جانے کے بعد ہمارا اور آپ کا رابطہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ آپ نے اگر کچھ بتانا ہے تو ابھی بتا دیں اگر نہیں بتا سکتے تو پھر ہمارا آپ سے کوئی رابطہ نہ ہو سکے گا"...... کنگ نے جواب دیا۔

"آپ کا تعلق کس ملک سے ہے"...... رائے جسونت نے کہا۔

"ایکریمیا سے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"ایکریمیا تو سپر پاور ہے جناب اسے کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ وہ اتنی بھاری رقم دے کر معلومات خریدتی پھرے"...... رائے جسونت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم ایک پرائیویٹ گروپ سے متعلق ہیں اور ہمارا گروپ معلومات فروخت کرتا ہے اسے کسی پارٹی نے ڈاکٹر یونس کے بارے میں معلومات کے لئے بک کیا ہوگا اس نے ہمیں یہاں بھجوا دیا کیونکہ پاکیشیا سے یہ معلومات ہمارے آدمیوں کو مل چکی ہیں کہ ڈاکٹر یونس کی موت کا پاکیشیا میں صرف ڈرامہ کھیلا گیا ہے اور ڈاکٹر یونس کافرستان میں ہے"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوگا بہر حال مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکا"...... رائے جسونت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او کے شراب کے اس جام کا بے حد شکریہ اب ہمیں اجازت"۔

کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی رائے جسونت بھی کھڑا ہو گیا اور سٹارک بھی۔ سٹارک نے بریف کیس بھی اٹھا لیا تھا۔

"میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکا یقین کیجئے مجھے خود اتنی بھاری رقم کے ہاتھ سے اس طرح جانے پر دلی افسوس ہو رہا ہے"...... رائے جسونت نے کہا۔

"بس اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ بعض افراد خود ہی ہاتھ آئی دولت سے منہ موڑ لیتے ہیں"...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ رائے جسونت اسے راستہ دینے کے لئے ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ کنگ کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور رائے جسونت چیخ مار کر کئی قدم دور جا گرا۔ اس کے منہ پر کنگ کا انتہائی زور دار تھپڑ پڑا تھا۔ نیچے گر کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے سٹارک کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا رائے جسونت ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"رسی ڈھونڈھ کر لے آؤ"...... کنگ نے کہا اور سٹارک بریف کیس وہیں رکھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا جب کہ کنگ نے جھک کر قالین پر پڑے ہوئے رائے جسونت کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور ایک صوفے پر پھینک دیا اور پھر جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے اس کی

جیبوں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اور ایک مشین پسٹل نکال کر علیحدہ میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سٹارک کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

" باس اس سوٹ میں ایک کمرہ ساؤنڈ پروف بھی ہے"۔ سٹارک نے کہا تو کنگ چونک پڑا۔

" ساؤنڈ پروف کمرہ کیا مطلب یہاں اس کی کیا ضرورت ہے"۔ کنگ نے حیران ہو کر کہا۔

" بیڈ روم اور ڈرائینگ روم کے درمیان ہے۔ شاید گیسٹ روم کے طور پر استعمال ہوتا ہوگا"...... سٹارک نے کہا۔

" ٹھیک ہے تو پھر اسے اٹھا کر وہاں لے چلو"...... کنگ نے کہا اور سٹارک نے آگے بڑھ کر صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے رائے جسونت کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر وہ دروازے کی طرف مڑ گیا جب کہ کنگ نے بریف کیس اٹھا لیا اور پھر وہ واقعی ایک کشادہ ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ گئے۔ سٹارک نے رائے جسونت کو ایک کرسی پر بیٹھا دیا۔ کنگ نے بریف کیس ایک طرف رکھا اور پھر اس نے سٹارک سے مل کر رسی کی مدد سے رائے جسونت کو کرسی پر باندھ دیا۔

" اب تم باہر جا کر اطمینان سے بیٹھو میں دروازہ بند کر کے اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں۔ اگر کوئی ملنے آئے یا فون کرے تو کہہ دینا کہ تم رائے جسونت کے دوست ہو اور وہ تمہیں یہاں چھوڑ کر دو تین روز کے

لئے کہیں گیا ہوا ہے"...... کنگ نے سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا اور سٹارک سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ کنگ نے دروازہ بند کر دیا اور پھر مڑ کر اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے اس کرسی کے سامنے رکھ کر جس پر بے ہوش رائے جسونت بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ وہ اطمینان سے بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے اس نے رائے جسونت کے چہرے پر یکے بعد دیگرے زور دار تھپڑوں کی جیسے بارش سی کر دی۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر رائے جسونت چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو کنگ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلی دھار کا لمبا سا خنجر نکال لیا جس کی دھار دونوں اطراف میں تھی اور اس کی چمک بتا رہی تھی کہ خنجر انتہائی تیز ہے۔

" تم نے دولت کو ٹھکرا کر غلطی کی ہے رائے جسونت تمہارا خیال تھا کہ ہمارے جانے کے بعد تم ہماری نگرانی کراؤ گے اور پھر ہمیں ختم کرا کر رقم حاصل کر لو گے لیکن تم احمق آدمی ہو۔ ہم بات کھل جانے کے بعد بھلا کیسے واپس جا سکتے تھے اس لئے اب تمہیں ہر صورت میں یہ معلومات اگلنی ہوں گی"...... کنگ نے غراتے ہوئے کہا وہ ساتھ ساتھ خنجر کی دھار پر انگلی بھی پھیرتا جا رہا تھا۔

" مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے تم یقین کرو"...... رائے جسونت نے کہا تو کنگ کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ رائے جسونت کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ کنگ نے بڑے ماہرانہ انداز میں خنجر کی نوک سے رائے جسونت کی دائیں آنکھ کا ڈھیلا

کاٹ دیا تھا اور بندھا ہوا رائے جسونت چیختا ہوا اس طرح دائیں بائیں
سر مارنے لگا جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو اور پھر
اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی بے پناہ شدت سے
بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کی زخمی آنکھ سے خون نکل کر نیچے بہہ رہا تھا
اور چہرہ آنکھ زخمی ہونے اور خون بہنے اور اس کے سر مارنے کی وجہ سے
خون کے چھینٹے اس کے پورے چہرے پر پھیل جانے کی وجہ سے رائے
جسونت کا چہرہ انتہائی خوفناک دکھائی دے رہا تھا۔ کنگ نے بڑے
اطمینان بھرے انداز میں خنجر کی نوک پر لگا ہوا خون رائے جسونت
کے لباس سے صاف کیا اور خنجر کو سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی پر رکھ کر وہ
اٹھا اور کمرے کے ایک کونے میں رکھے ہوئے ریفریجریٹر کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے ریفریجریٹر کھولا تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔
ریفریجریٹر میں پانی کی کئی بوتلیں موجود تھیں اس نے ساری بوتلیں
اٹھائیں اور انہیں لا کر سائیڈ پر موجود میز پر رکھا۔ ریفریجریٹر کا دروازہ
بند کر کے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک بوتل کھولی اور
ٹھنڈا پانی اس نے بے ہوش رائے جسونت کے سر پر اس طرح ڈالنا
شروع کر دیا کہ پانی اس کی زخمی آنکھ پر بہتا ہوا نیچے بہتا چلا گیا۔ اس
طرح چند ہی لمحوں بعد اس کا خون نکلنا بند ہو گیا۔ پھر کنگ نے رائے
جسونت کے ایک ہاتھ سے جبڑے بھینچے اور پانی اس کے حلق میں
انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب چند گھونٹ اس کے حلق میں اتر گئے تو کنگ
نے باقی ماندہ پانی اس کے چہرے پر ڈال دیا اور رائے جسونت ایک

بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کی اکلوتی بچ جانے والی آنکھ کبوتر
کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھی۔

" زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے رائے جسونت۔ تم نے یہ تو
دیکھ ہی لیا ہو گا کہ ہم اس وقت تمہارے سوٹ کے ساؤنڈ پروف کمرے
میں ہیں اس لئے تمہاری یہ چیخیں باہر نہیں جا سکتیں اور نہ ہی مجھ پر ان
کا کوئی اثر ہو سکتا ہے"...... کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم نے مجھے کانا کر دیا۔ تم نے یہ کیا ظلم کیا ہے میری آنکھ
نکال دی"...... رائے جسونت کی حالت خاصی خستہ ہو رہی تھی۔

" اب اگر تم نے نہیں میں جواب دیا تو پھر ہمیشہ کے لئے اندھے
بھی ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد تمہارے جسم کا ایک ایک حصہ کاٹا جائے
گا اور پھر تمہارے کٹے پھٹے جسم کو ہم شہر کے کسی فٹ پاتھ پر پھینک
دیں گے پھر تم دیکھنا کہ حکومت کافرستان تمہارے لئے کیا کرتی ہے۔
اب بھی موقع ہے اپنے آپ کو اندھا ہونے سے بھی بچا لو اور ساری عمر
کے لئے اپاہج ہونے سے بھی۔ اب بھی یہ بریف کیس تمہارا ہو سکتا
ہے بشرطیکہ تم درست معلومات مہیا کر دو"...... کنگ نے دوبارہ خنجر
ہاتھ میں لیتے ہوئے انتہائی سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا واقعی تم مجھے قتل نہیں کرو گے"...... رائے جسونت
نے کہا۔

" ہم دونوں میک اپ میں ہیں۔ یہاں سے جانے کے بعد ہم میک
اپ تبدیل کر لیں گے اس کے ساتھ ہی ہم واپس ایکریمیا چلے جائیں

گے اس لئے ہمیں تم سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے کہ ہم تمہیں لازماً ہلاک کر کے ہی یہاں سے جائیں"...... کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ تم اس حد تک اتر آؤ گے۔ بہر حال اب مجبوری ہے میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے حلف دو کہ تم مجھے رقم بھی دو گے اور مجھے ہلاک بھی نہ کرو گے میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دوں گا"...... رائے جسونت نے کہا تو کنگ نے فوراً ہی اسے حلف دے دیا۔

"تو سنو ڈاکٹر یونس اپ لینڈ میں ہے۔ حکومت کافرستان وہاں ایک خفیہ لیبارٹری بنا رہی ہے اور ڈاکٹر یونس اس لیبارٹری کا انچارج ہے۔ ان دنوں وہاں مشینری کی تنصیب کا کام ہو رہا ہے اور یہ کام بھی ڈاکٹر یونس کی نگرانی میں ہو رہا ہے"...... رائے جسونت نے کہا۔

"تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ ڈاکٹر یونس اپ لینڈ میں کہاں ٹھہرا ہوا ہے مجھے لیبارٹری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... کنگ نے کہا۔

"ڈاکٹر یونس مستقل طور پر لیبارٹری میں ہی رہتا ہے"۔ رائے جسونت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

"اپ لینڈ کے دارالحکومت سے شمال کی طرف تقریباً چار سو کلو میٹر دور ایک پہاڑی سلسلہ ہے جسے کنک پہاڑی سلسلہ کہا جاتا ہے۔ اس کنک پہاڑی سلسلے کے اندر ایک گاؤں ہے پرتیم پور۔ اس گاؤں سے مغرب کی طرف ایک پہاڑی سڑک جاتی ہے۔ تقریباً بیس کلو میٹر کے

فاصلے پر ایک قدیم مندر ہے جسے کیلاں مندر کہا جاتا ہے اس مندر کے قریب یہ لیبارٹری زیر زمین بنائی گئی ہے"...... رائے جسونت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کس قسم کے حفاظتی اقدامات ہیں"...... کنگ نے پوچھا۔

"اس پورے علاقے کے گرد اپ لینڈ فوج کا پہرہ ہے اور خصوصی کارڈ ہولڈرز کو ہی آگے جانے دیا جاتا ہے ورنہ کسی کو نہیں جانے دیا جاتا۔ اسی طرح بلند چوکیوں پر باقاعدہ فوجی چیک پوسٹس بنائی گئی ہیں۔ میں شروع میں ڈاکٹر یونس کے ساتھ وہاں گیا تھا پھر نہیں گیا"...... رائے جسونت نے جواب دیا۔

"وہاں کوئی فون کا سلسلہ تو ہو گا"...... کنگ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے نہ ہو"...... رائے جسونت نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر یونس سے رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے کوئی ٹپ"۔ کنگ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... رائے جسونت نے کہا تو کنگ اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے اس سے زیادہ تم بتا بھی نہیں سکتے"...... کنگ نے کہا اور دوسرے اس نے جھک کر تپائی سے خنجر اٹھایا اور جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر دستے تک رائے جسونت کے سینے میں اترتا چلا گیا۔ رائے جسونت نے چیخنے کے لئے منہ کھولا لیکن اس کے منہ سے چیخ کی

بجائے ہلکی سی سسکاری نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ کنگ نے خنجر ٹھیک اس کے دل میں اتار دیا تھا۔ رائے جسونت کے ہلاک ہوتے ہی اس نے خنجر واپس کھینچا اسے اچھی طرح رائے جسونت کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوانا اور جوزف اسٹون کلب کے مین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں اس قدر شور اور ہنگامہ تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ ہال منشیات، انتہائی سستی شراب کی تیز اور انتہائی ناگوار سے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں عورتوں کی تعداد بھی کافی تھی لیکن یہ عورتیں مردوں سے بھی زیادہ بے باک نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر گہرے سرخ رنگ کی ہاف آستین بنیان تھی جس پر ایک عورت کی نیم عریاں تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس آدمی کے دونوں کانوں میں بڑے بڑے بالے لٹک رہے تھے اس کا چہرہ زخموں کے نشانات سے بھرا ہوا تھا وہ انتہائی برق رفتاری سے سروس میں مصروف تھا اور ساتھ ساتھ اس کے منہ سے مغلظات کی بوچھاڑیں نکل رہی تھیں۔

"یہ ہے تمہارے دوست کا کلب"...... جوزف نے انتہائی نفرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو دوستی پر۔ اس نے تو مجھے بتایا تھا کہ اس نے جرائم سے توبہ کر لی ہے لیکن اس کلب کا حال بتا رہا ہے کہ وہ تو انتہائی گھٹیا درجے کے جرائم میں مبتلا ہے"...... جوانا نے بھی حقارت بھرے لہجے میں کہا اور پھر باتیں کرتے ہوئے وہ کاؤنٹر تک پہنچ گئے لیکن اس پہلوان نما کاؤنٹر مین نے ان کی طرف توجہ نہ کی وہ مسلسل مغلظات بکنے اور غنڈے نما ویٹروں کو شراب کی بوتلیں اور ایسی ہی دوسری چیزیں دینے میں مصروف رہا۔

"اے مسٹر"...... جوانا نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہے۔ کون ہو تم۔ جاؤ ادھر ہال میں بیٹھو یہاں میرے سر پر کیوں چڑھے آ رہے ہو"...... اس پہلوان نما آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سائمن کہاں ہے"...... جوانا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل ابتدا میں ہی کسی جھگڑے میں نہ پڑنا چاہتا تھا اور ویسے بھی عمران کے ساتھ اتنی مدت گزرنے کے بعد اب اس میں وہ پہلے جیسی گرم دماغی بھی نہ رہی تھی سو وہ اب اپنے آپ پر کنٹرول کر لینے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔

"میری جیب میں ہوگا۔ جاؤ جا کر ہال میں بیٹھو"...... اس کاؤنٹر مین نے پہلے سے بھی زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیا تو جوانا کا بازو حرکت میں آیا اور پھر ایک غنڈہ نما ویٹر جو کاؤنٹر مین سے شراب وصول کر رہا تھا

چیختا ہوا ہوا میں اڑتا کئی فٹ دور ایک دھماکے سے جا گرا جوانا نے ہاتھ مار کر اسے ایک طرف اچھال دیا تھا اور دوسری چیخ اس کاؤنٹر مین کے منہ سے برآمد ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی کاؤنٹر کے اوپر سے اٹھتا ہوا اس اچھلتے ہوئے ویٹر کے اوپر ایک دھماکے سے جا گرا۔

"میں تم سے شرافت سے بات کر رہا ہوں اور تم مجھ پر غرا رہے ہو مچھر کی اولاد"...... جوانا نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو ہال میں موجود انتہائی شور و غوغا یکلخت خاموشی میں بدل گیا اور وہاں موجود سب لوگ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں اس صدی کا عجوبہ دیکھنے کو مل رہا ہو۔ کاؤنٹر مین نیچے گرتے ہی قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم تم نے مجھے مچھر کی اولاد کہا۔ مجھے ٹاکوری کو۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا"...... کاؤنٹر مین نے اٹھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"مچھروں کا کام ہی خون پینا ہے مسٹر ٹاکوری"...... جوانا نے انتہائی طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو ٹاکوری نے یکلخت جوانا پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا انداز بے حد ماہرانہ تھا۔ وہ ہوا میں ہی قلابازی کھا گیا۔ اس نے شاید جوانا کی گردن میں دونوں پیر ڈال کر اسے گھما کر نیچے گرانے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا لیکن جیسے ہی اس کی دونوں ٹانگیں ہوا میں بڑھتے ہوئے نیزوں کی طرح جوانا کی طرف بڑھیں تو جوانا کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے ٹاکوری کا

بھاری جسم فضا میں گھما اور پھر ہوا میں اڑتا ہوا مین ہال کے درمیان ایک میز پر خوفناک دھماکے سے جا گرا۔ ٹاکوری کے حلق سے ایک کربناک سی چیخ نکلی اور وہ میز سے ٹکرا کر قلابازی کھا کر نیچے فرش پر گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ چونکہ اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا اس میز کی طرف بڑھتا تھا اس لئے نہ صرف اس میز بلکہ اس کے قریب والی میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد بھی تیزی سے اٹھ کر ایک طرف کو ہٹ گئے تھے۔

"اب کون بتائے گا کہ سائمن کہاں بیٹھتا ہے"...... جوانا نے اونچی آواز میں کہا۔ اسی لمحے اوپر گیلری میں ایک آدمی نظر آیا۔ وہ حیرت سے ہال کی حالت زار کو دیکھ رہا تھا پھر اس کی نظریں جیسے ہی کاؤنٹر کے قریب کھڑے جوانا پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"جوانا تم اور یہاں۔ یہ ٹاکوری کا حشر تم نے کیا ہے"...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا سمیت سب کی نظریں اس طرف کو اٹھ گئیں۔

"یہ تم کب سے پردہ نشین ہو گئے ہو سائمن میں نے تو اس ٹاکوری سے یہی پوچھا تھا کہ سائمن کہاں ہے جس پر اس نے بکواس شروع کر دی"...... جوانا نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"آؤ اوپر آ جاؤ۔ ادھر دائیں ہاتھ پر سیڑھیاں ہیں۔ ٹونی، مارگر اس ٹاکوری کو گولی مار کر اس کی لاش کلب سے باہر پھینک دو اور تم دونوں کاؤنٹر سنبھال لو"...... سائمن نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا

اور پھر تیزی سے عقب میں مڑ کر غائب ہو گیا۔

"آؤ جوزف"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر گیلری میں پہنچے وہاں ایک دروازہ تھا جس کے باہر سائمن کا نام لکھا ہوا تھا۔ سائمن دروازے پر ہی کھڑا تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ یہ ٹاکوری احمق تھا اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ کس سے ٹکرا گیا ہے اس میں اس کا قصور بھی نہیں تھا۔ وہ یہاں اسٹالیہ میں اپنے مقابلے کا کسی کو سمجھتا ہی نہ تھا"...... سائمن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اسے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا کیا ضرورت تھی اس کی"...... جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"یہاں ایسا ہی چلتا ہے بیٹھو۔ یہ تمہارے ساتھ کون ہے تمہارے ہی قبیل کا لگتا ہے"...... سائمن نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں یہ جوزف ہے پرنس آف افریقہ اور جوزف یہ سائمن ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کلب مجھے قطعی پسند نہیں آیا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جوانا کے دوست کا کلب اس قدر گھٹیا بھی ہو سکتا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سائمن کے چہرے پر یکلخت شعلے سے ناچ اٹھے لیکن دوسرے لمحے اس نے ایک لمبا سانس لے کر اپنے آپ کو نارمل کر لیا۔

"کیا پینا پسند کرو گے"...... سائمن نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں جو کچھ یہاں ملتا ہے وہ ہم نے پینا ختم کر دیا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"کیسے آنا ہوا کیا یہاں کسی سے کوئی کام تھا"...... سائمن نے کہا۔

"ہاں تم سے کام تھا۔ تم نے جو پیغام میرے ذریعے ماسٹر تک پہنچایا تھا وہ پیغام پہنچ گیا اور پھر ماسٹر نے تم سے فون پر بات کی تو تم نے معاملات کو ٹال دیا اس لئے مجبوراً مجھے اور جوزف کو اتنا طویل سفر کر کے یہاں آنا پڑا ہے اور اب تک تم اس لئے زندہ بیٹھے ہوئے ہو کہ میں نے تمہیں کسی زمانے میں دوست کہہ دیا تھا ورنہ ماسٹر کو ٹالنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے"...... جوانا کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا۔

"ماسٹر سے تمہارا مطلب عمران ہے"...... سائمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور کون ہو سکتا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"میں نے تمہارے ماسٹر کو نہیں ٹالا۔ جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا۔ مجھ سے دراصل بنیادی طور پر غلطی ہو گئی ہے کہ میں نے خواہ مخواہ ہمدردی اور دوستی کے چکر میں پرائے پھڈے میں ٹانگ اڑائی ہے۔ کچھ غنڈے بیٹھے باتیں کر رہے تھے وہ میں نے تم تک پہنچا دیں۔ وہ کون تھے۔ ان کا تعلق کس سے تھا اب مجھے اس بارے میں کیا معلوم"...... سائمن نے جواب دیا۔

"جب تک ہم تمہارے کلب میں نہیں آئے تھے تب تک ہمارا خیال تھا کہ تم واقعی انہیں نہیں جانتے ہو گے لیکن اب تمہارے کلب میں آنے کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ اسٹالیہ کے تمام تھرڈ کلاس غنڈے تو تمہارے کلب میں بھرے ہوئے ہیں اس لئے تمہاری یہ بات سراسر غلط ہے کہ تم انہیں نہیں جانتے بلکہ اب میرا خیال اور ہے اور وہ یہ کہ زیر زمین دنیا اور غنڈوں والی بات ہی سرے سے غلط ہے۔ تم نے کسی خاص مقصد کے تحت یہ پیغام مجھ تک پہنچایا ہے اس لئے شرافت سے وہ مقصد بتا دو بلکہ سب کچھ کھول کر بتا دو ورنہ دوسری صورت میں تمہارے کلب میں داخل ہوتے وقت بھی میں نے یہاں کا ماحول دیکھ کر تمہاری دوستی پر لعنت بھیج دی تھی اور تم جانتے ہو کہ جب دوستی نہ رہی تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا"...... جوانا نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جوانا میں تم سے کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہتا اور نہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ تم سے کوئی جھگڑا کروں کیونکہ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں اگر میں تمہیں نہ جانتا ہوتا تو شاید میز کی کھلی ہوئی دراز میں موجود ریوالور اٹھا کر تم پر فائر کرنے کی کوشش کر لیتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ جب تک میرا ہاتھ اونچا ہو گا تمہاری چلائی ہوئی گولی میرے دل کے اندر راستہ بنا چکی ہو گی۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں لیکن میری صرف ایک شرط ہو گی"...... سائمن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"کیسی شرط"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں جس آدمی کا نام بتاؤں تم نے اس پر یہ ظاہر نہیں ہونے دینا کہ تم مجھ سے مل چکے ہو ورنہ وہ مجھے ایک لمحے میں گولی مروا دے گا"...... سائمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے وعدہ رہا کہ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا لیکن میری بھی شرط ہے کہ سب کچھ صاف صاف اور سچ بتا دو"...... جوانا نے کہا۔

"سب کچھ سچ بتاؤں گا"...... سنو اصل کھیل یہ ہے کہ حکومت اسٹالیہ کے تحت ایک سرکاری ایجنسی ہے جس کا نام ڈارک لائٹ ہے۔ ڈارک لائٹ کا انچارج آسکر ہے۔ آسکر میرا گہرا دوست ہے۔ ڈارک لائٹ کو حکومت کی طرف سے پاکیشیا میں ڈاکٹر یونس کے اغوا کا مشن دیا گیا۔ ڈارک لائٹ نے اس سلسلے میں کوئی لمبا اور پیچیدہ پلان بنایا کیونکہ آسکر تمہارے ماسٹر عمران کے بارے میں جانتا ہے اور اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی علم ہے لیکن حکومت کو جلدی تھی اس لئے اس نے ڈارک لائٹ سے یہ مشن لے کر ایک اور سرکاری گروپ کو دے دیا جس کا نام کنگ گروپ ہے اس گروپ کے سربراہ کا نام بھی کنگ ہے۔ آسکر کو یہ بات ناگوار گزری [illegible] نہیں چاہتا تھا کہ کنگ کامیاب ہو لیکن وہ یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ حکومت تک یہ بات پہنچ جائے کہ کنگ کے خلاف آسکر نے کام کیا ہے چنانچہ اس نے مجھے بلا کر بات چیت کی اور میں نے اسے آفر کر دی کہ میں

تمہیں فون کر کے ڈاکٹر یونس کے اغوا کے بارے میں اطلاع دے دیتا ہوں۔ اس اطلاع کے بعد ظاہر ہے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈاکٹر یونس کی حفاظت کرے گی اور اس طرح کنگ ناکام ہو جائے گا۔ بس اتنی سی بات تھی...... سائمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ سائمن کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اور جو کچھ اس نے بتایا تھا وہ عام حالات کے مطابق بھی فطری تھا اس لئے بھی جوانا کو یقین آ گیا تھا کہ سائمن نے درست بات کی ہے۔

"کنگ گروپ نے اب تک کیا کیا ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم صرف اتنا معلوم ہے کہ کنگ اپنے اسسٹنٹ سٹارک کے ساتھ پاکیشیا جا چکا ہے"...... سائمن نے جواب دیا۔

"کنگ اور سٹارک کے حلیے کیا ہیں قد و قامت وغیرہ"...... سائمن نے کہا۔

"کنگ کا قد و قامت تو تقریباً تم جیسا ہے۔ اٹھارہ بیس کا فرق ہو سکتا ہے وہ اٹھارہ ہو گا تم بیس ہو۔ جب کہ سٹارک عام سا آدمی ہے البتہ ورزشی اور ٹھوس جسم کا مالک ہے اور لڑائی بھڑائی کے فن میں خاصا ماہر ہے جب کہ کنگ کو مارشل آرٹ کا پورے اسٹالیہ میں ماہر سمجھا جاتا ہے وہ انتہائی سفاک اور بے رحم آدمی ہے"...... سائمن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنگ اور سٹارک دونوں کے حلیے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

"سنو سائمن تم نے واقعی سب کچھ درست بتا دیا ہے اس لئے ہم اس آسکر سے ملے بغیر ہی واپس چلے جائیں گے کیونکہ آسکر سے ملنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس طرح تمہارا نام سامنے بھی نہیں آئے گا البتہ ایک کام تمہیں کرنا ہوگا کہ تم کسی بھی طرح ابھی اور اسی وقت یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ کنگ اور سٹارک پاکیشیا میں کہاں ٹھہرے ہیں اور اب تک انہوں نے کیا کیا ہے ورنہ دوسری صورت میں لامحالہ مجھے آسکر سے جا کر ٹکرانا پڑے گا"...... جوانا نے کہا۔

"تم وعدہ کرتے ہو کہ آسکر سے ملے بغیر واپس چلے جاؤ گے"۔ سائمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... جوانا نے کہا۔

"تو پھر آسکر سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کنگ کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج جونی میرا انتہائی گہرا دوست ہے اور جونی کو کنگ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہوتا ہے اس سے میں پوچھ سکتا ہوں"...... سائمن نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"لیکن تم اسے کہو گے کیا"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی اسے تو نہیں معلوم کہ میرا اس سلسلے میں کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"...... سائمن نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اسے کہہ سکتے ہو کہ تمہیں اطلاع ملی ہے کہ کنگ پاکیشیا کے دارالحکومت میں دیکھا گیا ہے اس طرح بات آگے بڑھا لینا"۔ جوانا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن بھی دبا دیا اس کے ساتھ ہی دوسری

طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی

"یس"...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"سائمن بول رہا ہوں جونی"...... سائمن نے کہا۔

"اوہ سائمن تم خیریت کیسے فون کیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے لئے ایک خاص چیز ہاتھ آئی ہے اس چیز کو تم یاد رکھو گے"...... سائمن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے واہ واقعی ویری گڈ پھر کہاں آؤں"...... جونی نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آج کل تو تم فارغ ہو گے کیونکہ تمہارا چیف کنگ اپنے اسسٹنٹ سٹارک کے ساتھ تو پاکیشیا گیا ہوا ہے"...... سائمن نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... جونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے بھی پاکیشیا میں بزنس تعلقات ہیں اس لئے میرے آدمی یہاں سے پاکیشیا جاتے رہتے ہیں آج مجھے میرے آدمی نے اپنے بزنس کے سلسلے میں رپورٹ دیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں بتایا کہ اس نے کنگ اور سٹارک کو ایک ہوٹل میں دیکھا ہے میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ سرکاری لوگ ہیں ظاہر ہے کسی سرکاری کام کے لئے ہی گئے ہوں گے لیکن اس نے بتایا کہ وہ وہاں پھنس گیا ہے اس لئے اگر کنگ کے

یہاں کے سرکاری حکام سے تعلقات ہیں تو کنگ سفارش کر سکتا ہے
میں نے اسے کہا کہ میں معلوم کروں گا پھر جواب دوں گا"...... سائمن
نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اول تو ویسے بھی وہ اس طرح کا کوئی کام نہیں کر سکتے لیکن اب تو
وہ پاکیشیا سے کافرستان پہنچ گئے ہیں اس لئے اب تو کوئی سکوپ ہی
نہیں رہا"...... جونی نے کہا۔

"کافرستان کیا مطلب کیا دونوں سیاحت پر نکلے ہوئے ہیں"۔
سائمن نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اب تم سے کیا چھپانا ایک انتہائی اہم کیس تھا
ایک ڈاکٹر یونس کو وہاں سے اغوا کرنا تھا لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا
کہ ڈاکٹر یونس تو پہلے ہی ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے
لیکن چیف کو یقین نہ آیا۔ اس نے چھان بین کی تو پتہ چلا کہ یہ واقعی
ایک ڈرامہ تھا۔ ڈاکٹر یونس کافرستان پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ چیف فوری
طور پر کافرستان پہنچ گیا اور ابھی تمہاری کال آنے سے چند لمحے پہلے چیف
کی کال آئی تھی۔ چیف نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر یونس اپ لینڈ پہنچ چکا ہے
کسی لیبارٹری میں کام کر رہا ہے اس لئے وہ اپ لینڈ جا رہے ہیں"۔
جونی نے کہا۔

"حیرت ہے اس قدر تیزی سے کام ہوتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے یہ
سرکاری دھندے ہیں، ہم لوگوں کا اس سے کیا تعلق تم ایسا کرو رات کو
گرین وڈ نائٹ کلب کے سپیشل روم نمبر چودہ میں پہنچ جانا تمہارے

مطلب کی چیز وہاں موجود ہوگی"...... سائمن نے کہا۔

"ویری گڈ بے حد شکریہ تم واقعی اچھے دوست ہو"...... جونی نے
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے گڈ بائی"...... سائمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اور کچھ"...... سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ جونی اس وقت کہاں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تم اس سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ اس طرح تو معاملات خراب ہو
جائیں گے"...... سائمن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ کنگ اور سٹار کب اپ لینڈ میں کہاں ٹھہرے ہیں"۔ جوانا
نے کہا۔

"وہ بے حد تیز آدمی ہے اور انتہائی تیز رفتاری سے حرکت کرتا ہے
پھر میک اپ میں بھی رہتا ہے اور اس نے یقیناً یہ بات جونی کو بھی
نہیں بتائی ہوگی"...... سائمن نے کہا۔

"تم اس سے کنفرم کرا دو پھر ہم ابھی اور اسی وقت اسٹالیہ سے
واپس چلے جائیں گے"...... جوانا نے کہا تو سائمن نے ایک بار پھر
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر کا
بٹن پہلے سے ہی دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی
دے رہی تھی۔

"سائمن بول رہا ہوں جونی"...... سائمن نے کہا۔

"کیا ہوا کوئی خاص بات"...... جونی نے چونک کر کہا۔

"نہیں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میرا آدمی کنگ سے اپ لینڈ میں مل سکے۔ مجھے ابھی خیال آیا ہے کہ وہاں بھی میرا بزنس پھنسا ہوا ہے اور کنگ جیسا آدمی ظاہر ہے وہاں صرف رعب دے کر بھی کام کرا سکتا ہے کیونکہ اپ لینڈ تو انتہائی پس ماندہ سا ملک ہے۔ پلیز جونی لمبا بزنس ہے اور پھنس گیا ہے"...... سائمن نے کہا۔

"تمہیں اب کیا بتاؤں سائمن۔ کنگ کسی سرکاری دورے پر وہاں نہیں گیا ہوا کہ وہ حکام سے ملتا پھرے وہ ایک خفیہ مشن پر گیا ہوا ہے جو حکومت اپ لینڈ کے بھی خلاف ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کنگ وہاں کہاں ٹھہرا ہو گا تم جانتے تو ہو کہ وہ کس قدر تیزی اور پھرتی سے کام کرتا ہے اس لئے تم یہ خیال چھوڑ دو"۔ جونی نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی پھر تو نہیں ہو سکتا چلو ٹھیک ہے میں خود ہی کوئی راستہ نکالوں گا"...... سائمن نے جواب دیا اور گڈ بائی کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"شکریہ اب مجھے تسلی ہو گئی۔ اب مجھے اجازت اور تم خوشی مناؤ کہ تم ہر لحاظ سے بچ گئے ہو"...... جوانا نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی جوزف بھی جو اس دوران مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ دونوں سائمن سے اجازت لے کر کلب سے باہر آئے اور پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔

"اس جونی کو لازماً معلوم ہو گا کہ کنگ کہاں ہے"...... جوزف نے

کہا۔

"میں اس لئے خاموش ہو گیا ہوں کہ پہلے ماسٹر سے بات ہو جائے پھر جیسے ماسٹر کہے گا ویسے کر لیں گے"...... جوانا نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بلیک زیرو اور توصیف دونوں کار میں سوار تیزی سے ڈیفنس منسٹری کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر توصیف تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر بلیک زیرو بیٹھا ہوا تھا۔ ڈیفنس منسٹری کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت سے کافی باہر ایک بہت بڑی فوجی چھاؤنی کے اندر بنایا گیا تھا۔ اس فوجی چھاؤنی کو اوتارہ چھاؤنی کہا جاتا تھا کیونکہ جس علاقے میں یہ چھاؤنی بنائی گئی تھی اس علاقے کا قدیم نام اوتارہ ہی تھا۔ اوتارہ چھاؤنی اپ لینڈ کی سب سے بڑی چھاؤنی تھی۔

"کیا آپ کو یقین ہے طاہر صاحب کہ ڈیفنس منسٹری سے ہمیں ڈاکٹر شونارڈ کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"...... توصیف نے کہا۔

"ہاں اگر ایسا کوئی شعبہ بنایا گیا ہے تو لامحالہ اس کا آفس ڈیفنس

منسٹری کے ہیڈ کوارٹر میں ہی ہوگا اور تمہارا کرنل طارق اگر واقعی ہم سے تعاون کرے تو ہم انتہائی آسانی سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکیں گے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کرنل طارق ویسے تو میرا اچھا خاصا دوست ہے لیکن اب دیکھو وہ عملی طور پر کیا کرتا ہے"...... توصیف نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ایک بار تم اس سے ملوا دو باقی کام میں خود کر لوں گا"...... بلیک زیرو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ چھاؤنی کی پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ توصیف نے کار ایک طرف روکی اور پھر بلیک زیرو کو نیچے آنے کا کہہ کر وہ کار سے اترا۔

"یہاں ہر آدمی کی باقاعدہ تلاشی لی جاتی ہے"...... توصیف نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں چیک پوسٹ کی طویل و عریض عمارت کی طرف بڑھ گئے جہاں باقاعدہ مسلح فوجی موجود تھے۔ ایک کمرے کے باہر سول کیمینٹس کا باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ دروازے پر ایک مسلح فوجی موجود تھا۔ اس نے ان دونوں کو سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ہر طرف صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس پر کیپٹن مسرت کا نام لکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک لڑکی فوجی یونیفارم پہنے مسلسل فون

کرنے اور سننے میں مصروف تھی۔ صوفوں پر چند نوجوان اور ادھیڑ عمر
آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک اور کاؤنٹر تھا جس پر ایک
ٹائپسٹ بیٹھا ہوا مسلسل ٹائپ کیے چلا جا رہا تھا۔ توصیف کاؤنٹر کی
طرف بڑھ گیا۔

"میرا نام توصیف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ان کا نام طاہر ہے
میں نے آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی کرنل طارق سے ملنا ہے"۔ توصیف
نے اس فون کرنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو لڑکی نے جلدی
سے ایک کاپی پر نام اور کرنل طارق کا نام لکھ لیا۔

"تشریف رکھیں"...... لڑکی نے ایک خالی صوفے کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا اور توصیف اور طاہر دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔ تقریباً
بیس منٹ بعد لڑکی نے انہیں کال کیا۔

"یہ لیجئے اجازت نامے آپ ملاقات کر سکتے ہیں کرنل طارق اپنے
آفس میں ہیں"...... لڑکی نے دو کارڈ اٹھا کر ان کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا جن پر ان دونوں کے نام لکھے ہوئے تھے اور توصیف شکریہ
ادا کر کے ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا چونکہ توصیف پہلے بھی
یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اسے تمام راستوں اور تمام طریقہ کار کا علم
تھا۔ دروازے میں داخل ہو کر وہ ایک طویل راہداری سے گزر کر
چھاؤنی کے اندر داخل ہو گئے اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ واپس اس
چیک پوسٹ پر پہنچ گئے جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔

"یہ کیا ہوا ہم واپس آگئے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ راہداری چیکنگ کے لئے تھی۔ اب ہماری چیکنگ ہو چکی ہے
اس لئے اب ہم اطمینان سے کار کے ذریعے اندر داخل ہو سکتے
ہیں"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہماری چیکنگ ہو چکی ہے"۔
بلیک زیرو نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا اسے واقعی اس صورتحال کی سمجھ
نہ آئی تھی۔

"آپ اپنا کارڈ دیکھیں"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو نے
جیب سے وہ کارڈ نکالا جو اس لڑکی نے اسے دیا تھا اور دوسرے لمحے وہ
بے اختیار چونک پڑا۔ کارڈ کے درمیان ایک سرخ دائرہ سا ابھر آیا تھا
جب کہ پہلے یہ دائرہ موجود نہ تھا۔

"یہ دائرہ دیکھ رہے ہیں یہ چیکنگ او کے کا نشان ہے"۔ توصیف
نے کار چلاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب
اسے ساری بات سمجھ آگئی تھی کہ اس راہداری میں کمپیوٹر چیکنگ
مشینیں نصب ہیں اور جب کوئی او کے ہوتا ہے تو اس کارڈ پر اس کے
اثرات پڑ جاتے ہیں۔

"حیرت ہے خاصے جدید انتظامات ہیں یہاں"...... بلیک زیرو نے
کارڈ واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ اپ لینڈ کی سب سے اہم چھاؤنی ہے"...... توصیف نے
جواب دیا۔ اب ان کی کار وسیع و عریض چھاؤنی کے اندر دوڑتی ہوئی
ایک خاص سمت میں بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک سرخ

رنگ کی عمارت کے سامنے جا کر توصیف نے کار روکی۔ عمارت پر سپیشل سیکشن کا بورڈ نصب تھا اور باہر چار مسلح فوجی کھڑے ہوئے تھے۔ توصیف اور طاہر دونوں نیچے اترے۔

"کرنل طارق سے کہو کہ شہر سے اس کا دوست توصیف اپنے مہمان کے ساتھ ملنے آیا ہے"...... توصیف نے ایک مسلح فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... اس فوجی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر عمارت کے اندر چلا گیا۔ طاہر ادھر ادھر گردن گھما کر جائزہ لینے میں معروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہی فوجی واپس آیا۔

"آیئے جناب"...... فوجی نے توصیف اور بلیک زیرو سے کہا اور ایک بار پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک سٹنگ روم میں موجود تھے۔ فوجی سپاہی انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی اور کاندھوں پر کرنل کے ستارے بھی موجود تھے۔

"خوش آمدید خوش آمدید آج توصیف کیسے ادھر بھول پڑا"۔ آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تم جیسے کھٹور سے ملنے مجھے خود ہی آنا پڑتا ہے تم نے تو کبھی چکر نہیں لگایا۔ ان سے ملو یہ میرے دوست ہیں طاہر اور طاہر یہ میرا دوست کرنل طارق عرف کرنل رنگین ہے"...... توصیف نے ہنستے ہوئے ان

دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"صرف رنگین یا ملٹی کلر بھی ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور توصیف اور طارق دونوں بے اختیار ہنس پڑے اور پھر مصافحہ کر کے اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ایک فوجی سپاہی نے مشروبات کے تین ڈبے جن میں سٹرا موجود تھے۔ لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"آج لگتا ہے تمہیں کوئی خاص کام پڑ گیا ہے جو شہلا سے بچھڑ کر ادھر آنکلے ہو ورنہ تو نہ تم شہلا سے علیحدہ ہوتے ہو اور نہ شہلا تم سے"۔ کرنل طارق نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ علیحدہ کرنے والی چیز ہی نہیں ہے اور کام واقعی تھا۔ میرے یہ دوست طاہر سائنس دان بھی ہیں اور کارمن کی ایک ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں ڈاکٹر شونارڈ موجود ہیں جو بین الاقوامی شہرت کے سائنس دان ہیں اس لئے طاہر نے کہا کہ کسی نہ کسی طرح ان سے ملا جائے اس لئے میں انہیں تمہارے پاس لے آیا ہوں"۔ توصیف نے کہا۔

"ڈاکٹر شونارڈ لیکن ان کا چھاؤنی میں کیا کام۔ یہاں تو سائنس دانوں کے لئے کوئی لیبارٹری موجود نہیں"...... کرنل طارق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ڈیفنس منسٹری ہیڈ کوارٹر میں ایک نیا خفیہ شعبہ ایڈوانس سائنس ریسرچ کا قائم کیا گیا ہے جس کا انچارج ڈاکٹر شونارڈ

ہے اور یہاں ان کا آفس بھی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے نوٹس میں تو نہیں ہے۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں"...... کرنل طارق نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے آنے والی ہلکی سی آواز ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے کانوں میں پڑی۔

"ڈیفنس ہیڈ کوارٹر کے کرنل احمد سے بات کراؤ میری"۔ کرنل طارق نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل طارق نے رسیور اٹھا لیا۔

"سر کرنل احمد سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کرنل احمد میں کرنل طارق بول رہا ہوں سپیشل سیکشن سے۔ ڈیفنس ہیڈ کوارٹر میں کوئی نیا شعبہ قائم ہوا ہے ایڈوانس سائنس ریسرچ کا اس کا انچارج ڈاکٹر شونارڈ ہے۔ میرا ایک دوست اس سے ملنا چاہتا ہے کیا یہ ملاقات ہو سکتی ہے"...... کرنل طارق نے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ یہ شعبہ قائم ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب بھائی کہہ تو رہا ہوں کہ میرا دوست ڈاکٹر شونارڈ سے ملنا چاہتا ہے اسی نے بتایا ہے اور کس نے بتانا ہے اور تم نے پہلے تو

اس قسم کی بات کبھی نہیں کی"...... کرنل طارق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا وہ واقعی تمہارا دوست ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں میرا انتہائی گہرا دوست ہے۔ کیوں کیا بات ہے"...... کرنل طارق نے کہا۔

"اگر تمہارے دوست کی بات نہ ہوتی تو تمہارے اس دوست کو ابھی ہتھکڑی لگ جاتی کیونکہ یہ شعبہ ٹاپ سیکرٹ ہے"۔ کرنل احمد نے جواب دیا تو کرنل طارق بے اختیار چونک پڑا

"ٹاپ سیکرٹ مگر کیوں"...... کرنل طارق نے کہا۔

"ٹاپ سیکرٹ تو بغیر کسی کیوں کے ٹاپ سیکرٹ ہی ہوتا ہے"...... کرنل احمد نے جواب دیا۔

"اوہ چلو شعبہ ٹاپ سیکرٹ ہو گا۔ میرے دوست نے شعبے کا اچار نہیں ڈالنا۔ ڈاکٹر شونارڈ تو ٹاپ سیکرٹ نہیں ہو گا اس سے تو ملاقات ہو سکتی ہے"...... کرنل طارق نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری عادت معلوم ہے میں جتنا انکار کروں گا تمہارا غصہ بڑھتا جائے گا اور تم یہ سمجھو گے کہ تمہاری توہین ہو رہی ہے تو سنو اور اپنے دوست کو بھی بتا دینا کہ آئندہ وہ کسی کے سامنے اس کا نام نہ لے۔ حکومت اپ لینڈ نے ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی ہے اس کے لئے سرکاری فنڈز کے استعمال کے لئے ایک فرضی شعبہ قائم کیا گیا ہے جس کا انچارج ڈاکٹر شونارڈ کو بتایا گیا ہے جب کہ فی الحقیقت نہ

ہی ایسا شعبہ ہے اور اس کا آفس۔ اور نہ ڈاکٹر شونارڈ یہاں کام کرتا
ہے وہ تو سویڈن میں ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت کسی لیبارٹری میں کام
کر رہا ہے۔ یہاں صرف اس کا نام استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اس نے
وعدہ کیا ہے کہ وہ مہینے میں ایک آدھ چکر یہاں کا لگا لیا کرے گا اس
لئے اپنے دوست سے کہہ دو کہ وہ ڈاکٹر شونارڈ سے نہیں مل سکتا اور نہ
ہی آئندہ یہ نام کسی کے سامنے لے"...... کرنل احمد نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا چونکہ بلیک زیرو کے کان اسی طرف لگے ہوئے
تھے اور کرنل احمد کی آواز بھی تیز تھی اس لئے اس کی باتیں اس کے
کانوں تک برابر پہنچ رہی تھیں۔

"اوکے ٹھیک ہے شکریہ"...... کرنل طارق نے کہا اور رسیور رکھ
کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر طاہر ڈاکٹر شونارڈ سے ملاقات کی کسی کو
اجازت نہیں ہے۔ سرکاری طور پر اس کی انتہائی سخت ممانعت ہے میں
معذرت خواہ ہوں"...... کرنل طارق نے کہا۔

"مگر کیوں اس کی آخر کیا وجہ ہے"...... توصیف نے حیرت بھرے
لیکن قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا ظاہر ہے وہ کچھ فاصلے پر بیٹھا ہوا
تھا اس لئے وہ کرنل احمد کی گفتگو نہ سن سکا تھا۔

"کوئی بات نہیں توصیف حکومتی کاموں میں ہمیں دخل دینے کی
کیا ضرورت ہے اور پھر ویسے بھی ان سے صرف ملاقات کرنا چاہتا تھا
ورنہ میرا کوئی کام تو ان سے ہے نہیں"...... بلیک زیرو نے توصیف

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ اس توصیف سے بہرحال کہیں زیادہ سمجھدار ہیں ورنہ اس
نے میری جان نہ چھوڑنی تھی اور جھاڑ کے کانٹے کی طرح چمٹ جانا
تھا"...... کرنل طارق نے کہا۔

"یہ کرنل احمد صاحب کیا مستقل طور پر یہاں چھاؤنی کے اندر ہی
رہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں چھاؤنی کے اندر ملٹری آفیسرز کالونی ہے میں بھی وہیں رہتا
ہوں اور کرنل احمد بھی بلکہ کرنل احمد میرا تقریباً ہمسایہ ہے۔ دو
کوٹھیاں چھوڑ کر اس کی کوٹھی ہے"...... کرنل طارق نے کہا۔

"کیا کرنل احمد سے ہماری ملاقات ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو
نے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتی ہے لیکن کیوں۔ آپ اس سے کیوں ملنا چاہتے
ہیں"...... کرنل طارق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو نہیں ملتے۔ میں تو ویسے ہی ملاقات
کے لئے بات کر رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

"ارے ارے آپ تو ناراض ہو گئے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں
ابھی ایک گھنٹے بعد یہ شفٹ ختم ہو گی اس کے بعد میں بھی کوٹھی پہنچ
جاؤں گا اور کرنل احمد بھی پھر ملاقات ہو جائے گی"...... کرنل طارق
نے کہا۔

"لیکن ایک گھنٹے تک آپ کو بھی مصروف رکھنا زیادتی ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں واپس چلنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں۔ بلکہ سہ پہر کی چائے آپ میرے گھر پئیں گے۔ میں آپ کو ابھی بھجوا دیتا ہوں کوٹھی۔ میں کام نمٹا کر آ جاؤں گا"...... کرنل طارق نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اردلی کو بھیج رہا ہوں"...... کرنل طارق نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا ہوا طاہر صاحب۔ کرنل احمد سے مل کر آپ کیا کریں گے"...... توصیف نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے کرنل احمد کی گفتگو سن لی ہے"...... طاہر نے آہستہ سے کہا اور پھر اس نے ساری بات توصیف کو بتا دی۔

"اوہ تو یہ مسئلہ ہے کہ یہ ساری کاغذی کارروائی ہے اس لئے پتہ نہ چل رہا تھا لیکن کرنل احمد کیا بتائے گا"...... توصیف نے کہا۔

"کرنل احمد نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق میرا خیال ہے کہ اس سے پوری تفصیل معلوم ہو جائے گی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس چھاؤنی میں ہم سوائے کرنل طارق کے حوالے سے اندر داخل نہیں ہو سکتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہ تو مجبوری ہے"...... توصیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا اس

لمحے ایک فوجی اندر داخل ہوا۔

"آیئے جناب میں آپ کو کرنل صاحب کی رہائش گاہ پر چھوڑ آؤں"...... فوجی نے کہا تو توصیف اور بلیک زیرو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ توصیف نے اردلی کو بھی اپنی کار میں بٹھا لیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ملٹری آفیسرز کالونی پہنچ گئے۔ اردلی نے کرنل طارق کے ڈرائنگ روم میں انہیں چھوڑا اور پھر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان خاتون اندر داخل ہوئی تو توصیف اور طاہر دونوں اس کے احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بھابھی آپ کیسی ہیں"...... توصیف نے سلام دعا کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی سناؤ آج کیسے بھول پڑے ادھر"...... عورت نے جو کرنل طارق کی بیوی تھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے دوست ہیں طاہر۔ یہ کسی سے ملاقات چاہتے تھے اس لئے کرنل طارق سے ملے۔ وہ آدمی تو نہ مل سکا لیکن کرنل طارق نے کہا کہ چائے اکٹھے پئیں گے پھر وہ ہمیں واپسی کی اجازت دے گا اس لئے یہاں آ گئے"...... توصیف نے کہا تو بیگم کرنل طارق مسکرا دی۔

"اوکے میں چائے بھجواتی ہوں"...... بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں کرنل طارق آجائے تو پھر پئیں گے"...... توصیف نے کہا تو وہ عورت سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی اور پھر ایک گھنٹے بعد کرنل طارق بھی آگیا اور انہوں نے اکٹھے چائے پی۔ اس کے بعد کرنل

طارق نے ملازم کو بھیج کر معلوم کرایا کہ کرنل احمد آیا ہے یا نہیں۔ ملازم نے آکر بتایا کہ کرنل احمد گھر آچکے ہیں۔

"آیئے آپ کو ملوا لاؤں ورنہ دیر ہو گئی تو پھر وہ سو جائے گا"۔ کرنل طارق نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ توصیف اور طاہر بھی کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کرنل احمد کی کوٹھی پر پہنچ گئے ان کے ملازم نے ان تینوں کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔ چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ کرنل احمد تھا۔ پھر تعارف کے بعد وہ بیٹھ گئے اور ملازم نے مشروبات لا کر رکھ دیئے۔

"تم نے بڑی مہربانی کی کہ اپنے دوستوں کو میرے پاس بھی لے آئے اور میری بھی ان سے ملاقات ہو گئی"...... کرنل احمد نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا لیکن بلیک زیرو نے صاف محسوس کر لیا کہ اس کی یہ خوش اخلاقی مصنوعی ہے۔

"کرنل احمد آپ سے ملاقات کی ایک خاص وجہ ہے"...... طاہر نے کرنل احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وجہ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں کیسی وجہ"...... کرنل احمد نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ یہ ہے کرنل احمد کہ آپ جیسے اصول پسند آدمی اب دنیا میں خال خال ہی رہ گئے ہیں اس لئے مجھے ایسے آدمیوں سے ملاقات کر کے بے حد خوشی ہوتی ہے جو آج بھی اصولوں کے دامن تھامے ہوئے ہیں"...... طاہر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کرنل احمد کا ستا ہوا

چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور اس کے ساتھ ساتھ کرنل طارق اور توصیف بھی ہنس پڑے۔

"آپ نے تو اس انداز میں بات کی کہ میں ڈر گیا کہ نجانے کون سی وجہ آپ بتائیں گے لیکن آپ نے کس طرح اندازہ لگا لیا کہ میں اصول پسند ہوں جب کہ میری آپ سے پہلی ملاقات ہے"...... کرنل احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جس طرح آپ نے ایک ٹاپ سیکرٹ کو ٹاپ سیکرٹ ہی رکھا ہے اور کرنل طارق کا بھی مروت نہیں کیا اور صاف جواب دے دیا ہے اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ آپ واقعی اصول پسند انسان ہیں ورنہ تو آپ جانتے ہیں کہ دوستی اور مروت میں آدمی کیا کچھ نہیں کر جاتا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل احمد کا چہرہ مسکراہٹ سے روشن سا ہو گیا اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"آپ کی مہربانی کہ آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں لیکن یہ بات درست ہے کہ میں اصولوں کی خلاف ورزی کسی صورت بھی نہیں کرتا"۔ کرنل احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ دونوں کرنل حضرات آج رات کا کھانا ہمارے ساتھ کسی ہوٹل میں کھائیں ایک پرخلوص دعوت ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ یہ پرخلوص دعوت ٹھکرائیں گے نہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"بھئی میں تو معذرت خواہ ہوں اس لئے کہ رات کو میری سپیشل

ڈیوٹی ہوتی ہے"...... کرنل طارق نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہتے ہیں کرنل احمد"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب کرنل طارق ہی نہیں جا رہے تو پھر میں کیسے جا سکتا ہوں کرنل طارق کے حوالے سے تو آپ سے ملاقات ہوئی ہے"...... کرنل احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے لہجے سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ دل ہی دل میں نیم رضامند ہے۔

"ارے یہ کیا بات ہوئی کرنل احمد یہ توصیف میرا اس قدر گہرا دوست ہے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اگر میری ڈیوٹی کی مجبوری نہ ہوتی تو میں بھلا انکار کر سکتا تھا۔ تمہیں ضرور جانا ہوگا۔ ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا"...... کرنل طارق نے کہا۔

"کمال ہے خود تو جاتے نہیں اور مجھے حکم دے رہے ہو"۔ کرنل احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ کوئی تو دعوت پر جائے گا ورنہ صاف انکار ظاہر ہے بری بات ہے"...... کرنل طارق نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے میں تمہاری بھی نمائندگی کر دوں گا اور تمہارے حصے کا کھانا بھی کھا آؤں گا"...... کرنل احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو کھانا دارالحکومت کے کس ہوٹل کا پسند ہے وہیں کا پروگرام بنا لیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"راج ہنس ہوٹل کا کھانا مجھے بے حد پسند ہے"...... کرنل احمد نے کہا۔

"نیا ہوٹل ہے شاید۔ میں نے تو اس کا نام نہیں سنا"۔ توصیف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے اس کا مطلب شوبرا ہوٹل ہے۔ اس کے اوپر ایک بڑا سا راج ہنس بنا ہوا ہے اس لئے یہ اسے راج ہنس ہوٹل ہی کہتا ہے"...... کرنل طارق نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"او کے ٹھیک ہے پھر رات کا کھانا آپ کا شوبرا میں ہمارے ذمے رہا ہم وہیں آپ کا استقبال کریں گے۔ کس وقت آپ آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"...... طاہر نے کہا۔

"رات آٹھ بجے وہاں ڈنر شروع ہوتا ہے اور گیارہ بجے تک چلتا رہتا ہے میں نو بجے پہنچ جاؤں گا"...... کرنل احمد نے کہا اور طاہر اور توصیف دونوں نے اس دعوت کی قبولیت پر اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ واپس کرنل طارق کی رہائش گاہ پر پہنچے اور اسے خدا حافظ کہ کر وہ چھاؤنی سے باہر آگئے۔

"وہاں شوبرا میں ہمیں کیا کرنا ہوگا طاہر صاحب"...... توصیف نے کہا۔

"شوبرا میں کھانا کھانے کے بعد تم پہلے اٹھ کر چلے جانا اور راستے میں کسی جگہ پکٹنگ کر لینا۔ پھر جیسے ہی کرنل احمد وہاں پہنچے تم نے اسے بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دینا ہے اس طرح ہم پر شبہ ختم ہو

جائے گا اور کرنل احمد سے ہم مکمل معلومات بھی حاصل کر لیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ چونکہ بلیک زیرو اپ لینڈ گیا ہوا تھا اور جوزف اور جوانا اسٹالیہ۔ اس لئے عمران اب اپنا زیادہ وقت فلیٹ میں ہی گزارتا تھا۔ دانش منزل کے فون کا سلسلہ بھی اس نے اپنے فلیٹ کے خصوصی کمرے کے سپیشل فون سے جوڑ لیا تھا اور سلیمان کے ساتھ اس سلسلے میں باقاعدہ کوڈ طے تھے کہ اگر عمران کے پاس کوئی موجود ہو اور سپیشل فون پر کال آ جائے تو سلیمان کیا کہے گا۔ اس وقت عمران سٹنگ روم میں بیٹھا ٹی وی پر وی سی آر کی مدد سے ایک دستاویزی فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔ یہ دستاویزی فلم اپ لینڈ کے بارے میں تھی اور عمران نے سر سلطان سے کہہ کر خصوصی طور پر اپ لینڈ کے سفارت خانے سے اسے حاصل کیا تھا۔ اس دستاویزی فلم میں اپ لینڈ میں واقع پہاڑی علاقوں کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں اور عمران کو یقین تھا کہ اگر حکومت کافرستان نے اپ لینڈ کے

ساتھ مل کر واقعی وہاں کوئی لیبارٹری قائم کی ہے تو لامحالہ یہ کسی پہاڑی علاقے میں ہی بنائی گئی ہوگی اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان پہاڑی علاقوں کا تفصیلی مشاہدہ پہلے سے ہی کر لے۔ وہ فلم دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک سلیمان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کارڈ لیس فون تھا۔

" سپیشل کال "...... سلیمان نے کارڈلیس فون جس کا تعلق خصوصی کمرے کے سپیشل فون کے ساتھ تھا عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور پھر رسیور سلیمان کے ہاتھ سے لے لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے فون آن کرتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا بول رہی ہوں باس "...... دوسری طرف سے جولیا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر یونس کے ملازم کے سلسلے میں "۔ عمران نے خود ہی وضاحت طلب کرتے ہوئے کہا۔

" میں اور صفدر وہاں گئے ہم نے...... " جولیا نے کہنا شروع کیا۔

" تمہید میں وقت مت ضائع کیا کرو۔ نتیجہ بتاؤ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" سوری سر ہماری انکوائری کے سلسلے میں اتنا پتہ چلا ہے کہ ایک غیر ملکی اس کی موت سے قبل کوٹھی میں دیکھا گیا اور ہم نے اس غیر

ملکی کو ٹریس کر لیا۔ اس کا نام سٹارک ہے اور وہ اپنے ایک ساتھی کنگ کے ساتھ ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ٹھہرا ہوا تھا دونوں اسٹالیہ سے بطور سیاح یہاں آئے اور صرف دو روز ٹھہر کر یہاں سے کافرستان چلے گئے ہیں "...... جولیا نے جواب دیا۔

" کیسے معلوم ہوا کہ وہ کافرستان گئے ہیں "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہم نے ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کیں وہاں کافرستان جانے والے مسافروں کی لسٹ میں ان دونوں کے نام موجود تھے "۔ جولیا نے جواب دیا۔

" ان کے حلیے کیا تھے اور کیا وہ انہی ناموں اور حلیوں سے کافرستان گئے ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" یس سر وہ انہی ناموں اور حلیوں سے اسٹالیہ سے یہاں آئے ہیں کیونکہ ان کے پاسپورٹس کے اندراج کمپیوٹر میں موجود تھے اور انہی ناموں اور حلیوں سے ہوٹل میں ٹھہرے اور پھر انہی ناموں اور حلیوں سے ہی وہ کافرستان گئے ہیں "...... جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی حلیے بھی بتا دیئے۔

" ان سے ہوٹل میں کون کون ملنے آتا رہا ہے "..... عمران نے پوچھا۔

" نہ ہی ان سے کوئی ملنے آیا اور نہ ہی کوئی فون کال آئی۔ ڈائریکٹ نمبر بھی ہر کمرے میں موجود ہیں اس کا ریکارڈ ایکسچینج میں نہیں ہوتا "...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے فون پیس میز پر رکھ دیا۔

"اسٹالیہ سے کنگ اور سٹارک"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اسٹالیہ کا رابطہ نمبر بتا دیں اور وہاں کے دارالحکومت کا رشیا کا رابطہ نمبر بھی مجھے چاہئے"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر جب ٹون آ گئی تو عمران نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار اسٹالیہ زبان میں جواب ملا۔

"اسٹالیہ کارپوریشن کا نمبر دیں"...... عمران نے اسی زبان اور لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مادام گارتھیا سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو گارتھیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجے میں حیرت کا تاثر نمایاں تھا۔

"کیا مجھے ملکہ حسن لیڈی گارتھیا سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اب پہچان گئی ہوں تمہیں نائی بوائے عمران۔ پوری دنیا میں صرف تم ہی تو ہو جو مجھ پر اس طرح کا طنز کر سکتے ہو"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"یہ طنز نہیں حقیقت ہے اور حقیقت کا اظہار ہم مشرقی لوگ کر ہی دیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ اب کم از کم میرے ایک دو ماہ اس غلط فہمی گزر جائیں گے کہ مجھے اس عمر میں بھی ملکہ حسن کہنے والا کوئی موجود ہے"...... گارتھیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یوں کہیں کہ سچ بولنے والا کوئی تو ہے"...... عمران نے جواب دیا تو گارتھیا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اچھا اب بتاؤ کہ کیسے کال کی ہے۔ ضرور اسٹالیہ میں کسی مجرم گروپ کے بارے میں معلوم کرنا ہوگا تمہیں"...... گارتھیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور آپ کے علاوہ ان مجرموں کو اور کون جانتا ہے"...... عمران نے کہا تو گارتھیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ساری عمر جو ان کے درمیان گزری ہے۔ بولو کس کے بارے میں

معلوم کرنا ہے"...... گارتھیا نے کہا۔

"دو آدمی اسٹالیہ سے پاکیشیا آئے ہیں ان میں سے ایک کا نام کنگ اور دوسرے کا نام سٹارک ہے۔ میرا مطلب ہے کاغذات کی رو سے وہ یہاں ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہیں اور انہوں نے یہاں ایک مرحوم سائنس دان کے ملازم کو ہلاک کیا اور پھر یہاں سے واپس اسٹالیہ جانے کی بجائے کافرستان چلے گئے ہیں ان کے بارے میں معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ نام درست ہیں"...... گارتھیا نے کہا۔

"کچھ نہیں کہا جاسکتا ہو سکتا ہے کہ فرضی کاغذات اور فرضی ناموں سے آئے ہوں۔ ویسے تو ان کے حلیے بھی مجھے معلوم ہیں لیکن حلیے تو تبدیل کیے جاسکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اصل بھی ہوں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہاں ان کا کوئی واقف بھی نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا حلیے ہیں تم بتاؤ تو ہی ہو سکتا ہے کہ حلیے واقعی اصل ہی ہوں"...... گارتھیا نے کہا تو عمران نے جولیا کے بتائے ہوئے حلیوں کی تفصیل بتادی۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں نام بھی اصل ہیں اور حلیے بھی لیکن ان کا تعلق مجرموں سے نہیں بلکہ حکومت اسٹالیہ سے ہے۔ عام طور پر یہ کنگ گروپ کہلاتا ہے سرکاری ایجنسی ہے اور کنگ اس ایجنسی کا چیف ہے"...... گارتھیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان کے یہ حلیے اصل ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور یہ کنگ انتہائی خوفناک لڑاکا بھی ہے اور انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی بھی ہے"...... گارتھیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ایجنسی میرا مطلب ہے اس کنگ گروپ کا سرکاری طور کیا دائرہ کار ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ میں سرکاری ایجنسیوں میں کبھی دلچسپی نہیں لیا کرتی"...... گارتھیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"سرکاری ایجنٹ حکومت اسٹالیہ کی طرف سے یہاں آکر اس ملازم کو ہلاک کر کے چلا جاتا ہے اس کا کیا مطلب ہوا۔ اس ملازم سے اسے کیا معلومات ملی ہیں اور وہ کافرستان کیوں گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"وہ آدمی جن کے اصل نام کنگ اور سٹارک ہیں کل پاکیشیا سے

کافرستان گئے ہیں یہاں بھی وہ اصل ناموں اور اصل حلیوں میں ہی ہوٹل میں رہے ہیں ۔ ان کا تعلق اسٹالیہ سے ہے اور سرکاری ایجنٹ ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ کافرستان میں بھی یہ اصل حلیوں اور ناموں سے ہی کسی اعلیٰ درجے کے ہوٹل میں ہی رہے ہوں گے ۔ انہیں ٹریس کر کے مجھے کال کرو" ۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا ۔ اس کی پیشانی پر سوچ کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ معاملات واضح نہیں ہو پا رہے تھے کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ یہ فلیٹ کا عام فون تھا ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) باوجود اس قدر ڈگریاں رکھنے کے پھر بھی بول رہا ہوں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے فون کی گھنٹی نے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی گرد صاف کر دی ہو اور وہ دوبارہ اپنے خاص موڈ میں آگیا ہو۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر اسٹالیہ سے" ...... جوانا کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"ارے اتنی دور سے بول رہے ہو ۔ ظاہر ہے بڑی رقم خرچ ہو رہی ہوگی کال پر ۔ پھر تو مجھے مختصر گفتگو کرنی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پاس واپسی کا کرایہ بھی باقی نہ رہے اور واپسی کا کرایہ حاصل کرنے کے لئے تم ایک بار پھر اپنا پرانا دھندہ شروع کر دو اور میری لئے

سالوں کی محنت بھی ضائع ہو جائے اس لئے ٹھیک ہے بات واقعی مختصر ہونی چاہئے" ...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور دوسری طرف سے جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر آپ نے واقعی اس قدر مختصر بات کی ہے کہ مجھے شک پڑنے لگ گیا ہے کہ کیا آپ واقعی ماسٹر عمران ہی ہیں" ...... دوسری طرف سے جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تم اب تک مجھے ایک ہی گریڈ پر رکھو گے اب تو ترقی دے دو ۔ اب تو ترقی میرا حق بن چکا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ترقی ۔ کیا مطلب ماسٹر" ...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب ہے کہ ماسٹر سے اب مجھے ہیڈ ماسٹر ہی بنا دو کچھ تو ترقی ہو" ...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے جوانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ماسٹر میں سائمن سے ملا ہوں اس سے تفصیلی بات ہوئی ہے" ...... جوانا نے اپنے اصل مطلب پر آتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہوئی ہے" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوانا نے سائمن سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ یہ تم نے واقعی کام کی بات معلوم کی ہے لیکن تمہیں جونی سے ملنے کی ضرورت نہیں تم ڈارک لائٹ کے انچارج آسکر سے ملو اور اس سے تفصیلات حاصل کرو کہ اسٹالیہ اس معاملے میں کیوں دلچسپی لے

رہاہے اور اس کا مقصد کیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"یس ماسٹر۔ میں معلوم کر لوں گا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تو اب معاملہ واضح ہوا ہے ڈاکٹر یونس ہلاک نہیں ہوا بلکہ وہ کافرستان کے ہاتھوں بک گیا ہے اور کافرستان نے اس کی موت کا ڈرامہ کر کے اس کافرستان بلوالیا ہے اور اب وہ کافرستان سے اپ لینڈ کی لیبارٹری میں پہنچ گیا ہے۔ پھر تو توصیف کی اطلاع درست تھی کہ وہاں حکومت اپ لینڈ اور کافرستان مل کر لیبارٹری بنا رہے ہیں لیکن اس نے ڈاکٹر شونارڈ اور ڈاکٹر سمرتی کا نام کیوں لیا تھا اس کے پیچھے کیا بات ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن کوئی واضح بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کیونکہ اسے جو کچھ ڈاکٹر یونس کے فارمولے کے متعلق بتایا گیا تھا اس لحاظ سے ڈاکٹر سمرتی کا فارمولا اس ڈاکٹر یونس سے قطعی مختلف تھا۔ پھر اس لیبارٹری میں ڈاکٹر یونس کو اس انداز میں لے جانا۔ اسٹالیہ کے ایجنٹوں کا اس کے پیچھے بھاگنا اور لیبارٹری کے سلسلے میں ڈاکٹر سمرتی کا نام سامنے آنا یہ سب ایک عجیب سا گورکھ دھندہ بن گیا تھا۔

"کوئی نہ کوئی کڑی ایسی ہے جو سامنے نہیں آرہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ توصیف یا طاہر ان دونوں میں سے کوئی یہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر طاہر صاحب موجود ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔ عمران نے فون توصیف کے ہیڈ کوارٹر کیا تھا۔

"ان سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو طاہر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"سنا ہے اپ لینڈ میں حسن کی بے حد فراوانی ہے اس لئے ابھی تک طاہر ہو یا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یا طاہرہ بن چکے ہو یہی کہنا چاہتے تھے ناں آپ"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک شہلا ہی توصیف کے لئے کافی ہے اس لئے تمہیں طاہرہ بننے کی ضرورت نہیں ہے اب تک کچھ کام بھی ہوا ہے یا سیر سپاٹا ہی ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے طاہر نے کرنل طارق اور کرنل احمد سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب کرنل احمد سے اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔

"ڈاکٹر یونس کے بارے میں اب تک جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق ڈاکٹر یونس ہلاک نہیں ہوا بلکہ اس کی موت کا

فرضی ڈرامہ کھیلا گیا ہے اور ڈاکٹر یونس کو اس فارمولے سمیت کافرستان نے خرید لیا ہے اور شواہد کے مطابق اس لیبارٹری میں ڈاکٹر یونس کے فارمولے پر ہی کام ہوگا اور ڈاکٹر یونس ہی کام کرے گا لیکن ادھر اسٹالیہ کی ایک سرکاری ایجنسی کا سربراہ کنگ اور اس کا نائب سٹارک بھی ڈاکٹر یونس کی تلاش میں پاکیشیا آئے۔ ان میں سے سٹارک نے ڈاکٹر یونس کے ملازم سے معلومات حاصل کر لیں اور پھر وہ دونوں پاکیشیا سے فوری طور پر کافرستان پہنچے اور اب اطلاع ملی ہے کہ وہ کافرستان سے اپ لینڈ پہنچ چکے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں خاصے ذہین متحرک اور فعال ایجنٹ ہیں اس لئے وہ کسی نہ کسی طرح معلومات حاصل کر کے تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان کا مقصد بھی بظاہر تو ڈاکٹر یونس اور اس کے فارمولے کا حصول ہے۔ مزید معلومات بھی مل جائیں گی کہ اسٹالیہ اس سارے کھیل میں کیسے شامل ہوا ہے۔ تم نے وہاں کام کرتے ہوئے اس کنگ اور سٹارک دونوں کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ بازی لے جائیں اور تم وہاں جوتیاں چٹخاتے پھرو"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس کنگ اور سٹارک کے بارے میں مزید کوئی تفصیل"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" یہ لوگ پاکیشیا میں اپنے اصل کاغذات اور اصل ناموں سے ٹھہرے رہے ہیں اس لئے وہ اپ لینڈ میں بھی اصل نام اور حلیوں میں

ہی ہوں گے کیونکہ ان کا خیال ابھی تک یہی ہوگا کہ وہ اکیلے کام کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے کوئی نہیں ہے میں تمہیں ان کے حلیے بتا دیتا ہوں تم توصیف کی ڈیوٹی لگا دو وہ انہیں تلاش کر لے گا وہ یقیناً کسی بڑے ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے"...... عمران نے کہا اور تفصیل سے کنگ اور سٹارک کے حلیے بتا دیئے۔

" اوکے آپ بے فکر رہیں اب یہ مجھ سے آگے نہ بڑھ سکیں گے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رابطہ آف کر دیا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سر میں آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا۔ کنگ اور سٹارک کو یہاں تلاش کیا گیا ہے لیکن وہ چند گھنٹے ہوئے اپ لینڈ چلے گئے ہیں"...... ناٹران نے فوراً ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" مجھ تک ان کے اپ لینڈ پہنچنے کی رپورٹ پہنچ چکی ہے کافرستان نے پاکیشیا کے ایک ڈاکٹر یونس کو اس کے فارمولے سمیت خرید لیا ہے اور یہاں ڈاکٹر یونس کی فرضی موت کا ڈرامہ کھیلا گیا ہے جب کہ حکومت کافرستان اپ لینڈ کی حکومت کے ساتھ مل کر اپ لینڈ میں کوئی لیبارٹری تیار کرا رہی ہے جس میں یقیناً ڈاکٹر یونس کے فارمولے پر کام کیا جائے گا لیکن اسٹالیہ بھی اس سلسلے میں دلچسپی لے رہا ہے اور توصیف کو جو اطلاعات ملی تھیں ان کے مطابق اس لیبارٹری میں ڈاکٹر

شونارڈ اور ڈاکٹر سمرتی اپنی جدید ترین دریافت مارسیلاریز پر کام کریں گے حالانکہ یہ دونوں سویڈن میں اقوام متحدہ کے تحت کام کر رہے ہیں جب کہ ڈاکٹر یونس کے فارمولے کا مارسیلاریز سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کا فارمولا لیزر شعاعوں کو سکیڑنے اور ایک مرکز پر اکٹھے کرنے کے بارے میں ہے تم نے اب یہ معلوم کرنا ہے کہ حکومت کافرستان اپ لینڈ میں جو لیبارٹری قائم کر رہی ہے اس میں کسی ہتھیار یا فارمولے کس پر کام ہو رہا ہے اس بارے میں تفصیل معلوم کر کے تم نے رپورٹ دینی ہے"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران نے رابطہ آف کر کے رسیور میز پر رکھ دیا۔

جوزف اور جوانا اسٹون کلب سے باہر آ گئے کیونکہ سائمن کلب میں موجود نہ تھا اور نہ ہی وہ یہاں کسی کو کچھ بتا کر گیا تھا جب کہ عمران نے انہیں فون پر ہدایت کی تھی کہ وہ آسکر سے مل کر یہ معلوم کریں کہ حکومت اسٹالیہ ڈاکٹر یونس میں کیوں دلچسپی لے رہی ہے لیکن آسکر کے بارے میں ان کے پاس معلومات موجود نہیں تھیں کیونکہ جو کچھ سائمن نے بتایا تھا اس کے بعد آسکر سے ملنا انہوں نے ضروری نہیں سمجھا تھا چنانچہ آسکر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے وہ دوبارہ اسٹون کلب سائمن کے پاس گئے لیکن سائمن کا دفتر خالی پڑا ہوا تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ ان کے باہر جانے کے فوراً بعد سائمن دفتر سے اٹھ کر چلا گیا تھا اور کسی کو کچھ بتا کر نہیں گیا۔

"اب اس آسکر کے بارے میں معلومات کہاں سے حاصل کی جائیں"...... جوانا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سرکاری ایجنسیاں یہاں کی فیڈرل سائنسی
وزارت کے تحت کام کر رہی ہوں گی اس لئے وزارت سائنس کے کسی
بڑے افسر کو ٹریس کر لیا جائے تو اس آسکر کے بارے میں معلومات
حاصل ہو سکتی ہیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لمبا بکھیڑا ہے مجھ سے اس طرح کے کام نہیں ہو سکتے ۔ میرا
خیال ہے ہمیں نہیں انتظار کرنا چاہئے ۔ سائمن آخر واپس آئے گا ہی
ہی"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اب اس کی واپسی اس وقت تک نہیں ہو گی جب
تک اسے یہ حتمی طور پر معلوم نہیں ہو جائے گا کہ ہم اسٹالیہ سے واپس
چلے گئے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے کس طرح اس آسکر کی گردن پکڑی
جائے"...... جوانا نے کہا۔

"آسکر سائمن کا دوست ہے اس لئے یقیناً کلب کے منیجر یا سپروائزر
وغیرہ ٹائپ کے آدمی کو اس کے بارے میں علم ہو گا"...... جوزف
نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ واقعی آؤ"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے واپس ہال کی طرف
مڑ گیا ۔ چونکہ پہلے جوانا کاؤنٹر مین کا حشر کر چکا تھا اور ہال میں موجود
ملازمین نے یہ دیکھ لیا تھا کہ سائمن بھی اس جوانا سے دبتا ہے اس لئے
اب دوبارہ ان کے ساتھ وہاں وی آئی پی سلوک کیا گیا تھا ۔ اس بار
جب جوانا اور جوزف ہال میں داخل ہوئے تو سب لوگ انہیں دیکھ کر

ایک بار پھر چونک پڑے جوانا تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا
جہاں اسے ایک نوجوان کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

"سائمن کے غیر حاضری میں یہاں کا منیجر کون ہوتا ہے"...... جوانا
نے کہا۔

"پالمر جناب"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کہاں ہے پالمر"...... جوانا نے پوچھا۔

"جی وہ ابھی آئے ہیں ۔ اوپر دفتر میں گئے ہیں وہ ملک سے باہر گئے
ہوئے تھے ابھی ان کی واپسی ہوئی ہے میں انہیں اطلاع کروں"۔ کاؤنٹر
مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں تم کوئی آدمی ہمارے ساتھ بھیج دو جو مجھے اس تک چھوڑ
آئے"...... جوانا نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک
طرف کھڑے ہوئے ایک غنڈے نما سپروائزر کو بلایا۔

"صاحبان کو منیجر پالمر صاحب کے دفتر تک چھوڑ آؤ"...... کاؤنٹر مین
نے اس غنڈے نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر آیئے سر"...... اس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک
طرف کو مڑ گیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کے بند دروازے کے
سامنے پہنچ گئے جہاں ایک مسلح آدمی کھڑا ہوا تھا۔

"انہیں کاؤنٹر بوائے نے بھیجا ہے انہوں نے صاحب سے ملنا
ہے"...... سپروائزر نے اس مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں صاحب نے منع کر دیا ہے کہ وہ ابھی کسی سے ملاقات نہیں

کریں گے"...... اس مسلح آدمی نے غور سے جوانا اور جوزف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ"...... جوانا نے اس سپروائزر سے کہا اور خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں کہہ رہا ہوں مسٹر کہ......" مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہم نے سن لیا ہے اب جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اسے بھی سن لو"...... جوانا نے رک کر مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور وہ مسلح آدمی گال پر زوردار تھپڑ کھا کر اڑتا ہوا کئی فٹ دور جا گرا۔

"سن لیا ہمارا جواب"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کو دھکا دیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جوانا اور اس کے بعد جوزف اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں اور اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شراب پینے میں مصروف تھا اس کے قدوقامت اور بلڈاگ جیسا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ زیر زمین دنیا کا کوئی چھٹا ہوا غنڈہ ہے۔

"کک کک کون ہو تم وہ ٹاکس نے تمہیں نہیں روکا"...... اس نے چونک کر جوانا اور جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے جھٹکے سے اپنی دونوں ٹانگیں کھینچ کر نیچے کر لیں اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اگر باہر موجود تمہارے دربان کا نام ٹاکس ہے تو اس نے ہمیں روکا تھا اور ہم نے اسے جواب دے دیا ہے وہ یقیناً اب ناک اور منہ سے نکلنے والا خون صاف کرنے میں مصروف ہوگا"...... جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو"...... پالمر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر اب قدرے پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہم تمہارے مالک سائمن کے دوست ہیں۔ ادھر باہر آکر اطمینان سے بات کرو۔ سائمن اچانک کہیں چلا گیا ہے اس لئے ہمیں تمہارے پاس آنا پڑا ہے"...... جوانا نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو پالمر کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے بیٹھیں اور بتائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... پالمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کے پیچھے سے نکل کر باہر آگیا۔

"بیٹھو اور اطمینان سے میری بات سنو"...... جوانا نے کہا تو پالمر سر ہلاتا ہوا سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی دربان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر واقعی خون نظر آ رہا تھا ایک گال پھٹا ہوا تھا اس پر اس نے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"باس انہوں نے"...... آنے والے نے کہا۔
"جاؤ چینڈ تبج کراؤ"...... پالمر نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور
دربان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
"سائمن کا دوست ہے آسکر۔ کسی سرکاری ایجنسی کا چیف ہے
ہمیں اس کا پتہ چاہئے"...... جوانا نے کہا تو پالمر بے اختیار چونک پڑا۔
اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن
اس نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پالیا۔
"باس سائمن کے دوستوں کے بارے میں مجھے تو کچھ معلوم نہیں
ہے"...... پالمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"جب کہ سائمن نے کہا تھا کہ اگر میں موجود نہ ہوں تو پالمر سے
معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں"...... جوانا نے جواب دیا تو پالمر ایک
بار پھر چونک پڑا۔ ایک بار پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
آئے تھے۔
"باس سائمن نے کب کہا ہے"...... پالمر نے کہا اور جوانا نے پالمر
کو مختصر طور پر سائمن سے ملنے کے بارے میں بتا دیا۔
"اوہ اوہ۔ تو یہ تم ہو جس نے ناکوری کا خاتمہ کر دیا ہے مجھے آتے
ہی رپورٹ ملی تھی"...... پالمر نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہ احمق آدمی خود ہی ہم سے الجھ پڑا تھا اور اب یہ بات سن لو کہ نہ
ہی ہمارے پاس اتنا وقت ہے کہ ہم تمہارے سوالوں کے جواب دیتے
رہیں اس لئے تم آسکر کے بارے میں ہمیں جلدی سے بتا دو کہ اس سے

کہاں ملا جاسکتا ہے"...... جوانا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں
ہے"...... پالمر نے جواب دیا۔
"تم نے آسکر کا نام سنا ہوگا"...... جوانا نے کہا۔
"نہیں میں تو یہ نام بھی تم سے پہلی بار سن رہا ہوں"...... پالمر
نے جواب دیا تو جوانا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"اوکے پھر تمہارے ساتھ مزید بات چیت کرنا صرف وقت ضائع
کرنے کے مترادف ہوگا"...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا تو پالمر بھی اٹھ
کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کھڑا ہو گیا۔
"کیا خیال ہے جوزف مزید بات چیت کی تو ضرورت اب نہیں
رہی"...... جوانا نے جوزف کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔
"اگر تم مجھے اجازت دو تو مزید بات چیت میں کر لوں گا"۔ جوزف
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں اس کے لئے پرنس آف افریقہ کو حرکت میں آنے کی
ضرورت نہیں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے یکلخت ہاتھ بڑھایا اور پالمر کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکے سے
اسے اوپر اٹھا لیا۔ پالمر نے اوپر اٹھتے ہی دونوں پیر موڑ کر جوانا کے سینے
پر مارنا چاہے لیکن جوانا نے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے پالمر کو ایک جھٹکے سے واپس صوفے پر پٹخ دیا۔ پالمر
کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے گر کر اس

طرح تڑپنے لگا جیسے اس کے جسم سے روح کو کانٹوں میں لپیٹ کر باہر نکالنے کے لئے گھسیٹا جا رہا ہو اس کا چہرہ اس بری طرح بگڑ گیا تھا کہ جیسے اس کے چہرے کے عضلات کسی بھی لمحے دھماکے سے پھٹ جائیں گے جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ پالمر نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ اب دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا تھا۔ جب اس کی حالت قدرے سنبھل گئی تو جوانا نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا بٹھا دیا۔

" ابھی یہ صرف ایک معمولی سا جھٹکا تھا پالمر اور اس جھٹکے سے تمہیں جو عذاب بھگتنا پڑا ہے یہ بھی انتہائی معمولی ہے۔ ہم تم سے کوئی غلط بات نہیں پوچھ رہے اگر تمہارا باس سائمن ہوتا تو وہ فوراً ہی بتا دیتا تم خواہ مخواہ عذاب نہ بھگتو اور سیدھی طرح بتا دو ورنہ "...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ آسکر۔ کس آسکر کے بارے میں پوچھ رہے ہو تم۔ باس کا تو کوئی دوست نہیں آسکر "...... پالمر نے رک رک کر کہا وہ اب خوفزدہ نظروں سے جوانا کو دیکھ رہا تھا شاید جوانا کے ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے پالمر کو جوانا کے جسم میں موجود بے پناہ طاقت کا اندازہ ہو چکا تھا۔

" وہ ایک سرکاری ایجنسی ڈارک لائٹ کا چیف ہے "...... جوانا

نے کہا۔

" وہ۔ وہ آرمیڈ کارپوریشن کا منیجنگ ڈائریکٹر ہے۔ آرمیڈ کارپوریشن کا "...... پالمر نے جواب دیا۔

" کہاں ہے اس کا دفتر اور کس قسم کا کام کرتا ہے یہ "...... جوانا نے پوچھا۔

" اس کا دفتر چانسلر روڈ پر ہے۔ آرمیڈ پلازہ پورا پلازہ اس کمپنی کا دفتر ہے۔ سب سے اوپر والی منزل میں آسکر کا ذاتی دفتر ہے وہ وہیں بیٹھتا ہے اس کی رہائش گاہ بھی وہیں ہے "...... اس بار پالمر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے فون کرو اور اپنی بات کنفرم کراؤ "...... جوانا نے کہا۔

" مم میں اس سے کیسے بات کر سکتا ہوں وہ تو باس کا دوست ہے "...... پالمر نے اس طرح حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے یہ بات اس کے لئے انتہائی ناممکن ہو۔

" تم اس سے صرف یہ پوچھو کہ سائمن اس کے پاس تو نہیں آیا۔ کوئی بھی بہانہ کر سکتے۔ مجھے کنفرمیشن چاہئے کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے یا نہیں "...... جوانا نے کہا تو پالمر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جوانا نے آگے بڑھ کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" آرمیڈ کارپوریشن "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی ۔

" اسٹون کلب سے مینجر پالمر بول رہا ہوں آسکر صاحب سے بات کرنی ہے باس سائمن کے بارے میں "...... پالمر نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" سر میں اسٹون کلب کا مینجر پالمر بول رہا ہوں سر۔ باس سائمن آپ کے پاس تو نہیں آئے "...... پالمر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں کیوں ۔ تم نے مجھے ہی کیوں فون کیا ہے "...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" میں اسٹالیہ سے باہر گیا ہوا تھا سر ابھی میری واپسی ہوئی ہے ۔ میں نے باس سائمن سے انتہائی ضروری بات کرنی تھی یہاں وہ کہہ گئے ہیں کہ وہ آپ سے ملنے جا رہے ہیں اس لئے میں نے فون کیا ہے "...... پالمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں وہ میرے پاس نہیں آیا۔ اگر آیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ تم سے رابطہ کر لے "...... دوسری طرف سے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" شکریہ سر "...... پالمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ کارپوریشن کس چیز کا بزنس کرتی ہے "...... جوانا نے پوچھا۔

" مشینری ایکسپورٹ کرتی ہے بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے مزید تفصیلات کا علم نہیں ہے "...... پالمر نے جواب دیا۔

" او کے اب ہمارے ساتھ چلو اور ہمیں آسکر کے دفتر تک چھوڑ آؤ ہمارے پاس گاڑی نہیں ہے "...... جوانا نے کہا۔

" میں ڈرائیور کو بھیج دیتا ہوں "...... پالمر نے کہا۔

" جو میں نے کہا ہے وہ کرو سمجھے ۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے میں نہیں چاہتا کہ سائمن کل مجھ سے گلہ کرے کہ میں نے اس کا مینجر ضائع کر دیا ہے "...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں "...... پالمر نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا ۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر پالمر موجود تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جوانا اور عقبی سیٹ پر جوزف اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے ۔ اس پر آرمیڈ کارپوریشن کا جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا تھا اور پارکنگ تقریباً کاروں سی بھری ہوئی تھی ۔ بے شمار لوگ اس عمارت میں آ جا رہے تھے اور یہ سب افراد اپنے انداز اور لباس سے ہی بزنس پیشہ لگ رہے تھے۔

" اس کی چوتھی منزل پر آسکر کا دفتر ہے "...... پالمر نے ایک سائیڈ پر کار روکتے ہوئے کہا۔

" تم ہمارے ساتھ چلو اور آسکر کے دفتر تک ہمیں چھوڑ کر واپس چلے جانا "...... جوانا نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا پالمر بھی

دوسری طرف سے نیچے اتر آیا۔اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس نے زبان سے کوئی بات نہ کی تھی۔جوزف سمجھ رہا تھا کہ جوانا پالمر کو کیوں ساتھ رکھنا چاہتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی یہاں آنے کی اطلاع فون پر آسکر کو دے دے اور شاید جوانا سائمن کی وجہ سے اسے ہلاک بھی نہ کرنا چاہتا تھا عمارت میں داخل ہو کر وہ ایک لفٹ میں سوار ہوئے اور چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔یہ ایک طویل راہداری تھی جس میں آفس بنے ہوئے تھے سب سے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک چپڑاسی یونیفارم پہنے کھڑا ہوا تھا باہر آسکر کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"اوکے اب تم جا سکتے ہو"...... جوانا نے کہا اور پالمر جلدی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ جوانا اور جوزف آگے بڑھ گئے۔

"ہمیں آسکر صاحب نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... جوانا نے چپڑاسی کے قریب پہنچ کر انتہائی مہذب لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔جوانا اور جوزف اندر داخل ہوئے تو ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک طرف ایک دروازہ تھا جس کے باہر کاؤنٹر تھا اور کاؤنٹر پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی فون کے سامنے رکھے موجود تھی جب کہ کمرے میں صوفے رکھے ہوئے تھے جن پر چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔جوانا اور جوزف کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یس سر"...... نوجوان لڑکی نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا لیکن جوانا اسے کوئی جواب دیئے بغیر سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا

"خاموش بیٹھی رہو ورنہ ایک لمحے میں گردن ٹوٹ جائے گی"...... جوانا کے پیچھے آنے والے جوزف نے آہستہ سے لیکن غراتے ہوئے لہجے میں لڑکی سے کہا جو جوانا کو دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی اور لڑکی کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا لیکن وہ اٹھنے کی بجائے اپنی کرسی پر ہی بیٹھی رہی۔

"یہاں کا خیال رکھنا جوزف"...... جوانا نے دروازہ کھولتے ہوئے مڑ کر جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔جوانا اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا میز کے سامنے کرسیوں پر دو نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔جوانا کو اس طرح اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ تینوں چونک پڑے۔

"تم کون ہو اور اس طرح کیوں اندر آئے ہو"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر نے انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔اس کے بولتے ہی جوانا سمجھ گیا کہ یہی آسکر ہے کیونکہ پہلے سائمن نے اس سے بات کی تھی اور پھر پالمر نے اور اب جو وہ بولا تھا تو آواز ایک ہی تھی۔

"تم دونوں باہر جاؤ میں نے آسکر صاحب سے انتہائی ایمرجنسی بات کرنی ہے"...... جوانا نے میز کے سامنے بیٹھے ہوئے دونوں

نوجوانوں سے کہا اس کا لہجہ اس قدر جارحانہ تھا کہ وہ دونوں بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میں پولیس کو فون کرتا ہوں تم ڈاکو ہو"...... آسکر نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے سائمن نے بھیجا ہے اور میں نے واقعی ضروری بات کرنی ہے مجھے صرف چند منٹ چاہئیں اور یہ سب کچھ اس لئے کرنا پڑا کہ میرے پاس انتظار کے لئے وقت نہیں ہے"...... جوانا نے بڑے نرم لہجے میں کہا تو آسکر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے وہ دونوں نوجوان جب کمرے سے باہر نکل گئے تو جوانا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم ایک سرکاری ایجنسی ڈارک لائٹ کے چیف بھی ہو مسٹر آسکر۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم سمجھدار آدمی ہو گے اور سمجھداری کا ثبوت دو گے"...... جوانا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا تو آسکر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا نام جوانا ہے وہی جوانا جسے تمہارے کہنے پر سائمن نے ڈاکٹر یونس کے بارے میں پیغام دیا تھا تاکہ یہ پیغام علی عمران تک پہنچ جائے میں اس سلسلے میں یہاں آیا ہوں"...... جوانا نے کہا تو آسکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن اس کے چہرے پر اب پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھے معلوم ہے کہ تم نے

کیوں سائمن کے ذریعے پیغام دیا ہے اور اس سے تمہارا اصل مقصد کیا تھا۔ پیغام میرے ماسٹر علی عمران کے پاس پہنچ گیا تو اس نے ڈاکٹر یونس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر یونس تو پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے اس پر ماسٹر علی عمران نے سائمن سے فون پر بات کی لیکن سائمن نے اسے ٹال دیا چنانچہ ماسٹر نے مجھے یہاں بھجوایا تاکہ میں سائمن سے مل کر صحیح صورت حال معلوم کروں۔ سائمن مجھے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے اس نے مجھے وہ سب کچھ بتا دیا۔ مجھے تم سے ملنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ سائمن نے جو کچھ بتایا تھا اس کے بعد تم سے ملنا فضول تھا۔ چنانچہ میں نے ماسٹر کو فون پر رپورٹ دی تو ماسٹر نے مجھے ہدایت کی کہ میں تم سے ملوں اور صرف اتنا پوچھوں کہ اسٹائیہ حکومت ڈاکٹر یونس میں دلچسپی کیوں لے رہی ہے اس کا اصل مقصد کیا ہے جہاں تک کنگ کا تعلق ہے اسے ماسٹر خود سنبھال لیں گے اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام جوانا ہے اس لئے میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں اور میرا یہ وعدہ ہے کہ تمہارا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا کہ تم نے مجھے کیا بتایا ہے"...... جوانا نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم یہاں تک کیسے پہنچے کس نے تمہیں بتایا کہ میں یہاں کام کرتا ہوں اور میں وہی آسکر ہوں"...... آسکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے سائمن نے میرے کہنے پر تم سے فون پر بات کی اس وقت مجھے چونکہ تم سے ملنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں نے اس سے

تمہارے بارے میں کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ تھی صرف یہ کنفرم کرنے کے لئے جو کچھ سائمن نے بتایا ہے درست ہے میرے کہنے پر اس نے تم سے فون پر بات کی اس کے پاس شاید تمہارا ڈائریکٹ نمبر ہے اس لئے اس نے ڈائریکٹ کال کر لی ماسٹر عمران ہوتا تو شاید وہ اس کال کے نمبروں سے تمہیں ٹریس کر لیتا لیکن مجھے یہ چکر بازیاں نہیں آتیں میں تو ناک کی سیدھ چلنے کا عادی ہوں ماسٹر کی ہدایت کے بعد میں واپس سائمن کے پاس آیا لیکن سائمن کہیں چلا گیا تھا چنانچہ میں اس کے منیجر پالمر سے ملا۔ پالمر میری طرح موٹے دماغ کا آدمی ثابت ہوا۔ اس لئے اسے مجبوراً دو چار جھٹکے دینے پڑے پھر اس نے مجبوراً تمہارا کا پتہ بتایا۔ میں نے کنفرم کرنے کے لئے اس سے تمہیں فون کرایا جو تمہارے ادارے کا تھا۔ بہرحال دوبارہ تمہاری آواز سن کر میں کنفرم ہو گیا کہ تم وہی آسکر ہو۔ میں چونکہ سائمن کا دوست ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کے منیجر پالمر کو ہلاک کر دوں اور میں اسے وہیں چھوڑنا بھی نہ چاہتا تھا کہ وہ ہمارے جانے کے بعد تمہیں فون پر اطلاع دے دے اور تم کہیں غائب ہو جاؤ اس لئے میں اسے یہاں اپنے ساتھ لے آیا اور تمہارے دفتر کے دروازے سے اسے واپس بھیج دیا اور اب تمہارے سامنے موجود ہوں میں پہلے تو ماسٹر کلرز کا رکن تھا اور ہر کام گردن توڑ کر کرائے جانے کا تصور رکھتا تھا لیکن ماسٹر عمران کے ساتھ رہ کر میری طبیعت میں اب اس قدر ٹھہراؤ آ گیا ہے کہ میں اب تمہارے سامنے بیٹھا باتیں کر رہا ہوں ورنہ اگر میں وہی جوانا ہوتا تو

باہر موجود تمہاری سیکرٹری سمیت ہر شخص ہلاک ہو چکا ہوتا اور تم بھی اس وقت جانکنی کے عذاب سے گزر رہے ہوتے لیکن اب ایسا نہیں ہے اس سے تم سمجھ سکتے ہیں کہ ماسٹر عمران کس قدر عظیم انسان ہے جس نے ایک درندے کو کسی حد تک انسان بنا دیا ہے لیکن ابھی میرے اندر کا درندہ پوری طرح انسان نہیں بنا اس لئے میری تم سے درخواست ہے کہ تم میرے وعدے پر اعتماد کرو اور اس سلسلے میں جو درست ہے وہ بتا دو"...... جوانا نے کہا تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو کہ بیک وقت دھمکیاں بھی دیتے ہو اور درخواست بھی کرتے ہو۔ بہرحال میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میں حکومت کا آدمی ہوں اس لئے میں تمہیں اصل مشن کے بارے میں کچھ بتا کر اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتا تم چاہے مجھے گولی مار دو یا میری گردن توڑ دو۔ تمہیں بہرحال ناکامی ہو گی"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہ کچھ بتا دو جو تمہارے ضمیر کے مطابق غداری کے زمرے میں نہ آتا ہو"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں اتنا بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ امتالیہ کے ساتھ ڈاکٹر یونس نے اپنے فارمولے کی فروخت کی بات کی تھی لیکن اس نے اس قدر شرطیں لگائیں اور اتنی رقم طلب کی کہ حکومت اس کی یہ شرائط پوری نہ کر سکتی تھی اس لئے حکومت نے یہی مناسب سمجھا کہ اسے اغوا کرا لیا جائے"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر یونس تو پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے۔کیا تمہاری حکومت کو اس کی اطلاع نہیں ملی تھی"...... جوانا نے کہا۔

"اگر ملی ہوتی تو حکومت کو کیا ضرورت تھی یہ سارا کھیل کھیلنے کی"...... آسکر نے کہا۔

"کنگ اور اس کا نائب سٹارک پاکیشیا سے کافرستان اور اب کافرستان سے اپ لینڈ پہنچ چکا ہے۔اس کا کیا مطلب ہے کنگ اب کس کے پیچھے بھاگ رہا ہے"...... جوانا نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"اس بات کا علم تمہیں کیسے ہوا"...... آسکر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کنگ کے نائب جونی نے بتایا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"مجھے بھی یہی اطلاع ملی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر یونس ہلاک نہیں ہوا بلکہ موت کا فرضی ڈرامہ کھیلا گیا تھا اور کنگ نے اس کا پتہ چلا لیا۔اسے معلوم ہوا کہ وہ کافرستان میں موجود ہے کیونکہ اس کی موت کو ایک ماہ گزر چکا تھا لیکن اس نے ایک ہفتہ پہلے ہم سے بات کی تھی اس طرح ہمیں یقین ہو گیا کہ ڈاکٹر یونس زندہ ہے۔کنگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے بالکل تمہاری طرح۔چنانچہ وہ کافرستان پہنچ گیا اور وہاں سے اس نے کھوج لگا لیا کہ ڈاکٹر یونس اپ لینڈ چلا گیا ہے وہاں کافرستان کی لیبارٹری میں کام کرنے کے لئے اس لئے کنگ وہاں چلا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اب

تک ڈاکٹر یونس پر ہاتھ ڈال بھی چکا ہو"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کافرستان اور اسٹالیہ ڈاکٹر یونس کے فارمولے کو کس انداز میں استعمال کرنا چاہتے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں سائنس دان نہیں ہوں"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کیا میں یہاں سے ماسٹر عمران کو فون کر سکتا ہوں"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں کر لو"...... آسکر نے کہا تو جوانا نے فون پیس کو اپنی طرف کھینچا اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اگر مناسب سمجھو تو لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو"...... آسکر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں ماسٹر سے تمہاری براہ راست بات کروانا چاہتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور آسکر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی آواز سنائی دی۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر۔میں اس وقت آسکر صاحب کے آفس سے بول رہا ہوں۔آسکر صاحب کو میں نے وعدہ دیا ہے کہ ان کا نام کسی بھی سطح پر نہیں آئے گا لیکن وہ تفصیل اس لئے نہیں بتا رہے کہ ان کے خیال کے مطابق تفصیل بتانا ملک سے غداری ہے اس لئے بہتر

یہی ہے کہ آپ خود ان سے بات کر لیں"...... جوانا نے کہا۔

" کراؤ بات"...... دوسری طرف سے عمران کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی اور جوانا نے رسیور آسکر کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی اس نے انگلی سے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو میں آسکر بول رہا ہوں آرمیڈ کارپوریشن کا منیجنگ ڈائریکٹر"...... آسکر نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"جوانا نے آپ سے کوئی بدتمیزی تو نہیں کی مسٹر آسکر اگر ایسا ہوا ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

" اوہ نہیں۔ مسٹر جوانا واقعی آپ کی صحبت میں کافی مہذب ہو چکے ہیں ورنہ مجھے ماسٹر کلرز کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہ کچھ کرنا بھی چاہتے تو شاید یہاں میرے آفس میں نہ کر سکتے لیکن ان کے مہذب پن کی وجہ سے میں نے بھی کوئی جوابی کارروائی نہیں کی"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مسٹر آسکر جوانا نے جو وعدہ آپ سے کیا ہے وہ میری طرف سے بھی قائم رہے گا۔ کسی بھی سطح پر آپ کا نام ہماری طرف سے سامنے نہیں آئے گا۔ آپ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ اسٹالیہ ڈاکٹر یونس کے پیچھے کیوں لگا ہوا ہے۔ جب کہ ڈاکٹر یونس کا فارمولا اس قدر اہم نہیں ہے۔ لیزر شعاعوں کو سکیڑنے اور اس سے ہتھیار تو تیار ہو بھی رہے ہیں اور ہوتے بھی رہیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اتنی سی بات بتا دینے میں آپ

کے ضمیر پر غداری کا بوجھ نہیں پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" اسٹالیہ جس فارمولے پر کام کر رہا ہے اس میں جدید دریافت شدہ مارسیلا ریز استعمال کی جاتی ہیں لیکن ہتھیار بنانے کے لئے مارسیلا ریز کو سکیڑنے کا عمل ضروری ہو جاتا ہے اور سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ڈاکٹر یونس کے فارمولے کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے میں نے یہ بات آپ کو اس لئے بتا دی ہے کہ اسٹالیہ اگر یہ ہتھیار بنا رہا ہے تو ظاہر ہے وہ اس کا استعمال پاکیشیا پر تو نہیں کر سکتا اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے میں اسٹالیہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے"...... آسکر نے کہا۔

" اسٹالیہ نے ویسے تو پاکیشائی سائنس دان ڈاکٹر یونس کو اغوا کرنے کا پلان بنا کر ایسا اقدام کیا تھا جس کا اسے خمیازہ بھگتنا پڑتا لیکن اب جبکہ ڈاکٹر یونس کافرستان کے ہاتھ بک چکا ہے تو اب یہ بات ختم ہو جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسٹالیہ نے مجبوراً اسے اغوا کرنے کا پلان بنایا ہے ورنہ اسٹالیہ تو اس سے اس کی ایجاد خریدنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ بہرحال اب یہ آپ جانیں اور کنگ جانے میری ایجنسی سے چونکہ یہ مشن واپس لے لیا گیا ہے اس لئے میں ان معاملات میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے بے حد شکریہ آپ بے فکر رہیں آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا۔ رسیور جوانا کو دے دیں"...... عمران نے کہا تو آسکر نے رسیور

واپس جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"جوانا اب تم خاموشی سے واپس پاکیشیا آجاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اوکے مسٹر آسکر اب اجازت گڈ بائی"...... جوانا نے کہا اور پھر مصافحہ کئے بغیر وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ جہاں جوزف بڑے چوکنے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"آو جوزف معاملات درست ہو گئے ہیں"...... جوانا نے جوزف سے کہا اور آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جوزف بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"ڈاکٹر یونس لیبارٹری میں واقع اپنے دفتر میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... ڈاکٹر یونس نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ڈاکٹر صاحب کافرستان سے آپ کے لئے کال ہے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کس کی کال ہے"...... ڈاکٹر یونس نے پوچھا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ لیبارٹریز کے چیف کرنل نوشاد کی"...... پی اے نے جواب دیا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ لیبارٹریز کیا مطلب ہوا"...... ڈاکٹر یونس حیران ہو کر پوچھا۔

"جناب ملٹری انٹیلی جنس میں ایک باقاعدہ علیحدہ سیکشن قائم کیا

گیا ہے جس کا مقصد ایسی تمام لیبارٹریز کی حفاظت ہے جن سے
کافرستان کا مفاد وابستہ ہو۔ اس کا چیف کرنل نوشاد ہے"...... پی
اے نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بات کراؤ"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"ہیلو کرنل نوشاد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ایم وائی خان بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر یونس نے اپنے نام
کا مخفف استعمال کرتے ہوئے کہا وہ جب سے پاکیشیا سے کافرستان آیا
تھا یہی نام استعمال کرتا تھا اور عرف میں اسے ڈاکٹر خان کہا جاتا تھا۔

"ڈاکٹر خان پاکیشیائی ایجنٹ آپ کے پیچھے اپ لینڈ پہنچ چکے
ہیں"...... کرنل نوشاد نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کیا مطلب۔ پاکیشیا کے لحاظ سے تو میں مر کر
دفن بھی ہو چکا ہوں"...... ڈاکٹر یونس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ انہیں کسی نہ
کسی طرح یہ شک پڑ گیا ہے کہ آپ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ اپ لینڈ میں
کافرستان کی لیبارٹری میں کام بھی کر رہے ہیں اور انہوں نے اس
لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیلات بھی معلوم کر لی ہیں"۔
کرنل نوشاد نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جب کہ کسی بھی سطح پر میرا نام سامنے نہیں آیا
تو وہ لوگ کیسے مجھے اور لیبارٹری کو ٹریس کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر

یونس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپ لینڈ میں ہمارے ایک ایجنٹ نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ دو
آدمی اوتارہ چھاؤنی میں سپیشل سیکشن کے کرنل طارق سے ملے جس
نے انہیں ڈیفنس ہیڈ کوارٹر کے کرنل احمد سے ملایا اور پھر ان کی
دعوت پر کرنل احمد ہوٹل میں رات کا کھانا کھانے دارالحکومت گئے۔
واپسی پر ان کی کار روک کر انہیں بے ہوش کر دیا گیا جب انہیں ہوش
آیا تو ان سے لیبارٹری اور آپ کے متعلق تفصیلات معلوم کر لی گئیں
چونکہ کرنل احمد کا تعلق ڈیفنس ہیڈ کوارٹر سے تھا اس لئے اسے
لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات کا علم تھا تفصیلات معلوم کر کے
کرنل احمد کو رہا کر دیا گیا۔ کرنل احمد نے واپس آکر اپنے ہیڈ کوارٹر کو
سارے واقعات کی تحریری رپورٹ دی لیکن حکام نے معاملہ دبا دیا مگر
ہمارے ایجنٹ نے اس کی کاپی حاصل کر کے ہمیں بھیج دی ہے اور
ہمارے آدمیوں نے جو مزید تحقیقات کی ہے اس کے مطابق یہ لوگ
پاکیشیائی ایجنٹ تھے اس لئے حکومت کافرستان نے یہ اطلاع ملنے پر
اعلیٰ سطحی میٹنگ کال کی جس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ابھی چونکہ
لیبارٹری میں مشینری کی تنصیب کا کام ہو رہا ہے اس لئے آپ کا
لیبارٹری میں رہنا اس قدر ضروری نہیں اس فارمولے پر کام کے آغاز
میں ایک ڈیڑھ ماہ کی دیر ہے اس لئے آپ کو فوری طور پر لیبارٹری سے
واپس بلا لیا جائے اور آپ کافرستان میں اس وقت تک ایک خفیہ
مقام پر رہیں گے جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ مطمئن ہو کر واپس

نہیں چلے جاتے"...... کرنل نوشاد نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ کس طرح مطمئن ہوں گے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"اس کے لئے ایک اور ڈرامہ کھیلنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس ڈرامے کے تحت ملٹری انٹیلی جنس کا ایک ایجنٹ آپ کی جگہ لے گا اور جعلی فارمولے کے کاغذات تیار کر کے اسے دے دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد دو صورتیں سامنے آئیں گی یا تو ہمارا ایجنٹ انہیں ہلاک کر دے گا یا پھر وہ اس سے وہ جعلی فارمولا چھین کر لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ یہ بات حتمی طور پر طے شدہ سمجھی گئی ہے کہ پاکیشیا کو آپ کے فارمولے سے دلچسپی ہے آپ سے نہیں اس طرح وہ مطمئن ہو جائیں گے اس کے بعد آپ کو خفیہ طور پر واپس لیبارٹری پہنچا دیا جائے گا اور آپ اس ہتھیار پر کام شروع کر دیں گے"۔ کرنل نوشاد نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تو میں آپ لوگوں کے رحم و کرم پر ہوں جس طرح آپ چاہیں گے ویسے ہی ہو گا"...... ڈاکٹر یونس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر خان ہمیں آپ کی اور آپ کے فارمولے کی سلامتی عزیز ہے ہم نہیں چاہتے کہ پاکیشیائی ایجنٹ آپ کو ہلاک کر کے فارمولا لے اڑیں"...... کرنل نوشاد نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"پھر یہ سب سیٹ اپ کب ہو گا"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"آج ہی آپ اپنے کاغذات سمیت تیار رہیں میں خود خصوصی ہیلی کاپٹر پر رات کو لیبارٹری پہنچوں گا اور آپ کو اپنے ہمراہ لے جاؤں گا اور اپنا ایجنٹ آپ کی جگہ چھوڑ جاؤں گا"...... کرنل نوشاد نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر یونس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پرائم منسٹرز سیکرٹریٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر ایم وائی خان بول رہا ہوں اپ لینڈ ایس لیبارٹری سے میں نے فوری طور پر پرائم منسٹر صاحب سے بات کرنی ہے"۔ ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر یونس پہچان گیا کہ یہ آواز کافرستان کے پرائم منسٹر کی ہے۔

"سر میں ڈاکٹر ایم وائی خان بول رہا ہوں اپ لینڈ ایس لیبارٹری سے"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"یس ڈاکٹر فرمائیے"...... دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"ابھی ابھی میرے پاس کرنل نوشاد صاحب کی کال آئی ہے جو کہ ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ سائنس لیبارٹریز کے انچارج ہیں"۔ ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"کیا کہا ہے انہوں نے کوئی خاص بات"...... وزیراعظم نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر یونس نے پوری تفصیل بیان کر دی۔

"اوہ یہ تو انتہائی اہم بات ہے مگر میرے نوٹس میں تو ابھی تک نہیں لائی گئی۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ کیا یہ سب کچھ واقعی درست ہے پھر میں آپ کو خود فون کر لوں گا"...... وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... ڈاکٹر یونس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور اسے میز کی دراز کھول کر اندر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ لیبارٹری کا سکیورٹی انچارج دلیپ سنگھ تھا اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے تھا اور چونکہ یہ تقریباً ڈاکٹر یونس کا ہم عمر تھا اس لئے ان دونوں کے درمیان کافی گہرے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے تھے۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر خان تم پریشان نظر آ رہے ہو"...... دلیپ سنگھ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر یونس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے دل میں جو کھٹکا مدت سے موجود تھا آج وہ پورا ہو گیا ہے"...... ڈاکٹر یونس نے جواب دیا تو دلیپ سنگھ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیسا کھٹکا"...... دلیپ سنگھ نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر یونس نے نوشاد سے فون پر ہونے والی ساری گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ لیکن تمہاری موت کا ڈرامہ تو انتہائی مکمل تھا پھر انہیں کیسے اس بات کا علم ہو گیا کہ تم زندہ بھی ہو اور یہاں بھی پہنچ چکے ہو"۔ دلیپ سنگھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم کہ انہیں کیسے معلوم ہوا مجھے شروع سے ہی کھٹکا تھا کہ اگر پاکیشیا حکومت کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ میں نے پاکیشیا سے غداری کی ہے تو وہ مجھے مار ڈالیں گے اور اب دیکھو وہ یہاں تک پہنچ گئے ہیں اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ اس جگہ تک نہ پہنچ سکیں گے جہاں مجھے چھپایا جائے گا"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"تم فکر مت کرو ڈاکٹر خان کرنل نوشاد انتہائی ذہین آدمی ہیں انہوں نے لازماً سارا پلان سوچ سمجھ کر بنایا ہو گا لیکن میں تمہیں ایک مشورہ دوں اگر تم میرے مشورے پر عمل کرو تو فائدے میں رہو گے"...... دلیپ سنگھ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے پراسرار لہجے میں کہا۔

"کیا"...... ڈاکٹر یونس نے چونک کر پوچھا۔

"تم کرنل نوشاد کو اس بات پر قائل کر لو کہ وہ تمہیں کافرستان میں چھپانے کی بجائے ایکریمیا بھجوا دیں تم کافرستان کی نسبت وہاں زیادہ محفوظ رہو گے اور تمہارے دن بھی اچھے گزر جائیں گے"۔۔۔ دلیپ سنگھ نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن کیا کرنل نوشاد میری بات مان جائے گا"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"تمہاری اہمیت اس وقت سب سے زیادہ ہے تمہارے اس فارمولے پر حکومت اپ لینڈ اور حکومت کافرستان دونوں مل کر اربوں ڈالر لگا رہے ہیں اگر تم اکڑ جاؤ تو انہیں تمہاری بات ماننی پڑے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرا بھی خیال رکھنا تم کہہ سکتے ہو کہ دلیپ سنگھ کو تمہارے ساتھ بطور باڈی گارڈ بھیجا جائے اس طرح ہم دونوں مل کر وہاں خوب عیش کریں گے۔ میں ایکریمیا میں تین سال رہا ہوں اس لئے میں وہاں عیش کے تمام اڈوں سے بخوبی واقف ہوں"۔۔۔ دلیپ سنگھ نے ایک آنکھ بند کر کے مخصوص انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر یونس نے بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہاں مجھے اپنی جان کی فکر پڑی ہے اور تمہیں عیش کی سوجھ رہی ہے"...... ڈاکٹر یونس نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہاں تمہیں یا مجھے کون جانتا ہو گا نیا نام نیا میک اپ سرکاری سہولیات بس عیش ہی عیش"...... دلیپ سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات

ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر یونس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی کال"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"یس سر میں ڈاکٹر ایم وائی خان بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر یونس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تفصیلی رپورٹ منگوائی ہے اعلیٰ میٹنگ میں جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ واقعی درست ہے آپ اطمینان سے کرنل نوشاد کے ساتھ کافرستان آ جائیں یہاں آپ کو خفیہ مقام پر رکھا جائے گا اور آپ کی مکمل حفاظت بھی کی جائے گی اور آپ کو وی وی آئی پی سہولیات دی جائیں گی جب خطرہ ختم ہو جائے گا تب آپ کو واپس لیبارٹری پہنچا دیا جائے گا۔ میں نے ان کے اس فیصلے سے اتفاق نہیں کیا کہ وہاں لیبارٹری میں آپ کی جگہ ملٹری انٹیلی جنس کا کوئی ایجنٹ لے اور نقلی فارمولا تیار کیا جائے کیونکہ جیسے ہی یہ فارمولا پاکیشیائی سائنس دانوں کے پاس پہنچے گا انہیں فوراً علم ہو جائے گا کہ ان کے ساتھ گیم کھیلی گئی ہے اور لامحالہ وہ دوبارہ اصل فارمولے کے پیچھے دوڑ پڑیں گے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں ڈاج دینے کے لئے ایک بار پھر تمہاری موت کا ڈرامہ رچایا جائے اور ہیلی کاپٹر جس میں تم سوار ہو اسے کسی پہاڑی سے ٹکرا دیا جائے اور حکومتی سطح پر ایسی میٹنگز کی جائیں جس

میں یہ ظاہر کیا جائے کہ آپ کی موت واقع ہو چکی ہے اور اس طرح حکومت کافرستان کو بے پناہ نقصان اٹھانا پڑا ہے اور اس کے ثبوت کے طور پر لیبارٹری میں بھی کام بند کر دیا جائے اس طرح یہ بات کنفرم ہو جائے گی اور سب لوگ مطمئن ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم صورت حال دیکھ کر مزید اقدام کریں گے ہو سکتا ہے کہ ہم کسی دوسری جگہ نئی لیبارٹری تعمیر کریں یا اسی میں دوبارہ کام شروع کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کے لئے اپ لینڈ کی بجائے کافرستان میں ہی لیبارٹری بنا دیں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"وہ تو جناب جیسے آپ کی مرضی آپ مختار ہیں لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ مجھے کافرستان کی کسی لیبارٹری میں بھجوا دیا جائے تاکہ میں وہاں فوری طور پر اپنے کام کا آغاز کر سکوں۔ کوئی ایسی لیبارٹری جس میں میرے مطلب کی مشینری موجود ہو اپ لینڈ میں تو نئی لیبارٹری بنانی پڑی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کافرستان میں تو ایسی لیبارٹریاں موجود ہوں گی"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"میں نے پہلے یہی بات سوچی تھی لیکن ایسی کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے اس لئے اسے خفیہ رکھنے کے لئے ہم نے کافرستان کی بجائے اپ لینڈ میں ہی لیبارٹری بنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اب موجودہ صورت حال میں یہ لیبارٹری بھی خفیہ نہیں رہ سکی اس لئے اس کا فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا کہ اب آئندہ یہ لیبارٹری اپ لینڈ میں ہی قائم کی جائے یا اسے اب کافرستان میں بنایا جائے فوری طور پر ہمیں

ٹ کی اور آپ کے فارمولے کی حفاظت مطلوب ہے"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"پھر سر ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب تک حالات نارمل نہ ہو جائیں ں کافرستان کی بجائے ایکریمیا میں رہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں ب کسی کا خیال نہ جائے گا"...... ڈاکٹر یونس نے کہا۔

"اس کا فیصلہ بھی بعد میں کر لیا جائے گا آپ فی الحال تیاری کریں کرنل نوشاد کے ساتھ کافرستان آجائیں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر یونس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم گیا تو ڈاکٹر یونس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"نجانے کب تک میری موت کے ڈرامے کھیلے جائیں گے"۔ ڈاکٹر نس نے کہا تو دلیپ سنگھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس طرح تمہیں اپنی اہمیت کا تو احساس ہو جاتا ہو گا"۔ دلیپ نے جواب دیا تو ڈاکٹر یونس بے اختیار ہنس پڑا۔

فوجی جیپ خاصی تیز رفتاری سے سنسان پہاڑی علاقے میں ایک تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جو فوجی موجود تھا اس کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹارز موجود تھے اور وہ مقامی آدمی تھا جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر سٹارک بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سٹ تھا جب کہ جیپ کی عقبی سیٹ پر کنگ اکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کے جسم پر نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔

"ہم کتنی دیر میں لیبارٹری پہنچیں گے کیپٹن"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کنگ نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی جناب ایک گھنٹے کا مزید سفر باقی ہے"...... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ مزید ایک گھنٹے کا سفر کیا ہم وہاں ہیلی کاپٹر پر نہ جاسکتے تھے

میری تو ہڈیاں بھی درد کرنے لگ گئی ہیں"...... کنگ نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کے ایک حادثے کے بعد یہاں ہیلی کاپٹر کی پرواز ممنوع کر دی گئی ہے جناب کیونکہ یہاں ایسی پہاڑیاں موجود ہیں جو کہ نقشے میں بھی موجود نہیں ہیں اس لئے ہیلی کاپٹر اچانک ان نامعلوم پہاڑیوں سے ٹکرا جاتے ہیں"...... کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پہاڑیاں نقشے میں نہ ہوں یہ تو انتہائی عجیب سی بات ہے"...... اس بار سٹارک نے کہا۔

"جناب یہ پس ماندہ ملک ہے آپ کے ملک ایکریمیا کی طرح تو یہ ترقی یافتہ نہیں ہے۔ اب سنا ہے کہ اس پورے علاقے کا دوبارہ سروے کیا جائے گا اور یہاں کا نیا اور مکمل نقشہ بنایا جائے گا کیونکہ اس بار جس ہیلی کاپٹر کا حادثہ ہوا ہے اس میں ایک انتہائی مشہور سائنس دان ہلاک ہو گیا ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کنگ اور سٹارک دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سائنس دان ہلاک ہوا ہے"...... کنگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لیبارٹری کا کوئی سینئر سائنس دان تھا ڈاکٹر ایم وائی خان وہ ہیلی کاپٹر پر جا رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی سے ٹکرا کر کریش ہو گیا"...... کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ایم وائی خان"...... کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر یہی نام بتایا گیا تھا"...... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"یہ تو پورا نام نہیں ہے۔ نام کا مخفف ہے۔ اصل اور پورا نام کچھ ہے"...... کنگ نے بے چینی سے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور یہ بات بھی میں نے اپنے ایک افسر سے سنی ہے کیونکہ ان کی موت کو اوپن نہیں کیا گیا۔ نہ ہی یہ خبر اخبار میں آئی ہے اور نہ ہی ریڈیو پر نشر ہوئی ہے صرف اتنی خبر آئی ہے کہ ملٹری کا ایک ہیلی کاپٹر کریش ہو گیا ہے اور بس"...... ڈرائیور نے جواب دیا اور کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"نام سے تو یہ ڈاکٹر مسلمان لگتا ہے"...... سٹارک نے کہا۔

"ظاہر ہے جناب اپ لینڈ کی لیبارٹری میں مسلمان ہی سائنس دان ہوں گے غیر مسلم تو ہونے سے رہے"...... ڈرائیور نے جواب دیا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جیپ ایک پہاڑی وادی کے تنگ درے کے سامنے جا کر رک گئی۔

"یہاں سے ہمیں آگے پیدل جانا ہو گا جناب"...... ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ سے نیچے اتر گیا۔ کنگ اور سٹارک بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"کیا یہ جیپ یہیں رہے گی"...... کنگ نے پوچھا۔

"یس سر۔ یہاں اور کس نے آنا ہے آپ کو بھی سپیشل پرمٹ پر آنے کی اجازت ملی ہے"...... کیپٹن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ اس کیپٹن کی رہنمائی میں

اس تنگ سے درے سے گزر کر جیسے ہی آگے بڑھے اچانک ایک طرف سے چند مسلح فوجی نمودار ہوئے اور انہوں نے مشین گنیں ان کے سینوں پر رکھ دیں۔

"شناخت کراؤ"...... ان میں سے ایک نے جو اپنے کاندھوں پر موجود سٹارز سے کیپٹن دکھائی دے رہا تھا انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیپٹن عاشق۔ مسٹر مائیکل اور مسٹر سائمن سپیشل پرمٹ ہولڈرز"۔ کیپٹن نے کنگ کا نام مائیکل اور سٹارک کا نام سائمن بتاتے ہوئے کہا۔

"کاغذات دو ہمیں"...... اس کیپٹن نے کہا تو کیپٹن عاشق نے جیب سے ایک چھوٹا سا تہہ شدہ فائل کور نکالا اور کیپٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ یہیں رکیں گے اور یہ سن لیں اگر آپ نے ذرا بھی کوئی غلط حرکت کی تو نتائج کے ذمہ دار آپ ہوں گے"...... اس کیپٹن نے کہا اور فائل کور ہاتھ میں پکڑے ایک چھوٹی سی غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ کنگ سٹارک اور کیپٹن عاشق تینوں خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ کیپٹن واپس آ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر نرمی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کاغذات درست ہیں اور ہمیں آپ کی آمد کی اطلاع بھی مل چکی تھی لیکن چیکنگ بہرحال ضروری تھی۔ کیپٹن آپ اب جا سکتے ہیں"۔ کیپٹن نے کاغذات واپس کنگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو کنگ

نے کاغذات لے لئے جب کہ کیپٹن عاشق سیلوٹ کر کے واپس مڑ گیا۔ جب کہ کنگ اور سٹارک اس کیپٹن کی راہنمائی میں اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ غار کا دہانہ ایک لمبی سرنگ کی طرح کا تھا پھر یہ سرنگ موڑ کاٹ کر ایک بڑے سے تہہ خانے نما کمرے میں جا کر ختم ہو گئی۔ اس کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک کافی بڑی مشین نصب تھی۔

"آپ کی چیکنگ ہو گی پھر آپ لیبارٹری میں داخل ہو سکیں گے"۔ کیپٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پر موجود کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ مشین میں سے ہلکی سی گونج کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک دیوار میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک خلا سا پیدا ہو گیا۔

"ایک ایک آدمی اندر جائے گا اور جب میں او کے کہوں گا تو آپ نے واپس آ جانا ہے"...... اس کیپٹن نے کنگ اور سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے میں جاتا ہوں"...... سٹارک نے کہا اور قدم بڑھاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ انہیں لے آنے والے نے مشین کا ایک بٹن دبا دیا تو اس پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"او کے"...... اس کیپٹن نے کہا اور دوبارہ وہی بٹن پریس کر دیا۔ سبز بلب بجھ گیا اسی لمحے سٹارک باہر آ گیا۔ اس کے بعد کنگ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی چھت پر ایک چوکور چوکھٹا

سا لگا ہوا تھا۔ جیسے ہی کنگ اس کمرے میں داخل ہوا۔ چھت پر موجود اس چوکھٹے سے تیز روشنی نکل کر اس کے جسم کے گرد ایک لمحے کے لئے پھیلی اور پھر آف ہو گئی۔

"او کے"...... باہر سے اس کیپٹن کی آواز سنائی دی اور کنگ مسکراتا ہوا باہر آ گیا۔ اس کیپٹن نے مشین کے مختلف بٹن پریس کیے تو وہ خلا برابر ہو گیا اور اس کی جگہ سرر کی آواز کے ساتھ مقابل دیوار میں ایک فولادی دروازہ نمودار ہو گیا۔ ایسا دروازہ جیسے بنک کے لاکر ز کا ہوتا ہے۔ اس پر ایک فولادی چکر بھی لگا ہوا تھا۔ دروازے کی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا رسیور ہک کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس کیپٹن نے آگے بڑھ کر ہک سے وہ رسیور اتارا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو کیپٹن پریم چند بول رہا ہوں"...... اس نے کہا تو کنگ اور سٹارک نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ لیکن وہ خاموش رہے تھے۔

"یس کیپٹن دلیپ سنگھ اسٹنڈنگ یو"...... اس رسیور کی ایک سائیڈ سے دوسری آواز سنائی دی۔

"سپیشل پرمٹ ہولڈرز مائیکل اور سائمن تشریف لے آئے ہیں۔ کاغذات بھی او کے ہیں اور میک اپ بھی چیک کر لیا گیا ہے"۔ کیپٹن پریم چند نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے میں دروازہ کھولتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور

اس کے ساتھ ہی اس کیپٹن پریم چند نے اس رسیور کا بٹن آف کیا اور اسے ہک کے ساتھ لٹکا دیا۔ دوسرے لمحے دروازے پر لگا ہوا فولادی چکر خود بخود گھومنا شروع ہو گیا۔ کبھی وہ دائیں طرف گھوم جاتا اور کبھی بائیں طرف۔ تھوڑی دیر بعد وہ رک گیا اور اس کے ساتھ ہی یہ فولادی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیے جناب"...... کیپٹن پریم چند نے کہا اور کنگ اور سٹارک دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ آگے بھی ایک طویل راہداری تھی۔ اس راہداری کی چھت پر بھی جگہ جگہ بلب نصب تھے۔ چنانچہ وہ جیسے جیسے قدم آگے بڑھاتے بلب روشن ہوتے اور پھر ان کے آگے بڑھ جانے کے بعد بجھ جاتے۔ طویل راہداری کا اختتام ایک بار پھر ایک فولادی دروازے پر ہوا۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اب دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ایک نوجوان جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر کیپٹن کے سٹارز موجود تھے کھڑا تھا۔

"آئیے جناب میرا نام کیپٹن دلیپ سنگھ ہے اور میں اس سپیشل لیبارٹری کا سکیورٹی انچارج ہوں"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے سائمن"...... کنگ نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن دلیپ سنگھ نے بڑے

گرمجوشانہ انداز میں سٹارک سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک دروازے کی طرف بڑھا اور اس دروازے سے گزر کر وہ ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں دیواروں کے ساتھ مشینری نصب تھی لیکن ہر مشین پر کور چڑھا ہوا نظر آ رہا تھا وہ اس ہال میں سے گزرتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہوئے تو یہ کمرہ بھی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کا سر آدھے سے زیادہ گنجا تھا آنکھوں پر موٹے شیشوں والی نظر کی عینک تھی۔

"ڈاکٹر راٹھور لیبارٹری انچارج اور ڈاکٹر راٹھور یہ جناب مائیکل اور جناب سائمن سپیشل پرمٹ ہولڈرز"...... دلیپ سنگھ نے اندر داخل ہوتے ہی اس ادھیڑ عمر اور کنگ اور سٹارک کا بیک وقت تعارف کراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر راٹھور اٹھ کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید جناب"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا اور پھر اس نے باری باری ان دونوں سے مصافحہ کیا۔

"تشریف رکھیں"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا اور وہ دونوں سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"مجھے اجازت تاکہ میں اپنے سامنے مشینری پیک کراؤں"۔ کیپٹن دلیپ سنگھ نے کہا تو کنگ بے اختیار چونک پڑا۔

"کس قسم کی مشینری"...... کنگ نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ جائیں کیپٹن میں خود وضاحت کر دوں گا۔ مشینری بے حد

نازک ہے ذرا سی غفلت سے اس کے خراب ہو جانے کا خدشہ ہے"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا اور کیپٹن دلیپ سنگھ مسکراتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کو یہاں آنے کی زحمت ہی اٹھانی پڑی مسٹر مائیکل کیونکہ لیبارٹری آف کر دی گئی ہے۔یہاں کی مشینری پیک ہو رہی ہے۔ایک ہفتے کے اندر اندر ہم یہ لیبارٹری خالی کر دیں گے۔ اس کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یہاں محکمہ موسمیات کا سنٹر بنا دیا جائے"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا تو کنگ اور سٹارک دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیوں۔اس کی وجہ ہمیں تو ایسی کوئی بات نہیں بتائی گئی۔ہمیں تو خصوصی طور پر ایکریمیا سے کال کیا گیا تھا تاکہ ہم یہاں زہریلی گیسوں کے اخراج کی مشینری کو ماہرانہ انداز میں ایڈجسٹ کرا سکیں"۔کنگ نے کہا۔

"جی ہاں مجھے معلوم ہے کہ حکومت نے ایکریمیا سے دو ماہرین طلب کیے ہوئے ہیں اور انہیں سپیشل پرمٹ بھی دے دیئے گئے ہیں۔ صبح ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل احمد خان کا فون آیا کہ ان کا کیپٹن عاشق دونوں ماہرین کو لے کر لیبارٹری پہنچ رہا ہے اور اب آپ تشریف لے آئے ہیں میں نے اس لئے آپ کی آمد کو نہیں روکا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا تھا تاکہ آپ سے اس مشینری کی ایڈجسٹمنٹ کے سلسلے میں تفصیلی ہدایات لے سکوں"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا۔

"لیکن اب آپ تو کہہ رہے ہیں کہ لیبارٹری آف ہو رہی ہے اور وہ سیکورٹی انچارج بھی مشینری پیک کرنے کی بات کر رہے تھے یہ سب کیا اور کیوں ہو رہا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے مسٹر مائیکل کہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ایم وائی خان ہیلی کاپٹر کے حادثے میں اچانک ہلاک ہو گئے ہیں اور یہ لیبارٹری ان کے فارمولے پر کام کرنے کے لئے بنائی گئی تھی لیکن اب اسے قدرت کی ستم ظریفی ہی کہیے کہ جب لیبارٹری کی تمام مشینری نصب ہو گئی تو ڈاکٹر خان مع فارمولے کے ختم ہو گئے اس کے بعد یہ لیبارٹری اور یہ مشینری بے کار ہو گئی اس لئے اسے آف کر دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا۔

"ڈاکٹر ایم وائی خان وہ کون ہیں"...... کنگ نے کہا۔

"بہت بڑے سائنس دان تھے ان کا تعلق پاکیشیا سے تھا"۔ڈاکٹر راٹھور نے جواب دیا۔

"پاکیشیا کا سائنس دان اور یہاں"...... کنگ نے کہا۔

"جی ہاں ان کی خدمات خصوصی طور پر حاصل کی گئی تھیں"۔ڈاکٹر راٹھور نے جواب دیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ملازم اندر داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس پر شراب سے بھرے ہوئے دو جام موجود تھے اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک جام کنگ اور سٹارک کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب کا پورا نام کیا تھا"...... کنگ نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب میں نے تو شروع سے ہی یہی نام سنا تھا"۔ ڈاکٹر راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کنگ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"پھر ہمیں اجازت دیجئے اب ہماری تو یہاں ضرورت ہی نہیں رہی لیکن وہ ہمیں لے آنے والی جیپ تو واپس چلی گئی ہو گی"...... کنگ نے کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ آج رات یہاں رہیں کل آپ کی واپسی کا بندوبست کر دیا جائے گا۔ اب آپ اتنی دور سے آ رہے ہیں تھکاوٹ تو اتاریں"...... ڈاکٹر راٹھور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تھک تو بہرحال گئے ہیں اتنے طویل پہاڑی سفر نے جوڑ جوڑ ہلا دیئے ہیں اور آپ کی بات سن کر تو تھکاوٹ مزید بڑھ گئی ہے"۔ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر راٹھور بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کے احساسات سمجھتا ہوں بہرحال مجبوری ہے"۔ ڈاکٹر راٹھور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارا تو دروازہ کھلا اور وہی آدمی اندر داخل ہوا جو شراب کے جام دے گیا تھا۔

"کیپٹن دلیپ سنگھ کو بلاؤ"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دلیپ سنگھ اندر داخل ہوا۔

"دلیپ سنگھ مہمانوں کو آرام کرنے کے لئے ان کے کمروں تک

پہنچا دو۔ یہ بے حد تھکے ہوئے ہیں اور اب ان کی مہمانداری بھی تمہارے ذمہ ہے۔ انہیں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے"...... ڈاکٹر راٹھور نے کہا۔

"نہیں ہو گی جناب۔ آیئے جناب"...... دلیپ سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کنگ اور سٹارک دونوں اٹھے اور دلیپ سنگھ کے پیچھے چلتے ہوئے وہ اس دفتر سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دلیپ سنگھ انہیں ایک راہداری سے گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔ جہاں دو آرام دہ بیڈ لگے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی میز اور کرسیاں بھی تھیں ایک طرف دو وارڈروب الماریں بھی موجود تھیں۔ ملحقہ باتھ روم بھی تھا۔

"آپ کچھ دیر آرام کر لیجئے جناب میں ایک گھنٹے میں فارغ ہو جاؤں گا پھر آپ کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کروں گا۔ میں بھی یہاں اکیلا پڑا بور ہوتا ہوں"...... دلیپ سنگھ نے کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ کنگ اور سٹارک دونوں ڈھیلے قدموں چلتے ہوئے کرسیوں پر اس طرح ڈھیر ہو گئے جیسے واقعی انتہائی تھکے ہوئے ہوں۔

"یہ کیا ہو گیا باس۔ یہ تو ساری کہانی ہی الٹ گئی۔ یہ ڈاکٹر ایم ذوائی خان یقیناً ڈاکٹر یونس کا ہی نیا نام ہو گا"...... سٹارک نے کہا۔

"ہاں لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات وہ نہیں جو ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ پہلے بھی تو ڈاکٹر یونس کی فرضی موت کا ڈرامہ پاکیشیا میں کھیلا گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی یہی کھیل دوبارہ کھیلا گیا ہو"...... کنگ نے جواب دیا۔

"لیکن باس اگر یہ ڈرامہ ہوتا تو پھر لیبارٹری کی مشینری کیوں پیک کی جاتی۔ اس پیکنگ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی اس بار ایسا ہو گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ پہلے یہ ڈرامہ پاکیشیا سے اسے غائب کرنے کے لئے کھیلا گیا اب کس لئے ڈرامہ کیا گیا ہے"...... سٹارک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس بارے میں علم ہو گیا ہو۔ تم نے اس کے ملازم کو ہلاک کر دیا تھا ہو سکتا ہے اس ملازم کی لاش ملنے پر اس لیبارٹری کی تفصیلی تلاشی لی گئی ہو اور کوئی ثبوت انہیں مل گیا ہو"...... کنگ نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ کافرستان ہی جائیں گے یہاں اپ لینڈ میں ان کے آنے کا تو کوئی جواز ہی نہیں بنتا"۔ سٹارک نے جواب دیا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ اس قدر محنت بھی کی۔ ان دونوں ماہرین کو ہلاک کر کے ان کے کاغذات میں ضروری تبدیلیاں بھی کیں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب کیا کیا جائے کیسے یہ بات کنفرم کی جائے"...... کنگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس اس کیپٹن دلیپ سنگھ کو ٹٹولا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اصل بات سامنے آجائے"...... سٹارک نے کہا۔

"ہاں یہ شکل و صورت سے تو خاصا لالچی سا آدمی لگتا ہے چلو دیکھو۔ بہرحال کنفرمیشن تو کرنی ہی پڑے گی کہ اگر ڈاکٹر یونس واقعی ہلاک ہو

چکا ہے تو اس کا فارمولا تو لازمی حکومت کے پاس ہو گا یا اس لیبارٹری میں موجود ہو گا"...... کنگ نے کہا۔

"اگر فارمولا یہاں موجود ہوتا باس تو پھر لیبارٹری میں نصب شدہ مشینری کیوں پیک کی جاتی۔ اس فارمولے پر دوسرے سائنس دان بھی تو کام کر سکتے ہیں"...... سٹارک نے کہا۔

"لیکن فارمولا تو حکومت کافرستان نے باقاعدہ خریدا ہو گا۔ اس کی لازماً کاپیاں کرائی گئی ہوں گی اور پھر اس کے مطابق یہ مشینری منگوائی گئی ہو گی۔ اس کے بعد اگر وہ ڈاکٹر ہلاک بھی ہو جاتا ہے۔ تب بھی یہ لیبارٹری تو آف نہیں ہو سکتی۔ نہیں سٹارک یہاں واقعی کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے اب ضروری ہو گیا ہے کہ اس دلیپ سنگھ کو ٹٹولا جائے"...... کنگ نے کہا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور دلیپ سنگھ اندر داخل ہوا اب وہ لباس تبدیل کر چکا تھا۔

"ارے آپ اس وقت سے کرسیوں پر بیٹھے ہیں میں تو سمجھا تھا کہ آپ سو گئے ہوں گے"...... دلیپ سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریک میں موجود شراب کی بوتل اٹھائی اور نچلے خانے میں سے تین جام اٹھا کر وہ واپس مڑا اور ان کے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر اس نے جام میز پر رکھے اور پھر بوتل کھول کر اس نے جام بھرنے شروع کر دیئے۔

"ہمیں تو بے حد افسوس ہو رہا ہے کہ ہم ایکریمیا سے سفر کرتے

ہوئے اس ویران علاقے میں آئے بھی ہیں اور یہاں سارا کام ہی ختم ہو
گیا ہے"...... کنگ نے کہا تو دلیپ سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"واقعی کہاں ایکریمیا کی رنگینیاں اور کہاں یہ ویران پہاڑی علاقہ۔
آپ تو واقعی انتہائی بور ہو رہے ہوں گے"...... دلیپ سنگھ نے شراب
کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
"کیا تم کبھی ایکریمیا گئے ہو"...... کنگ نے پوچھا۔
"ہاں میں تین سال ولنگٹن میں رہا ہوں میں وہاں سیکورٹی کورس
کے لئے گیا تھا۔ بس یوں سمجھئے کہ یہ تین سال جیسے میری زندگی کے
یادگار سال تھے۔ خوب دل بھر کر عیش کیا"...... دلیپ سنگھ نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"تم خاصے دلچسپ آدمی ہو اور تمہاری گفتگو بھی ہمیں بے حد پسند
آئی ہے دلیپ سنگھ اگر تم چاہو تو تمہیں مستقل طور پر ایکریمیا
ایڈجسٹ کرایا جا سکتا ہے"...... کنگ نے کہا تو دلیپ سنگھ بے اختیار
چونک پڑا۔
"وہ کیسے میں تو کافرستان حکومت کا ملازم ہوں اور ملازمت بھی
ملٹری کی ہے"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔
"سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ہمارے ادارے کے ہاتھ بڑے لمبے ہیں کہ
ہم چاہیں تو تمہیں وہاں سے چھڑوا کر بھی اپنے ادارے میں ملازم رکھوا
سکتے ہیں اور تم چاہو تو ڈیپوٹیشن پر تمہیں ایکریمیا بھجوایا جا سکتا ہے۔
ویسے اگر وہاں مستقل ملازمت دی جائے تو تمہارے صحیح معنوں میں

عیش ہو جائیں گے۔ لاکھوں ڈالر معاوضہ فی ہفتہ بھی ملے گا۔ ایکریمیا
کی شہریت بھی اور اگر تم شادی شدہ ہو تو تمہاری بیوی اور بچوں کی
شہریت کا بھی انتظام ہو جائے گا"...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا
تو دلیپ سنگھ کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔
"شادی تو میں نے کی ہی نہیں میں اس قسم کی پابندیوں سے بھاگتا
ہوں لیکن کیا واقعی ایسا ممکن بھی ہے"...... دلیپ سنگھ نے ایسے لہجے
میں کہا جیسے اسے کنگ کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔
"تمہارا کیا خیال ہے کہ ایکریمیا سے ہم تمہاری اس قدر خفیہ
لیبارٹری میں ایسے ہی پہنچ گئے ہیں"...... کنگ نے جواب دیا تو دلیپ
سنگھ بے اختیار چونک پڑا۔
"ہاں واقعی۔ اس لیبارٹری کو تو واقعی انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا لیکن
پھر بھی یہ خفیہ نہ رہ سکی"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو کنگ اور سٹارک
دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔
"کیا مطلب کیسے خفیہ نہ رہ سکی"...... کنگ نے کہا۔
"چھوڑیں یہ سرکاری راز ہیں آپ بتائیں کیا واقعی آپ میرا مستقل
بندوبست ایکریمیا کرا سکتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... دلیپ
سنگھ نے کہا۔
"بالکل ہو سکتا ہے لیکن دلیپ سنگھ ہم نے تو اتنی دیر میں تمہیں
اپنا سمجھ کر اس قدر زبردست آفر بھی کر دی لیکن تم ہمیں بہرحال غیر
سمجھتے ہو اور شاید ناقابل اعتبار بھی"...... کنگ نے برا سا منہ بناتے

ہوئے کہا۔

" ارے میں نے ایسی کون سی بات کہہ دی ہے جناب جس سے آپ نے یہ غلط اندازہ لگالیا ہے "...... دلیپ سنگھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تم نے ابھی خود کہا ہے کہ یہ سرکاری راز ہیں۔ کیا ہم غیر سرکاری آدمی ہیں کیا ہمیں تمہاری ملٹری انٹیلی جنس نے ہائر نہیں کیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ کیا تمہیں ہم پر اعتماد نہیں ہے "...... کنگ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو دلیپ سنگھ بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ تو خواہ مخواہ ناراض ہو گئے ہیں کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے "...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

" او کے ٹھیک ہے۔ پھر ہماری طرف سے بھی معذرت قبول کرو ہم بھی تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتے "...... کنگ نے جواب دیا۔

" حیرت ہے آپ تو واقعی ناراض ہو گئے ہیں۔ یہ واقعی ایک سرکاری راز ہے اور وہ یہ کہ اس لیبارٹری کے بارے میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو علم ہو گیا ہے اس لئے یہ لیبارٹری بند کی جا رہی ہے بس اتنی سی بات ہے لیجئے اب تو میں نے بتا دی ہے یہ بات اب تو آپ کی ناراضگی دور ہو جانی چاہئے "...... دلیپ سنگھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ تو کیا حکومت کافرستان پاکیشیائی ایجنٹوں سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ انہیں معلوم ہونے پر لیبارٹری ہی بند کی جا رہی ہے "...... کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں چونکہ ڈاکٹر یونس مم میرا مطلب ہے ڈاکٹر ایم وائی خان

اصل میں پاکیشیا کے رہنے والے تھے اور انہوں نے اپنا فارمولا وہیں مکمل کیا تھا پھر حکومت کافرستان نے ان کا فارمولا بھی خرید لیا اور انہیں بھی یہاں بلوا لیا لیکن حکومت کافرستان کو معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آسانی سے ڈاکٹر اور اس کے فارمولے کا پیچھا نہ چھوڑیں گے اس لئے وہاں پاکیشیا میں ایکسیڈنٹ ظاہر کر کے ڈاکٹر کی موت کا باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا اور اس کے بعد مزید تسلی کے لئے لیبارٹری کافرستان میں بنانے کی بجائے یہاں حکومت اپ لینڈ سے مل کر خفیہ لیبارٹری بنائی گئی لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ڈاکٹر اور اس لیبارٹری کا کھوج نکال لیا ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ جب تک پاکیشیائی ایجنٹ مطمئن نہ ہو جائیں تب تک لیبارٹری آف کر دی جائے اس لئے اب لیبارٹری آف کی جا رہی ہے "...... دلیپ سنگھ نے از خود تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر راٹھور تو کہہ رہا تھا کہ چونکہ ڈاکٹر ایم وائی خان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اس لئے لیبارٹری آف کی جا رہی ہے "...... کنگ نے کہا۔

" انہیں تو اصل بات کا علم ہی نہیں۔ اصل بات کا وزیر اعظم، ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ سائنس لیبارٹریز کے چیف کرنل نوشاد اور مجھے علم ہے اور مجھے بھی اس لئے علم ہے کہ ڈاکٹر خان نے اپنی اور کرنل نوشاد سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل مجھے بتا دی تھی۔ پھر وزیر اعظم صاحب کی کال آئی تو میں اس وقت ڈاکٹر خان کے پاس

موجود تھا۔ لیکن میں نے بھی یہ راز کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ اب آپ چونکہ ناراض ہو گئے تھے اور پھر آپ نے واپس ایکریمیا چلے جانا ہے اس لئے میں نے آپ کو اس راز میں شامل کر لیا ہے"۔ دلیپ سنگھ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر خان کی موت کا ایک بار پھر ڈرامہ کھیلا گیا ہے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو مطمئن کیا جاسکے۔ بیچارہ ڈاکٹر خان کتنی بار مرے گا"...... کنگ نے کہا تو دلیپ سنگھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی دو بار تو مر چکا ہے"...... دلیپ سنگھ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر خان کو آخر کہیں نہ کہیں تو رکھا ہی جائے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں بھی تو پہنچ سکتے ہیں۔ اگر انہیں پہلے ڈرامے کا علم ہو گیا ہے تو دوسرے کا بھی ہو سکتا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"میں نے تو ڈاکٹر خان سے کہا تھا کہ وہ کافرستان کی بجائے ایکریمیا چلا جائے اور مجھے بھی بطور باڈی گارڈ ساتھ لے جائے اس نے پرائم منسٹر سے بات بھی کی لیکن پرائم منسٹر صاحب اس کی بات ٹال گئے اس طرح میرا سکوپ بھی ختم ہو گیا"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ تمہارا سکوپ ہمارے ذمہ رہا۔ ہم یہاں سے واپس جاتے ہی سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ تمہیں ایکریمیا بلوائیں گے اور یہ ہمارے لئے انتہائی معمولی کام ہے اور میرا وعدہ کہ ایسا ہو گا اور بہت جلد ہو گا"...... کنگ نے کہا تو دلیپ سنگھ کا چہرہ فرط مسرت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ آپ کی انتہائی مہربانی میں آپ کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا۔ مجھے ذاتی طور پر ایکریمیا بے حد پسند ہے۔ انسان کو عیش کرنے کی جو آزادی وہاں مل سکتی ہے وہ دنیا کے کسی ملک میں نہیں مل سکتی اور زندگی تو ایک ہی بار ملتی ہے"...... دلیپ سنگھ نے کہا اور کنگ اور سٹارک دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اب ڈاکٹر ایم وائی خان کو کہاں رکھا گیا ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کنگ نے کہا۔

"اوہ نہیں یہ انتہائی اعلیٰ سطحی معاملہ ہے ویسے کرنل نوشاد کو اس بارے میں علم ہو گا اور کسی کو نہیں ہو سکتا"...... دلیپ سنگھ نے جواب دیا۔

"کرنل نوشاد کافرستان میں رہتے ہیں یا اپ لینڈ میں"...... کنگ نے پوچھا۔

"کافرستان میں"...... دلیپ سنگھ نے جواب دیا وہ ایکریمیا جانے کے شوق میں انہیں سب کچھ اس طرح بتائے چلا جا رہا تھا جیسے ان کے لئے باقاعدہ مخبری کرتا رہا ہو۔

"کرنل نوشاد رہتا کہاں ہے تاکہ ہم اس سے بات کر کے تمہیں ایکریمیا بھجوا سکیں"...... کنگ نے کہا۔

"ارے نہیں اس سے بات نہ کرنا وہ مجھے ایکریمیا کبھی نہیں بھجوائے گا وہ بے حد سخت آدمی ہے"۔ دلیپ سنگھ نے کہا تو کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اپنی فیملی سمیت سورن مندر کالونی میں اپنی ذاتی کوٹھی میں رہتا ہے کوٹھی کا نام بھی "شانتی والا" ہے۔ کرنل نوشاد جدی پشتی رئیس آدمی ہے نوکری تو وہ شوق کی خاطر کرتا ہے"...... دلیپ سنگھ نے کہا اور کنگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ جو کچھ وہ معلوم کرنا چاہتے تھے وہ انہوں نے پوری تفصیل کے ساتھ دلیپ سنگھ سے معلوم کر لیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دلیپ سنگھ ان سے ایک بار پھر ایکریمیا لے جانے کا وعدہ لے کر چلا گیا۔

"اس قدر احمق آدمی بھی سیکورٹی انچارج ہو سکتا ہے"...... دلیپ سنگھ کے جانے کے بعد سٹارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کنگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ایکریمیا جا کر عیش کرنے کے چکر میں پاگل ہو رہا ہے ورنہ وہ خاصا ہوشیار اور ذہین آدمی ہے دوسری بات یہ کہ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہیں ہے کہ ہم وہ نہیں ہیں جنہیں حکومت کافرستان نے خصوصی طور پر یہاں زہریلی گیسوں کے اخراج کے لئے ایکریمیا سے طلب کیا تھا اس لحاظ سے وہ ہمیں اپنا ہی آدمی سمجھ رہا ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"ویسے باس ہمیں جس قدر جلد ہو سکے یہاں سے نکل جانا چاہئے کیونکہ اصل آدمیوں کی لاشیں اگر دستیاب ہو گئیں تو سارا معاملہ کھل بھی سکتا ہے"...... سٹارک نے کہا۔

"فکر مت کرو میں نے ان کے چہرے اور دوسرے شناختی نشانات اس حد تک مسخ کر دیئے تھے کہ ان کی شناخت ہو ہی نہیں سکتی"۔ کنگ نے جواب دیا اور سٹارک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ویسے باس یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ دونوں ماہرین خود ہی ہوٹل میں ہم سے آٹکرائے اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ انہیں لیبارٹری میں جانے کے لئے خصوصی پرمٹ مل چکے ہیں اور وہ فوج کے کیپٹن کے ساتھ وہاں جائیں گے ورنہ اس لیبارٹری تک پہنچنا تو ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا"...... سٹارک نے کہا۔

"قدرت بعض اوقات عجیب انداز میں مدد کرتی ہے۔ بہرحال یہاں آنا بے حد مفید ثابت ہوا ہے ورنہ ہمیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا کہ ڈاکٹر یونس کہاں ہے اب کرنل نوشاد کے ذریعے آسانی سے اس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"باس وہ پاکیشیائی ایجنٹ کون ہوں گے جن سے خوفزدہ ہو کر یہ لوگ اس حد تک انتہائی اقدام کرنے پر تل گئے ہیں"...... سٹارک نے کہا۔

"وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس جس سے ڈارک لائف کا آسکر خوفزدہ تھا لیکن ہمارے مقابلے میں ان کی کیا حیثیت ہے۔ تم نے دیکھا کہ جو کامیابیاں ہم نے حاصل کر لی ہیں وہ شاید اس کا تصور بھی نہ کر سکتے ہوں"...... کنگ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور سٹارک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

بلیک زیرو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند لمحوں تک
اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر گرد کی دبیز تہہ چھائی ہوئی ہو
لیکن پھر آہستہ آہستہ گرد چھٹتی چلی گئی اور اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اس
نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے
اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا کہ وہ ایک کرسی پر بندھا بیٹھا
ہے۔ یہ احساس ہوتے ہی اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور
دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا وہ
ایک خاصے بڑے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی کرسی پر رسیوں سے
بندھا بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر توصیف بھی رسیوں سے
بندھا ہوا موجود تھا توصیف کی آنکھیں بھی آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں
وہ بھی ہوش میں آ رہا تھا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ یہ حالت دیکھ
کر بلیک زیرو کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ یہ کیا ہوا ہے۔ اسے یاد تھا کہ
اس نے اور توصیف نے کرنل احمد کے ساتھ ہوٹل میں رات کا کھانا
کھایا اور پھر کرنل احمد حسب پروگرام واپس چلا گیا جب کہ توصیف
کے آدمی راستے میں موجود تھے جنہوں نے کرنل احمد کو بے ہوش کر
کے اسے اغوا کیا اور ہیڈ کوارٹر جہاں بلیک زیرو رہائش پذیر تھا پہنچا
دیا۔ توصیف بھی وہاں پہنچ گیا اور اس کے بعد انہوں نے میک اپ کر
کے اور لباس بدل کر کرنل احمد کو ہوش میں لے آ کر اس سے پوچھ گچھ
کی۔ کرنل احمد نے انتہائی شرافت سے انہیں سپیشل لیبارٹری کے
بارے میں پوری تفصیل بتا دی تو بلیک زیرو نے کرنل احمد کو بے
ہوش کیا اور پھر اس بے ہوشی کے عالم میں توصیف اسے کار میں ڈال
کر واپس اس جگہ لے گیا جہاں کرنل احمد کی کار موجود تھی اور اسے
اس کی کار میں ڈال کر وہ واپس آ گیا اور پھر رات گئے تک وہ دونوں صبح
لیبارٹری تک پہنچنے اور اس میں داخل ہونے کی پلاننگ بناتے رہے۔
اس کے بعد بلیک زیرو اپنے کمرے میں آ کر سو گیا۔ چونکہ انہیں پلان
بناتے اور باتیں کرتے رات کافی گزر گئی تھی اس لئے توصیف نے بھی
گھر جانے کی بجائے رات وہیں سونے کا پروگرام بنا لیا تھا وہ پوری طرح
مطمئن تھے کہ کرنل احمد کو کسی صورت یہ خیال بھی نہیں آ سکتا کہ
اسے اغوا کرنے والے اور اس سے پوچھ گچھ کرنے والے توصیف اور
اس کا دوست ظاہر ہو سکتے ہیں لیکن اب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اور
توصیف یہاں رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے۔ اسی لمحے توصیف

کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ۔یہ میں کہاں ہوں۔یہ کیا ہے"...... توصیف نے ہوش میں آتے ہی کہا اور پھر جیسے ہی اس نے گردن موڑ کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا وہ بری طرح چونک پڑا۔

"آپ بھی۔مگر یہ سب کیا ہے"...... توصیف نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری اپنی سمجھ میں نہیں آ رہی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ بلیک زیرو اس دوران اپنے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش میں بھی مصروف رہا تھا لیکن رسیاں اس ماہرانہ انداز میں باندھی گئی تھیں کہ وہ کسی طور پر بھی اس کی انگلیوں کی گرفت میں نہ آ رہی تھیں۔پہلے ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھے گئے تھے پھر انہیں کرسیوں پر بٹھا کر ان کے جسموں کو رسیوں سے باندھا گیا تھا البتہ صرف ان کا اوپر والا جسم ہی رسیوں سے باندھا گیا تھا ٹانگیں آزاد تھیں شاید انہیں باندھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی۔بلیک زیرو کچھ دیر تک کوشش کرتا رہا لیکن جب وہ اپنی کوشش میں ناکام ہو گیا تو اس نے سوچا کہ وہ کرسی کو پیچھے گرا کر رسیوں پر زور دے اس طرح رسیاں لامحالہ ڈھیلی پڑ جائیں گی اور وہ اس سے نکلنے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادے پر عمل کرتا اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے

سے کھلا اور دو فوجی اندر داخل ہوئے۔ دونوں کے جسموں پر فوجی یونیفارم تھی۔آگے والے کے کاندھوں پر موجود سٹارز سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کرنل ہے۔جب کہ اس کے پیچھے آنے والا کاندھوں پر موجود سٹارز کے لحاظ سے کیپٹن تھا اور بلیک زیرو انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا کہ دونوں کا تعلق کافرستان سے ہے کیونکہ کافرستانی فوج کی یونیفارم اور سٹارز مخصوص تھے آگے آنے والا کرنل ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اس طرح غور سے ان دونوں کو دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی آدمی کو دیکھ رہا ہو۔جب کہ پیچھے آنے والے کیپٹن نے ایک کونے میں پڑی ہوئی دو کرسیاں اٹھائیں اور ان کے سامنے رکھ دیں۔

"بیٹھیں کرنل"...... کیپٹن نے کہا تو کرنل پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ دوسری کرسی پر وہ کیپٹن خود بیٹھ گیا۔

"تو تم ہو وہ پاکیشیائی ایجنٹ جنہوں نے کرنل احمد سے سپیشل لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... کرنل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں کہ آپ کون ہیں اور یہ ہمیں اس طرح رسیوں سے کیوں یہاں باندھ رکھا ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام کرنل نوشاد ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے کیپٹن سریندر اور تم دونوں اس وقت کافرستان میں ہماری قید میں ہو"...... کرنل نوشاد جس کے بھاری جبڑے اور آگے کی طرف بڑھی ہوئی تھوڑی بتا

رہی تھی کہ وہ انتہائی سفاک اور بے رحم آدمی ہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمارا قصور کیا ہے۔ ہم تو اپ لینڈ کے شہری ہیں۔ ہم تو کرنل طارق سے ملنے گئے تھے پھر کرنل احمد سے ملاقات ہوئی ہم نے انہیں کھانے کی دعوت دی۔ کرنل احمد نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا اس کے بعد کرنل احمد واپس چلے گئے اور ہم بھی اپنی رہائش گاہ پر آگئے۔ اب ہماری آنکھیں اس صورت میں کھلی ہیں۔ آپ کرنل احمد سے پوچھ لیں کہ ہماری ان سے کیا باتیں ہوئی ہیں۔ ہمیں کسی لیبارٹری سے کیا واسطہ" .... بلیک زیرو نے کہا تو کرنل نوشاد بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں نے تو سنا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ بے حد ذہین تیز اور ہوشیار ہوتے ہیں لیکن تم تو مجھے احمقوں کے سردار لگتے ہو۔ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہمیں بھی معلوم ہے لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ جس گروپ نے کرنل احمد کو ان کی کار سے اغوا کر کے تمہاری رہائش گاہ پر پہنچایا تھا اسے ہم نے ٹریس کر لیا تھا اس کے بعد ساری کہانی سامنے آگئی اور ہمارے پاس یہ مصدقہ اطلاع موجود ہے کہ یہ تمہارا ساتھی جس کا نام توصیف ہے اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ ہمارے آدمیوں نے رات کے وقت تمہاری رہائش گاہ پر ریڈ کیا وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلائی اور پھر تمہیں اس بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے نکال

کر خصوصی ہیلی کاپٹر یہاں لے آیا گیا ہے اور اب تم ہمارے سامنے موجود ہو" .... کرنل نوشاد نے کہا۔

" تمہارا تعلق ملٹری کے کس شعبے سے ہے" .... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ انٹیلی جنس میں ایک شعبہ خصوصی طور پر قائم کیا گیا ہے جس کے ذمے سائنسی لیبارٹریز کی حفاظت ہے میں اس کا چیف ہوں۔ اب بہتر یہی ہے کہ تم بھی اپنا تعارف کرا دو کہ کیا تمہارا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" .... کرنل نوشاد نے کہا۔

" سیکرٹ سروس والے ہماری طرح احمق نہیں ہو سکتے کرنل نوشاد کہ اتنی آسانی سے پکڑے جا سکیں۔ ہمارا واقعی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہے ہم اپ لینڈ میں ایکریمین مفادات کے لئے کام کرتے ہیں۔ ایکریمیا کو اطلاع ملی ہے کہ کافرستان اپ لینڈ کی حکومت کے ساتھ مل کر ایک خفیہ لیبارٹری قائم کر رہا ہے اس نے ہمیں کہا کہ ہم اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کریں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" بکواس مت کرو۔ ایکریمیا کو کیا ضرورت ہے تم جیسے احمقوں کو ایجنٹ بنانے کی صاف بات کر دو ورنہ پھر تمہارے چیخیں سننے والے کان بھی بہرے ہو جائیں گے" .... کرنل نوشاد نے اس بار غراتے

ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم اگر چاہو تو ہم اپنی بات کی تصدیق بھی کرا سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"کس طرح"...... کرنل نوشاد نے چونک کر پوچھا۔
"کرنل طارق کو یہاں لے آؤ اور ہمارے سامنے بٹھا کر بات کرو وہی ہمارا لیڈر ہے اسی کے ذریعے ہم نے کرنل احمد والی پلاننگ کی تھی تمہیں ثبوت مل جائے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ لیبارٹری کی تفصیلات راتوں رات کرنل طارق کو پہنچ چکی ہیں اور وہ اسے ایکریمیا شفٹ کر دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔ پھر تو کرنل طارق کو فوری طور پر حراست میں لینا ہوگا"...... کرنل نوشاد نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن سریندر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔
"کیپٹن سریندر ان کی رسیاں چیک کرو انہوں نے کوئی گڑبڑ تو نہیں کی"...... کرنل نوشاد نے کیپٹن سریندر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس سر"...... کیپٹن سریندر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ دونوں کی کرسیوں کی پشت پر آیا اور پھر باقاعدہ ہاتھ لگا کر گانٹھوں کی چیکنگ شروع کر دی۔
"اوکے ہیں سر"...... کیپٹن سریندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسیوں کے پیچھے سے نکل کر آگے کھڑے کرنل نوشاد کے پاس آ گیا۔

"اوکے اب تم نے باہر نگرانی کرنی ہے۔ یہ دونوں کسی صورت بھی رہا نہیں ہونے چاہئیں۔ جب تک کرنل طارق یہاں نہ پہنچ جائے۔ کرنل طارق اگر واقعی ایکریمین ایجنٹ ہے تو پھر ہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ یاد رکھو اگر یہ فرار ہو گئے تو تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... کرنل نوشاد نے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں سر یہ یہاں سے ہل بھی نہ سکیں گے"۔ کیپٹن سریندر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان دونوں کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا اور باہر سے چٹخنی لگانے کی آواز بھی صاف سنائی دی اس کے بعد ہلکے سے قدموں کی آواز ابھری اور پھر معدوم ہو گئی۔
"آپ نے کمال کیا طاہر صاحب کہ انہیں اس طرح چکر دے دیا لیکن یہ لوگ کرنل طارق کو تو فوری طور پر یہاں منگوا لیں گے پھر"...... توصیف نے کہا۔
"ہمیں وقت چاہئے تھا وہ مل گیا ہے اور ہمارے لئے یہی وقت ہی قیمتی ہے"...... طاہر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر زمین پر رکھ کر ان پر زور ڈالا تو اس کی کرسی چند لمحوں تک ڈولتی رہی پھر ایک دھماکے سے پیچھے جا گری۔ بلیک زیرو پشت کے بل نیچے جا گرا تھا۔ اس نے نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور اس کی ٹانگیں اس کے جسم کے اوپر سے گزر کر پیچھے جا لگیں۔ دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر سیدھا ہو

گیا۔ توصیف حیرت بھرے انداز میں یہ سب ہوتا دیکھ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک بار پھر پہلے کی طرح الٹی قلا بازی کھائی اور پھر سیدھا ہو گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی جمنازیم میں ورزش کر رہا ہو۔ وہ مسلسل ایسا کرتا رہا اور تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے پیر سیدھے کیے اور پھر اس کا جسم اس طرح ڈھیلی پڑی ہوئی رسیوں میں سے گھسٹتا ہوا آگے کی طرف کھسکنے لگا جیسے رسیوں کے جال میں سے کوئی نکلتا ہے اور چند لمحوں کی بھرپور کوشش کے بعد وہ کرسی کی گرفت سے نکل کر آگے فرش پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ چونکہ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے وہ ایک بار تو لڑکھڑایا لیکن پھر اس کا جسم سنبھل گیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے توصیف کی طرف بڑھ آیا۔

"گانٹھ کو منہ سے کھولو"...... بلیک زیرو نے اس کے قریب جا کر اس کی طرف پشت کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک قدم آگے بڑھا کر اس نے دونوں بازو ذرا سے اوپر اٹھا دیئے تاکہ رسی کی گانٹھ توصیف کے منہ تک پہنچ جائے اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد گانٹھ کھل گئی اور بلیک زیرو کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے۔ اس نے تیزی سے پہلے اپنی کلائیاں مسلیں اور پھر وہ توصیف کی کرسی کے عقب میں آ گیا۔ چند لمحوں بعد توصیف بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو کر اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اب اس کے صرف دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے

پھر بلیک زیرو نے اس کے دونوں ہاتھ بھی کھول دیئے۔

"آپ نے کمال کر دیا ہے طاہر صاحب کرسی تو نہیں ٹوٹی پھر رسیاں کیسے ڈھیلی ہو گئیں"...... توصیف نے فرش پر الٹی پڑی ہوئی کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر ٹوٹ جاتی تو پھر کام جلدی ہو جاتا۔ اب ذرا زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ لیکن قلا بازیاں کھانے کی وجہ سے جسم کا دباؤ رسیوں پر بار بار پڑا تو بہرحال انہوں نے ڈھیلا ہونا ہی تھا۔ انہوں نے دراصل حماقت کی کہ ٹانگیں نہیں باندھیں ورنہ یہ نسخہ بے کار ہو جاتا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بلیک زیرو کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ بلیک زیرو نے توصیف کی رسیاں کھولنے کے بعد اپنے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی تمام جیبیں خالی تھیں۔

"دروازہ تو باہر سے بند ہے اور کرسی گرنے کا دھماکہ سن کر بھی کوئی نہیں آیا اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی تہہ خانہ ہے اور لوگ اوپر اور فاصلے پر موجود ہیں"...... توصیف نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے بھی یہی خطرہ تھا کہ کرسی کا دھماکہ سن کر کوئی آ نہ جائے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ دروازہ واقعی باہر سے بند تھا اور دروازے میں لاک بھی نہ تھا بلکہ باہر سے باقاعدہ چٹخنی لگائی گئی تھی۔ بلیک زیرو نے ادھر ادھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر اس کی

نظریں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے روشن دان پر جم گئیں اس روشن دان
سے بیرونی روشنی اندر آرہی تھی لیکن روشن دان میں لوہے کی مضبوط
سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔

"تم مجھے کاندھے پر اٹھا سکتے ہو"...... بلیک زیرو نے توصیف سے
کہا۔

"ہاں کیوں کیا آپ روشن دان تک پہنچنا چاہتے ہیں مگر اس میں تو
سلاخیں لگی ہوئی ہیں"...... توصیف نے کہا۔

"سلاخوں کے سرے ہی دیواروں میں دبے ہوئے ہوں گے زور
لگانے سے انہیں اکھاڑا تو جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کرسی اٹھا کر اس دروازے پر مارنا شروع
کر دیں اس طرح لازماً دھماکے کی آوازیں ان تک پہنچ جائیں گی اور پھر
جو اندر آئے اسے قابو میں کر لیا جائے"...... توصیف نے کہا۔

"چلو ایسا کر کے دیکھ لیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور آگے
بڑھ کر اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے دروازے کے پاس لے جا کر
اس نے پوری قوت سے اسے دروازے پر مارا۔ دروازہ چونکہ لوہے کا بنا
ہوا تھا اس لئے اس کرسی کے ٹکرانے سے کافی زوردار گونج سنائی دی۔
بلیک زیرو نے ایک بار پھر کرسی ماری اور پھر وہ مسلسل ایسا کرنے لگا
لیکن کافی دیر تک ایسا کرنے کے باوجود جب دوسری طرف سے کوئی
آواز سنائی نہ دی تو بلیک زیرو نے کرسی اٹھائی اور اس روشن دان کے
نیچے رکھ کر وہ اس پر چڑھا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے جسم کو زور سے

اوپر کی طرف اچھالا اور اس کے ہاتھ روشن دان میں موجود سلاخوں تک
پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے وہ ان سلاخوں کو پکڑے ہوا میں لٹکا ہوا تھا۔ اس
نے اسی طرح لٹکے ہوئے انداز میں بازوؤں کی پوری قوت لگا کر
سلاخوں کو اپنی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے لیکن سلاخیں اس قدر
مضبوطی سے نصب تھیں کہ باوجود کافی کوشش کے ان میں معمولی سا
فرق بھی نہ پڑا تو بلیک زیرو نے ہاتھ چھوڑے اور اچھل کر نیچے کھڑا ہو
گیا۔

"اب کیا کیا جائے مجھے تو یوں لگتا ہے کہ ہم اس پوری عمارت میں
اکیلے ہوں جب کہ وہ کرنل نوشاد اس کیپٹن سرہندر کو تو یہی کہہ رہا تھا
کہ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت ہماری نگرانی کرنی ہے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ یہ بات کر کے ہمیں ڈاج دینا چاہتا ہو ورنہ اس قدر
زوردار دھماکوں کی آواز سن کر کوئی نہ کوئی تو بہرحال آ ہی جاتا"۔
توصیف نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ
ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس نے دروازے کی
ساخت کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن چند لمحوں بعد اس نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ دروازے کی ساخت ایسی تھی کہ نہ
اسے اکھیڑا جا سکتا تھا اور نہ باہر ہاتھ نکال کر اسے کھولا جا سکتا تھا۔

"طاہر صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں اب ان کی آمد کا انتظار ہی
کرنا پڑے گا"...... توصیف نے کہا۔

"نہیں کرنل نوشاد آیا تو اس کے ساتھ اور بہت سے لوگ بھی ہوں گے اور ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اس لئے ہم پھنس بھی سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور ایک بار پھر روشن دان کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"گڈ شو خواہ مخواہ ہم پریشان ہو رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی ترکیب سمجھ میں آ گئی ہے"...... توصیف نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں بالکل سیدھی سی بات تھی جو سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کرسی کے ساتھ بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ رسیاں کھول کر اس نے انہیں سیدھا کیا۔ اور پھر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ گانٹھ دینی شروع کر دی۔ توصیف خاموش کھڑا حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے سمجھ نہیں آ رہی کہ بلیک زیرو کیا کرنا چاہتا ہے۔ بلیک زیرو نے رسی تیار کی اور پھر وہ اسے اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسی کے ایک سرے کو دروازے کے اندر کی طرف لگے ہوئے ہینڈل میں ڈال کر اس کے ساتھ گانٹھ لگا دی۔ پھر باقی رسی اٹھائے وہ روشن دان کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ میرے کاندھے پر چڑھ کر یہ رسی اس روشن دان کی دو سلاخوں کے پیچھے سے گزار دو"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے بیٹھ گیا تو توصیف اس کے کاندھے پر چڑھا اور بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ توصیف اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے رسی کا سرا روشن دان کی دو سلاخوں کے پیچھے سے گزارا اور پھر اچھل کر نیچے اتر آیا۔ بلیک زیرو نے اس کے ہاتھ سے رسی لے کر اسے کھینچنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد رسی تن گئی۔ اب رسی کا ایک سرا دروازے کے ہینڈل سے بندھا ہوا تھا جب کہ رسی گھومتی ہوئی روشن دان کی دو سلاخوں کے پیچھے سے گزر کر آ رہی تھی اور باقی رسی بلیک زیرو کے ہاتھ میں تھی جب کہ توصیف ابھی تک حیرت بھرے انداز میں کھڑا یہ عجیب و غریب کھیل دیکھ رہا تھا۔

"آپ آخر کرنا کیا چاہتے ہیں"...... توصیف سے جب رہا نہ گیا تو آخر کار وہ بول ہی پڑا۔

"ابھی دیکھنا کیا ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسی کا دوسرا سرا دوبارہ اس ہینڈل کے ساتھ باندھا۔

"دیکھو اس دروازے کے دو پٹ ہیں۔ ایک کو رسی کے ساتھ میں نے جکڑ دیا ہے۔ رسی چونکہ سائیڈ پر جا رہی ہے اس لئے اس کا زور سائیڈ پر جائے گا جب کہ دوسرے پٹ کے ہینڈل کو میں جب پکڑ کر دوسری طرف جھٹکے دوں گا تو باہر موجود چٹخنی لامحالہ اس لوہے کے سرکل سے باہر آ جائے گی جس میں وہ پھنسی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور

وہ سرا ہینڈل پکڑ کر اس نے ایک زور دار جھٹکا دیا تو دروازہ تھوڑا سا کھلا اور پھر بند ہو گیا۔ بلیک زیرو نے دوسرا جھٹکا دیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ دروازے کا ایک پٹ کھلتا چلا گیا۔ چٹخنی واقعی نکل آئی تھی اور توصیف کی آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"یہ تو واقعی سامنے کی بات تھی"...... توصیف نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"کام اگر ٹیکنیک کو مدنظر رکھ کر کیا جائے تو آسانی سے ہو جاتا ہے ویسے اگر ہم ہینڈل کو پکڑ کر زور لگاتے رہتے تو یہ چٹخنی کبھی نہ کھل سکتی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور دروازہ کراس کر کے دوسری طرف آ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی بند راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اوپر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچے۔ بلیک زیرو نے دروازہ کھولا تو وہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا۔ بلیک زیرو نے سر باہر نکال کر دیکھا۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کمرے میں آ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے اس چھوٹی سی عمارت کو گھوم کر چیک کر لیا وہاں واقعی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ باہر پھاٹک کے پاس آئے۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی باہر سے بند تھی جب کہ بڑا پھاٹک اندر سے بند تھا۔ بلیک زیرو نے بڑا پھاٹک کھولا اور باہر جھانکا تو اس نے دیکھا کہ یہ عمارت کسی کالونی میں واقع ہے۔ باہر سڑک پر ٹریفک آ جا رہی تھی۔

"آؤ"...... بلیک زیرو نے پیچھے مڑ کر توصیف سے کہا اور وہ تیزی سے باہر نکل کر سڑک کراس کرتے ہوئے دوسری طرف پہنچ گئے۔

"یہ تو واقعی کافرستان ہے طاہر صاحب"...... توصیف نے کہا اس کی نظریں سامنے ایک چھوٹے سے ریستوران کے بورڈ پر جمی ہوئی تھیں جس پر کافرستان دارالحکومت کا نام درج تھا۔

"ٹھیک ہے جلدی چلو ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ وہ لوگ کسی بھی لمحے آ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کالونی سے نکل کر بڑی شاہراہ پر پہنچ چکے تھے۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ ٹیکسی کو اشارہ توصیف نے کیا تھا۔

"مین مارکیٹ میں میرا آدمی موجود ہے وہاں پہنچ کر ہمیں سب کچھ مل سکتا ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ چاہتا تو ناٹران کی خدمات بھی حاصل کر سکتا تھا لیکن وہ خود اس انداز میں سامنے نہ آنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں مین مارکیٹ کے بیرونی سٹاپ پر پہنچا دیا۔ ٹیکسی رش کی وجہ سے اندر نہ جا سکتی تھی۔

"آپ یہاں ٹھہریں میں آ رہا ہوں"...... توصیف نے ٹیکسی سے اترتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ بلیک زیرو ٹیکسی کے اندر بیٹھا رہا تھا اس لئے ٹیکسی ڈرائیور بھی خاموش اپنی سیٹ پر بیٹھا رہا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد توصیف واپس آ گیا۔

"روپ کالونی چلو"...... توصیف نے ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹیکسی بیک کر کے اس نے ایک بار پھر سڑک پر ڈال دی۔ تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک جدید تعمیر شدہ کالونی میں پہنچ گئے۔ توصیف نے ٹیکسی ایک ریستوران کے سامنے رکوائی اور پھر وہ نیچے اتر گیا۔ بلیک زیرو بھی خاموشی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ توصیف نے میٹر دیکھ کر نہ صرف کرایہ ادا کیا بلکہ بھاری ٹپ بھی دے دی تو ٹیکسی ڈرائیور سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا۔

"آیئے"...... ٹیکسی آگے بڑھنے کے بعد توصیف نے کہا اور وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد توصیف ایک چھوٹی کوٹھی کے گیٹ پر رکا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

"یہ کارڈ"...... توصیف نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر فون بھی آگیا ہے۔ میری ضرورت ہوگی یا میں جاؤں"۔ نوجوان نے کارڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تم جا سکتے ہو"...... توصیف نے کہا تو نوجوان نے کارڈ جیب میں ڈالا اور سلام کر کے پیدل ہی آگے بڑھ گیا جب کہ توصیف اور بلیک زیرو کوٹھی میں داخل ہوگئے۔

"یہاں لباس میک اپ کا سامان کار کرنسی اور اسلحہ سب کچھ موجود

ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے ایک بڑے کمرے میں آکر بیٹھ گئے۔

"میرا خیال ہے کچھ کھا پی لیا جائے یہاں کچن میں سب کچھ موجود ہے چائے بھی بن سکتی ہے"...... توصیف نے کہا۔

"ہاں چائے بھی بنا لاؤ اور کھانے کے لئے بھی کچھ لے آؤ"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو توصیف سر ہلاتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا فون میں ٹون موجود تھی۔ اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس راجہ شری ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سپروائزر مارک ہوگا اس سے بات کرنی ہے میں اس کا دوست بول رہا ہوں مائیکل"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آج ان کی ڈیوٹی نہیں ہے وہ گھر پر ہوں گے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کے گھر کا نمبر بتا دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔ بلیک زیرو نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
" مارک سے ملنا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" میں مارک بول رہا ہوں آپ کون صاحب بات کر رہے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" مائیکل بول رہا ہوں ایکس زیرو مائیکل "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" اوہ اوہ آپ کیا حکم ہے فرمائیں "...... اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
" ملٹری انٹیلی جنس میں ایک شعبہ قائم کیا گیا ہے جو سائنسی لیبارٹریز کی حفاظت کا کام کرتا ہے اس کا چیف کرنل نوشاد ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" کس قسم کی معلومات "...... مارک نے پوچھا۔
" اس کی رہائش گاہ اور ایسی ہی دوسری تفصیلات "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں "...... مارک نے پوچھا۔
" تم کتنی دیر تک یہ معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ میں تمہیں خود فون کر لوں گا "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" ایک گھنٹے بعد اسی نمبر پر فون کر لیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے توصیف ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا جس پر چائے کے برتنوں کے

ساتھ کھانے کا بھی وافر سامان موجود تھا۔
" کسے فون کیا ہے آپ نے "...... توصیف نے پوچھا۔
" یہاں راجہ شری ہوٹل میں ایک چیف سپروائزر کام کرتا ہے مارک۔ اس نے خفیہ طور پر مخبری کی تنظیم بھی بنائی ہوئی ہے۔ خاصا تیز آدمی ہے خاص طور پر فوج میں اس کے آدمیوں کا خاصا اثر ورسوخ ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ اس کا مستقل معاہدہ ہے اور ایک کوڈ اس سے طے ہے۔ ایکس زیرو مائیکل۔ یہ کوڈ دوہرانے پر وہ سمجھ جاتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے کال کی جا رہی ہے اور وہ ضروری معلومات مہیا کر دیتا ہے۔ کام کا اسے انتہائی معقول معاوضہ مل جاتا ہے میں نے اسے فون کر کے کرنل نوشاد کے بارے میں معلومات طلب کی ہیں "...... بلیک زیرو نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
" لیکن اب کرنل نوشاد کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ہم نے کیا کرنا ہے میرا تو خیال تھا کہ ہم میک اپ کر کے لباس بدل کر چارٹرڈ طیارے سے واپس اپ لینڈ جائیں ہمارا مسئلہ تو اس لیبارٹری میں جا کر ہی حل ہو گا "...... توصیف نے چائے بناتے ہوئے کہا۔
" اب ہمارا لیبارٹری تک پہنچنا عام حالات سے بھی زیادہ مشکل ہو جائے گا کیونکہ جیسے ہی انہیں اطلاع ملے گی کہ ہم ان کی قید سے فرار ہو گئے ہیں انہوں نے سب سے زیادہ توجہ لیبارٹری پر ہی دینی ہے جب کہ میں سوچ رہا ہوں کہ اس کرنل نوشاد کے میک اپ میں لیبارٹری پہنچا

جائے۔ میرا قد و قامت کرنل نوشاد سے ملتا ہے تم کیپٹن سرہندر بن جانا اس طرح سارے راستے خود بخود کھل جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ پلاننگ یہ تو واقعی فول پروف پلاننگ ہے آپ کا انداز دیکھ کر مجھے بار بار یہی شک ہوتا ہے کہ کہیں آپ عمران تو نہیں ہیں"۔ توصیف نے سنیکس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران اتنی دیر تک سنجیدہ رہ سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب اس بار سیکرٹ سروس کا کوئی رکن بھی ہمارے ساتھ نہیں ہے اس کی کیا وجہ"...... ٹائیگر نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت طیارے کی نشستوں پر موجود تھے۔ یہ طیارہ پاکیشیا سے اپ لینڈ کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ طیارے میں دونوں اکیلے تھے۔

"سیکرٹ سروس کے چیف کی کنجوسی روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے اس لئے مجبوراً مجھے ٹیم کو محدود کرنا پڑا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ٹیم لیڈر کو ایک خاص رقم یکمشت مل جاتی ہے۔ اب سارے اخراجات اس کے ذمے ہوتے ہیں۔

جب کیس ختم ہو جاتا ہے تو حساب ہوتا ہے اور جو رقم اخراجات سے بچ جاتی ہے وہ ٹیم لیڈر کو بطور معاوضہ دے دی جاتی ہے اور آج کل ادھر سلیمان پاشا نے اپنے سابقہ بل مانگ مانگ کر میرا ناطقہ بند کیا ہوا ہے ادھر سیکرٹ سروس کے ممبران کے نخرے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں نتیجہ یہ کہ کیس کے اختتام پر سلیمان پاشا کے بلوں میں کمی ہونے کی بجائے اضافہ ہی ہو جاتا ہے کیونکہ ساری رقم خرچ ہو کر الٹا ادھار میرے سر چڑھ جاتا ہے ادھر جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے ویسے ویسے چیف صاحب کی کنجوسی بھی بڑھتی جا رہی ہے انہیں حکومت کے خزانے کی زیادہ فکر ستانے لگ گئی ہے اس لئے اس بار میں نے چکر ہی دوسرا چلایا ہے کہ ٹیم میں صرف تمہیں رکھا ہے۔ تم ویسے بھی میرے سعادت مند شاگرد ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم استاد سے کچھ لینے کی بجائے الٹا دینا استاد کی خدمت کرنا سعادت سمجھو گے۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ اس بار میں فائدے میں رہوں گا"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن کیا چیف نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا کہ آپ ٹیم کے بغیر ہی کیس حل کرنے روانہ ہو گئے ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے گارنٹی دی ہے کہ کیس حل ہو جائے گا لیکن وہ بھی تو آخر چیف ہے۔ میری اتنی واضح بچت اسے کہاں ہضم ہو سکتی تھی اس لئے اس نے اپ لینڈ میں فارن ایجنٹ توصیف کو بھی میرے ذمے

ڈال دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک سپیشل ایجنٹ طاہر کو مجھ سے بھی پہلے وہاں بھیج دیا ہے کہ اگر میں اکیلا مشن مکمل کر سکتا ہوں تو پھر اکیلا طاہر بھی مشن حل کر سکتا ہے اور ظاہر ہے اسے تو تنخواہ بھی ملے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کوئی اور صاحب بھی اس مشن پر آپ سے پہلے کام کر رہے ہیں"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ یا تو سلیمان پاشا کا ادھار کچھ ہلکا ہو گا یا پھر اس میں مزید اضافہ ہو گا۔ کچھ نہ کچھ تو بہر حال ضرور ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ طاہر صاحب کون ہیں پہلے تو کبھی نہ ان کا نام سنا ہے اور نہ کبھی ملاقات ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ سیکرٹ سروس صرف چند افراد کا مجموعہ ہے۔ یہ قومی سلامتی کا ادارہ ہے اور بے حد وسیع ادارہ ہے۔ اس کے کئی سیکشن ہیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں کام کرتے رہتے ہیں ایک سیکشن تو وہ ہے جس میں ہم کام کرتے ہیں اس کے علاوہ اور بھی سیکشن ہیں۔ ان میں سے ایک سپیشل سیکشن کہلاتا ہے یہ دوسرے ملکوں کے فوجی اور دفاعی رازوں کے حصول کے سلسلے میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اس کا ایک ایجنٹ ہے طاہر۔ ویسے وہ بھی کسی زمانے میں میرا شاگرد رہا ہے۔ اب دیکھو ملاقات ہونے پر معلوم ہو گا کہ استاد کو پہچانتا بھی ہے یا نہیں۔ اسے اس بار اس مشن کے سلسلے میں بھیجا گیا

ہے تاکہ سارا خرچہ ہی بچا لیا جائے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ عمران کی بات اسے ہضم نہیں ہو رہی لیکن ظاہر ہے عمران کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ جوانا کی وجہ سے عمران کی اسٹالیہ کی سرکاری ایجنسی ڈارک لائٹ کے چیف آسکر سے جو بات چیت ہوئی تھی اس سے ساری صورتحال واضح ہو گئی تھی۔ کافرستان بھی یقیناً مار سیلاریز کی بنیاد پر خوفناک ہتھیار تیار کرنا چاہتا تھا اور اسٹالیہ بھی۔ کافرستان نے اس ہتھیار کو پاکیشیا اور سپر پاورز سے خفیہ رکھنے کے لئے اس کی لیبارٹری اپ لینڈ میں قائم کرنے کا پلان بنایا ہو گا اور جس طرح عمران کو پہلے توصیف کی طرف سے ڈاکٹر شونارڈ اور ڈاکٹر سمرتی کے سلسلے میں رپورٹ ملی تھی اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ چونکہ ڈاکٹر سمرتی جو مار سیلاریز دریافت کرنے والا تھا کافرستانی نژاد تھا اس لئے اس نے بھی یقیناً خفیہ طور پر اس ہتھیار کے لئے کام کرنے کی حامی بھر لی ہو گی لیکن مار سیلاریز سے ہتھیار تیار کرنے میں اصل رکاوٹ ان ریز کے سکڑنے اور ایک مرکز پر اکٹھے ہونے کا تھا جو کہ ڈاکٹر یونس کے فارمولے سے حل ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اسٹالیہ بھی ڈاکٹر یونس اور اس کے فارمولے کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور کافرستان نے بھی اس کی خدمات حاصل کر لی تھیں اور ڈاکٹر یونس کو بھی شاید اپنے اس فارمولے کی اس اہمیت کا احساس ہو گیا تھا اس لئے اس نے باقاعدہ سودا بازی شروع کر دی تھی اور کافرستان نے بہرحال اس کی شرائط پوری کر دی ہوں گی یا انہیں پورا

کرنے کا وعدہ کر لیا ہو گا اس لئے وہ کافرستان شفٹ ہو گیا اور پاکیشیا میں اس کی فرضی موت کا باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا تاکہ پاکیشیا ہمیشہ کے لئے اسے بھول جائے۔ ان ساری تفصیلات ملنے کے بعد اب عمران کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ ڈاکٹر یونس اور اس کے اس فارمولے کو کافرستان کے استعمال میں آنے سے ہر قیمت پر روکے کیونکہ اگر کافرستان یہ خوفناک اور انتہائی جدید ترین ہتھیار تیار کر لیتا ہے تو لامحالہ اس کا نشانہ پاکیشیا ہی بن سکتا ہے چونکہ وہ پہلے ظاہر کو اپ لینڈ بھیج چکا تھا اس لئے اب وہ ٹیم کو ساتھ لے کر وہاں نہ جا سکتا تھا۔ آسکر سے بات کرنے کے بعد اس نے توصیف اور بلیک زیرو سے رابطہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن نہ ہی توصیف سے رابطہ ہو سکا اور نہ ہی بلیک زیرو سے۔ چنانچہ وہ ٹائیگر کو ساتھ لے کر فوری طور پر اپ لینڈ روانہ ہو گیا تھا۔ دانش منزل کا نظام اس نے سلیمان کے ذمے لگا دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان بلیک زیرو اور اس کی عدم موجودگی میں بطور ایکسٹو سیٹ سنبھال لے گا اور اگر اسے کوئی مسئلہ ہوا تو وہ عمران سے رابطہ کر سکتا تھا۔ اس لئے عمران اس طرف سے بھی مطمئن تھا چونکہ عمران کو معلوم تھا کہ اپ لینڈ جا کر بہرحال بلیک زیرو سے ان کی ملاقات ہو جائے گی اس لئے اس نے ٹائیگر کو یہ ساری کہانی سنائی تھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کی پرواز کے بعد طیارہ اپ لینڈ دارالحکومت کے جدید تعمیر شدہ خوبصورت ایئرپورٹ پر اتر گیا۔ عمران اور ٹائیگر چیکنگ وغیرہ سے آسانی سے فارغ ہو کر باہر آگئے۔ عمران

میک اپ میں تھا جب کہ ٹائیگر اپنی اصل شکل میں تھا۔

"اب کیا ہمیں پہلے طاہر صاحب کو تلاش کرنا ہوگا"...... ٹائیگر نے ایئرپورٹ سے باہر آتے ہی عمران سے پوچھا۔

"تم اچھے شاگرد ہو کہ استاد کا خسارہ چاہتے ہو"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا وہ اب ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"خسارہ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جب تک میں اپنے رقیبِ مشن طاہر کو تلاش کروں وہ مشن مکمل کر کے واپس چیف تک پہنچ بھی جائے پھر مجھے کیا ملے گا۔ آغا سلیمان پاشا کی جھڑکیاں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"طاہر صاحب چاہے لاکھ سپیشل ایجنٹ ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ یہ مشن مکمل نہیں کر سکیں گے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس یقین کی وجہ"...... عمران نے کہا۔ اس دوران وہ ٹیکسی سٹینڈ تک پہنچ چکے تھے۔

"ہوٹل ہاپانی چلو"...... عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جب کہ ٹائیگر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

"وجہ تو کوئی نہیں لیکن بس مجھے یقین ہے"...... ٹائیگر نے منہ

پیچھے کی طرف کرتے ہوئے عمران کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ وہ بھی میرا شاگرد رہا ہے اور ضروری نہیں کہ ہر شاگرد ہی ناخلف ثابت ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے وہ عمران کے طنز کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"ارے ارے یہ لفظ میں نے تمہاری بجائے اس کے لئے استعمال کیا ہے"...... عمران نے اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھرتے دیکھ کر کہا تو ٹائیگر پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور ٹائیگر اور عمران نیچے اتر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران نے کمرے میں پہنچتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس احمد خان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہوٹل ہاپانی کے کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل سے"...... عمران نے جواب دیا۔

" میں وہیں آرہا ہوں میرے پاس آپ کے لئے انتہائی اہم معلومات موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان"...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک خوش پوش لمبے قد اور بھاری جسم کا مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

" آؤ بیٹھو احمد خان یہ میرا ساتھی ہے ٹائیگر"...... عمران نے آنے والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ٹائیگر دروازہ بند کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اٹھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

" پرنس صورت حال انتہائی پیچیدہ ہے۔ میں نے آپ کا فون ملنے کے بعد مسلسل کام کیا ہے"...... احمد خان نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

" تمہید مت باندھو۔ اصل بات کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں نے لیبارٹری کا کھوج نکال لیا ہے لیکن اب وہ لیبارٹری آف کی جا رہی ہے کیونکہ اس لیبارٹری کا بڑا سائنس دان ڈاکٹر ایم وائی خان ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے۔ وہاں نصب مشینری پیک کی جا رہی ہے اور اب وہاں موسمیاتی سنٹر قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے"...... احمد خان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ڈاکٹر ایم وائی خان ہلاک ہو گیا ہے لیکن ایسی کوئی خبر تو نشر نہیں ہوئی"...... عمران نے کہا۔

" خبر فوجی مقاصد کے تحت روک دی گئی ہے ویسے یہ حقیقت ہے کہ ہیلی کاپٹر کریش ہوا ہے اور اس میں موجود پائلٹ اور دوسرا آدمی بھی ہلاک ہوا ہے اور یہ ہیلی کاپٹر اسی لیبارٹری سے ہی اڑا تھا"...... احمد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیبارٹری کہاں واقع ہے اس کی تفصیلات بتاؤ"...... عمران نے کہا تو احمد خان نے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

" ٹھیک ہے اب باقی میں خود کنفرم کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو احمد خان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سلام کیا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور احمد خان کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ عمران کے چہرے پر غور و فکر کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ فرمایئے"...... دوسری طرف سے ناٹران

نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"چیف نے تمہارے ذمے اسٹالیہ کے دو سرکاری ایجنٹوں کنگ اور سٹارک کی تلاش کا کام لگایا تھا"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں لگایا تھا اور میں نے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق وہ لوگ کافرستان سے اپ لینڈ چلے گئے تھے اور اس سے پہلے کہ میں چیف کو رپورٹ دیتا چیف نے خود ہی مجھے کہہ دیا کہ اب ان کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔
"یہ دونوں آدمی ایک پاکیشیائی ڈاکٹر یونس کی تلاش میں آئے تھے۔ ڈاکٹر یونس سائنس دان ہے جس نے کوئی فارمولا ایجاد کیا۔ اسٹالیہ اس ڈاکٹر یونس اور اس کے فارمولے کو حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن ڈاکٹر یونس نے پاکیشیا سے غداری کی اور فارمولے سمیت کافرستان شفٹ ہو گیا جب کہ پاکیشیا میں اس کی موت کا فرضی ڈرامہ تیار کیا گیا کہ اس کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ اس ایکسیڈنٹ میں جل کر راکھ ہو چکا ہے اور اس کا فارمولا بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے۔ کنگ اور سٹارک نے شاید ڈاکٹر یونس کے ملازم سے اصل حالات معلوم کر لئے اور اس ملازم کو ہلاک کر کے وہ کافرستان چلے گئے لیکن پھر انہیں معلوم ہو گیا کہ کافرستان نے اس فارمولے پر بننے والے ہتھیار کو خفیہ رکھنے کے لئے حکومت اپ لینڈ سے مل کر اپ لینڈ میں کوئی خفیہ لیبارٹری تیار کر لی ہے اور ڈاکٹر یونس وہاں شفٹ ہو چکا ہے اس لئے وہ اپ لینڈ چلے گئے۔ میں ان کے پیچھے یہاں اپ لینڈ پہنچا ہوں لیکن یہاں آنے پر

مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر یونس جس کا اب نام شاید ڈاکٹر ایم وائی خان رکھا گیا ہے۔ لیبارٹری سے کافرستان جاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کریش ہو جانے سے ہلاک ہو گیا ہے اور اس کی ہلاکت کے بعد اب لیبارٹری کو آف کر دیا گیا ہے اور وہاں نصب کی جانے والی مشینری پیک کی جا رہی ہے اور اب وہاں موسمیاتی سنٹر بنایا جائے گا لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ڈاکٹر یونس کی موت کا دوسری بار ڈرامہ کھیلا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ کنگ اور سٹارک کی سرگرمیوں یا پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی سرگرمیوں کی وجہ سے حکومت کافرستان نے معاملات کو کیمو فلاج کر دیا ہو چونکہ یہ لیبارٹری دراصل حکومت کافرستان کے تحت بنائی جا رہی ہے اس لئے اس واقعہ کے پیچھے اگر واقعی ڈرامہ ہے تو پھر اس میں کافرستان کا ہی ہاتھ ہو گا۔ میں اس کی مکمل تصدیق چاہتا ہوں"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اس کے لئے مجھے کس فیلڈ میں کام کرنا پڑے گا۔ وزارت سائنس میں یا کسی اور ادارے میں"...... ناٹران نے پوچھا۔
"مجھے بتایا گیا ہے کہ جو ہیلی کاپٹر کریش ہوا ہے وہ کافرستان ملٹری کا تھا اور یہ ہتھیار بھی دفاعی نوعیت کا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس لیبارٹری کا چارج فوج کے پاس ہو گا اور فوج میں ملٹری انٹیلی جنس ہی ایسے کام کر سکتی ہے تم ملٹری انٹیلی جنس میں اپنے آدمیوں کو ٹٹولو وہیں سے اس بارے میں جلد معلوم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔
"یہ کام آسانی سے ہو جائے گا وہاں میرے خاص آدمی موجود ہیں۔

آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

" اپ لینڈ دارالحکومت کے ہوٹل ہاپانی کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل میں یہاں کامران کے نام سے ٹھہرا ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر آپ کو کال کروں گا"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تو آپ کا خیال ہے کہ یہ بھی پہلے کی طرح ڈرامہ ہے لیکن کیا صرف چند ایجنٹوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے وہ اپنا اتنا بڑا پراجیکٹ ختم کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ صرف میرا خیال ہے۔ ہو سکتا ہے وجہ یہ نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ واقعی ڈاکٹر یوفس ہلاک ہو گیا ہو۔ بہرحال ناٹران کی کال آئے گی تو کچھ معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" وہ جو سپیشل ایجنٹ طاہر صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں آپ نے ان سے کوئی بات نہیں کرنی"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تمہیں طاہر سے آخر اتنی دلچسپی کیوں پیدا ہو گئی ہے کہ بار بار اس کا نام لئے جا رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" دراصل مجھے ان طاہر صاحب سے ملنے کا بے حد شوق ہو رہا ہے جسے چیف نے آپ کے مقابلے پر بھیجا ہے وہ لامحالہ آپ کے پاسنگ ہی

ہو گا"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اب کیا کیا جائے زمانہ ہی ایسا آگیا ہے۔ استاد کی قدر ہی نہیں رہی"...... عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس۔ کامران بول رہا ہوں"۔ عمران نے نیا نام لیتے ہوئے کہا۔

" آپ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ناٹران بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی

" بولنے سے پہلے تول لینا اور تولنا بھی کسی الیکٹرانک ترازو میں تاکہ وزن صحیح صحیح معلوم ہو سکے اور اگر زیادہ بولنے کا شوق ہو تو پھر اس ترازو پر بھی تولا جا سکتا ہے جہاں سامان سے لدے ہوئے ٹرکوں کا وزن کیا جاتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" عمران صاحب اگر یہ مشورہ میں آپ کو دوں تو آپ کو تو اپنے ساتھ ہر وقت ٹرک تولنے والا ترازو ہی رکھنا پڑے گا"...... دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران ناٹران کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" گڈ شو اس قدر خوبصورت فقرے کے بعد اب بغیر تولے بولنا تمہارا حق بن گیا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا وہ واقعی ناٹران کے فقرے سے بے حد محظوظ ہو رہا تھا۔

" عمران صاحب آپ کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے ڈاکٹر ایم وائی

خان کے ساتھ پیش آنے والا یہ حادثہ باقاعدہ پہلے سے ترتیب شدہ تھا
اور یہ سارا ڈرامہ کرنل نوشاد نے کھیلا ہے"...... ناٹران نے کہا۔
"کرنل نوشاد وہ کون ہے اور اب وہ ڈاکٹر کہاں ہے اور اس ڈرامے
کی وجہ"...... عمران نے کہا۔
"کافرستان نے حال ہی میں ملٹری انٹیلی جنس میں ایک علیحدہ
شعبہ قائم کیا ہے جس کا کام ایسی سائنس لیبارٹریوں کی حفاظت ہے
جہاں دفاعی مقاصد کے تحت ہتھیاروں کی تیاری پر کام ہوتا ہے۔اس
شعبے کا سربراہ کرنل نوشاد کو بنایا گیا ہے یہ پہلے سے ہی ملٹری انٹیلی
جنس میں تھا لیکن غیر اہم آدمی تھا اب اسے اہمیت دی گئی ہے بتایا جاتا
ہے کہ موجودہ پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ خصوصی خاندانی تعلقات
کی وجہ سے اسے یہ اہم عہدہ دیا گیا ہے۔باقی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ
ڈاکٹر کہاں ہے۔کرنل نوشاد اسے اپنے ساتھ لے کر گیا ہے اور ابھی
تک کرنل نوشاد کی بھی واپسی نہیں ہوئی۔وجوہات کے بارے میں
صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ملٹری کے کسی
کرنل احمد خان کو اغوا کر کے اس سے لیبارٹری کے بارے میں
تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔پھر کرنل نوشاد نے ان دونوں پاکیشیائی
ایجنٹوں کو گرفتار بھی کر لیا تھا لیکن پھر وہ ان کی تحویل سے فرار ہو
جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔بہرحال اعلیٰ سطح پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ
اس حادثے کو سامنے لایا جائے اور لیبارٹری بھی آف کر دی جائے جب
حالات حتمی طور پر درست ہو جائیں گے پھر شاید کسی اور لیبارٹری میں

یہ مشینری نصب کی جائے فی الحال یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے"۔
ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کرنل نوشاد کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران
نے پوچھا۔
"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کرنل نوشاد دارالحکومت کی قدیم
کالونی سوان مندر میں رہائش پذیر ہے وہاں اس کی ذاتی کوٹھی ہے جس
کا نام شانتی ولا ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم ایسا کرو کہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو کہ ڈاکٹر
یونس کو کہاں رکھا گیا ہے۔ہم کل کافرستان پہنچ جائیں گے"۔عمران
نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔آپ کس وقت پہنچیں گے"...... ناٹران نے کہا۔
"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔بہرحال تم کام جاری رکھو"...... عمران
نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے اس لیبارٹری میں جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے
شاید"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ہاں وہاں جا کر اب کیا کرنا ہے ہمارا مشن اس ڈاکٹر یونس سے
اس کا وہ فارمولا حاصل کرنا ہے تاکہ کافرستان کو مارسیلا ریز پر مبنی
ہتھیار بنانے سے روکا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

... ہیڈ آنے والا ...

کرنل نوشاد کیپٹن سریندر کے ساتھ جیسے ہی اپنے آفس میں داخل ہوا۔ وہاں موجود اس کی پرسنل سیکرٹری اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس نے فوجی انداز میں سلام کیا۔

"ہمارے لئے چائے لے آؤ ہم بہت تھک گئے ہیں"...... کرنل نوشاد نے سر سے کیپ اتار کر ایک طرف دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ہک سے لٹکاتے ہوئے پرسنل سیکرٹری سے کہا جو فوجی یونیفارم میں ہی ملبوس تھی۔

"یس کرنل"...... پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دفتر سے باہر نکل گئی۔

"بیٹھو کیپٹن سریندر اب ہم ڈاکٹر خان سے تو فارغ ہو گئے ہیں۔ اب ہم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو گرفتار کرنا ہے"...... کرنل نوشاد نے میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے حیرت ہے کرنل کہ یہ لوگ پوری طرح جکڑے ہوئے تھے اور پھر دروازہ بھی باہر سے بند تھا اس کے باوجود انہوں نے رسیاں بھی کھول لیں اور دروازہ بھی"...... کیپٹن سریندر نے کہا۔

"میرے بھی وہم و گمان میں نہ تھا کہ یہ لوگ ایسا کر لیں گے ورنہ میں وہاں باہر واقعی نگرانی کراتا۔ میں نے تو انہیں صرف نگرانی کی دھمکی دی تھی تاکہ وہ لوگ بھاگنے کی کوشش ہی نہ کریں۔ بہر حال اب ہم انہیں پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ میں نے اپنی ایجنسی کے آدمی ان کے پیچھے لگائے ہوئے ہیں دیکھو کوئی نہ کوئی اطلاع مل ہی جائے گی"...... کرنل نوشاد نے کہا۔ اسی لمحے پرسنل سیکرٹری ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ ٹرالی پر چائے کے سامان کے ساتھ ساتھ سنیکس بھی موجود تھے۔ اس نے ٹرالی میز کے قریب روکی اور پھر چائے کے برتن اٹھا کر میز پر رکھنے شروع کر دیئے اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل نوشاد نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل نوشاد نے کہا۔

"سر پرائم منسٹر ہاؤس سے کال ہے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس بات کراؤ"...... کرنل نوشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی باوقار آواز سنائی دی اور کرنل نوشاد سمجھ گیا کہ پرائم منسٹر صاحب بذات خود بول رہے ہیں۔

"سر میں کرنل نوشاد بول رہا ہوں سر"...... کرنل نوشاد نے

انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر خان کے سلسلے میں کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سر ڈاکٹر خان کو طے شدہ سپاٹ پر پہنچا دیا گیا ہے سر میں اور کیپٹن سریندر ابھی وہاں سے واپس آئے ہیں سر"...... کرنل نوشاد نے جواب دیا۔

"اور ڈاکٹر خان کا فارمولا وہ کہاں ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے پوچھا۔

"جی ان کے پاس ہے وہ اسے کسی صورت بھی علیحدہ کرنے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ انہوں نے دھمکی دی تھی کہ اگر یہ فارمولا ان سے علیحدہ کیا گیا تو وہ خود کشی کر لیں گے اور پھر یہ فارمولا کبھی مکمل نہ ہو سکے گا کیونکہ بقول ان کے فارمولے کے بنیادی پوائنٹس انہوں نے اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہیں اس لئے مجبوراً فارمولے کو وہیں چھوڑنا پڑا سر"...... کرنل نوشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں بہرحال وہ فارمولا ان سے علیحدہ کرنا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ اس دوسرے حادثے کو بھی تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے بھی پہلے کی طرح ڈرامہ ہی سمجھیں اور ڈاکٹر خان کے کھوج میں لگے رہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر اس خدشے کے پیش نظر میں نے ڈاکٹر امر ناتھ کو علیحدہ

بریف کر دیا ہے کہ وہ اس فارمولے کے سلسلے میں کام کرتے رہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ڈاکٹر خان سے دوستی کر کے اس فارمولے کے سلسلے میں ان سے ساری معلومات حاصل کر لیں گے اور پھر فارمولا ان سے علیحدہ کر کے ہمیں اطلاع کر دیں گے"...... کرنل نوشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا مزید معلومات بھی ہیں جو تمہاری قید سے رہا ہو گئے تھے۔ تم اگر انہیں ہلاک کر دیتے تو یہ تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہوتا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر انہوں نے کرنل طارق کے بارے میں بات ہی ایسی کر دی تھی کہ مجھے اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا ویسے وہ لوگ مجھے اس قدر شاطر اور تیز بھی نہ لگے تھے کہ اس طرح انتہائی مضبوط گرفت سے نکل جائیں گے لیکن سر آپ فکر نہ کریں میری ایجنسی کے آدمی ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ہم پہلے کی طرح جلد ہی انہیں دوبارہ پکڑ لیں گے"۔ کرنل نوشاد نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ان ایجنٹوں کے بارے میں جو تفصیلات مہیا کی ہیں ان کے مطابق ان کا تعلق تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے معلوم نہیں ہوتا کیونکہ پاکیشیا کے مشہور ایجنٹ علی عمران کے بات کرنے کے مخصوص انداز کا تو ہمیں علم ہے پھر وہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر وہ اپنے آپ کو ایکریمین ایجنٹ کہہ رہے تھے۔ بہرحال اب یہ

لوگ ہاتھ آئیں گے تو پھر ان سے پوری تفصیل معلوم ہو جائے
گی"...... کرنل نوشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے جیسے ہی یہ لوگ پکڑے جائیں تم نے مجھے فوری رپورٹ
دینی ہے مجھے ان کی طرف سے بے حد فکر ہے گڈ بائی"...... پرائم منسٹر
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل نوشاد نے رسیور
رکھا اور پھر چائے پینے اور سنیکس کھانے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی
انہوں نے چائے ختم ہی کی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی
اور کرنل نوشاد نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... کرنل نوشاد نے کہا۔
"سر کیپٹن پرشاد کی کال ہے"...... دوسری طرف سے پی اے نے
کہا۔
"اوہ اچھا بات کراؤ جلدی"...... کرنل نوشاد نے چونکتے ہوئے کہا
کیونکہ کیپٹن پرشاد اس سیکشن کا انچارج تھا جو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو
تلاش کر رہا تھا۔
"ہیلو سر میں کیپٹن پرشاد بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس کیپٹن کیا رپورٹ ہے"...... کرنل نوشاد نے انتہائی
اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔
"سر ہم نے انہیں تلاش کر لیا ہے سر وہ اس وقت ساریکس کالونی
کی ایک کوٹھی میں موجود ہیں"...... کیپٹن پرشاد نے کہا تو کرنل

نوشاد بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ کیا یہ بات طے ہے کہ وہی ہیں"...... کرنل نوشاد نے تیز لہجے
میں کہا۔
"یس سر وہی ہیں۔ میرے آدمیوں نے کوٹھی کو گھیر رکھا ہے اب
آپ جیسے حکم دیں"...... کیپٹن پرشاد نے کہا۔
"تم کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے
ہوش کرو اور پھر انہیں نمبر الیون ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں پہنچا کر
مجھے اطلاع دو اور سنو یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے خیال رکھنا
اس بار یہ فرار نہ ہونے چاہئیں"...... کرنل نوشاد نے کہا۔
"یس سر میں سمجھتا ہوں سر"...... کیپٹن پرشاد نے جواب دیا۔
"کیسے ان کا پتہ چلا"...... کرنل نوشاد نے کہا۔
"سر ہم نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو ڈھونڈھ نکالا جس نے پہلے
ہمارے اڈے والی کالونی کے باہر سے انہیں اٹھایا تھا یہ دونوں ٹیکسی
میں بیٹھ کر پہلے مین مارکیٹ گئے۔ ان میں سے ایک ٹیکسی میں ہی بیٹھا
رہا جب کہ دوسرا اتر کر مارکیٹ میں چلا گیا۔ کافی دیر بعد وہ واپس آیا اور
انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو روپ کالونی چلنے کے لئے کہا۔ روپ کالونی
میں داخل ہوتے ہی ایک ریستوران کے قریب انہوں نے ٹیکسی چھوڑ
دی۔ ہم اس ریستوران تک پہنچ گئے اور پھر ہم نے ان کے حلیے اور لباس
بتا کر وہاں پوچھ گچھ شروع کی تو ایک کوٹھی کے چوکیدار نے بتایا کہ
اس نے اس حلیے اور لباس پہنے ہوئے دو آدمیوں کو روپ، کالونی کی

کوٹھی نمبر آٹھ سو چھ میں جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہم اس کوٹھی پر پہنچے تو کوٹھی میں ایک مقامی نوجوان موجود تھا لیکن وہ دونوں موجود نہ تھے۔ اس نوجوان پر جب تشدد کیا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ دونوں یہاں موجود کار لے کر چلے گئے ہیں۔ اس نوجوان سے اس کار کا نمبر رنگ اور ماڈل معلوم کیا گیا اور ساتھ ہی اس نوجوان نے یہ بھی بتا دیا کہ آتے وقت ان کے جو حلیے اور لباس تھے جاتے وقت انہوں نے حلیے بھی بدل لئے تھے اور لباس بھی۔ اس کوٹھی کی تلاشی کے دوران ان کے لباس بھی مل گئے جو انہوں نے پہلے پہن رکھے تھے۔ ہمارے آدمیوں نے سارے شہر میں اس کار کی تلاش شروع کر دی اور پھر اطلاع مل گئی کہ یہ کار ساریکس کالونی میں دیکھی گئی ہے اور پھر وہ کوٹھی بھی تلاش کر لی گئی جہاں یہ کار موجود تھی۔ ہم نے اندر این ٹی ایکس پھینکوا کر چیکنگ بھی کر لی۔ اندر دو آدمی موجود ہیں۔ ان کے حلیے اور لباس وہی ہیں جو اس روپ کالونی کی کوٹھی والے نوجوان نے بتائے تھے۔ چنانچہ ہم نے کوٹھی کو گھیر لیا ہے اور اب میں آپ کو سپیشل فون پر کال کر رہا ہوں"...... کیپٹن پرشاد نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس نوجوان کا تم نے کیا کیا"...... کرنل نوشاد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ تشدد کے بعد خاصا زخمی ہو گیا تھا ہم نے اسے گولی مار دی۔ ویسے بھی خطرہ تھا کہ وہ انہیں اطلاع نہ کر دے۔ ہم نے اس کی لاش اسی کوٹھی میں چھوڑ دی ہے"...... کیپٹن پرشاد نے جواب دیا۔

"گڈ مجھے یہی خدشہ تھا کہ اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو وہ انہیں اطلاع کسی بھی ذریعے سے پہنچا سکتا تھا۔ بہرحال تم فوری ایکشن کرو اور جب یہ دونوں نمبر الیون ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں پہنچ جائیں تو مجھے فوراً اطلاع کرو"...... کرنل نوشاد نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل نوشاد نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"وہ لوگ پکڑے گئے"...... کرنل نوشاد نے میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے اپنے اسسٹنٹ کیپٹن سریندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گڈ نیوز سر ویسے میرا تو خیال ہے کہ انہیں فوری ہلاک کر دیا جائے ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ پھر فرار ہو جائیں"...... کیپٹن سریندر نے کہا۔

"اوہ نہیں اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ نمبر الیون ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم سے تو ان کی روحیں بھی بغیر میری اجازت کے باہر نہیں جا سکتیں۔ اب میں انہیں بتاؤں گا کہ کرنل نوشاد کو دھوکہ دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے"...... کرنل نوشاد نے کہا اور کیپٹن سریندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ہنگامہ خیز اور ایکشن سے بھرپور ناول

ہاٹ فیلڈ

مصنف ______ مظہر کلیم ایم اے

ہاٹ فیلڈ ۔ ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا پر اقتدار کی خواہاں تھی لیکن اس کا نام تک کوئی نہ جانتا تھا ۔

ہاٹ فیلڈ ۔ ایک ایسی تنظیم جس کے تحت پوری دنیا میں سینکڑوں مجرم تنظیمیں اور گروپ کام کر رہے تھے لیکن تنظیمیں اور گروپ ہاٹ فیلڈ کے نام سے بھی واقف نہ تھے ۔

گرانڈ ماسٹر ۔ ہاٹ فیلڈ کی ایک ایسی ماتحت تنظیم جس نے عمران اور سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم پر اس وقت فائر کھول دیا جب عمران نے اپنی بہن ثریا کی شادی کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دعوت دے رکھی تھی ۔ ایک ایسا حملہ جس کا نشانہ عمران اور پوری سیکرٹ سروس تھی کیا حملہ کامیاب رہا ۔ یا ؟

پی ۔ ون گروپ ۔ ایکریمیا کا ایک ایسا گروپ جو براہ راست ہاٹ فیلڈ کے تحت تھا اور جس نے پاکیشیا میں تخریب کاری اور خونریزی کی انتہا کر دی ۔

پی ۔ ون گروپ ۔ جس کی وجہ سے پہلی بار عمران نے ہاٹ فیلڈ کا نام سنا اور پھر اس نے ہاٹ فیلڈ کی تلاش شروع کر دی ۔ مگر دنیا کی کوئی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی کوئی آدمی ہاٹ فیلڈ سے واقف نہ تھا ۔ کیوں ۔ ؟

گرانڈ ماسٹر ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر اس وقت اچانک اندھا دھند فائر کھول دیا جب وہ ملک ناڈا کے ایئرپورٹ پر اترے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عمران اور اس کے ساتھی جو لیا ۔ صفدر ۔ کیپٹن شکیل ، تنویر اور ٹائیگر خون میں لت پت سینکڑوں افراد کے سامنے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے ۔ کیا واقعی ایسا ہو گیا ۔

لارین ۔ گرانڈ ماسٹر کا چیف جسے پاکیشیا میں مشن مکمل کرنے پر موت کی سزا دی گئی کیوں ۔

روجر ۔ گرانڈ ماسٹر کا دوسرا چیف جس نے عمران کے کہنے پر خود اپنے ہاتھوں پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا ۔ کیوں ؟

مادام گاربو ۔ ہاٹ فیلڈ کے ایک ایسے گروپ کی چیف جس نے گرانڈ ماسٹر روجر کو اپنے ہاتھوں گولیوں سے اڑا دیا اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ۔

مادام گاربو ۔ جس کے گروپ میں پولیس آفیسر بحیثیت مجرم شامل تھے اور جب پولیس اور مجرم دونوں نے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حصار کھینچ دیا ۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ۔ ؟

مادام گاربو ۔ ایک ایسا کردار جسے اس بنا پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا کہ کہیں اس کے ذریعے عمران ہاٹ فیلڈ سے واقف نہ ہو جائے ۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

لارڈ ۔ ہاٹ فیلڈ کا ایک ایسا نمائندہ جو ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی کا چیف تھا جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیتے جی تابوتوں میں بند کر دیا ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان تابوتوں سے نجات مل سکی ۔ یا ۔ ؟

• ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خونریز جدوجہد کی ۔ بے شمار تنظیموں اور گروپوں سے ٹکرانے اور بے پناہ قتل و غارت کے باوجود کیا وہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ جان سکے یا انہیں ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا

• ۔ حیرت انگیز ، تیز رفتار ، مسلسل اور بے پناہ ایکشن کا ایک ایسا شاہکار جو آپ کو مدتوں یاد رہے

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ سنسنی خیز اور یادگار ناول

دشمن جولیا

مکمل ناول

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

- جولیا نے سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے انتہائی قیمتی فائل حاصل کر کے غائب کر دی۔ کیا جولیا واقعی پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دشمن ہو گئی تھی یا —؟
- ایکسٹو کے جواب طلب کرنے پر جولیا نے فائل کے حصول کا سارا الزام براہ راست ایکسٹو پر لگا دیا۔ کیا جولیا ایکسٹو کے خلاف کام کر رہی تھی —؟
- وہ لمحہ — جب تنویر جولیا کو دشمن قرار دے کر اُسے گولی مار دینے کے درپے ہو گیا اور اگر عمران درمیان میں نہ پڑ جاتا تو تنویر جولیا کو گولی مار چکا ہوتا ——— انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ——— کیا تنویر حق پر تھا ———؟
- وہ لمحہ — جب جولیا نے کھلے عام وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ جا کر بے دریغ قتل عام شروع کر دیا۔ اس طرح وہ کھلے عام دشمنی پر اُتر آئی۔
- وہ لمحہ — جب جولیا نے وزارت دفاع کے ایڈیشنل سیکرٹری اور ریکارڈ روم کے عملے کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیا — کیا جولیا واقعی دشمن کا روپ دھار چکی تھی ——— یا ——— ؟
- وہ لمحہ — جب جولیا نے برملا اس قتل عام کا اعتراف کر لیا لیکن ایکسٹو نے اُسے قاتل قرار دینے سے انکار کر دیا ——— کیوں ———؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔
- فلاور — ایک ایسی غیر ملکی لیڈی ایجنٹ — جس نے چند سے نہ صرف عمران بلکہ پوری سیکرٹ سروس کو حقیقتاً بے بسی کی انتہا پر پہنچا دیا۔
- وہ لمحہ — جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی کوشش کے فلاور کے مقابلے پر مکمل طور پر شکست کھا گئے۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ناکامی کی اصل وجہ جولیا تھی ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ سنسنی خیز
اور یادگار ناول

ایک ایسی کہانی جو ہر لحاظ سے منفرد انداز میں تحریر کی گئی ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 45/ روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! ناول "لاسٹ اپ سیٹ" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ یقیناً عروج کی طرف بڑھتی ہوئی اس بے مثال اور منفرد جدوجہد پر مشتمل یہ کہانی پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

علی پور ضلع مظفر گڑھ سے ڈاکٹر افتخار احمد خان غالب صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "لانگ برڈ کمپلیکس" بیحد پسند آیا ہے البتہ اس کے پہلے حصہ کے صفحہ نمبر 208 پر ایک جگہ اچانک جوانا کا نمودار ہونا اور پھر اسی طرح اچانک غائب ہو جانا سمجھ میں نہیں آیا۔ امید ہے کہ آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم ڈاکٹر افتخار احمد خان غالب صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے جوانا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس بارے میں بے شمار دیگر قارئین نے بھی خطوط لکھے ہیں اور اسی طرح حیرت کا اظہار کیا ہے اصل میں یہ کارنامہ کمپیوٹر گرافک ٹائپسٹ صاحب کا ہے انہوں نے فائنل پرنٹنگ کے وقت تنویر کی جگہ نہ صرف جوانا لکھ دیا تھا بلکہ اس کے مخصوص لفظ ماسٹر کا بھی اضافہ کر دیا تھا اس

کی وجہ شاید یہ بنی ہو کہ یہاں تنویر نے جوانا والا ایکشن دوہرایا تھا اس نے کردار کو گردن سے پکڑ کر جھٹکا دیا تھا اور چونکہ یہ کام اکثر جوانا کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے ٹائپسٹ صاحب نے یہ سمجھا کہ مصنف یہاں غلطی سے جوانا کی بجائے تنویر لکھ گیا ہے آئندہ ایڈیشن میں بہرحال یہ غلطی دور کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حیدر آباد سندھ سے مرزا نوید احمد بیگ صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بیحد پسند ہیں۔ خاص طور پر "لانگ برڈ کمپلیکس" تو ایک شاہکار ناول ثابت ہوا ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس بے مثال جدوجہد کا مظاہرہ کیا ہے اور جس طرح اس کمپلیکس میں داخل ہو کر اسے تباہ کیا ہے وہ واقعی ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ خاص طور پر اس ناول کے اختتام پر جو سسپنس نمودار ہوا اس نے واقعی ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تک روک دی تھیں ایسا شاندار ناول لکھنے پر ہماری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ اس ناول میں آپ نے اپنے سترہ قارئین کی طرف سے ایک مشترکہ خط شائع کیا ہے ہمیں یہ خط پڑھ کر بیحد افسوس ہوا ہے کہ وہ صاحبان آپ کے ناولوں میں بھی وہ کچھ شامل کرانا چاہتے ہیں جس کی عدم موجودگی آپ کے ناولوں کا حقیقی حسن ہے اور جس کی وجہ سے نہ صرف ہم بلکہ ہمارے گھر والے جن میں خواتین بھی شامل ہیں بلاخوف و خطر آپ کے ناول پڑھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہرگز ایسے قارئین کی گزارشات پر کان نہ دھریں گے"۔

محترم مرزا نوید احمد بیگ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ قارئین کو تو اپنی آراء کے اظہار کا حق حاصل ہے اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے میرے قارئین میں ہر عمر، ہر مزاج اور ہر طبع کا قاری شامل ہے اور قارئین کی آراء ہمیشہ میرے لئے مشعل راہ بنی رہی ہے۔ جن قارئین کے خط کا آپ نے ذکر کیا ہے ان کا مقصد ہرگز یہ نہ تھا کہ ناولوں میں فحاشی یا اس قسم کی کوئی بات شامل کی جائے بلکہ وہ اپنے مزاج کے مطابق ناولوں میں ہلکا پھلکا رومانس شامل کرانا چاہتے تھے اور میں نے ان کے خط کا جواب بھی دے دیا تھا مجھے یقین ہے کہ اس جواب نے انہیں بھی مطمئن کر دیا ہو گا۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں آپ اور آپ کے گھر والے میرے ناول آئندہ بھی بلا خوف و خطر پڑھتے رہیں گے۔

خان بیلہ ضلع رحیم یار خان سے حسن محمود سحر صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ نے "لانگ برڈ کمپلیکس" جیسا خوبصورت ناول لکھ کر تمام قارئین کے دل ایک بار پھر جیت لئے ہیں لیکن آپ نے اس ناول میں صالحہ کو شامل نہ کر کے زیادتی کی ہے شاید آپ صالحہ کو ابھی اس قابل نہیں سمجھتے کہ وہ اسرائیل میں کام کر سکے۔ حالانکہ ہماری نظر میں صالحہ، جولیا سے زیادہ صلاحیتوں کی مالکہ ہے۔ امید ہے آپ آئندہ صالحہ کو ضرور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا پورا پورا موقع دیں گے"۔

محترم حسن محمود سحر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد

شکریہ۔ صالحہ میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں لیکن بہرحال اسے ابھی جولیا جیسا تجربہ حاصل نہیں ہے۔ جولیا میں صلاحیتوں کی کوئی کمی نہیں ہے البتہ اس کا مزاج ایسا ہے کہ وہ عمران کی موجودگی میں اپنی صلاحیتوں کا کھل کر اظہار نہیں کرتی لیکن جہاں موقع ہوتا ہے وہاں جولیا کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آ جاتی ہیں اور عمران کو بھی ان صلاحیتوں کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں صالحہ بھی جلد ہی اپنے آپ کو اس سطح پر لے آئے گی کہ عمران اسے اپنے ساتھ شامل کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم۔ اے

کنگ اور سٹارک نے ٹیکسی سورن مندر کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے کالونی میں داخل ہوگئے۔ وہ لیبارٹری میں ایک رات گزار کر دوسرے روز اپ لینڈ کے دارالحکومت پہنچے تھے اور پھر وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان کے دارالحکومت پہنچے۔ یہاں ایک ہوٹل میں ٹھہر کر انہوں نے سب سے پہلے اسلحے کا بندوبست کیا اور پھر ٹیکسی لے کر وہ سورن مندر کالونی روانہ ہوگئے۔ کنگ کا پروگرام یہی تھا کہ وہ کرنل نوشاد کی بیٹی شانتی کو یرغمال بنا کر کرنل نوشاد کو مجبور کر دے گا کہ وہ ڈاکٹر یونس اور اس کا فارمولا اس کے حوالے کر دے اور یہ کام کنگ کے لئے مشکل نہ تھا اس لئے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ ایک خاصی قدیم کالونی تھی۔ کیونکہ یہاں کی عمارتوں کے ڈیزائن انتہائی قدیم تھے لیکن یہ عمارتیں خاصے وسیع ایریئے میں بنی ہوئی تھیں۔ کافی

دیر تک وہ کالونی کی مختلف سڑکوں پر گھومتے رہے لیکن انہیں کہیں "شانتی ولا" لکھا ہوا نظر نہ آیا۔

"میرا خیال ہے کسی سے معلوم کرنا پڑے گا"...... سٹارک نے کہا۔

"نہیں اس طرح ہم مشکوک ہو سکتے ہیں بہرحال وہ ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل ہے"...... کنگ نے جواب دیا تو سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک سڑک پر چلتے ہوئے اچانک ان کی نظریں ایک پرانے ڈیزائن کی خاصی بڑی کوٹھی کے گیٹ پر پڑ گئیں جہاں "شانتی ولا" کا باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا اور پھر غور سے دیکھنے پر ستون پر بھی قدرے مٹے ہوئے "شانتی ولا" کے الفاظ نظر آ گئے۔

"کوٹھی تو خاصی بڑی ہے نجانے یہاں کتنے ملازم ہوں"۔ سٹارک نے کوٹھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جتنے بھی ہوں ان سب کو ہلاک کرنا ہو گا"...... کنگ نے جواب دیا اور پھر وہ سڑک کراس کر کے کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ کنگ نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ تھوڑی دیر بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ وہ اپنے انداز اور لباس سے ملازم لگتا تھا۔

"کرنل نوشاد صاحب سے ملنا ہے"...... کنگ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ تو کوٹھی پر نہیں ہیں جناب"...... ملازم نے انتہائی ادب

بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ان کی بیگم اور صاحبزادی تو ہوں گی۔ یہ میرا بھتیجا ہے یہ ان کی بیٹی کا دوست ہے۔ ہم گریٹ لینڈ سے آئے ہیں"...... کنگ نے سٹارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جناب وہ سب تو اپنے آبائی گاؤں گئے ہوئے ہیں آج کل یونیورسٹی میں چھٹیاں ہیں یہاں تو میں اکیلا ہوں جناب"...... ملازم نے پریشان ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"بہرحال ہم تو باہر سے آئے ہیں اس لئے اب ہم تو یہیں رہیں گے تم کرنل صاحب سے فون پر ہماری بات کرا دو اس کے بعد وہ جیسے کہیں گے ویسے کر لیں گے"...... کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آیئے اندر تشریف لے آیئے"...... ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور کنگ اور سٹارک اندر داخل ہو گئے۔

"آپ کا سامان جناب"...... ملازم نے پوچھا۔

"سامان ابھی ایئر پورٹ پر ہے وہاں سے منگوا لیں گے"...... کنگ نے جواب دیا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر پھاٹک بند کر کے وہ انہیں اپنے ساتھ کوٹھی کے اندر لے آیا۔

"آپ ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیں میں کرنل صاحب کے دفتر فون کرتا ہوں جناب"...... ملازم نے کہا۔

"نہیں میں نے خود بات کرنی ہے اس لئے تم ہمارے سامنے بات کرو"...... کنگ نے کہا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ

انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف تپائی پر فون موجود تھا۔ ملازم نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جگن ناتھ بول رہا ہوں کرنل صاحب کی کوٹھی سے۔ کرنل صاحب سے بات کرادیں"...... ملازم نے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں کسی مشن پر گئے ہوئے ہیں۔ تم نے کیا کہنا ہے کوئی پیغام ہو تو دے دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے مہمان آئے ہیں گریٹ لینڈ سے۔ انہوں نے بات کرنی تھی"...... جگن ناتھ نے کہا۔

"مہمان لیکن صاحب کی فیملی تو کوٹھی پر موجود نہیں ہے میری بات کراؤ مہمانوں سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ملازم نے رسیور کنگ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو میرا نام جانسن ہے اور میں گریٹ لینڈ سے آیا ہوں"۔ کنگ نے کہا۔

"مسٹر جانسن کرنل صاحب ایک خصوصی خفیہ مشن پر گئے ہوئے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ وہ کب آئیں گے۔ ان کی فیملی بھی آبائی گاؤں گئی ہوئی ہے اس لئے آپ بہتر ہے کسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہو جائیں۔ ہوٹل کا بل کرنل صاحب ادا کر دیں گے اس طرح

آپ کو تکلیف نہیں ہوگی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ فوری طور پر کرنل صاحب سے میری بات نہیں کرا سکتے کیونکہ میں نے آج واپس چلے جانا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"سوری سر مجھے خود معلوم نہیں کہ وہ کب واپس آئیں گے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے پھر ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ پھر کبھی آنا ہوا تو ان سے ملاقات ہو جائے گی گڈ بائی"...... کنگ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کون بول رہا تھا"...... کنگ نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ان کے آفس کا آدمی تھا"...... ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا آبائی گاؤں کہاں ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

"جی راج گڑھ یہاں سے چار سو کلو میٹر دور قصبہ ہے"...... ملازم نے جواب دیا۔

"وہاں کا تفصیلی پتہ بتاؤ تاکہ ہم وہاں چلے جائیں۔ میرا بھتیجا ان کی صاحبزادی سے ملنا چاہتا ہے۔ کچھ گفٹ انہیں پہنچانے ہیں۔ کرنل صاحب سے پھر کبھی ملاقات ہو جائے گی"...... کنگ نے کہا تو ملازم نے انہیں قصبے کے بارے میں اور ان کے آبائی گھر کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔ کنگ نے مزید سوالات کر کے اس سے اپنی مرضی کی تفصیلات بھی حاصل کر لیں۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... کنگ نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ملازم چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔

"اس کی گردن توڑ دو سٹارک اور لاش کو کسی گٹر وغیرہ میں ڈال دو"...... کنگ نے سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا۔ ملازم نیچے گر کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تھا۔

"یس باس"...... سٹارک نے کہا اور فرش پر بے ہوش پڑے ملازم کی طرف مڑ گیا۔

"میں اس دوران اس کوٹھی کی تلاشی لے لوں ہو سکتا ہے کوئی کام کی چیز مل جائے"...... کنگ نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کوٹھی میں گھومتے ہوئے اچانک کنگ ایک ایسے کمرے کے دروازے پر پہنچا جو بند تھا اور اس پر باقاعدہ تالا لگا ہوا تھا۔ کنگ نے جیب سے ریوالور نکالا اس کی نال تالے پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے سے تالا ٹوٹ گیا تو کنگ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ باقاعدہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک طرف بڑی سی دفتری میز موجود تھی۔ کنگ نے اس کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ میز کی دراز سے ایک پرسنل ڈائری دریافت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ڈائری کھول کر دیکھی اور اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ یہ کرنل نوشاد کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ڈائری تھی۔ کنگ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ڈائری کے آخری

مندرجات پڑھنے شروع کر دیئے۔ یہ ایک روز پہلے کی تحریر تھی کیونکہ اس پر باقاعدہ تاریخ پڑی ہوئی تھی اور کرنل نوشاد نے اس میں ڈاکٹر خان کے ہیلی کاپٹر میں فرضی حادثے کی تفصیل لکھی ہوئی تھی کہ اس نے کس طرح اس کا پلان بنایا۔ تحریر کے آخر میں پہنچ کر کنگ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں کرنل نوشاد نے لکھا تھا کہ وزیراعظم کے ساتھ ہونے والے فیصلے کے مطابق ڈاکٹر خان کو تامیر پہاڑی پر واقع لیبارٹری میں رکھا جائے گا جس کا انچارج ڈاکٹر امرناتھ ہے اور اس کے ساتھ ہی تحریر ختم ہو گئی تھی۔ کنگ نے مسکراتے ہوئے ڈائری بند کی اسے واپس دراز میں رکھ کر وہ اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دل مسرت سے بلیوں اچھل رہا تھا کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے ڈاکٹر خان کی خفیہ پناہ گاہ کا پتہ چلا لیا تھا اب اسے کرنل نوشاد کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل نوشاد ڈاکٹر یونس کو وہاں چھوڑ کر مطمئن ہو کر واپس آ جائے گا جب کہ وہ اس دوران وہاں پہنچ کر ڈاکٹر خان کو ہلاک کر کے اس سے فارمولا حاصل کر کے اسٹالیہ بھی پہنچ جائے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ سٹارک کے ساتھ کوٹھی سے نکل کر واپس ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"باس اب ہمیں راج گڑھ جانا ہو گا"...... سٹارک نے کوٹھی سے باہر نکلتے ہی کہا۔

"نہیں"...... کنگ نے کہا اور اس نے دفتر کی تلاشی، ڈائری کی دستیابی اور اس میں لکھی ہوئی تحریر کی تفصیل بتا دی۔

"ویری گڈ باس پھر تو مسئلہ حل ہو گیا لیکن یہ تامیر پہاڑی کہاں ہے".......سٹارک نے کہا۔

"اس بارے میں معلومات آسانی سے مل جائیں گی یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے"....... کنگ نے جواب دیا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہر نے بلیک زیرو کے سوئے ہوئے ذہن کو بے اختیار جھنجھوڑ دیا اور اس کی نہ صرف آنکھیں کھل گئیں بلکہ اس کا سویا ہوا شعور بھی جاگ اٹھا۔اس نے آنکھیں کھلتے ہی بے اختیار اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے بے اختیار چونک پڑا کہ اس کا جسم دیوار کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر کے اوپر دیوار میں نصب فولادی کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے اور اس کے دونوں پیروں کو بھی دیوار کے ساتھ کڑوں میں ہک کر دیا گیا تھا۔اس طرح وہ اب بازوؤں اور ٹانگوں کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔بلیک زیرو نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی توصیف بھی اسی انداز میں جکڑا ہوا نظر آیا۔جب کہ ایک فوجی توصیف کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔کمرے میں ہر طرف ٹارچنگ کا انتہائی جدید سامان بکھرا ہوا تھا لیکن دیواروں کے ساتھ قدیم زمانے

کے کوڑے، تلواریں اور خنجر بھی لٹکے ہوئے نظر آرہے تھے۔ سامنے والی دیوار کے کونے میں ایک فولادی دروازہ تھا جو اپنی ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ نظر آرہا تھا۔ کمرے کی چھت پر ایک خاص جگہ سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ کمرے میں ایک سائیڈ پر چار لوہے کی مضبوط کرسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ بلیک زیرو کے ذہن میں یہ سب دیکھ کر بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے اسے یاد تھا کہ اس نے توصیف کے ساتھ روپ کالونی کی کوٹھی اس لئے چھوڑ دی تھی کہ کہیں ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے انہیں تلاش نہ کر لیا جائے اور توصیف نے بھی اس کے آئیڈیے کی تائید کی تھی اور پھر توصیف نے اپنے اس سمگلر دوست کو فون کر کے جس سے اس نے یہ کوٹھی حاصل کی تھی ایک دوسری خفیہ کوٹھی حاصل کی جو ایک اور کالونی ساریکس میں تھی۔ پھر اس نوجوان کے آنے پر جوان سے پہلے اس کوٹھی میں موجود تھا وہ وہاں سے کار لے کر اس نئی کالونی والی کوٹھی میں پہنچ گئے تھے اور وہاں پہنچ کر وہ پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے کہ اب انہیں سابقہ حلیوں اور لباسوں کی مدد سے کسی طور پر ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں مارک نے کہا تھا کہ وہ کرنل نوشاد کے بارے میں جلد ہی مکمل تفصیلات انہیں مہیا کر دے گا اور وہ ان تفصیلات کے حصول کے انتظار میں ہی تھے کہ اچانک بلیک زیرو کا اپنا ذہن چکراتا ہوا محسوس ہوا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک خوفناک زلزلہ آگیا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ

سنبھلتا اس کا ذہن تاریک ہو گیا اور اب اسے یہاں اس ٹارچنگ روم میں ہوش آیا تھا۔ اسی لمحے وہ فوجی انجکشن لگا کر واپس مڑا۔

"ہم کہاں ہیں مسٹر"...... بلیک زیرو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"موت کے منہ میں"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تو ہمیں اپنی حالت سے لگ رہا ہے لیکن کم از کم ہمیں مرنے سے پہلے اس بات کا حق تو حاصل ہے کہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ہمیں کس کے ہاتھوں موت آرہی ہے"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کرنل نوشاد کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ ابھی کرنل صاحب پہنچنے والے ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا باہر جا کر اس نے بھاری دروازہ بند کر دیا۔ اسی لمحے توصیف کے لٹکے ہوئے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ بلیک زیرو کے ذہن میں ہونے والے دھماکوں کی شدت اور بڑھ گئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب کرنل نوشاد انہیں گولی مارے بغیر واپس نہیں جائے گا اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ کرنل نوشاد کے آنے سے پہلے وہ اپنی رہائی کی کوئی نہ کوئی ترکیب سوچ لے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ خوشی بھی تھی کہ قدرت نے اسے خود بخود کرنل نوشاد تک پہنچا دیا ہے۔ اگر وہ کسی طرح رہا ہو

سکے تو پھر وہ آسانی سے توصیف کو کرنل نوشاد بنا سکتا ہے لیکن پہلا مسئلہ رہائی کا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دے کر انہیں کنڈوں سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی لیکن کنڈے اس کی کلائی کے گرد اس طرح پھنسے ہوئے تھے کہ اس کا ہاتھ کسی بھی صورت میں اس میں سے پھسل کر باہر نہ آسکتا تھا۔ اسی لمحے توصیف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"طاہر صاحب یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... توصیف نے کہا۔

"کرنل نوشاد کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر میں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ اس بار تو وہ ہمیں زندہ نہ چھوڑے گا"...... توصیف نے کہا۔

"ہاں اس لئے ہمیں بہرحال اس کی آمد سے پہلے پہلے ان کنڈوں سے رہائی حاصل کرنی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تو بڑا آسان کام ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آسان کام کیا مطلب کیسے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی توصیف کے دونوں ہاتھ کنڈوں سے آزاد ہو گئے تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ درمیان سے کھلے ہوئے کنڈے اب دیوار کے ساتھ لگے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی توصیف تیزی سے اپنے پیروں پر جھکا اور ایک بار پھر کٹاک کٹاک کی آواز سنائی

دی اور دوسرے لمحے توصیف اچھل کر آگے بڑھ گیا۔

"یہ تم نے کیسے کر لیا"...... بلیک زیرو واقعی یہ سب دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

"یہ ترکیب میں نے عمران صاحب سے سیکھی تھی اور پھر اس کی باقاعدہ پریکٹس کی تھی اس لئے اب ایسے کنڈے میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں رہے۔ ان کنڈوں میں بٹن لگے ہوئے ہوتے ہیں مسئلہ صرف انگلیوں کو مخصوص انداز میں موڑ کر کنڈوں تک پہنچانا اور انہیں پریس کرنا ہوتا ہے"...... توصیف نے اس کے بازو آزاد کرتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بزرگ ٹھیک ہی کہتے ہیں جائے استاد خالی است"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر توصیف کے پیچھے ہٹ جانے پر وہ اپنے پیروں پر جھکا اور چند لمحوں بعد وہ بھی ان کنڈوں کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو چکا تھا۔

"آپ کی بات درست ہے"...... توصیف نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئے لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں بھاری دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا تو وہ دونوں تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور کرنل نوشاد اور کیپٹن سرِندر اندر داخل ہوئے۔

"ارے یہ کیا"...... کرنل نوشاد کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ بلیک

زیرو اور توصیف دونوں ان پر بھوکے عقاب کی طرح ٹوٹ پڑے اور
چند لمحوں بعد وہ دونوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔
" ان کی تلاشی لو میں اسی دوران باہر کی صورت حال دیکھ
آؤں "...... بلیک زیرو نے توصیف سے کہا اور تیزی سے مڑ کر کھلے
دروازے سے نکل کر دوسری طرف راہداری میں آگیا۔ راہداری ایک
طرف سے بند تھی جب کہ دوسری طرف سیڑھیاں تھیں جو اوپر ایک
کھلے برآمدے میں جاکر ختم ہوتی تھیں ۔ بلیک زیرو احتیاط سے
سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اس نے گردن گھما کر دیکھا تو برآمدے میں
کمرے کا دروازہ نظر آرہا تھا۔ سامنے پورچ میں ایک فوجی جیپ کھڑی
ہوئی تھی بلیک زیرو برآمدے میں پہنچ کر تیزی سے اس دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے جھانک کر دیکھا تو کمرے
میں ایک میز اور کئی کرسیاں موجود تھیں اور وہی فوجی نوجوان جس
نے انہیں انجکشن لگا کر ہوش دلایا تھا۔ کرسی پر بیٹھا فون پر کسی سے
باتیں کرنے میں مصروف تھا اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔
" ٹھیک ہے میں کرنل صاحب کو بتادوں گا کہ ان کے مہمان آئے
تھے تم بے فکر رہو ابھی کرنل صاحب مصروف ہیں "...... نوجوان نے
ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اسی لمحے
بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا تو جوان نے بلیک زیرو
کے اندر داخل ہونے کی آہٹ سن کر گردن دروازے کی طرف موڑی
ہی تھی کہ بلیک زیرو بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا ۔ اور

دوسرے لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نوجوان کا جسم کرسی پر ہی
ڈھیلا پڑ گیا بلیک زیرو نے انتہائی مہارت اور پھرتی سے ایک جھٹکے میں
اس کی گردن اس طرح توڑ دی تھی کہ اسے چیخنے کا بھی موقع نہ مل سکا
تھا۔ جیسے ہی نوجوان کا جسم ڈھیلا پڑا بلیک زیرو نے اس کے سر اور
کاندھے سے ہاتھ ہٹائے اور تیزی سے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔
دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا۔ بلیک
زیرو مشین پسٹل ہاتھ میں لئے تیزی سے باہر آیا اور آگے بڑھ گیا یہ ایک
چھوٹی سی کوٹھی تھی جس میں ایک چھوٹا سا تہہ خانہ بھی تھا لیکن اس
نوجوان کے علاوہ وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا۔
" یہ کیسا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے "...... بلیک زیرو نے منہ بناتے
ہوئے کہا اور تیزی سے واپس اسی ٹارچنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔
" ان میں سے کسی کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے "...... توصیف
نے بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
" باہر ایک ہی آدمی تھا جسے میں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن ہمارا
یہاں زیادہ دیر تک ٹھہرنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں میک اپ کا
سامان بھی موجود نہیں ہے البتہ باہر ایک فوجی جیپ موجود ہے تم
ایسا کرو کہ کیپٹن سریندر کی یونیفارم اتار کر پہن لو جب کہ میں اس
کرنل نوشاد کی یونیفارم پہن لیتا ہوں اس کے بعد ہم یہاں سے نکل
جائیں گے "...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف نے اثبات میں سر ہلادیا
اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں فوجی یونیفارم پہن چکے تھے ۔

"آپ نے جسے ہلاک کیا ہے اس کا کیا کرنا ہے"...... توصیف نے جھک کر کیپٹن سریندر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اسے یہاں چھوڑنا غلط ہو گا۔ ہم نے ان کے روپ میں لیبارٹری جانا ہے تب تک یہ لاش دریافت ہو سکتی ہے دوسری صورت میں یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ آدمی اچانک کسی افتاد کی بنا پر یہاں سے چلا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کرنل توشاد کو کاندھے پر ڈالتے ہوئے جواب دیا اور توصیف نے اس کی ہاں میں ہاں ملا دی۔

"لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم جائیں کہاں"...... بلیک زیرو نے اوپر برآمدے میں پہنچ کر کہا۔

"میرا خیال ہے وہ پہلی روپ کالونی والی کوٹھی مناسب رہے گی۔ اب وہاں کے بارے میں کسی کا خیال نہ جائے گا دوسری کوٹھی سے تو بہرحال ہمیں اغوا کیا گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہاں اب بھی ان کے آدمی موجود ہوں"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بے ہوش کرنل توشاد اور کیپٹن سریندر دونوں کو جیپ کے عقبی حصے میں ڈال دیا گیا بلیک زیرو اسی کمرے سے اس نوجوان کی لاش بھی اٹھا لایا اور اسے بھی جیپ میں رکھ دیا گیا۔ پھر توصیف نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ بلیک زیرو ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا پھاٹک کے قریب پہنچ کر جیسے ہی توصیف نے جیپ روکی بلیک زیرو تیزی سے نیچے اترا اس نے پھاٹک کھول دیا تو توصیف جیپ کو باہر لے گیا اور بلیک زیرو نے گیٹ کو اندر سے بند کیا اور پھر

چھوٹے گیٹ سے باہر آ کر اس نے اسے بند کر کے اس کا کنڈا بھی باہر سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جیپ خاصی تیز رفتاری سے روپ کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"انہیں راستے میں ہوش نہ آ جائے"...... توصیف نے اچانک کسی خیال کے تحت کہا۔

"دو تین گھنٹوں سے پہلے تو یہ خود بخود ہوش میں نہیں آ سکتے اور اتنی دیر میں بہرحال ہم پہنچ ہی جائیں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور توصیف بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دو تین گھنٹے کیا زیادہ سے زیادہ بیس پچیس منٹوں میں ہم روپ کالونی پہنچ جائیں گے"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔

"اوہ یہ تو بڑا پھاٹک بھی کھلا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے جیپ سے اتر کر گیٹ کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا لیکن کوٹھی پر چھائی ہوئی خاموشی بتا رہی تھی کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے اس نے مڑ کر پھاٹک پورا کھول دیا اور توصیف کو جیپ اندر لے آنے کا اشارہ کیا پھر جیسے ہی جیپ اندر داخل ہوئی بلیک زیرو نے گیٹ بند کیا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ دوڑتا ہوا کوٹھی کی اندرونی سمت بڑھنے لگا۔ یہ وہی مشین پسٹل تھا جو اس نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اس فوجی کی جیب سے نکالا تھا جس نے انہیں انجکشن لگا کر بے ہوش کیا تھا۔

توصیف نے جیپ پورچ میں لے جا کر روکی اور وہ بھی اچھل کر نیچے اترا۔ لیکن جیسے ہی وہ دونوں اندرونی بڑے کمرے میں پہنچے وہ یہ دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے وہاں اسی نوجوان کی لاش جو اس کوٹھی کا چوکیدار تھا ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی موجود تھی اس کے سینے میں گولی ماری گئی تھی لیکن اس کا چہرہ اور جسم بتا رہا تھا کہ اس پر انتہائی بہیمانہ تشدد کیا گیا ہے۔

"پوری کوٹھی چیک کرو"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف سر ہلاتا ہوا واپس مڑا جب کہ بلیک زیرو بھی اس کمرے سے نکل کر واپس پورچ میں آگیا۔

"کوٹھی خالی ہے"...... چند لمحوں بعد توصیف نے واپس آکر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب انہیں اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں لے چلتے ہیں اب ان سے پوچھ گچھ وہیں ہوگی"...... بلیک زیرو نے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے کرنل نوشاد اور کیپٹن سہندر کو تہہ خانے میں منتقل کر دیا جب کہ اس نوجوان کی لاش انہوں نے جیپ کے عقبی حصے میں ہی چھوڑ دی تھی۔

"رسی ڈھونڈ لاؤ جلدی کرو ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو توصیف تیزی سے مڑا اور تہہ خانے سے باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں رسی کے دو بڑے بڑے بنڈل موجود تھے پھر بلیک زیرو نے توصیف کی مدد سے ان دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دیا۔

"صرف اس کرنل نوشاد کو ہوش میں لے آتے ہیں ساری پوچھ گچھ تو اسی سے ہی کرنی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کرنل نوشاد کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

"ایک منٹ میں اسے بغیر تھپڑوں کے ہی ہوش میں لے آتا ہوں"...... توصیف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کرنل نوشاد کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"یہ نئی ترکیب ہے کوئی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا وہ اب پیچھے ہٹ کر سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"آپ کے اس عمل اور اس بات نے میرا سارا شک دور کر دیا ہے"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن اس نے دونوں ہاتھ بدستور کرنل نوشاد کی ناک اور منہ پر رکھے ہوئے تھے۔

کون سا عمل اور کون سی بات"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا اسی لمحے توصیف نے کرنل نوشاد کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ آیا کرنل نوشاد کے جسم پر حرکت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہی ہوش میں لے آنے کی ترکیب۔ یہ ترکیب عمران صاحب کی خاص ترکیب ہے اور میں نے بھی ان سے ہی سیکھی ہے اگر آپ عمران صاحب ہوتے تو لامحالہ یہی ترکیب استعمال کرتے"...... توصیف نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی ابھی تک تمہارے دل میں شک موجود ہے"...... بلیک

زیرو نے کہا۔

"یہ نہیں تھا"...... توصیف نے جواب دیا اور اسی لمحے کرنل نوشاد نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم باہر جا کر خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آجائے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو توصیف سرہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم"...... کرنل نوشاد نے آنکھیں کھولتے ہی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں وہی ایکریمی ایجنٹ ہوں کرنل نوشاد جسے تم نے ایک بار رسیوں سے باندھ رکھا تھا اور دوسری بار اپنے اس نام نہاد سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لوہے کے کنڈوں میں جکڑ رکھا تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ تم کیسے آزاد ہوجاتے ہو کیا تم جادوگر ہو"...... کرنل نوشاد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہمیں صرف اتنا ہی جادو آتا ہے کہ تمہاری قید سے آزاد ہو سکیں ابھی باقی جادو ہم نے تم سے سیکھنا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کیا مطلب"...... کرنل نوشاد نے کہا۔

"یہی جادو کہ تم آخر ہر بار ہمیں کیسے اچانک بے ہوش کر کے پکڑ لیتے ہو"...... بلیک زیرو نے کہا تو کرنل نوشاد نے جواب دینے کی بجائے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر پہلی بار شدید

پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے تھے شاید اب اسے پوری طرح اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... کرنل نوشاد نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو کرنل نوشاد مجھے معلوم ہے کہ تم اس شعبے کے چیف ہو جس کے تحت تمام دفاعی لیبارٹریاں آتی ہیں اس لئے تم کسی بھی ایسی لیبارٹری میں آجا سکتے ہو لیکن ظاہر ہے تم نے بہرحال اس کے لئے کوئی نہ کوئی خصوصی طریقہ کار اور خصوصی کوڈ مقرر کر رکھے ہوں گے تم ہمیں وہ کوڈ اور وہ طریقہ کار بتادو جو تم نے اپ لینڈ میں بنائی جانے والی لیبارٹری میں آنے جانے کے لئے طے کر رکھا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو کرنل نوشاد اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا اس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"اوہ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم نے کیا پلان بنایا ہے تم نے میری یونیفارم اس لئے پہن رکھی ہے تاکہ تم میرے میک اپ میں اس لیبارٹری میں جاسکو اور اسی لئے تم کوڈ اور طریقہ کار معلوم کرنا چاہتے ہو لیکن مسٹر"...... کرنل نوشاد نے کہا اور پھر مسٹر کہہ کر وہ خاموش ہوگیا۔

"تم مجھے جیکب کہہ سکتے ہو"...... بلیک زیرو نے کہا تو کرنل نوشاد نے اثبات میں سرہلادیا۔

"مسٹر جیکب اب تمہیں وہاں جانے کے لئے میرا روپ دھارنے کی

ضرورت نہیں رہی اور نہ ہی کسی کوڈ اور طریقہ کار کی ضرورت باقی رہی
ہے کیونکہ حکومت نے اس لیبارٹری کو کلوز کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے
اور وہاں نصب تمام مشینری اب تک ہٹالی گئی ہوگی۔ اب وہاں عام سا
موسیقاتی سنٹر قائم کیا جائے گا"...... کرنل نوشاد نے جواب دیا تو
بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ لیبارٹری بند کرنے کی وجہ"...... بلیک زیرو نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ وہاں کا اصل سائنس دان ڈاکٹر ایم دائی خان ہیلی
کاپٹر کے حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے اور اس کا فارمولا بھی اس کے
ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے اور اس کے فارمولے کی بنیاد پر وہاں ہتھیار تیار
ہونا تھا جو اب ظاہر ہے نہیں ہو سکتا"...... کرنل نوشاد نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسی کوئی خبر تو نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم بے شک وہاں جا کر خود دیکھ لو۔ ویسے یہ خبر اخبار میں آ ہی
نہیں سکتی تھی کیونکہ یہ سائنس دان غیر ملکی تھا اور خفیہ طور پر
کافرستان کیلئے کام کر رہا تھا"۔ کرنل نوشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں دوسری بار ڈرامہ کھیلنے کی ضرورت کیوں پڑی کرنل
نوشاد"...... بلیک زیرو نے کہا تو کرنل نوشاد بے اختیار چونک پڑا۔

"دوسری بار کیا مطلب"...... کرنل نوشاد نے چونک کر پوچھا۔

"پہلی بار تم نے پاکیشیا میں اس کی موت کا ڈرامہ کھیلا اس وقت

تو چلو یہ جواز موجود تھا کہ اس نے اپنا فارمولا تمہارے ہاتھ فروخت کر
دیا تھا اور تم اسے ہمیشہ کے لئے پاکیشیا کی نظروں سے غائب کرنا
چاہتے تھے لیکن اب اس کی کیا وجہ بنی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہمارا شک درست تھا تم ایکریمین نہیں بلکہ
پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ اس بار کوئی ڈرامہ
کھیلا گیا ہے وہ واقعی حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے"...... کرنل نوشاد
نے کہا۔

"اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر تم سے مزید بات چیت فضول ہے
تم پھر چھٹی کرو"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور
جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے درست ہے۔ ڈاکٹر خان واقعی حادثے میں
ہلاک ہو گیا ہے اور تمہیں مجھے یا کیپٹن سریندر کو مار کر کیا حاصل ہوگا
تم ہمیں چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ ہم تمہارے خلاف آئندہ کوئی کارروائی
نہیں کریں گے"...... کرنل نوشاد نے کہا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر جو سچ ہے وہ بتا دو۔ مجھے معلوم ہے
کہ تم ایک تربیت یافتہ آدمی ہو لیکن بہرحال کیپٹن سریندر تمہاری
طرح تربیت یافتہ نہیں ہوگا اور وہ جب تمہاری لاش دیکھے گا تو مجھے
یقین ہے کہ وہ اپنی زبان کھول دے گا"...... بلیک زیرو نے آگے بڑھ
کر مشین پسٹل کی نالی کرنل نوشاد کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے سرد لہجے
میں کہا۔

"تم یقین کرو میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے"...... کرنل نوشاد نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ ثابت ہو رہا تھا۔

"میں صرف دس تک گنوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ مت مارو مجھے رک جاؤ"...... کرنل نوشاد نے اس بار قدرے چیختے ہوئے کہا لیکن بلیک زیرو نے گنتی جاری رکھی البتہ اس نے گنتی میں وقفہ بڑھا دیا تھا اور ابھی وہ چار تک پہنچا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر دس تک کا کہا تھا کہ کرنل نوشاد کے اعصاب کو توڑ سکے۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں تم یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کرنل نوشاد نے اس بار ہذیانی سے لہجے میں کہا لیکن بلیک زیرو نے کوئی جواب نہ دیا اور گنتی جاری رکھی وہ اب آٹھ کے ہندسے تک پہنچ چکا تھا۔

"رک جاؤ میں بتاتا ہوں رک جاؤ مت مارو مجھے رک جاؤ۔ وہ زندہ ہے مگر اب مجھے بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے"...... بلیک زیرو جیسے ہی نو کے ہندسے پر پہنچا کرنل نوشاد بے اختیار چیخ پڑا۔ اس کے چہرے پر پسینہ بہہ نکلا تھا۔ موت کے حقیقی خطرے نے بہرحال اس کے اعصاب کو توڑ دیا تھا۔

"بولتے جاؤ رکو نہیں جیسے ہی تم رکے میری گنتی پوری ہو جائے گی اور میں ٹریگر دبا دوں گا اور یہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ زندگی دوبارہ

نہیں مل سکتی"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ زندہ ہے تمہارے خوف کی وجہ سے اعلیٰ سطح پر یہی فیصلہ کیا گیا تھا کہ اسے مردہ ظاہر کر دیا جائے اور لیبارٹری آف کر دی جائے اور ڈاکٹر خان کو اس وقت تک کسی ایسی جگہ پر خفیہ رکھا جائے جس کے بارے میں سوائے پرائم منسٹر صاحب کے اور کسی کو بھی علم نہ ہو اور یقین کرو کہ ہم نے ڈاکٹر خان کو پرائم منسٹر کی تحویل میں دے دیا تھا اس کے بعد وہ کہاں گیا ہم میں سے کسی کو بھی نہیں معلوم"۔ کرنل نوشاد نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو کرنل نوشاد مجھے نہیں معلوم کہ ان معاملات میں کون کیا کرتا ہے۔ میرا خیال ہے تم زندہ رہنا ہی نہیں چاہتے۔ اوکے"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کرنل نوشاد نے اس بار رک رک کر کہا تو بلیک زیرو پیچھے ہٹا اس نے مشین پسٹل دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کرنل نوشاد کی کنپٹی پر اسی کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور کرنل نوشاد کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور اور جچی تلی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا بلیک زیرو آگے بڑھا اور اس نے کیپٹن سہندر کے چہرے پر یکے بعد دیگرے زور دار تھپڑ مارنے

شروع کر دیئے چند لمحوں بعد کیپٹن سریندر چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"کیپٹن سریندر اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ ڈاکٹر خان کو کہاں چھپایا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے اس بار مشین پسٹل کی نال اس کی پیشانی پر رکھ کر اسے دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تامیر پہاڑی کی لیبارٹری میں تامیر پہاڑی والی لیبارٹری میں"۔ کیپٹن سریندر کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ خود تو نہ بولنا چاہتا ہو لیکن الفاظ خود بخود اس کے منہ سے باہر نکل آئے ہوں اور بلیک زیرو پیچھے ہٹ گیا اور کیپٹن سریندر نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"کیا۔ کیا کرنل صاحب کو تم نے مار دیا ہے"...... کیپٹن سریندر نے گردن موڑ کر کرنل نوشاد کی طرف دیکھتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ابھی مارا تو نہیں ہے لیکن اب اسے ختم کرنا ہوگا کیونکہ یہ اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ ہوشیار سمجھ رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور مشین پسٹل کا رخ اس نے کرنل نوشاد کے سینے کی طرف کر دیا۔

"سنو سنو مت مارو۔ تم نے جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ لو لیکن وعدہ کرو کہ کرنل نوشاد کو نہیں مارو گے"...... کیپٹن سریندر نے انتہائی بے چینی سے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کرنل نوشاد کی زندگی سے اس قدر دلچسپی کیوں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کرنل نوشاد نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی بھانجی سے میری شادی کر دے گا۔ اگر تم نے کرنل کو مار دیا تو پھر میری شادی اس کی بھانجی سے نہیں ہو سکے گی"...... کیپٹن سریندر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے میں تو خود نہیں چاہتا کہ کسی کو ہلاک کروں لیکن جو خود اپنی جان دینے پر تل جائے اس کا کیا علاج۔ کرنل نوشاد نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے ڈاکٹر خان کو فرضی حادثے میں مردہ ظاہر کر کے کسی جگہ چھپا دیا ہے جب کہ تم نے بتایا ہے کہ اسے تامیر پہاڑی والی لیبارٹری میں چھپایا گیا ہے اب تم مجھے بتاؤ کہ یہ تامیر لیبارٹری کہاں ہے اس لیبارٹری کی کیا تفصیل ہے میرا وعدہ کہ میں تم دونوں کو زندہ چھوڑ دوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو کیپٹن سریندر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم مسلمان ہو"...... کیپٹن سریندر نے بلیک زیرو کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تم نے کیوں پوچھی ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن اگر تم مسلمان ہو تو پھر مجھے یقین ہے کہ تم جو وعدہ کرو گے اسے پورا بھی کرو

گے"...... کیپٹن سرہندر نے کہا

"تم بے فکر رہو۔ تمہارے ساتھ وعدہ پورا کیا جائے گا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تو پھر سنو میں تمہیں پوری تفصیل بتا دیتا ہوں لیکن تم نے کرنل نوشاد کو یہ نہیں بتانا کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے کیونکہ کرنل نوشاد انتہائی اصول پسند اور سخت مزاج آدمی ہے۔ مجھے تو حیرت ہے کہ اس نے تمہیں یہ سب کچھ کیسے بتا دیا ہے"...... کیپٹن سرہندر نے کہا۔

"موت جب حقیقت بن کر سامنے آجائے تو بڑے بڑے دل چھوڑ جاتے ہیں"...... بلیک زیرو نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جب تم پہلی بار گرفتار ہوئے اور پھر انتہائی پراسرار طور پر تم فرار بھی ہوگئے اور اس کی رپورٹ اعلیٰ حکام کو ملی تو انہوں نے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر خان کی موت ظاہر کر کے انہیں کہیں چھپا دیا جائے اور لیبارٹری کلوز کر دی جائے کیونکہ حکام پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارکردگی سے انتہائی مرعوب تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہر صورت میں لیبارٹری بھی تباہ کر دیں گے اور ڈاکٹر خان اور اس کے فارمولے کو بھی لے اڑیں گے۔ حالانکہ کرنل نوشاد نے اس کی مخالفت کی لیکن اعلیٰ حکام کی وجہ سے ان کی ایک نہ چلی اس کے بعد پرائم منسٹر صاحب نے بھی اس فیصلے کی توثیق کر دی اور تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے چنانچہ فیصلے پر عمل درآمد کیا گیا۔ ہیلی

کاپٹر حادثے میں ڈاکٹر خان کی موت ظاہر کی گئی۔ اور ڈاکٹر خان کو وزیراعظم کے حکم پر کافرستان کی جنوبی سرحد پر واقع مشہور پہاڑی سلسلہ تامیر میں واقع ایک لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اب ڈاکٹر خان اس وقت تک وہیں رہیں گے۔ جب تک وزیراعظم صاحب مطمئن نہیں ہو جائیں گے"...... کیپٹن سرہندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک پہاڑی شہر ہے سارنگ۔ یہ عمارتی لکڑی کا کاروباری مرکز ہے۔ اس شہر سے مشرق کی طرف ایک سڑک پہاڑیوں کے گرد گھومتی ہوئی جاتی ہے سارنگ سے تقریباً ایک سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑی گاؤں ہے کاندو۔ کاندو کے قریب ہی یہ لیبارٹری ہے"...... کیپٹن سرہندر نے جواب دیا۔

"کیا یہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ یہ لکڑی کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کے علاج کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہاں لکڑی کے ماہر سائنس دان کام کرتے ہیں کیونکہ اس سارے علاقے میں عمارتی لکڑی کے جنگلات ہیں جن سے حکومت کو اربوں روپے وصول ہوتے ہیں"...... کیپٹن سرہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا انچارج کون ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ڈاکٹر امرناتھ انچارج ہے وہاں بیس کے قریب سائنس دان اور

ماہرین کام کرتے ہیں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں"...... کیپٹن سریندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ اس اوپن لیبارٹری میں کسی کو چھپا کر رکھا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وزیراعظم صاحب کا خیال ہے کہ اس علاقے کے بارے میں کسی کو خیال بھی نہیں آسکتا۔ یہ علاقہ عام دنیا سے کٹا ہوا ہے۔ کاندوگاؤں میں بھی پہاڑی علاقوں کے لوگ رہتے ہیں جو ایسے معاملات میں کچھ نہیں جانتے"...... کیپٹن سریندر نے کہا۔

"وہاں فون تو ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اس لیبارٹری کے لئے وہاں سارنگ سے فون اور بجلی کی خصوصی لائنیں بچھائی گئی ہیں لیکن مجھے وہاں کے فون کا نمبر معلوم نہیں ہے کیونکہ میں تو کرنل کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر وہاں گیا اور ہم ڈاکٹر خان کو ڈاکٹر امرناتھ کے حوالے کر کے ہیلی کاپٹر پر ہی واپس آگئے تھے"...... کیپٹن سریندر نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں سڑک کے راستوں اور خاص طور پر فاصلوں کے بارے میں کیسے معلوم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے پائلٹ سے پوچھ تھا وہ وہاں پہلے بھی آتا جاتا رہتا ہے دراصل مجھے وہ علاقہ بے حد پسند آیا تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ شادی کے بعد میں اس علاقے میں ہنی مون مناؤں گا"...... کیپٹن سریندر نے جواب دیا۔

"اس ڈاکٹر امرناتھ کے ساتھ یقیناً کرنل نوشاد نے کوئی خصوصی کوڈ طے کیے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم میں آفس میں موجود نہیں رہا تھا"۔ کیپٹن سریندر نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر خان کو تو تم نے وہاں پہنچا دیا اس کا فارمولا کہاں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی کے پاس ہے وزیراعظم صاحب نے تو کہا تھا کہ فارمولا اس سے حاصل کر لیا جائے لیکن ڈاکٹر خان نے ایک تو فارمولا اپنے سے علیحدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسرا اس نے کہا کہ فارمولے کے بنیادی نکات اس کے ذہن میں ہیں اس لئے فارمولے سے وہ ہتھیار تیار نہیں کیا جا سکتا چنانچہ کرنل نوشاد مجبوراً فارمولا وہیں چھوڑ آنے پر مجبور ہو گیا"...... کیپٹن سریندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے چونکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ تم دونوں کو ہلاک نہیں کروں گا اس لئے اب تم دونوں یہاں اس وقت تک رہو گے جب تک ہم اس لیبارٹری سے ڈاکٹر خان اور اس کے فارمولے کو حاصل نہیں کر لیتے"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم تو بندھے ہوئے ہیں ہم تو مر جائیں گے۔ تم ہمیں رہا کر دو ہمارا وعدہ کہ ہم تمہارے پیچھے نہیں جائیں گے"...... کیپٹن سریندر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری کیپٹن ایسا تو ہوگا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے مجھ سے

صریحاً غلط بیانی کی ہے تم نے یہ سمجھا ہے کہ میں احمق ہوں اور تم مجھے آسانی سے چکر دے لو گے"...... بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی میں نے سب کچھ سچ بتا دیا ہے"...... کیپٹن سریندر نے کہا۔

"میں یہ بات تسلیم ہی نہیں کر سکتا کہ ڈاکٹر خان کو ان حالات میں اس طرح کسی اوپن جگہ پر رکھا جائے تم نے صریحاً غلط بیانی کی ہے اس کے باوجود میں تمہیں زندہ اس لئے چھوڑ رہا ہوں کہ میں نے وعدہ کیا ہے یہ دوسری بات ہے کہ تم اس حالت میں خود ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے"...... بلیک زیرو نے کہا اور تہہ خانے کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ واقعی میں نے اس بار تمہیں درست نہیں بتایا تھا رک جاؤ"۔ کیپٹن سریندر نے یکلخت انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے پاس آخری موقع ہے جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو"۔ بلیک زیرو نے مڑتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری وہیں ہے لیکن اس لکڑی کے علاج والی لیبارٹری کے نیچے خفیہ طور بنائی گئی ہے یہ لکڑی کے علاج والی لیبارٹری اصل لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے اوپر قائم کی گئی ہے"...... کیپٹن سریندر نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے میں اپنے ساتھی کو بھیجتا ہوں وہ تمہیں رہا کر دے

گا"۔ بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر اوپر آ گیا۔

"کیا ہوا طاہر صاحب کافی دیر لگ گئی"...... اوپر موجود توصیف نے کہا۔

"ساری صورت حال ہی تبدیل ہو چکی ہے بہر حال تم ایسا کرو جا کر ان دونوں کا خاتمہ کر دو کیونکہ میں ان سے وعدہ کر چکا ہوں لیکن تم نے کوئی وعدہ نہیں کیا اور اس کے علاوہ ان کے چہرے اس حد تک بگاڑ دو کہ آسانی سے پہچانے نہ جا سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اتنی محنت کی کیا ضرورت ہے میں اپنے دوست سمگلر کو فون پر صورت حال بتا دوں گا اس کا آدمی بھی تو انہوں نے ہلاک کیا ہے وہ خود ہی ان کی لاشیں کسی گٹر میں ڈلوا دے گا وہ ایسے کاموں میں بے حد ہوشیار ہے"...... توصیف نے کہا۔

"نہیں میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا یہ لو مشین پسٹل اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو ہمیں اب جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو توصیف نے مشین پسٹل بلیک زیرو کے ہاتھ سے لیا اور تیزی سے تہہ خانے کی طرف مڑ گیا۔

کمرے میں عمران اور ٹائیگر کے علاوہ ناٹران بھی موجود تھا۔ عمران اور ٹائیگر ایئرپورٹ سے سیدھے یہیں پہنچے تھے۔

" اس ڈاکٹر یونس کے بارے میں کچھ پتہ چلا"...... عمران نے چائے وغیرہ سے فارغ ہوتے ہی کہا۔

" صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کرنل نوشاد اور اس کا اسسٹنٹ کیپٹن سریندر اسے ہیلی کاپٹر پر کہیں چھوڑ آئے ہیں لیکن یہ دونوں بھی اچانک غائب ہو گئے ہیں ان کا سیکشن خود انہیں تلاش کر رہا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

" غائب ہو گئے ہیں یا غائب کر دیئے گئے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی بات تو کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہی مجھے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق کرنل نوشاد اور کیپٹن سریندر آفس میں آئے یہاں

انہیں اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ کرنل نوشاد نے انہیں بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا حکم دیا اور پھر ہیڈ کوارٹر سے اسے اطلاع دی گئی کہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچا دیئے گئے ہیں چنانچہ کرنل نوشاد کیپٹن سریندر کے ساتھ فوجی جیپ میں سوار ہو کر ہیڈ کوارٹر گئے اور اس کے بعد غائب ہو گئے ہیڈ کوارٹر میں موجود ایک آدمی بھی غائب ہے اور جیپ بھی"...... ناٹران نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر میں ایک آدمی سے کیا مطلب ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے بھی اسی بات پر حیرت ہوئی تھی لیکن معلوم ہوا ہے کہ کرنل نوشاد نے دارالحکومت میں چھوٹی چھوٹی عمارتوں میں کئی خفیہ اڈے بنائے ہوئے ہیں جنہیں وہ ہیڈ کوارٹر ہی کہتا ہے وہاں صرف ایک آدمی ہوتا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

" وہ پاکیشیائی ایجنٹ جنہیں ہیڈ کوارٹر پہنچایا گیا تھا وہ بھی غائب ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

" ان کے بارے میں تم نے معلوم کیا ہے کچھ"...... عمران نے پوچھا۔

" میرے آدمی مزید تفصیلات معلوم کر رہے ہیں فیصل جان اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ٹریس کر رہا ہے جس کے ساتھ کرنل نوشاد اور

کیپٹن سرپندر گئے تھے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"ذرا لانگ رینج ٹرانسمیٹر مجھے دینا"...... عمران نے کہا تو ناٹران اٹھا اور دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف گیا اس نے الماری کھولی اس میں موجود ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ ایسی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا کہ اس سے ہونے والی گفتگو فریکونسی کے علاوہ اگر کیچ کی جاتی تو الفاظ سمجھ میں نہ آسکتے تھے۔ عمران نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن کافی دیر تک کال دینے کے باوجود جب دوسری طرف سے رابطہ نہ ہو سکا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

"یس راحت عزیز اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"راحت عزیز توصیف کہاں ہے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس کہیں گئے ہوئے ہیں جناب لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ کہاں گئے ہوئے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب گیا ہے اور کیا اکیلا گیا ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کے ساتھ ان کے مہمان طاہر صاحب بھی گئے ہیں۔ کل گئے ہیں اوور"...... راحت عزیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"ایکس زیرو سپیشل ٹرانسمیٹر وہ ساتھ لے گئے ہیں جناب اوور"۔ راحت عزیز نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ایکس زیرو سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے ناٹران سے کہا اور ناٹران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ توصیف اور طاہر ہی ہو سکتے ہیں لیکن وہ تو اپ لینڈ نہیں ہوں گے جبکہ کرنل نوشاد کا ہیڈ کوارٹر تو یہاں کافرستان میں ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے ہو سکتا ہے وہ دونوں بھی کرنل نوشاد کے پیچھے یہاں کافرستان پہنچے ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد ناٹران واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا ٹرانسمیٹر تھا جو اس نے لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر مخصوص انداز میں فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا لیکن اس نے کال نہ دی اور خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب جھماکے سے روشن ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک اور بٹن

پریس کر دیا۔

"ہیلو علی عمران کالنگ اوور"...... عمران نے کہا۔

"توصیف بول رہا ہوں عمران صاحب اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو کیا اپ لینڈ میں ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اور طاہر صاحب کافرستان میں موجود ہیں اس وقت اوور"۔ دوسری طرف سے توصیف نے جواب دیا۔

"میں کافرستان سے ہی کال کر رہا ہوں کیا تم فون پر بات کر سکتے ہو اوور"...... عمران نے کہا۔

"نمبر بتائیں اوور"...... توصیف کی آواز سنائی دی تو عمران نے ناٹران کا خصوصی نمبر بتا دیا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹرانسمیٹر پر جلتا ہوا بلب بھی بجھ گیا۔

"توصیف کے پاس شاید اس کا سب سے چھوٹا سیٹ ہے اس لئے اپ نے لمبی بات نہیں کی"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں دانت کے خلا میں آنے والا سیٹ ہے اور ظاہر ہے اس پر لمبی بات نہیں ہو سکتی"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ نمبر ابھی مجھے دیا گیا ہے میرا نام توصیف ہے"...... دوسری طرف سے توصیف کی آواز سنائی دی۔

"بات کریں"...... ناٹران نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو عمران بول رہا ہوں تم کہاں سے فون کر رہے ہو"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پبلک فون بوتھ سے آپ کافرستان کب پہنچے ہیں"...... دوسری طرف سے توصیف کی آواز سنائی دی۔

"میں تو تمہارے سپیشل ایجنٹ صاحب سے ملاقات کے لئے اپ لینڈ گیا تھا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ تم دونوں اپ لینڈ کی بجائے ڈاؤن لینڈ روانہ ہو چکے ہو تو میں یہاں آ گیا لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ تم کرنل نوشاد کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے تھے لیکن پھر کرنل نوشاد اور اس کے اسسٹنٹ سمیت غائب ہو گئے ہو۔ شاید تمہارے سپیشل ایجنٹ صاحب کو جادو آتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب کا کہنا تو یہی ہے کہ وہ آپ کے شاگرد ہیں۔ ویسے پہلے تو مجھے مکمل یقین تھا کہ طاہر صاحب کے روپ میں آپ خود ہیں لیکن پھر ایک دو باتیں ایسی ہوئیں کہ مجھے یقین کرنا پڑا کہ وہ علیحدہ شخصیت ہیں"...... توصیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ شادی شدہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے توصیف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"یہ تو میں نے پوچھا نہیں۔ بہرحال کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ سے ملاقات ہو سکے"...... توصیف نے کہا۔

"تم جس علاقے میں موجود ہو اس کا نام بتا دو اب اتنا جادو تو مجھے بھی آتا ہے کہ تمہیں وہاں سے اٹھوا لوں"...... عمران نے کہا۔

"میں اس وقت کرشن پور میں واقع سنگھ کمرشل پلازہ کے سامنے موجود پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں"...... توصیف نے کہا۔

"انسانی شکل میں ہی ہو یا"...... عمران نے کہا تو توصیف ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"کیا آپ کسی ایسی جگہ سے بات کر رہے ہیں جسے خفیہ رکھنا ضروری ہے"...... توصیف نے پوچھا۔

"نہیں البتہ تمہارا وہاں تک پہنچنا مشکل ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کوئی گائیڈ تمہارے پاس بھیج دوں"...... عمران نے کہا۔

"گائیڈ صاحب کا حلیہ بتا دیں میں نے تو اپنا حلیہ دیکھا نہیں البتہ طاہر صاحب جس حلیے میں ہیں اس کی کوئی خاص نشانی بھی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے توصیف نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"کسے بھیجو گے تم انہیں لینے کے لئے"...... عمران نے رسیور پر ہاتھ رکھ کر ناٹران سے کہا۔

"میں خود چلا جاتا ہوں آپ انہیں سیاہ رنگ کی کار کہہ دیں سنگھ پلازہ کے بائیں ہاتھ جو مین گیٹ ہے اس کے سامنے وہ پہنچ جائیں میں لے آؤں گا"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے یہی بات توصیف

کو بتائی اور پھر رسیور رکھ دیا تو ناٹران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کے چیک کا کیا ہو گا باس"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب نہ کرنل نوشاد مل رہا ہے اور نہ ڈاکٹر یونس کا پتہ چل رہا ہے تو مجبوری ہے بہرحال کوشش کروں گا کہ طاہر سے معاملہ ففٹی ففٹی پر طے ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ناٹران کے ساتھ دو کافرستانی اندر داخل ہوئے تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے ارے عمران صاحب آپ ہمیں کیوں شرمندہ کر رہے ہیں"...... ایک کافرستانی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم طاہر ہو۔ بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے شاید"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ہاں عمران صاحب کئی سالوں بعد"...... اسی آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس نے عمران سے مصافحہ کیا۔

"یہ میرا تازہ شاگرد ہے ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور میں باس"...... طاہر نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار

ہنس پڑے پھر ایک دوسرے سے تعارف ہوتا رہا۔

" آپ صاحبان تشریف رکھیں میں کافی کا بندوبست کرتا ہوں"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" ہاں اب بتاؤ کہ تم نے کرنل نوشاد کو کہاں غائب کر دیا ہے اور کیوں"...... عمران نے توصیف اور طاہر سے مخاطب ہو کر کہا تو طاہر نے شروع سے لے کر کرنل نوشاد اور کیپٹن سہیندر کی ہلاکت تک کی پوری رپورٹ تفصیل سے سنا دی۔

" پھر تم نے کرنل نوشاد اور کیپٹن سہیندر کے روپ میں تامیر جانے کا پروگرام کیوں بدل دیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم نے پروگرام بدل دیا ہے"۔ طاہر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" تم نے پہلے بتایا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سے نکلنے سے پہلے تم نے فوجی یونیفارمز پہن لی تھیں لیکن اب تمہارے جسموں پر دوسرے لباس ہیں اس سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ تم نے پلان بدل دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" مجھے خیال آ گیا تھا کہ تامیر تک پہنچنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے اور اس دوران ظاہر ہے کرنل نوشاد اور کیپٹن سہیندر کی گمشدگی راز نہیں رہ سکتی اس لئے ہم نے ارادہ بدل دیا اور پھر وہیں سے ہم نے لباس تبدیل کئے میک اپ کئے اور جیپ کو ہم نے وہاں سے نکال کر

ایک خالی جگہ پر چھوڑ دیا"...... طاہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب میرا خیال تو یہ تھا کہ ہم کرنل نوشاد اور کیپٹن سہیندر کے میک اپ میں اس ملٹری آفس جاتے اور وہاں سے ہیلی کاپٹر لے کر سیدھے تامیر پہنچ جاتے لیکن طاہر صاحب نے میرے ساتھ اتفاق نہیں کیا ان کا خیال تھا کہ ہم دونوں ان کی آواز اور لہجے کی پوری نقل بھی نہیں کر سکیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے ملٹری آفس میں جو طریقہ کار ان لوگوں کی روٹین ہو گا اس کا بھی ہمیں علم نہیں ہو سکتا اس لئے ہم پھنس بھی سکتے ہیں اور مجھے بھی اس سے اتفاق کرنا پڑا"...... توصیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں ایسا بھی ہو سکتا تھا۔ بہرحال کوشش تو کی جا سکتی تھی کیونکہ اگر ایسا ہو جاتا تو ڈاکٹر یونس تک پہنچنے میں بے حد آسانی ہو جاتی اسٹالیہ کے ایجنٹ کنگ اور سٹارک بھی ڈاکٹر یونس کے پیچھے اپ لینڈ پہنچے تھے ان کے بارے میں کوئی اطلاع ہے تمہارے پاس"۔ عمران نے کہا تو توصیف اور طاہر دونوں نے نفی میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ناٹران ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے کافی کا سامان اور سنیکس وغیرہ ٹرالی سے اٹھا کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

" ناٹران کیا تمہارے پاس تامیر پہاڑی سلسلے میں واقع لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں"...... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تفصیلات تو نہیں ہیں البتہ معلوم کرائی جا سکتی ہیں۔ کیا ڈاکٹر

یونس کو وہاں پہنچایا گیا ہے"...... ناٹران نے چونک کر کہا۔

" ہاں اور میں چاہتا ہوں کہ اب جلد از جلد اس کیس کو نمٹا دیا جائے۔ کرنل نوشاد اگر مجھ سے ٹکراتا تو پھر بے حد آسانی ہو جاتی لیکن اب جب کہ وہ ختم ہو چکا ہے اب اس پہلو پر سوچنا ہی بیکار ہے"۔ عمران نے کہا۔

" تفصیلات تو میں نے آپ کو بتا دی ہیں کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ تفصیلات مجھے غلط بتائی گئی ہیں"...... طاہر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" غلط صحیح کی بات نہیں ہے مسئلہ وہاں تک فوری پہنچنے کا ہے کیونکہ کرنل نوشاد اور کیپٹن سرہندر کی اس طرح پراسرار گمشدگی سے وزیراعظم کے ذہن میں یہ خیال بھی آسکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ان سے معلومات حاصل کر کے انہیں ختم کر دیا ہو۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر یونس کو فوری طور پر وہاں سے کہیں اور شفٹ بھی کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب اب جب کہ کافرستان نے فوری طور پر اس ہتھیار پر کام بند کر دیا ہے پھر اس مشن میں ایمرجنسی تو بہرحال ختم ہو گئی ہے"...... توصیف نے کہا۔

" ڈاکٹر یونس کے پیچھے اسٹالیہ کے ایجنٹ بھی لگے ہوئے ہیں۔ اگر وہ لوگ اس تک پہنچ گئے تو پھر ہمیں اسٹالیہ ان کے پیچھے جانا پڑے گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ان ایجنٹوں سے پہلے ڈاکٹر یونس تک پہنچ

جائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب اگر میں آپ سے ایک گزارش کروں تو آپ ناراض تو نہیں ہوں گے"...... اچانک طاہر نے کہا۔

" ایسی گزارش نہ کرنا جس میں کسی نقد رقم کی ڈیمانڈ ہو کیونکہ میں جیب خالی ٹائپ کا آدمی ہوں۔ باقی تم جس قسم کی بھی چاہو گزارش کیا گزارشات کر سکتے ہو۔ ما بدولت سماعت کر کے خوش ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو طاہر سمیت سب ہنس پڑے۔

" بات یہ ہے عمران صاحب کہ چیف نے یہ مشن میرے ذمہ لگایا اور میں اس پر کام بھی کر رہا ہوں اب آپ بھی ٹائیگر سمیت اس مشن پر کام کرنے آگئے ہیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھے اور چیف کو ہی اس مشن پر کام کرنے دیں"...... طاہر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں نے پہلے ٹائیگر کو یہ ساری تفصیل بتائی ہے کیونکہ اس نے بھی سوال کیا تھا کہ اس بار میں اکیلا مشن پر کام کیوں کر رہا ہوں سیکرٹ سروس میرے ساتھ کیوں نہیں ہے اور میں نے اسے بتایا کہ میں نے چیف کی کنجوسی سے تنگ آکر خود ہی ساری رقم بچانے کی کوشش کی ہے جب کہ چیف نے مجھے فارغ کرنے کے لئے سپیشل ایجنٹ طاہر صاحب کو مشن پر بھجوا دیا ہے اس لئے اب یہ تمہاری [illegible] ہے کہ تم مجھے کوئی مالی مفاد حاصل ہونے دیتے ہو یا

نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں سنجیدگی سے یہ بات کر رہا ہوں"...... طاہر نے کہا۔

"تو پھر فیصلہ چیف سے کرا لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ طاہر بے اختیار چونک پڑا اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جو بات ناٹران، ٹائیگر اور توصیف نہیں جانتے تھے وہ بہر حال بلیک زیرو جانتا تھا کہ دونوں چیف تو یہاں موجود ہیں پھر کون چیف فیصلہ کرے گا لیکن جس اعتماد سے عمران رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کر رہا تھا اس سے وہ سمجھ گیا کہ عمران نے سلیمان کو بطور چیف کام کرنے کے لئے بریف کر دیا ہوگا اور سلیمان کی صلاحیتوں سے وہ بھی واقف تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران اور طاہر دونوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"جناب علی عمران ۔ اوہ سوری ۔ کہیں آپ جناب کے لفظ سے یہ سمجھ لیں کہ میں نے یہ لفظ اپنے نام کے ساتھ لگایا ہے یہ لفظ میں نے آپ کی شان میں استعمال کیا ہے تو جناب میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"پھر"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب آپ نے سپیشل لفٹنٹ طاہر صاحب کو بھی اس مشن پر بھیج دیا ہے اور مجھے بھی اور طاہر صاحب کو اس پر اعتراض ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ چیف نے مجھے یہ مشن سونپا ہے اس لئے میں یعنی علی عمران بقلم خود اس مشن میں کسی قسم کی مداخلت نہ کروں جب کہ آپ جانتے ہیں کہ مجھے آغا سلیمان پاشا کی طرف سے مسلسل خوفناک دھمکیاں مل رہی ہیں کہ اگر میں نے اس کی تنخواہوں، اوور ٹائم، بونس اور الاؤنسز کے سابقہ بل فوری طور پر ادا نہ کئے تو مجھے انتہائی سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے آپ مہربانی فرما کر طاہر صاحب کو واپس بلا لیں تاکہ مجھ غریب بلکہ مجھ سے بھی زیادہ غریب آغا سلیمان پاشا کا بل ادا ہو جائے"...... عمران نے بڑے دردمندانہ لہجے میں کہا تو اس بار بلیک زیرو سے نہ رہا جا سکا اور وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"طاہر یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی ساری تفصیل کے جواب میں صرف ایک فقرہ کہا گیا۔

"جناب بنفس نفیس بلکہ بہ ہمراہی بنفس توصیف موجود ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے رسیور دو"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"لیجئے جناب اور اپنی نوکری سے برطرفی کا حکم سن لیجئے"۔ عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور طاہر کی طرف بڑھا دیا۔

"میں طاہر بول رہا ہوں جناب"...... طاہر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے سرد اور سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا تو طاہر نے تفصیل سے رپورٹ دینی شروع کر دی۔

"مختصر بات کرو میرے پاس تمہاری یہ بھیردیں سننے کا وقت نہیں ہوتا"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا تو طاہر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مختصر رپورٹ یہ ہے جناب کہ مشن مکمل ہونے والا ہے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ ڈاکٹر یونس تامیر پہاڑی سلسلے کی ایک لیبارٹری میں موجود ہے اور میں اور توصیف وہاں ریڈ کرنے کے لئے روانہ ہو رہے تھے کہ عمران صاحب کی کال آ گئی اور ہمیں ان کی کال کی وجہ سے یہاں ناٹران صاحب کے پاس آنا پڑا"...... بلیک زیرو نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس مشن کے انچارج تم ہو اور تم نے ہی اسے مکمل کرنا ہے اس لئے وقت ضائع مت کرو اور جلد از جلد مشن مکمل کر کے مجھے رپورٹ دو"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور طاہر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا جب کہ عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے چیف کی اس بات سے اسے شدید تکلیف پہنچی ہو طاہر نے رسیور رکھ دیا۔

"انتہائی بے رحم چیف ہے میری درد بھری دلگداز داستان کا اس پر معمولی سا بھی اثر نہیں ہوا"...... عمران نے کہا تو ناٹران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"چیف نے جس طرح مجھے رسیور دینے کے لئے کہا تھا میں تو یہی سمجھا تھا کہ وہ مجھے واپس بلالے گا لیکن خلاف توقع ہی اس نے بات کر دی ہے"...... طاہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے طاہر صاحب ہمیں اب اس مشن کے سلسلے میں سنجیدگی سے بات کر لینی چاہئے کیونکہ چیف نے مشن کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے"...... توصیف نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں عمران صاحب پھر ہمیں اجازت"...... طاہر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ خود کردہ را علاجے نیست میں نے ہی چیف سے فیصلہ کرانے کی بات کی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ دل چھوٹا نہ کریں چیف تو جو مرضی آئے کہتا رہے وہ تو بہر حال چیف ہے آپ ہمارے لیڈر ہیں ہمیں لیڈ کریں"...... طاہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ مشن تمہارا ہے تم اسے مکمل کرو لیکن ابھی تامیر پہاڑی پر مت جانا کیونکہ جتنا میں کافرستان کے پرائم منسٹر اور صدر کو جانتا ہوں اتنا اور کوئی نہیں جانتا مجھے یقین ہے جیسے ہی کرنل نوشاد کے بارے میں انہیں علم ہو گا وہ لامحالہ ڈاکٹر یونس کو وہاں سے ہٹا لیں گے اور اس طرح تمہارا وہاں جانا بے کار ہو جائے گا"...... عمران نے

کہا۔

" اوہ یہ تو واقعی آپ نے اہم بات کی ہے پھر اب کیا کیا جائے "۔ طاہر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ناٹران کیا یہاں سے تامیر پہاڑیوں پر پہنچنے کے لئے ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرایا جاسکتا ہے "...... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" بالکل کرایا جا سکتا ہے یہاں کئی کمپنیاں یہ کام کرتی ہیں "۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پرائم منسٹر ہاؤس میں تمہارے آدمی موجود ہیں "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں "...... ناٹران نے جواب دیا۔

" تم وہاں سے پہلے سن گن لو کہ کرنل نوشاد کی گمشدگی کے سلسلے کا وہاں کیا تاثر ہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں "۔ عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو طارق کالنگ اوور "...... ناٹران نے لہجے اور آواز بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس داس اٹنڈنگ اوور "...... چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی آواز

سنائی دی۔

" داس مجھے اطلاع ملی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کا کوئی کرنل نوشاد اور اس کا اسسٹنٹ کیپٹن سریندر پراسرار طور پر غائب ہوگئے ہیں کیا اس سلسلے میں کوئی رپورٹ ہے اوور "...... ناٹران نے کہا۔

" یس سر۔ اس سلسلے میں میٹنگ بھی ہو رہی ہے ملٹری انٹیلی کے چیف سمیت ملٹری کے دوسرے شعبوں کے انچارج آئے ہوئے ہیں اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس میٹنگ میں ہونے والے فیصلوں کی مجھے رپورٹ چاہئے اوور "...... ناٹران نے کہا۔

" اوکے میں ابھی انتظامات کرتا ہوں اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" فوراً رپورٹ دینا میں انتظار کروں گا اوور اینڈ آل "...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ٹھیک ہے اس میٹنگ کی رپورٹ سے ساری صورت حال واضح ہو جائے گی "...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی۔ ناٹران نے پہلے ہی ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی جو اس نے بطور طارق داس کو دے رکھی تھی اس لئے کال آتے ہی ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو داس کالنگ اوور "...... داس کی آواز سنائی دی۔

"یس طارق اٹنڈنگ یو اوور"...... ناٹران نے لہجے اور آواز بدل کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میٹنگ میں دو باتوں کا فیصلہ کیا گیا ہے ایک تو یہ کہ تامیر پہاڑیوں میں واقع لیبارٹری پر ماؤنٹین فورس کا پورا دستہ تعینات کیا جائے اور اس لیبارٹری کے گرد باقاعدہ فوج پہرہ دے گی اور کسی غیر متعلقہ آدمی کو کسی صورت بھی لیبارٹری کے قریب جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ دوسرا یہ کہ ملٹری انٹیلی جنس کرنل نوشاد اور کیپٹن سریندر کو ہر صورت ٹریس کرے گی اور انہیں گم کرنے والوں کو ہر صورت میں گرفتار کرے گی اور اس کی رپورٹ دو روز کے اندر پرائم منسٹر صاحب کو دی جائے گی اوور"...... داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"...... ناٹران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی ڈاکٹر یونس کو وہیں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ناٹران اب معلوم کرو کہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان پہاڑیوں میں کہاں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ وہ کیا نام ہے اس گاؤں کا"...... عمران نے بولتے بولتے رک کر طاہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شہر کا نام تو سارنگ ہے اور گاؤں کا نام کاندو"...... طاہر نے جواب دیا۔

"ہاں کیا اس کاندو گاؤں تک پہنچا جا سکتا ہے یا یہ پرواز صرف سارنگ تک ہی محدود رہے گی"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایرو ایئر چارٹرڈ سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر رابرٹ سے بات کرائیں میں لارسن بول رہا ہوں"۔ ناٹران نے ایک بار پھر لہجہ اور آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رابرٹ بول رہا ہوں لارسن کیسے فون کیا۔ کوئی خاص بات"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میرے چند دوست تامیر پہاڑیوں والے علاقے میں شکار کھیلنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ کیا تمہاری سروس وہاں تک ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرتی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں لیکن ہمارے پاس لائسنس صرف وہاں کے سب سے بڑے شہر سارنگ تک کا ہے۔ وہاں سے تمہارے دوستوں کو شکار پر جانے کے لئے جیپیں مل جائیں گی"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا جیپوں کا انتظام تمہاری سروس ہی کرے گی"...... ناٹران نے پوچھا۔

"نہیں وہاں شہر میں ایسی کمپنیاں موجود ہیں جو شکاریوں کے لئے تمام انتظامات کرتی ہیں۔ اگر تم کہو تو اس کے لئے ریفرنس دیا جا سکتا۔

ہے۔ بہرحال فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انتظامات ہو جاتے ہیں پارٹیاں شکار کے لئے وہاں جاتی رہتی ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک پارٹی جو دو ایکریمین آدمیوں پر مشتمل تھی سارنگ روانہ ہوئی ہے۔ مجھے ان کے لئے وہاں گائیڈ کا بھی بندوبست کرنا پڑا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ناٹران کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"کیا وہ دونوں ایکریمین شکار کے لئے گئے ہیں"...... عمران نے اسی انداز اور اسی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا جس آواز اور لہجے میں ناٹران بات کر رہا تھا۔

"ہاں ان کا مقصد سیر و تفریح بھی تھا اور ساتھ ہی شکار بھی"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا نام تھے ان کے۔ میرے مہمانوں میں بھی دو ایکریمی شامل تھے لیکن ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ کہیں وہی دونوں تو نہ تھے"۔ عمران نے کہا۔

"ایک کا نام کنگ تھا اور دوسرے کا سٹارک"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ یہ تو میرے ہی مہمانوں میں شامل تھے۔ نجانے وہ علیحدہ کیوں چلے گئے ہیں۔ بہرحال ان سے وہیں سارنگ میں ہی ملاقات ہو جائے گی۔ وہاں آگے تم نے کس کی ٹپ دی ہے اور گائیڈ جو تم نے ساتھ بھیجا ہے اس کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے تو وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے سارنگ گئے ہیں وہاں ایک ٹریولنگ کمپنی ہے سارتر ٹریولنگ کمپنی۔ وہ انہیں گائیڈ بھی مہیا کرے گی اور جیپیں وغیرہ بھی اور شکار کا سامان بھی۔ میری سارتر سے بات ہوئی ہے۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ سارے انتظامات کر دے گا۔ اگر تم کہو تو میں سارتر سے تمہارے مہمانوں کے بارے میں بھی بات کر لوں خاصا بااعتماد آدمی ہے وہ"...... رابرٹ نے کہا۔

"بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہاں جا کر دوسری ایجنسیوں کا بھی جائزہ لینے کے بعد اگر میرے مہمانوں نے مناسب سمجھا تو تمہاری ٹپ دے کر اس سے بات کر لیں گے۔ تم ایسا کرو کہ چار افراد کے لئے ہیلی کاپٹر تیار کرا دو میں مہمانوں کو بھیج رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گا تیار"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کنگ اور سٹارک صحیح راستے پر چل رہے ہیں انہیں نجانے کس طرح یہ اطلاع مل گئی ہے"...... طاہر نے کہا۔

"نہ صرف صحیح راستے پر چل رہے ہیں بلکہ تم سے ایڈوانس چل رہے ہیں۔ بہرحال اب میرا اور ٹائیگر کا بھی تمہارے ساتھ جانے کا سکوپ بن گیا ہے ورنہ پہلے میرا یہی ارادہ تھا کہ میں کنگ اور سٹارک کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا"...... عمران نے کہا اور طاہر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سارنگ خاصا بڑا شہر تھا۔ یہ شہر چاروں طرف سے اونچے اونچے پہاڑوں میں گھرا ہوا تھا۔ کنگ اور سٹارک یہاں چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے کافرستان کے دارالحکومت سے ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرایا تھا اور اس ایئر سروس کے مینجر سے مل کر انہوں نے یہاں کی ایک ٹریولنگ ایجنسی کی ٹپ بھی حاصل کر لی تھی جہاں سے انہیں جیپ اور گائیڈ بھی مل سکتا تھا اور ساتھ ہی اسلحہ بھی اور وہ دونوں اس ٹریولنگ ایجنسی کو تلاش کرتے ہوئے سارنگ شہر کی ایک سڑک پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک آفس کے اوپر سارتر ٹریولنگ ایجنسی کا بورڈ نظر آگیا اور وہ دونوں اس طرف بڑھ گئے۔ شیشے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"مسٹر سارتر سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... کنگ نے کاؤنٹر بوائے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں عقبی طرف ان کا آفس ہے۔ آیئے میں آپ کو پہنچا دوں وہاں تک"...... کاؤنٹر بوائے نے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر سے باہر آیا اور ان دونوں کو ساتھ لے کر دکان کی مغربی سائیڈ میں واقع ایک راہداری میں آگیا۔ راہداری کے آخر میں ایک شیشے کا دروازہ موجود تھا جس پر مینجر کی پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی۔

"یہ دروازہ ہے جناب"...... کاؤنٹر بوائے نے کہا اور کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دفتر میں داخل ہوئے تو سامنے آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے انہیں چونک کر دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید جناب میرا نام سارتر ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کنگ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے سٹارک۔ آپ کو ایرو ایئر چارٹرڈ کمپنی کے مینجر رابرٹ نے ہمارے متعلق کال کی تھی"۔ کنگ نے کہا۔

"میں تو آپ کا منتظر تھا جناب میں نے آپ کے لئے ایک بہترین گائیڈ کا انتظام کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی آپ جو انتظامات چاہیں وہ ہو سکتے ہیں"...... سارتر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم شکار بھی کھیلنا چاہتے ہیں اور سیاحت بھی ساتھ ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے گائیڈ کا انتظام کریں جو اس سارے

علاقے کے چپے چپے سے واقف ہو" ...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسے ہی گائیڈ کا انتظام ہوا ہے۔ پورن اس علاقے کا کیڑا سمجھا جاتا ہے میں اسے بلاتا ہوں" ...... سارتر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پرنس کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میں سارتر بول رہا ہوں۔ پورن یہاں موجود ہو گا اس سے بات کراؤ" ...... سارتر نے کہا۔

"اچھا ہولڈ آن کرو" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پورن بول رہا ہوں جناب" ...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پورن میرے آفس آجاؤ۔ جس پارٹی کے ساتھ تم نے جانا ہے وہ آ گئی ہے" ...... سارتر نے کہا۔

"او کے میں آ رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سارتر نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کے علاوہ آپ اور کس قسم کے انتظامات چاہتے ہیں"۔ سارتر نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیپ۔ اسلحہ۔ غذا۔ شراب اور سامان جس سے ہم شکار بھی کھیل سکیں اور سیر و تفریح بھی کر سکیں" ...... کنگ نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"یہ سب مل جائے گا۔ میرا مطلب تھا کہ شاید آپ لیڈیز پارٹنر بھی ساتھ لے جانا چاہیں تو اس کا انتظام بھی ہو سکتا ہے" ...... سارتر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ہمیں ایسا کوئی شوق نہیں ہے" ...... کنگ نے جواب دیا اور سارتر سر ہلا کر خاموش ہو رہا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک مضبوط جسم کا مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ پورن" ...... سارتر نے کہا اور پھر اس نے پورن کا کنگ اور سٹارک سے تعارف کرایا اور پورن انہیں سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے اب آپ باقی انتظام بھی کر دیں تاکہ ہم روانہ ہو سکیں" ...... کنگ نے کہا۔

"پورن صاحبان کو گودام لے جاؤ اور جو جو سامان یہ کہیں وہاں سے نکلوا دو۔ انچارج بھگت رام کو میں فون کر دوں گا" ...... سارتر نے کہا اور پورن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آیئے جناب" ...... پورن نے کنگ اور سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"پیمنٹ کا کیا سلسلہ ہو گا" ...... کنگ نے کہا۔

"پورن سے آپ خود طے کر لیں۔ باقی جو سامان آپ لیں گے اس کا معاوضہ گودام انچارج کو دے دیں۔ واپسی پر جب آپ جیپ اور اسلحہ

اور دوسرا سامان واپس کریں گے پھر اس کے کرائے کا حساب ہو کر بقایا آپ کو مل جائے گا"...... سارتر نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ۔ پھر واپسی پر ملاقات ہو گی"...... کنگ نے کہا اور سارتر سے مصافحہ کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایجنسی سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد پورن انہیں ایک ویران سی سڑک پر لے آیا۔ یہاں ایک بڑا سا احاطہ تھا جس پر سارتر ٹریولنگ ایجنسی کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہاں سے انہیں ایک نئے ماڈل کی جیپ اور دوسرا سامان مل گیا۔ وہاں اسلحے کا ایک باقاعدہ علیحدہ سیکشن موجود تھا۔ کنگ نے وہاں سے خصوصی ساخت کا اسلحہ لیا اور پھر وہ جیپ میں سوار ہو کر احاطے سے باہر آگئے۔

"کسی ایسے ریستوران میں لے چلو جہاں اطمینان سے بیٹھ کر پروگرام بنایا جا سکے"...... کنگ نے پورن سے کہا جو جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"یس سر"...... پورن نے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کافی فاصلہ طے کر کے ایک چھوٹے سے ہوٹل میں پہنچ گئے۔ یہاں واقعی انتہائی سکون تھا۔ ہال کافی بڑا تھا لیکن اس میں صرف چند افراد ہی موجود تھے۔

"آپ نے شکار کے لئے مخصوص اسلحہ تو لیا ہی نہیں"...... پورن نے کرسی پر بیٹھتے ہی کنگ اور سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے وہاں شیر یا ہاتھی کا تو شکار نہیں کھیلنا ہمارا مقصد تو اصل

میں تفریح ہے۔ اسلحہ تو اس لئے لے لیا ہے کہ حفاظت کے لئے کام آسکتا ہے"...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو پورن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پورن کیا اس علاقے میں کہیں کوئی سائنسی لیبارٹری بھی ہے"...... کنگ نے پورن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر کانندو کے قریب لیبارٹری ہے۔ بڑی مشہور ہے۔ وہاں لکڑی کا علاج ہوتا ہے"...... پورن نے جواب دیا۔

"لکڑی کا علاج ہوتا ہے کیا مطلب"...... سٹارک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جناب ان سارے جنگلات میں انتہائی قیمتی عمارتی لکڑی پیدا ہوتی ہے جس سے حکومت کو کروڑوں کا منافع ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت نے یہاں باقاعدہ سائنسی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جہاں سائنس دان لکڑی کو لگنے والے کیڑوں کا علاج تلاش کرتے رہتے ہیں۔ کافی سارے سائنس دان وہاں کام کرتے ہیں"...... پورن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم یہ تفصیل کیسے جانتے ہو"...... کنگ نے پوچھا۔

"میرا والد اس لیبارٹری میں چوکیدار ہے جناب اس کی عمر اس لیبارٹری کی چوکیداری میں گزر گئی ہے۔ آج کل وہ بیمار ہے اس لئے بڑے صاحب ڈاکٹر امر ناتھ صاحب نے انہیں خصوصی طور پر چھٹی دے رکھی ہے ہمارا گھر بھی ساتھ ہی گاؤں میں ہے"...... پورن نے

جواب دیا تو کنگ کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کرنل نوشاد کی ڈائری میں اس نے یہی پڑھا تھا کہ ڈاکٹر یونس کو نامیر پہاڑی کی لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے جس کا انچارج ڈاکٹر امرناتھ ہے اور پورن نے بھی وہی نام لیا تھا۔ اس طرح وہ پورن کی مدد سے اس لیبارٹری کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ورنہ اسے دراصل یہی فکر تھی کہ اس قدر وسیع اور گھنے جنگلات میں وہ کسی خفیہ لیبارٹری کو کیسے تلاش کرے گا لیکن اب اسے معلوم ہوا تھا کہ یہ خفیہ لیبارٹری نہیں ہے بلکہ لکڑی کے علاج کی ریسرچ کے لئے اوپن لیبارٹری ہے اور شاید ڈاکٹر یونس کو یہاں اس خیال سے رکھا گیا ہوگا کہ اس لیبارٹری کا کسی کو خیال تک نہ آسکتا تھا۔

"اوکے پھر ہم پہلے تمہارے گاؤں چلیں گے اور تمہارے بیمار والد کی عیادت کریں گے اس کے بعد آگے کا پروگرام بنائیں گے"۔ کنگ نے کہا تو پورن کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ جناب آپ واقعی بہت اچھے ہیں جو اپنا پروگرام بدل کر میرے والد کی عیادت کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ جناب"...... پورن نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا تو کنگ بے اختیار مسکرا دیا اور پھر کھانا کھانے اور شراب پینے کے بعد وہ وہاں سے کاندو گاؤں کے لئے روانہ ہو گئے۔

"کیا اس لیبارٹری کی ہم سیر کر سکتے ہیں"...... کنگ نے پوچھا۔

"جی ہاں کیوں نہیں وہاں آنے جانے میں کوئی رکاوٹ تو نہیں

ہے۔ میں خود آپ کو لے جاؤں گا اور بڑے ڈاکٹر صاحب سے ملواؤں گا"...... پورن نے کہا تو کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ پہاڑی پر واقع ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچ گئے۔

"یہ کاندو گاؤں ہے جناب میرا گاؤں"...... پورن نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ ایک چھوٹے سے احاطے کے کھلے پھاٹک کے اندر موڑ دی۔ پھاٹک لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس نے جیپ وہاں روکی ایک نوجوان سائیڈ پر بنے ہوئے دو کمروں میں سے ایک سے نکل کر ان کی طرف آنے لگا۔

"یہ میرا چھوٹا بھائی ہے سورن"...... پورن نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا اور کنگ اور سٹارک نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ آنے والا نوجوان جیپ میں سے پورن کو اترتے دیکھ کر حیران رہ گیا اور پھر وہ دونوں بھائی بڑی گرمجوشی سے ایک دوسرے سے ملے۔

"بابا کا کیا حال ہے۔ یہ بڑے صاحبان ہیں میں ان کا گائیڈ ہوں۔ یہ بابا سے ملنے آئے ہیں تاکہ ان کی عیادت کر سکیں"...... پورن نے بھائی کو بتایا تو اس کے چہرے پر بھی تشکر کے تاثرات ابھر آئے۔

"بابا اب ٹھیک ہیں"...... اس نے جواب دیا اور پھر اس نے کنگ اور سٹارک دونوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے چھوٹے سے کمرے میں لے آئے

یہاں لکڑی کی کئی کرسیاں موجود تھیں اور درمیان میں ایک میز رکھی ہوئی تھی۔

"یہ ہمارا ڈیرہ ہے جناب"...... پورن نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ڈیرہ یہاں ہر گھر میں ہوتا ہے یا صرف تمہارے گھر میں ہے"...... کنگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تقریباً ہر گھر میں جناب یہاں زمین کی تو کوئی کمی نہیں ہے جتنی جی چاہو احاطے میں شامل کر لو۔ صرف تعمیر کا خرچہ ہوتا ہے اور ہم لوگ مل جل کر کر لیتے ہیں"...... پورن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کنگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سورن کے ساتھ ایک بزرگ آدمی ہاتھ میں موٹی سی لاٹھی تھامے اندر داخل ہوا۔

"یہ میرا بابا ہے صاحب پردیپ سنگھ"...... پورن نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اور بابا یہ کنگ صاحب ہیں اور یہ سٹارک صاحب ایکریمیا سے آئے ہیں۔ میں ان کا گائیڈ ہوں یہ یہاں تفریح اور شکار کے لئے آئے ہیں۔ انہیں جب پتہ چلا کہ آپ بیمار ہیں تو یہ سب سے پہلے آپ کو پوچھنے آئے ہیں"...... پورن نے کہا تو کنگ اور سٹارک دونوں نے اس بوڑھے سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور اس کی خیریت پوچھی۔ ترجمانی کے فرائض پورن ادا کر رہا تھا۔ پورن کے باپ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ وہ بھی اپنی اس عزت افزائی پر بے حد خوش

دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں بعد پورن کا بھائی سورن بڑے بڑے گلاسوں میں مقامی شربت لے آیا جسے کنگ اور سٹارک دونوں نے بے حد پسند کیا۔

"پورن یہاں سے لیبارٹری کتنی دور ہے"...... کنگ نے پورن سے پوچھا۔

"یہاں سے قریب ہی ہے ہم کل وہاں چلیں گے"...... پورن نے کہا۔

"نہیں ہم ابھی اور اسی وقت اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہمارا تعلق بھی ایکریمیا میں لکڑی کے علاج کے شعبے سے ہے اس لئے ہمیں اس لیبارٹری کو دیکھنے کا بے حد شوق ہے"۔ کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب جیسے آپ حکم کریں"...... پورن نے جواب دیا اور پھر اس نے باپ سے بات کی۔

"میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں جناب"...... پورن کے باپ پردیپ نے کہا۔

"نہیں آپ کی مہربانی پورن ہمارے ساتھ رہے گا ہم نے صرف ڈاکٹر امر ناتھ اور دوسرے سائنس دانوں سے ملنا ہے پھر ہم واپس آ جائیں گے"...... کنگ نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر جیپ میں سوار لیبارٹری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن جیسے ہی وہ گاؤں کی حدود سے نکل کر آگے بڑھے اچانک پورن نے جیپ روک

دی۔ کیونکہ سامنے سڑک پر باقاعدہ فوجیوں نے چیک پوسٹ بنا رکھی تھی۔

"شاید یہاں فوجی مشقیں ہو رہی ہیں"...... پورن نے کہا لیکن کنگ اور سٹارک یہ چیک پوسٹ دیکھ کر چونک گئے تھے۔ چند لمحوں بعد جیپ اس چیک پوسٹ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"آپ ادھر نہیں جا سکتے واپس جائیں"...... ایک کیپٹن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ لکڑی کے علاج کے ماہر ہیں ایکریمیا سے تشریف لائے ہیں اور ڈاکٹر امرناتھ سے ان کی ملاقات طے ہے جناب"...... پورن نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور کنگ اور سٹارک بھی نیچے اتر آئے۔

"لیکن لیبارٹری کو ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے اب وہاں کوئی نہیں جا سکتا"...... کیپٹن نے کنگ اور سٹارک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر ڈاکٹر صاحب سے اجازت نامہ لے آؤں"...... پورن نے کہا۔

"ہاں اگر وہ اجازت دے دیں تب دوسری بات ہے لیکن آپ یہاں سے انہیں فون بھی کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس سپیشل فون سسٹم موجود ہے"...... کیپٹن نے کہا تو پورن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ایک طرف بنے ہوئے خیمے کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں واقعی باقاعدہ فون موجود تھا۔ کیپٹن نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکورٹی کیپٹن ماشورا بول رہا ہوں ڈاکٹر امرناتھ صاحب سے بات کرائیں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کیپٹن نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر امرناتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور کیپٹن نے رسیور پورن کی طرف بڑھا دیا۔

"جناب ڈاکٹر صاحب میں چوکیدار پردیپ کا لڑکا پورن بول رہا ہوں جناب"...... پورن نے کہا۔

"اوہ تم کیا بات ہے۔ تمہارا باپ تو بخیریت ہے ناں"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"جی وہ اب ٹھیک ہیں جناب ایکریمیا سے لکڑی کے علاج کے دو ماہر جناب کنگ اور جناب سٹارک تشریف لائے ہوئے ہیں وہ آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں جناب"...... پورن نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں پورن حکومت کی طرف سے سخت ممانعت ہے اس لئے مجبوری ہے پھر کبھی سہی"...... ڈاکٹر امرناتھ نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب چند لمحوں کی ملاقات کی اجازت دے دیں۔ میرا مان رہ جائے گا۔ وہ بہت بڑے ماہر ہیں جناب آپ ان سے مل کر یقیناً خوش ہوں گے جناب"...... پورن نے کہا۔

"نہیں پورن فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے مجبوری ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پورن نے بڑے مایوسانہ انداز میں رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"بس تسلی ہو گئی۔ اب آپ لوگ واپس جائیں"...... کیپٹن نے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو اس طرح کی پابندیاں لگائی گئی ہیں"...... کنگ نے پہلی بار کیپٹن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں کوئی سرکاری مسئلہ ہے"...... کیپٹن نے گول مول سا جواب دیا۔

"یہاں سے لیبارٹری تک اور کتنی چیک پوسٹس ہیں"...... کنگ نے شیشے سے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"دوسرے راستوں پر چیک پوسٹس ہیں یہاں سے تو ہماری ہی چیک پوسٹ ہے"...... کیپٹن نے جواب دیا۔ وہ اب واپس اپنی جیپ کے پاس پہنچ چکے تھے۔

"او کے پورن آؤ واپس چلیں"...... کنگ نے پورن سے کہا اور پھر وہ سٹارک کے ساتھ واپس جیپ میں سوار ہو گیا پورن نے جیپ بیک کی اور واپس لے جانے لگا۔ ایک موڑ مڑتے ہی کنگ نے پورن کو جیپ روکنے کے لئے کہا اور پورن نے جیپ روک دی اور حیرت بھری نظروں سے کنگ کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے جیپ روکنے کے حکم کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"تم تو اس علاقے کے رہنے والے ہو کیا اس راستے کے علاوہ لیبارٹری تک جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

"راستے تو کئی ہیں جناب لیکن وہاں بھی فوج کی نگرانی ہو گی اور یہاں تو فوج نے ہمیں صرف روکا ہے وہاں وہ لوگ ہمیں گرفتار کر لیں گے"...... پورن نے کہا۔

"تم کسی ایسے راستے سے چلو جہاں سے ہم اس لیبارٹری تک جلد از جلد پہنچ سکیں آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میں بہرحال یہ لیبارٹری دیکھنا چاہتا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر امرناتھ صاحب ناراض ہوں گے جناب"...... پورن نے کہا۔

"تم ان کی فکر مت کرو وہ جب ہم سے ملاقات کریں گے تو تمہارا شکریہ بھی ادا کریں گے اور وہ ہمارے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ ملاقات کے بعد انہیں معلوم ہو گا کہ ان کی ملاقات کس سے ہو رہی ہے"۔ کنگ نے کہا تو پورن نے اثبات میں سر ہلایا اور جیپ آگے بڑھا دی۔ کافی آگے جا کر اس نے جیپ کو موڑا اور ایک تنگ سے پہاڑی راستے پر چلانے لگا۔ راستہ بے حد تنگ اور انتہائی خطرناک تھا لیکن پورن بڑے ماہرانہ انداز میں جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ بعض جگہوں پر تو ایسے خطرناک مقامات آ گئے کہ کنگ اور سٹارک دونوں کے رنگ زرد پڑ گئے لیکن پورن وہاں سے بھی جیپ کو بحفاظت نکال کر لے گیا۔

"گڈ شو پورن تم واقعی بہترین ڈرائیور ہو"...... کنگ نے بے ساختہ پورن کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب ویسے میں ان علاقوں میں مسافر ویگنیں چلاتا رہا ہوں اور اکثر بارشوں میں سڑکیں ٹوٹ جاتی تھیں تو مجھے ایسے ہی راستوں پر سفر کرنا پڑتا تھا"...... پورن نے جواب دیا اور کنگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے انتہائی سخت اور خطرناک سفر کے بعد پورن نے ایک جگہ لے جا کر جیپ روک دی۔

"جناب اس سے آگے پیدل جانا پڑے گا جیپ نہیں جا سکتی"۔ پورن نے کہا۔

"کتنا فاصلہ ہوگا یہاں سے"...... کنگ نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں ہے جناب وہ سامنے چڑھائی چڑھ کر جب ہم دوسری طرف اتریں گے تو لیبارٹری کے عقبی طرف پہنچ جائیں گے"۔ پورن نے کہا تو کنگ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں جیپ سے اتر گئے تو پورن نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے ایک جھکی ہوئی چٹان کے نیچے چھپا کر کھڑا کیا تا کہ اوپر سے دیکھنے پر نظر نہ آئے اسے خطرہ تھا کہ کہیں فوجی چیکنگ کرتے ہوئے اوپر سے اسے دیکھ نہ لیں اور پھر جیپ کو لاک کر کے وہ بھی نیچے اتر آیا۔ سٹارک نے نیچے اترتے وقت جیپ کی عقبی سیٹ کے نیچے رکھا ہوا اسلحے کا مخصوص بیگ اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا تھا۔

"اس میں سے سائیلنسر لگے مشین پسٹل نکال کر ایک مجھے دے دو

ایک اپنے پاس رکھ لو"...... کنگ نے آہستہ سے سٹارک سے کہا اور سٹارک نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل شروع کر دی۔ جب پورن جیپ کو چھپا کر اور لاک کر کے واپس آیا تو سائیلنسر لگے مشین پسٹل بیگ سے نکل کر ان دونوں کی جیبوں میں پہنچ چکے تھے۔

"آیئے جناب"...... پورن نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ چڑھائی چڑھنے کے بعد وہ دوسری طرف اترے اور پھر وہ واقعی وادی میں بنی ہوئی ایک وسیع وعریض لیبارٹری کے عقبی طرف پہنچ گئے۔

"یہاں عقبی طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے"۔ کنگ نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب عقبی طرف سے کیسے راستہ ہو سکتا ہے"۔ پورن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اگر گیٹ پر ہمیں روک دیا گیا اور اندر نہ جانے دیا گیا تو پھر"...... کنگ نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا ہو سکتا ہے کہ وہاں مسلح گارڈ موجود ہوں"۔ سٹارک نے کہا۔

"ہاں یہ بھی ممکن ہے جناب بہرحال کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... پورن نے کہا۔

"دیکھو پورن لامحالہ عقبی طرف سے کوئی نہ کوئی راستہ ہوگا

کیونکہ ایسی لیبارٹریوں میں ایسے راستے لازماً بنائے جاتے ہیں"۔ کنگ نے کہا۔

"جناب اگر ہوگا بھی سہی تو بہر حال مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ میں عقبی راستے سے کبھی نہ اندر گیا ہوں اور نہ باہر آیا ہوں"...... پورن نے جواب دیا۔

"چلو پھر لیکن ہم پہلے چھپ کر جائزہ لیں گے پھر آگے جائیں گے"...... کنگ نے کہا اور پورن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر سامنے کے رخ پر پہنچ گئے۔ وہاں لیبارٹری کا بڑا گیٹ تھا اور واقعی باہر دو باوردی مسلح گارڈ بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"دو گارڈ ہیں"...... سٹارک نے کنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پورن تم یہیں رکو ہم ان گارڈز کو کور کرتے ہیں پھر ہم تمہیں اشارے سے بلا لیں گے لیکن ایک بات سن لو ہم چاہے جو کچھ بھی کریں تم نے نہ ہی آواز نکالنی ہے اور نہ شور مچانا ہے۔ میں ضدی آدمی ہوں اس لئے اب میں ہر صورت میں لیبارٹری دیکھ کر اور ڈاکٹر امر ناتھ سے ملاقات کر کے ہی واپس جاؤں گا"...... کنگ نے کہا۔

"میں تو آپ کے حکم کا غلام ہوں جناب"...... پورن نے کہا تو کنگ نے سٹارک کو اشارہ کیا اور وہ دیوار کی سائیڈ میں لگ کر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ دونوں گارڈ گیٹ کے سامنے ایک دوسرے کی طرف منہ کیے کھڑے تھے لیکن ان دونوں کے عقب میں چوڑے

ستون تھے اس لئے وہ دیوار کی سائیڈ کو نہ دیکھ سکتے تھے اور چونکہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی اس طرف سے بھی پہنچ سکتا ہے اس لئے وہ مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔ کنگ اور سٹارک آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے پھر وہ اس چوڑے ستون کے پیچھے پہنچ کر رک گئے۔ کنگ نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور سٹارک کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے ستون کے پیچھے سے نکلا اور ان محافظوں کے پاس پہنچ گیا۔ وہ دونوں اسے اور اس کے پیچھے آتے ہوئے سٹارک کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے۔ لیبارٹری کا بڑا گیٹ بند تھا۔ البتہ اس میں چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ ان دونوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سنبھالنے کی کوشش ہی کی تھی کہ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں وہیں ڈھیر ہوتے چلے گئے ان کے منہ سے ہلکی سی کراہیں ضرور نکلیں لیکن سیدھی دل کے اندر اتر جانے والی گولیوں نے انہیں چیخنے کا بھی موقع نہ دیا اور کنگ اور سٹارک نے جھپٹ کر انہیں اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس اسی جگہ پہنچ گئے جہاں پورن موجود تھا۔

"نیچے کھائی میں اچھال دو"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے پر لدے ہوئے گارڈ کو ہزاروں فٹ نیچے کھائی میں اچھال دیا۔ سٹارک نے بھی اس کی پیروی کی۔

"یہ۔ یہ جناب یہ تو قتل ہے جناب"...... پورن کا رنگ زرد پڑ گیا اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں کہ کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وہ بھی

اچھل کر نیچے گرا۔ کنگ کی چلائی ہوئی گولی اس کے بھی دل میں سیدھی اتر گئی تھی اور نیچے گر کر وہ صرف چند لمحے ہی تڑپ سکا اور پھر ساکت ہو گیا اس کی کھلی بے نور آنکھوں میں انتہائی حیرت و استعجاب کا تاثر منجمد ہو کر رہ گیا تھا۔

"اس کی جیب سے چابیاں نکالو اور اسے بھی کھائی میں پھینک دو جلدی کرو"...... کنگ نے کہا تو سٹارک تیزی سے زمین پر پڑے ہوئے پورن پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے اس کی جیب میں سے چابیاں نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیں اور پھر اس کی لاش اٹھا کر اس نے ان گارڈ کے پیچھے کھائی میں ڈال دی۔

"آؤ اب ہم نے اس ڈاکٹر امرناتھ کو یرغمال بنانا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں جتنے بھی افراد ہوں سب کو ختم کر دیا جائے"...... سٹارک نے کہا۔

"جیسی بھی صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح ڈاکٹر امرناتھ تک ہم پہنچ جائیں اس کے بعد سچوئیشن خود بخود ہمارے حق میں ہو جائے گی"...... کنگ نے کہا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کراس کر کے اندر داخل ہوئے تو دور تک ایک بند راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ اس دروازے میں بھی چھوٹی کھڑکی لگی ہوئی تھی وہ راہداری کراس کر کے اس کھڑکی تک پہنچے تو کنگ نے

جھک کر سر دوسری طرف نکالا اور ماحول کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ سامنے ایک چھوٹا سا صحن تھا جس کے گرد برآمدہ اور اس کے پیچھے کمرے بنے ہوئے تھے۔ وہاں کوئی آدمی باہر موجود نہ تھا اور وہ کھڑکی سے نکل کر دوسری طرف کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اسے ساتھ ہی ایک کمرے کے باہر ڈاکٹر امرناتھ سنگھ کی نیم پلیٹ نظر آ گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس پر پردہ پڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے اندر کا منظر نظر نہ آ رہا تھا۔ باہر کوئی دربان یا چپڑاسی بھی موجود نہ تھا۔ کنگ نے آگے بڑھ کر پردہ ہٹایا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور دفتر کے انداز میں ہی سجایا گیا تھا۔ بڑی دفتری میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی تو خالی تھی لیکن کمرے کے کونے میں ایک چھوٹی میز موجود تھی جس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ٹائپ کرنے میں مصروف تھی۔ کنگ اور اس کے پیچھے سٹارک کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر امرناتھ کہاں ہے"...... کنگ نے اس کے قریب پہنچ کر سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب تو لیبارٹری میں ہیں۔ مم مگر آپ کون ہیں اور اس طرح اچانک یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب کو بلاؤ اس طرح کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم

یہاں موجود ہیں جلدی بلاؤ فوراً"...... کنگ نے یکلخت پشت پر موجود
ہاتھ آگے کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا
مشین پسٹل موجود تھا جس کی نال کا رخ اس نے اس لڑکی کی طرف کر
دیا تھا۔ لڑکی کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"جلدی کرو ورنہ گولی سے کھوپڑی اڑا دوں گا"...... کنگ نے
غراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سامنے رکھے
ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"خبردار اگر اسے شک پڑا یا وہ یہاں فوراً نہ آیا بلاؤ اسے فوراً"۔
کنگ نے کہا۔

"ہیلو پریی بول رہی ہوں"...... لڑکی نے اپنے لہجے کو زبردستی
سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب سے میری بات کراؤ جلدی"...... پریی نے دوسری
طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

"ڈاکٹر صاحب میں پریی بول رہی ہوں۔ آپ فوراً اپنے آفس
آجائیں دارالحکومت سے خصوصی کال ہے۔ ایمرجنسی کال جلدی
آجائیں"...... پریی نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر صاحب آرہے ہیں مگر"...... پریی نے کہا لیکن اس سے پہلے
کہ اس کا فقرہ مکمل ہوگا۔ کنگ نے دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر رکھا اور
لڑکی کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا
میں اٹھتا چلا گیا۔ وہ بری طرح تڑپ رہی تھی لیکن کنگ نے ہاتھ کو

مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کا جسم ایک بار زوردار انداز میں پھڑکا
اور پھر ساکت ہو کر جھولنے لگا کنگ نے اسے کرسی کے عقب میں
قالین پر پھینک دیا اور پھر وہ سٹارک کے ساتھ دفتر کے دروازے کی
سائیڈ میں رک کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی
آواز ابھری اور پھر ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ
کنگ یکلخت اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے آنے والا اس کے چوڑے چکلے
سینے سے لگا ہوا تھا۔ کنگ کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد تھا۔

"تم ڈاکٹر امرناتھ ہو بولو"...... کنگ نے اس کی گردن کے گرد
بازو کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں میں ڈاکٹر امرناتھ ہوں مگر"...... ڈاکٹر نے گھٹی گھٹی آواز
میں کہا تو کنگ نے اسے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ ڈاکٹر جلدی سے
اپنی گردن مسلتے ہوئے مڑا تو کنگ اور سٹارک دونوں نے اس کی
طرف سائیلنسر لگے مشین پسٹل اٹھا دیئے اور ڈاکٹر امرناتھ کی آنکھیں
خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تمہاری پریی کی لاش اس کی کرسی کے پیچھے قالین پر پڑی ہوئی ہے
اور گیٹ سے باہر موجود تمہارے گارڈز کی لاشیں کھائی میں پہنچ چکی ہیں
اور تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔ دوسری صورت میں اگر تم زندہ
رہنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں ہمارے ساتھ تعاون کرنا ہوگا"...... کنگ
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا جب کہ سٹارک تیزی سے مڑ کر ایک بار پھر
دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا چاہتے ہو۔ کیسا تعاون"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ڈاکٹر یونس اور اس کا فارمولا چاہئے بولو تعاون کرتے ہو یا تمہیں گولی مار کر ہم آگے چلیں"...... کنگ نے کہا۔

"ڈاکٹر یونس۔ وہ کون ہے اس لیبارٹری میں تو کوئی مسلمان ڈاکٹر نہیں ہے"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو اگر ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو تم سمیت تمہاری اس لیبارٹری کے ہر آدمی کو گولیوں سے اڑا سکتے ہیں میں تمہیں صرف ایک منٹ دیتا ہوں بولو ورنہ میں گولی چلا دوں گا"...... کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر خان تو یہاں تھا لیکن وہ تو آج صبح چلا گیا۔ فوج کے افسر اسے لے گئے ہیں"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے کہا۔

"پھر تم بھی چھٹی کرو"...... کنگ نے کہا اور ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ رک جاؤ مت مارو مجھے رک جاؤ"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس لیبارٹری میں کتنے آدمی ہیں"...... کنگ نے پوچھا۔

"بہت سے ہیں۔ بیس بائیس کے قریب ہیں سنو میں سچ کہہ رہا ہوں کہ ڈاکٹر خان چلا گیا ہے"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے کہا۔

"دیکھو ڈاکٹر ہمیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر خان یہاں چھپا ہوا ہے اور

باہر فوج موجود ہے۔ اگر ڈاکٹر خان چلا گیا ہوتا تو فوج کو نگرانی کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی اس لئے میں تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں بولو ورنہ"...... کنگ نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم سچ کہہ رہا ہوں تم یقین کرو"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے کنگ کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ڈاکٹر امر ناتھ چیختا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی تو کنگ کی لات حرکت میں آئی اور ڈاکٹر ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"آؤ سٹارک اب یہاں قتل عام کرنا پڑے گا"...... کنگ نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہاں آفس میں لیبارٹری کا کوئی نقشہ موجود ہو گا ورنہ ہم پھنس بھی سکتے ہیں"...... سٹارک نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی ایک منٹ میں دیکھتا ہوں"...... کنگ نے کہا اور میز کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک باہر سے قدموں کی آواز آتی سنائی دی اور کنگ آگے بڑھنے کی بجائے تیزی سے مڑ کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس نے سفید اوور کوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ اس کی نظریں قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر امر ناتھ پر جمی ہوئی تھیں۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو"...... کنگ نے اس کی کنپٹی پر مشین پسٹل

کی نال لگاتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ
بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ اس کی کنپٹی پر بھی کنگ کا بھرپور مکہ
پڑا تھا اور نیچے گر کر وہ صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔

"اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو سٹارک"...... کنگ نے میز کی
طرف دوبارہ بڑھتے ہوئے کہا تو سٹارک نے جلدی سے اپنی بیلٹ کھولی
اور اس بے ہوش نوجوان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے اس
کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کئے اور پھر بیلٹ کی مدد سے اس کے
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... کنگ نے میز کی درازیں کھول کر
ان کی تلاشی لیتے ہوئے سٹارک سے کہا اور سٹارک نے جھک کر بے
ہوش پڑے نوجوان کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر
بعد وہ نوجوان کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

"اسے اٹھا کر سامنے کرسی پر بٹھا دو۔ یہاں کوئی نقشہ نہیں ہے اب
یہ بتائے گا سب کچھ"...... کنگ نے درازوں کی تلاشی لیتے ہوئے کہا
اور سٹارک نے جھک کر اس نوجوان کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے
سے اٹھا کر اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... نوجوان کے حلق سے ڈری ڈری سی آواز
نکلی۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... سٹارک نے غراتے ہوئے لہجے میں
پوچھا۔

"ڈاکٹر نارائن۔ میں ڈاکٹر نارائن ہوں"...... اس نوجوان نے
ہکلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے کنگ بھی میز کے پیچھے سے
نکل کر اس کے قریب آگیا۔

"ڈاکٹر خان کہاں ہے بولو"...... کنگ نے مشین پسٹل کی نال
اس کی پیشانی پر رکھ کر دباتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تو نیچے ایمرجنسی بلاک میں ہے۔ مم مم مگر"...... ڈاکٹر
نارائن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ لاشعوری انداز میں بول رہا ہو۔

"اسے یہاں کون بلا سکتا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"ڈاکٹر امر ناتھ اور کوئی نہیں بلا سکتا۔ ایمرجنسی بلاک کو ڈاکٹر امر
ناتھ ہی کھول سکتا ہے اور کوئی نہیں کھول سکتا"...... ڈاکٹر نارائن
نے کہا۔

"لیبارٹری میں تمہارے اور ڈاکٹر امر ناتھ کے علاوہ اور کتنے آدمی
ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں"...... کنگ نے پوچھا۔

"بڑے ہال میں ہیں۔ کام کر رہے ہیں۔ اٹھارہ آدمی ہیں دو سٹور
میں ہیں"...... ڈاکٹر نارائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سٹارک اسے ساتھ لے جاؤ اور سب کو کور کرو اس سمیت"۔
کنگ نے سٹارک سے کہا تو سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو میرے ساتھ اس ہال میں اور سنو اگر تم نے ذرا بھی غلط
حرکت کی تو ایک لمحے میں گولی کھوپڑی میں اتار دوں گا"...... سٹارک
نے ڈاکٹر نارائن کو دھکیل کر دروازے کی طرف لے جاتے ہوئے

کہا۔
" مم مجھے کچھ نہ کہو میں کوئی غلط حرکت نہیں کروں گا"...... ڈاکٹر نارائن نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" بیگ تمہاری پشت پر موجود ہے سٹارک جیسے موقع دیکھنا بے دریغ اسے استعمال کر دینا"...... کنگ نے ڈاکٹر نارائن کے پیچھے جاتے ہوئے سٹارک سے کہا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان دونوں کے باہر نکل جانے کے بعد کنگ نے اپنی بیلٹ کھولی اور پھر اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر امر ناتھ کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد اس نے ڈاکٹر امر ناتھ کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑوں کی بارش کر دی۔ تیسرے زوردار تھپڑ پر ڈاکٹر امر ناتھ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون کی لکیریں بہنے لگی تھیں۔

" ہمارے ساتھ تعاون کرو گے تو زندہ رہو گے"...... کنگ نے اس کے چہرے پر ایک اور تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا چاہتے ہو۔ مت مارو مجھے کون ہو تم"۔ ڈاکٹر امر ناتھ نے چیختے ہوئے کہا۔

" سنو لیبارٹری میں موجود تمہارے تمام آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اب یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہو گا۔ یہ بات اپنے ذہن میں

بٹھا لو"...... کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈاکٹر امر ناتھ کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا۔

" کک کک کیا مطلب کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے سب کو"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کنگ کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

" ہاں اٹھارہ آدمی ہال میں اور دو سٹور میں تھے سب ہلاک کر دیئے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ ڈاکٹر خان نیچے ایمر جنسی بلاک میں موجود ہے اور اس ایمر جنسی بلاک کا راستہ صرف تم کھول سکتے ہو۔ بولو اسے کھولتے ہو یا پھر تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کی جائے"...... کنگ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" تمہیں غلط بتایا گیا ہے یہاں کوئی ایمر جنسی بلاک نہیں ہے اور نہ ہی ڈاکٹر خان یہاں موجود ہے وہ صبح چلا گیا تھا"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے کہا تو کنگ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس کی اکڑی ہوئی انگلی لوہے کے نیزے کی طرح ڈاکٹر امر ناتھ کے چہرے کی طرف لپکی اور دوسرے لمحے کمرہ ڈاکٹر امر ناتھ کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ کنگ نے کھڑی انگلی اس کی آنکھ میں نیزے کی طرح مار دی تھی۔ پھر اس نے انگلی ایک جھٹکے سے واپس کھینچی اور اسے ڈاکٹر امر ناتھ کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر امر ناتھ اس دوران تکلیف کی بے پناہ شدت کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھ میں سے

خون اور مواد مل کر اس کے چہرے پر بہتا ہوا اس کے لباس پر گر رہا تھا
کنگ نے انگلی صاف کی اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے
شروع کر دیئے۔ وہ اس سرد مہری سے یہ سب کچھ کر رہا تھا جیسے وہ کسی
انسان کی بجائے کسی ریت سے بھرے ہوئے بورے پر مشق ستم کر
رہا ہو۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر ڈاکٹر امر ناتھ ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش
میں آ گیا۔

"پپ پپ پانی۔ مجھے پانی دو۔ مت مارو مجھے پانی دو"...... ڈاکٹر امر
ناتھ نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"جب تک تعاون نہیں کرو گے کچھ نہیں ملے گا اور اسی طرح
تمہارے جسم کا ایک ایک عضو ضائع اور ناکارہ کر دیا جائے گا"۔ کنگ
نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم میں تعاون کروں گا مجھے مت مارو مت مارو مجھے پانی دے دو
میں تعاون کروں گا"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے چیختے ہوئے کہا تو کنگ
ایک طرف موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب کی بوتلیں
رکھی ہوئی تھیں اس نے ایک بوتل اٹھائی اس کا ڈھکن کھولا اور پھر
بوتل لا کر اس نے ڈاکٹر امر ناتھ کے منہ سے لگا دی۔ ڈاکٹر امر ناتھ اس
طرح شراب پینے لگا جیسے صدیوں کے پیاسے کو پانی پینے کو مل گیا ہو۔
ایک چوتھائی بوتل جب اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو کنگ نے
بوتل ہٹائی اور باقی ماندہ شراب اس نے ڈاکٹر امر ناتھ کی زخمی آنکھ اور
چہرے پر ڈال دی۔ ڈاکٹر امر ناتھ زخمی آنکھ پر شراب پڑتے ہی درد کی

شدت سے ایک بار پھر چیخ پڑا لیکن جلد ہی وہ نارمل ہو گیا۔ اب اس کا
تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ خاصی حد تک نارمل ہو چکا تھا۔

"یہ تو ابھی ٹریلر ہے ڈاکٹر امر ناتھ ورنہ تم تو کیا تمہاری روح بھی
صدیوں تک چیختی رہے گی"...... کنگ نے انتہائی سرد مہرانہ اور
انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ ڈاکٹر خان نیچے ہے۔ ایمر جنسی بلاک میں۔ تم اسے لے جاؤ
مگر مجھے مت مارو۔ تم انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہو مجھے مت
مارو"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب واقعی حد
سے زیادہ خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"پہلے مجھے تفصیل بتاؤ۔ کس قسم کا ہے یہ ایمر جنسی بلاک۔ کس
طرف سے اس کا راستہ جاتا ہے اور کس طرح کھلتا ہے جلدی
بتاؤ"...... کنگ نے انگلی اکڑا کر اس کی دوسری آنکھ کے سامنے ہراتے
ہوئے کہا تو ڈاکٹر امر ناتھ نے اس طرح تیزی سے تفصیل بتانی شروع
کر دی جیسے ٹیپ ریکارڈر چل پڑا ہو۔ وہ پوری تفصیل سے سب کچھ بتاتا
چلا گیا۔ اسی لمحے سٹارک کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... کنگ نے سٹارک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آل از او کے"...... سٹارک نے جواب دیا تو کنگ مطمئن ہو کر
دوبارہ ڈاکٹر امر ناتھ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے اس سے کئی سوال
پوچھے اور جب اسے تسلی ہو گئی کہ اب وہ ایمر جنسی بلاک کھول کر
ڈاکٹر خان تک پہنچ جائے گا تو وہ سٹارک کی طرف مڑا۔

"اس کا خیال رکھنا میں ڈاکٹر خان کو لے کر آرہا ہوں"...... کنگ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے ہو"...... ڈاکٹر امر ناتھ نے کنگ کے باہر جاتے ہی سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو"...... سٹارک نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر امر ناتھ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد کنگ اندر داخل ہوا لیکن وہ اکیلا تھا۔

"کیا ہوا باس وہ ڈاکٹر خان نہیں ملا"...... سٹارک نے چونک کر پوچھا۔

"مل گیا ہے"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں کرسی پر بندھے ہوئے بیٹھے ڈاکٹر امر ناتھ کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور ڈاکٹر امر ناتھ کے حلق سے مشکل سے ہی ایک چیخ نکل سکی اور پھر وہ چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ کنگ نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر امر ناتھ کی لاش کو کھینچ کر نیچے قالین پر ڈالا اور اس کے عقبی طرف بندھے ہوئے ہاتھوں سے بیلٹ کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ بیلٹ کھول کر اس نے اپنی پتلون پر اطمینان سے باندھی اور پھر ادھر ادھر سرسری سی نظریں ڈال کر وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ سٹارک میں نے فارمولا حاصل کر لیا ہے اب ہمیں فوراً یہاں

سے نکلنا ہے"...... کنگ نے کہا تو سٹارک سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"آپ نے ڈاکٹر خان کو ساتھ نہیں لیا"...... سٹارک نے باہر آتے ہی کہا۔

"نہیں اسے ہم کہاں ساتھ ساتھ لادے پھرتے۔ میں نے اس سے فارمولا حاصل کر لیا ہے اب باقی کام ہمارے سائنس دان خود ہی کر لیں گے"...... کنگ نے کہا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا لیبارٹری کے گیٹ سے نکل کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف کو بڑھ گئے جدھر سے وہ یہاں پہنچے تھے پھر وہ لیبارٹری کے عقبی طرف پہنچے تھے کہ انہوں نے دور لیبارٹری کو آنے والی سڑک کی طرف دو فوجی جیپوں کو تیز رفتاری سے آتے ہوئے دیکھا چونکہ وہ بلندی پر تھے اور سڑک وہاں سے خاصی نشیب میں تھی اس لئے دونوں جیپیں انہیں نظر آگئیں لیکن وہ فوراً ہی دوسری طرف گہرائی میں اترتے چلے گئے جہاں سے قریب ہی ان کی جیپ موجود تھی۔

"جلدی چلو۔ ملٹری کی جیپیں جیسے ہی لیبارٹری میں پہنچیں گی قیامت برپا ہو جائے گی اور اس پورے علاقے کو گھیر لیا جائے گا"۔ کنگ نے کہا اور سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے نیچے اترنے کی رفتار بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ گہرائی میں پہنچ چکے تھے جہاں ان کی جیپ موجود تھی۔

"باس جیپ کی تو نشاندہی بھی ہو سکتی ہے کیوں نہ ہم یہاں سے

پیدل کاندو گاؤں پہنچ جائیں وہاں سے ہمیں آسانی سے سواری مل جائے گی لیکن ہمیں راستوں کا بھی علم نہیں ہے اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں مقامی زبان بھی نہیں آتی "...... سٹارک نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ جیپ تک پہنچ گئے۔ سٹارک نے جیب سے چابیاں نکالیں اور جیپ کھول کر وہ اس میں سوار ہو گئے۔

" میں نے یہاں تک پہنچتے ہوئے خاص طور پر راستے کی نشانیاں مارک کی تھیں کیونکہ میرے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ شاید ہمیں پورن کا خاتمہ کرنا پڑے "...... کنگ نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سٹارک گھوم کر تیزی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کنگ نے جیپ کو بیک کر کے موڑا اور پھر تیزی سے اسی راستے پر اس نے جیپ دوڑا دی جس راستے سے وہ یہاں پہنچے تھے۔ لیکن یہ راستہ واقعی انتہائی دشوار گزار اور خطرناک تھا۔ اس لئے کنگ کو جیپ کی رفتار آہستہ رکھنی پڑ رہی تھی۔ ویسے وہ ماہر ڈرائیور تھا اس لئے بہرحال وہ اس خطرناک راستے پر جیپ کو آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا کہ اچانک ایک انتہائی خطرناک موڑ کاٹتے ہوئے اسے پوری قوت سے بریک لگانی پڑی اور اس کے اس طرح اچانک بریک لگانے کی وجہ سے جیپ کا توازن برقرار نہ رہ سکا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی نیچے گہرائی کی طرف گرنے ہی لگی تھی کہ سٹارک اور کنگ دونوں نے انتہائی پھرتی سے چھلانگیں لگا دیں اور پھر وہ دونوں ہی قلابازیاں کھاتے ہوئے علیحدہ علیحدہ جگہوں پر جھاڑیوں میں جا گرے۔ کنگ کو ایک لمحے کے لئے تو ایسے محسوس ہوا

جیسے اس کے جسم میں موجود تمام ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہروں میں قدرے کمی واقع ہوئی تو اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم حرکت کر رہا ہے تو اسے بے پناہ مسرت کا احساس ہوا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اس کی نظریں سٹارک پر پڑیں جو ایک جھاڑی کے قریب ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ جیپ کہیں نیچے کھائی میں گر چکی تھی جو یہاں سے نظر نہ آ سکتی تھی۔ کنگ نے پہلے تو سٹارک کو آوازیں دیں۔ لیکن جب سٹارک کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر کافی نیچے اترنے کے بعد وہ اس جگہ کے قریب پہنچ گیا جہاں سٹارک موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ سٹارک کے پاس پہنچا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ سٹارک کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ کنگ کے ذہن کو شدید دھچکا سا پہنچا اور وہ بے اختیار سٹارک کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔ سٹارک طویل عرصے سے اس کا دست راست تھا اور سٹارک کی اس طرح اچانک موت سے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اکیلا رہ گیا ہو۔ لیکن ظاہر ہے وہ اب سٹارک کو زندہ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے سٹارک کی لاش کو کھینچ کر سیدھا کیا اس کی پشت پر موجود اسلحے کا بیگ اس نے کھول کر علیحدہ کیا اور پھر لاش کو اٹھا کر اس نے نیچے گہرائی میں اچھال دیا۔ جب سٹارک کی لاش اس کی نظروں

سے اوجھل ہو گئی تو اس نے ایک بار پھر طویل سانس لیا اور بیگ اٹھا کر اپنی پشت پر باندھا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اب اسے پیدل ہی کسی نہ کسی آبادی تک پہنچنا تھا۔ اسے راستہ یاد تھا اس لئے وہ تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ اس پختہ سڑک تک پہنچ گیا۔ جو کاندو گاؤں کی طرف جاتی تھی اور جہاں سے وہ جیپ پر ادھر آئے تھے۔ کنگ نے ادھر ادھر دیکھا سڑک خالی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ کسی بھی وقت اس سڑک پر فوجی جیپ پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے وہ نیچے اتر گیا اور پھر سڑک کے ساتھ ساتھ وہ گہرائی میں سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ کاندو گاؤں تک پہنچ ہی گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس احاطے میں موجود تھا جہاں پورن کے بھائی اور باپ رہتے تھے۔ اس کے احاطے میں داخل ہوتے ہی پورن کا بھائی اسے دیکھ کر کمرے سے باہر آگیا۔

آپ اکیلے جیپ کہاں ہے جناب اور پورن وہ نہیں آیا آپ کے ساتھ پورن کے بھائی سورن نے قریب آکر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"پورن کو میں نے اپنے ساتھی کے ساتھ انتہائی ایمرجنسی کام کے سلسلے میں دارالحکومت بھیج دیا تھا۔ کام ایسا تھا کہ میں خود ساتھ نہیں جا سکتا تھا۔ کیا یہاں سے دارالحکومت کے لئے کسی سواری کا بندوبست ہو سکتا ہے"...... کنگ نے جیب سے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال

کر سورن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ جناب بالکل مل جائے گی جناب"...... سورن نے نوٹوں کو ندیدوں کی طرح جھپٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا بندوبست ہو سکتا ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

"جناب یہاں ایک آدمی کے پاس جیپ ہے وہ کرائے پر دیتا ہے میں اس سے لے آتا ہوں جناب"...... سورن نے کہا۔

"جلدی لے کر آؤ مجھے فوری روانہ ہونا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"ابھی جناب صرف دس بارہ منٹوں میں جناب"...... سورن نے کہا اور پھر اسے ڈیرے پر چھوڑ کر وہ تیزی سے واپس مڑا اور ڈیرے سے باہر نکل گیا۔ کنگ نے پشت پر لدا ہوا بیگ اتار کر ایک طرف رکھا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ ڈاکٹر یونس سے حاصل کیا ہوا فارمولا نکال کر وہ اسے پوری طرح حفاظت سے رکھ لے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے اس نے جلدی جلدی ساری جیبیں یکے بعد دیگرے ٹٹولنی شروع کر دیں لیکن جیسے جیسے وہ جیبیں دیکھتا جا رہا تھا اس کا چہرہ تاریک پڑتا چلا جا رہا تھا۔ فارمولے کی فائل اس نے تہہ کر کے اندرونی جیب میں رکھی تھی لیکن اب یہ جیب خالی تھی اور فارمولے والی فائل کسی بھی جیب میں موجود نہ تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا۔ یہ فارمولا کہاں چلا گیا"...... کنگ کے

ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے شروع ہوگئے۔ اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ جیپ سے نیچے گرتے وقت یقیناً یہ فائل اس کی جیب سے نکل گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت ایسی نہ تھی کہ وہ فائل اس کی جیب سے نکل سکتی۔ اس نے بے اختیار طویل سانس لیا۔ اب ظاہر ہے اسے واپس اسی جگہ جانا ہوگا تاکہ وہ فارمولا وہاں سے تلاش کر سکے۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا کہ کیا فوری طور پر وہاں واپس جائے یا دارالحکومت جانے کے بعد پھر وہاں سے آئے کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اب تک اس سارے علاقے میں فوج پھیل چکی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک جیپ اور سٹارک کی لاش بھی تلاش کر چکے ہوں۔ ان حالات میں فوری طور پر واپس جانا اس کے لئے خطرناک بھی ہو سکتا تھا لیکن بغیر فارمولے کے اس کا دل واپس دارالحکومت جانے کو بھی نہ چاہ رہا تھا اور وہ اسی سوچ میں گم تھا کہ سورن اندر داخل ہوا۔

"آیئے جناب میں جیپ لے آیا ہوں"...... سورن نے کہا تو کنگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا بیگ اٹھایا اور ڈیرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ تیزی سے دارالحکومت جانے والی سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کنگ نے دیکھا کہ سڑک پر فوجی جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے آجا رہی تھیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے فوجی جیپیں بہت نظر آرہی ہیں"...... کنگ نے سورن سے کہا۔

"معلوم نہیں جناب ویسے پہلے تو اتنی ملٹری کبھی ادھر نظر نہیں

آئی"...... سورن نے جواب دیا اور کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ سارنگ شہر پہنچ گئے۔

"تم مجھے اسی شہر میں چھوڑ کر واپس چلے جاؤ مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے میں یہاں سے دارالحکومت خود چلا جاؤں گا"...... کنگ نے اچانک کہا۔

"کہاں اتاروں آپ کو"...... سورن نے کہا۔

"کسی ہوٹل کے سامنے اتار دو"...... کنگ نے کہا اور سورن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک بڑے سے ہوٹل کے گیٹ کے سامنے جیپ روک دی۔

"جناب آپ کی بقایا رقم"...... سورن نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تم رکھ لو"...... کنگ نے کہا اور بیگ لے کر وہ نیچے اتر گیا۔ سورن نے اسے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور جیپ آگے بڑھا کر لے گیا۔ کنگ بیگ اٹھائے اس وقت تک وہاں کھڑا رہا جب تک جیپ آگے جا کر موڑ نہیں مڑ گئی۔ اس کے بعد کنگ تیزی سے پیدل چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ ایک سٹور سے اس نے اپنے سائز کا نیا لباس خریدا اور اسے پیک کرا کر وہ باہر آگیا۔ پھر ایک جنرل سٹور سے اس نے کاسمیٹکس کے نام سے ایسا سامان خرید کر پیک کرا لیا جس سے وہ آسانی سے میک اپ کر سکتا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری میں کوئی ایسا آدمی زندہ نہیں بچا جو

اس کا حلیہ بتا سکے لیکن ہو سکتا ہے کہ فوجی کانندوگاؤں میں پہنچ جائیں اور پھر وہاں سورن اور اس کے باپ کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگ بھی اس کے متعلق معلومات فوج کو مہیا کر سکتے ہیں اس لئے اس نے لباس اور چہرہ بدلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ سامان لے کر وہ مین مارکیٹ سے نکلا اور پھر اس نے ایک دکاندار لڑکے سے کسی کالونی کا پتہ پوچھا جہاں اسے کرایہ پر کوٹھی مل سکے۔

"جناب یہاں سے قریب ہی ایک نو تعمیر شدہ کالونی ہے جناب وہاں کئی کوٹھیاں خالی ہیں جناب"...... دکاندار لڑکے نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور کنگ اس کا شکریہ ادا کر کے اس کالونی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کالونی میں پہنچ گیا۔ یہ واقعی نو تعمیر شدہ کالونی تھی اور کئی کوٹھیاں تو ابھی زیر تعمیر تھیں۔ اسے کسی ایسی کوٹھی کی تلاش تھی جس پر کرائے کے لئے خالی کا بورڈ موجود ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایسی کوٹھی تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور اس پر تالا لگا ہوا تھا۔ باہر کرایہ کے لئے خالی کا بورڈ لگا ہوا تھا جس کے نیچے رابطے کے لئے پتہ بھی درج تھا۔ کنگ اس کوٹھی کی عقبی سمت پہنچ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ عقبی دیوار پھاند کر کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی لیکن اس میں ضروری فرنیچر اور سامان موجود تھا۔ کنگ نے ایک باتھ روم کو چیک کیا اس میں پانی بھی موجود تھا اور آئینہ بھی۔ اس نے اپنا لباس اتارا اور پہلے غسل کیا۔ اس کے بعد نیا لباس پہن کر اس نے آئینے کی مدد سے میک اپ کرنا

شروع کر دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آیا تو نہ صرف اس کا لباس بدل چکا تھا بلکہ اس کا چہرہ اور بالوں کا رنگ تک تبدیل ہو چکا تھا۔ پہلے والے لباس سے کرنسی اور دوسرا سامان اس نے اپنی جیبوں میں رکھ لیا۔ اسلحے کا بیگ اپنا پرانا لباس اور میک اپ کے لئے استعمال شدہ سامان اس نے وہیں چھوڑ دیا اور ایک بار پھر چھوٹی سی عقبی دیوار پھاند کر وہ کوٹھی سے باہر آ گیا۔ اب اس نئے حلیے میں وہ اطمینان سے کسی بھی ہوٹل میں جا کر ٹھہر سکتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ فارمولے کی فائل جہاں گری ہو گی وہاں کوئی نہیں جائے گا کیونکہ جہاں جیپ گری تھی وہ جگہ وہاں سے کافی دور تھی اس کے خیال کے مطابق فارمولا جہاں بھی گرا ہو گا وہاں محفوظ رہے گا اور وہ حالات ٹھیک ہوتے ہی وہاں سے فارمولا حاصل کر کے اطمینان سے اسٹالیہ واپس چلا جائے گا۔

پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ ہال میں اس وقت کرسیوں پر چار افراد موجود تھے جن میں سے ایک کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ۔ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل جوشی ملٹری کے ماؤنٹین سیکشن کا چیف کرنل ملہوترا اور سیکرٹری دفاع سرچوپڑہ موجود تھے ۔ جب کہ سامنے موجود دو اونچی پشت والی کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں ۔ وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ شاگل کو اچانک کال کر کے اس میٹنگ میں فوری پہنچنے کا کہا گیا تھا اس لئے شاگل نے یہاں آنے کے بعد دوسروں سے اس میٹنگ کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا تھا اس لئے وہ بھی خاموش ہو کر بیٹھ گیا تھا ۔ چند لمحوں بعد کونے میں موجود وزیراعظم کے لئے مخصوص دروازہ کھلا اور پھر صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو وہ سب بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ صدر کے پیچھے وزیراعظم تھے جن کا چہرہ قدرے

لٹکا ہوا سا دکھائی دے رہا تھا ۔ شاگل پرائم منسٹر ہاؤس کے میٹنگ روم میں صدر کی شمولیت سے بے اختیار ٹھٹھک گیا تھا اسے معلوم تھا کہ صدر انتہائی اہم ترین معاملات میں ہی پرائم منسٹر ہاؤس کی میٹنگ میں شامل ہوتے ہیں ۔ ورنہ عام معاملات میں تو پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہی میٹنگ کال کر لی جاتی ہے ۔ شاگل اور سیکرٹری دفاع سرچوپڑہ نے صدر اور وزیراعظم کو سلام کیا جب کہ کرنل جوشی اور اور کرنل ملہوترا دونوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیے ۔

"تشریف رکھیں" ...... صدر نے کہا اور پھر صدر اور وزیراعظم اپنے لئے مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے تو وہ سب بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔

"پرائم منسٹر صاحب آپ حالات بتائیں" ...... صدر نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"یس سر" ...... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر وہ سامنے بیٹھے ہوئے افراد کی طرف متوجہ ہو گیا ۔

"کافرستان نے ایک اہم دفاعی ہتھیار بنانے کے لئے ایک پلان تیار کیا ۔ اس ہتھیار میں کافرستان کی مدد اقوام متحدہ کے دو سائنس دانوں ڈاکٹر سمرتی اور ڈاکٹر شونارڈ نے کرنی تھی یہ ہتھیار کافرستانی نژاد ڈاکٹر سمرتی کی دریافت کردہ مارسیلا ریز پر مبنی تھا ۔ ڈاکٹر سمرتی اور ان کے ساتھی ڈاکٹر شونارڈ نے چونکہ یہ ریز اقوام متحدہ کے تحت ریسرچ کرتے ہوئے دریافت کی تھیں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ان

ریز کو امن کے لئے استعمال کرانا چاہتے تھے اس لئے ڈاکٹر سرتی کھل
کر اس ہتھیار پر کافرستان میں کام نہ کر سکتے تھے۔ البتہ انہوں نے وعدہ
کیا تھا کہ اس کی لیبارٹری قائم ہونے کے بعد وہ درپردہ اس کے لئے کام
کرتے رہیں گے لیکن اس ہتھیار کی تیاری میں ایک خاص سائنسی
رکاوٹ ایسی تھی جس کا حل ایک پاکیشیائی سائنس دان کے پاس تھا
اس پاکیشیائی سائنس دان کا نام ڈاکٹر محمد یونس خان تھا اس نے جو
فارمولا تیار کیا تھا اس فارمولے کی مدد سے اس ہتھیار بنانے کی رکاوٹ
دور ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر یونس سے بات چیت کی گئی۔ ڈاکٹر
یونس سے معاملات طے ہو گئے تو انہیں کافرستان شفٹ کر دیا گیا اور
پاکیشیا میں ان کی موت کو ایکسیڈنٹ کے ذریعے کنفرم کر دیا گیا۔
اس کے ساتھ ساتھ اس خدشے کے پیش نظر کہ اگر کسی بھی وقت اس
انتہائی اہم ہتھیار کی تیاری کے بارے میں پاکیشیائی ایجنٹ باخبر ہو
سکتے ہیں حکومت کافرستان نے حکومت اپ لینڈ سے معاہدہ کیا اور یہ
لیبارٹری اپ لینڈ میں بنائے جانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ چنانچہ لیبارٹری
تیار ہو گئی اور وہاں ضروری مشینری بھی نصب کر دی گئی۔ یہ مشینری
ڈاکٹر یونس جسے ہم ڈاکٹر خان کہتے تھے کی نگرانی میں نصب ہو رہی تھی
اور ڈاکٹر خان اس لیبارٹری میں موجود تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ
پاکیشیائی ایجنٹ ڈاکٹر یونس کو تلاش کر رہے ہیں۔ یہ ایجنٹ پاکیشیا
کی سیکرٹ سروس سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ ان میں سے ایک ایجنٹ
اپ لینڈ کا شہری تھا جب کہ دوسرے کے بارے میں معلوم نہیں ہو

سکا البتہ اسے پہلے کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ نہیں دیکھا گیا
تھا اس لئے یہی سمجھا گیا کہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں
کارروائی کر رہی ہے۔ اس دوران ملٹری انٹیلی جنس میں ایک خصوصی
شعبہ قائم کیا گیا تھا جس کے فرائض میں کافرستان کی تمام سائنسی
وفاقی لیبارٹریوں کی حفاظت تھی اس کا انچارج کرنل نوشاد کو بنایا گیا
جو اس سلسلے میں ایکریمیا سے خصوصی تربیت لے کر آئے تھے۔ کرنل
نوشاد کے سیکشن نے ان دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا لیکن
وہ پراسرار طور پر ان کے قبضے سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ
رپورٹ ملنے کے بعد فیصلہ کیا کہ اس اہم ہتھیار کو ضائع کرنے کی
بجائے اس کا تحفظ اس طرح کیا جائے کہ لیبارٹری کو آف کر دیا
جائے۔ ڈاکٹر خان کی موت ایک بار پھر حقیقی حادثے کے طور پر ظاہر
کی جائے اور ڈاکٹر خان کو اس کے فارمولے سمیت کسی غیر اہم جگہ پر
چھپا دیا جائے جب حالات نارمل ہو جائیں تو پھر دوبارہ کام شروع کیا
جائے۔ چنانچہ اس منصوبے کے تحت کرنل نوشاد نے ایک ہیلی کاپٹر
حادثے میں ڈاکٹر خان کی موت ظاہر کر دی اور ڈاکٹر خان کو تامیر
پہاڑیوں میں واقع ایک ایسی لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا جہاں لکڑی کے
کیڑوں کے سلسلے میں ریسرچ ہو رہی تھی۔ اس لیبارٹری کے نیچے ایک
خاص بلاک بنا ہوا تھا جس میں ڈاکٹر خان کو پہنچا دیا گیا اور اس بلاک
کو سیلڈ کر دیا گیا۔ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر امرناتھ کو اس بارے میں
علم تھا۔ پھر اچانک کرنل نوشاد اور اس کا اسسٹنٹ کیپٹن سریندر

دونوں پراسرار طور پر غائب ہوگئے۔ معلوم ہوا کہ اس کے سیکشن نے
ایک بار پھر دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا تھا۔
کرنل نوشاد نے ان سے ضروری پوچھ گچھ کے لئے انہیں اپنے ایک
اڈے میں بنے ہوئے ٹارچنگ روم میں پہنچا دیا اور پھر وہ خود کیپٹن
سریندر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے لیکن اس کے بعد وہ دونوں پاکیشیائی
لفٹنٹ کرنل نوشاد، کیپٹن سریندر اور اڈہ کا انچارج فوجی سب پراسرار
طور پر غائب ہوگئے اڈہ خالی ملا۔ جس جیپ میں کرنل نوشاد اور کیپٹن
سریندر اس اڈے میں گئے تھے وہ بھی غائب تھی۔ اس کے بعد اطلاع
ملی کہ کرنل نوشاد کی رہائش گاہ پر موجود ملازم کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔
کرنل نوشاد کی فیملی آبائی گاؤں گئی ہوئی تھی اور رہائش گاہ پر صرف ان
کا ایک ملازم موجود تھا جسے ہلاک کر دیا گیا۔ رہائش گاہ کی باقاعدہ تلاشی
لی گئی اور کرنل نوشاد کا وہ کمرہ جسے وہ آفس کے طور پر استعمال کرتے
تھے اس کا تالا فائرنگ کر کے توڑا گیا تھا۔ اس آفس کی تلاشی کے
دوران کرنل نوشاد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ڈائری ملی جس میں یہ درج
تھا کہ ڈاکٹر خان کو تامیر پہاڑی والی لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے جس کا
نچارج ڈاکٹر امر ناتھ ہے لیکن یہ عام سی بات تھی اس لئے میں نے
رف اتنا فیصلہ کیا کہ اس لیبارٹری کے گرد ملٹری انٹیلی جنس کے
کورٹی سیکشن کو پھیلا دیا جائے تاکہ غیر متعلقہ افراد وہاں تک نہ پہنچ
یں۔ اس دوران کرنل نوشاد اور کیپٹن سریندر کی مسخ شدہ لاشیں
کوٹھی کے تہہ خانے سے دستیاب ہو گئیں۔ گو ان دونوں کے

چہرے بری طرح مسخ کر دیئے گئے تھے لیکن مخصوص نشانیوں کی مدد
سے انہیں پہچان لیا گیا۔ چنانچہ فوری فیصلہ کیا گیا کہ ڈاکٹر خان کو اس
لیبارٹری سے ہی نکال لیا جائے اور اسے ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں
رکھا جائے۔ چنانچہ ملٹری انٹیلی جنس کی ایک ٹیم کرنل جوشی کی
سربراہی میں لیبارٹری میں گئی تاکہ وہاں سے ڈاکٹر خان کو لے کر وہ
اسے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیں لیکن جب یہ ٹیم اس
لیبارٹری میں پہنچی تو وہاں حالات بدل چکے تھے۔ وہاں کے حالات اور
مزید کارروائی کے بارے میں اب کرنل جوشی بتائیں گے"...... پرائم
منسٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو کرنل جوشی اٹھ کر کھڑے
ہوگئے۔

"جناب جب میں ٹیم سمیت وہاں لیبارٹری میں پہنچا تو گیٹ کے
باہر دربان تک موجود نہ تھے اور جب ہم لیبارٹری میں داخل ہوئے تو
وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ آفس میں ڈاکٹر امر ناتھ اور ان کی پرسنل
سیکرٹری کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں۔ اس کے بعد لیبارٹری ہال میں پہنچے
تو وہاں اٹھارہ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں جنہیں انتہائی سفاکی سے
گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ دو افراد کی لاشیں سٹور اور ہال کے
درمیانی حصے میں پڑی ملیں۔ ہم نے ایمرجنسی بلاک چیک کیا تو وہاں
ڈاکٹر خان کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ اس پر انتہائی غیر انسانی تشدد کیا گیا
تھا۔ وہاں کی تلاشی لی گئی لیکن وہاں سے کسی قسم کا کوئی فارمولا نہ مل
سکا۔ ہم نے ملٹری کو کال کیا اور ارد گرد کے علاقے کی چیکنگ کرائی تو

لیبارٹری کے قریب ہی ایک کھائی میں سے دونوں گارڈز اور ایک مقامی آدمی کی لاشیں ملیں انہیں بھی گولیاں ماری گئی تھیں۔ پھر چیکنگ کا دائرہ دور دور تک وسیع کیا گیا تو لیبارٹری کے عقبی طرف کافی دور ایک کھائی میں سے ایک ایکریمی کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی اور ساتھ ہی ایک جیپ کا ڈھانچہ بھی ملا۔ جیپ بلندی سے پھسل کر نیچے گری تھی اور اسے آگ لگ گئی تھی لیکن وہاں قریب سے کوئی زندہ آدمی دستیاب نہ ہوا۔ مزید انکوائری پر پتہ چلا کہ یہ جیپ سارنگ میں ایک ٹریولنگ ایجنسی کی ملکیت ہے۔ اس ٹریولنگ ایجنسی سے معلوم ہوا کہ دو ایکریمی جن میں سے ایک کا نام کنگ اور دوسرے کا سٹارک بتایا گیا تھا۔ انہوں نے شکار اور تفریح کے لئے جیپ، اسلحہ اور دوسرا سامان حاصل کیا تھا اور ایک مقامی آدمی پورن جو لیبارٹری کے قریب ایک گاؤں کاندو کا رہنے والا تھا بطور گائیڈ ان کے ساتھ گیا تھا۔ پھر یہ بات معلوم ہو گئی کہ لیبارٹری کے ساتھ کھائی میں سے ملنے والی لاش اسی گائیڈ کی تھی جس کا نام پورن بتایا گیا اور جس ایکریمی کی لاش ملی وہ ان دونوں ایکریمیوں میں سے ایک تھا اور اس کا نام سٹارک تھا دوسرا ایکریمی غائب تھا کاندو گاؤں سے معلوم وا کہ دونوں ایکریمی گائیڈ پورن کے ساتھ وہاں ان کے گھر پہنچے اور پھر ہاں سے وہ لیبارٹری روانہ ہوئے تھے۔ اس سڑک پر موجود ملٹری چیک سٹ کے انچارج کیپٹن نے بتایا کے جیپ پر سوار دو غیر ملکی ایک قامی آدمی پورن کے ساتھ لیبارٹری جانے کے لئے وہاں آئے تھے لیکن

نہیں واپس بھیج دیا گیا اور وہ جیپ سمیت واپس چلے گئے تھے اور اس کے بعد دوبارہ نہیں آئے۔ کاندو گاؤں سے اس گائیڈ پورن کے بھائی سے مزید معلومات ملیں کہ ان میں سے ایک ایکریمی جس کا نام کنگ تھا اکیلا پیدل ان کے گھر پہنچا اور اس نے بتایا کہ اس کا ساتھی جیپ میں سوار ہو کر پورن کے ساتھ دارالحکومت چلا گیا ہے اور اب اس نے بھی دارالحکومت جانا ہے۔ چنانچہ پورن کا بھائی سورن اس گاؤں کے ایک آدمی سے جیپ کرائے پر لے آیا اور وہ ایکریمی جس کا نام کنگ تھا اس جیپ میں سوار ہو کر سارنگ شہر پہنچا تو اس نے دارالحکومت جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور سورن اسے وہاں ایک ہوٹل کے سامنے ڈراپ کر کے واپس گاؤں آگیا لیکن اس ہوٹل میں اس ایکریمی کو نہیں دیکھا گیا اور تب سے وہ ایکریمی اب تک غائب ہے۔ پورے ملک میں اس کی تلاش کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا"...... کرنل جوشی نے تفصیل بتائی اور پھر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

مختصر یہ کہ ڈاکٹر خان ہلاک ہو چکا ہے۔ فارمولا غائب ہے۔ اس طرح کافرستان کا یہ انتہائی اہم مشن ایک لحاظ سے اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے لیکن اس میں دو باتیں انتہائی اہم ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ کنگ اور سٹارک دونوں کے قد و قامت ان دو پاکیشیائی ایجنٹوں سے یکسر مختلف ہیں جنہیں پہلے کرنل نوشاد نے گرفتار کیا تھا۔ اس لحاظ سے یہ دونوں غیر ملکی ان سے علیحدہ شخصیتیں ہیں اور دوسری اہم بات جو ان

دونوں کے بارے میں معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ یہ دونوں انہی ناموں اور انہی حلیوں میں پاکیشیا سے کافرستان آئے اور پھر کافرستان سے اپ لینڈ گئے۔ اپ لینڈ میں شاید یہی دونوں ایکریمین ماہرین کے روپ میں لیبارٹری پہنچے کیونکہ لیبارٹری کے زہریلے مواد کو ٹھکانے لگانے کے لئے ایکریمیا سے دو ماہرین طلب کیے گئے تھے جنہیں لیبارٹری میں جانے کے لئے سپیشل پرمٹ دیئے گئے تھے۔ لیبارٹری میں موجود افراد کے مطابق یہ دونوں ماہرین اس وقت لیبارٹری پہنچے جب ڈاکٹر خان لیبارٹری سے جا چکے تھے اور ان کی حادثاتی موت کا اعلان ہو چکا تھا۔ یہ دونوں وہاں ایک رات رہے اور پھر واپس اپ لینڈ دارالحکومت چلے گئے لیکن اس کمپنی کی طرف سے مسلسل یہ کہا جا رہا ہے کہ ان کے دونوں ماہرین اپ لینڈ پہنچنے کے بعد غائب ہو گئے ہیں اور اب تک ان کا پتہ نہیں چل رہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں کنگ اور سٹارک ان ماہرین کے روپ میں ہی لیبارٹری گئے۔ ان میں سے سٹارک کی لاش مل گئی ہے لیکن کنگ غائب ہے اور ماہرین نے جو رپورٹ مجھے پیش کی ہے اور اس میں اس واردات کا جو تجزیہ کیا گیا ہے اس کے مطابق یہ دونوں غیر ملکی پورن کے ہمراہ چیک پوسٹ سے واپس ہو کر کسی اور راستے سے لیبارٹری پہنچے وہاں اس پورن کو مسلح دربانوں سمیت مار کر کھائی میں پھینک دیا گیا پھر ان دونوں نے لیبارٹری میں قتل عام کیا۔ ڈاکٹر امرناتھ پر تشدد کیا گیا اور اس سے ایمرجنسی بلاک کھلوایا گیا۔ وہاں ڈاکٹر خان سے فارمولا حاصل کیا گیا

اور ڈاکٹر خان کو ہلاک کر دیا گیا۔ پھر وہ دونوں اس جیپ کے ذریعے واپس جانے لگے تو جیپ پھسل کر نیچے گر گئی اور ان میں سے کنگ بچ جانے میں کامیاب ہو گیا جب کہ سٹارک کھائی میں گر کر گردن ٹوٹنے سے ہلاک ہو گیا پھر یہ کنگ واپس کاندو گاؤں پہنچا اور وہاں سے جیپ میں سوار ہو کر سارنگ شہر پہنچا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔ کنگ اور سٹارک کے بارے میں مزید جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق ان کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ اسٹالیہ سے ہے اور یہ دونوں اسٹالیہ کی ایک سرکاری ایجنسی سے وابستہ ہیں۔ اسٹالیہ میں ہمارے ایجنٹوں نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق اسٹالیہ بھی اس ہتھیار پر کام کر رہا ہے اور اسے بھی ڈاکٹر خان کا فارمولا چاہئے تھا۔ اسٹالیہ حکومت نے ڈاکٹر خان سے رابطہ کیا لیکن ڈاکٹر خان چونکہ ہمارے ساتھ معاہدہ کر چکا تھا اس لئے اس نے انکار کر دیا جس پر اسٹالیہ حکومت نے اپنے ان دو ایجنٹوں کو بھیجا اور انہوں نے یہ واردات کی ہے"...... وزیراعظم نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سارا ٹاسک چونکہ پرائم منسٹر صاحب نے خود ہی مکمل کیا ہے اس لئے مجھے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہ تھی اب جب مجھے رپورٹ دی گئی ہے تو میرے کہنے پر یہ ہنگامی میٹنگ کال کی گئی ہے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب اس کا تو مطلب ہے کہ اس واردات میں پاکیشیائی ایجنٹس شامل نہیں تھے جب کہ پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ پاکیشیائی

ایجنٹوں کی وجہ سے یہ ساری کارروائی کی گئی پھر وہ پاکیشیائی ایجنٹ اچانک غائب ہو گئے اور ان کی جگہ اسٹالیہ کے ایجنٹوں نے لے لی۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... سیکرٹری دفاع سرچوپڑہ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس فارمولے کے پیچھے دونوں ملکوں کے ایجنٹ کام کر رہے تھے۔ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹ اور اسٹالیہ کے ایجنٹ۔ پہلے وہ پاکیشیائی ایجنٹ سامنے آئے اور ان اسٹالیہ ایجنٹوں کے بارے میں کوئی رپورٹ نہ مل سکی لیکن آخری مرحلے میں اسٹالیہ ایجنٹ لیبارٹری پہنچ اور واردات کرنے میں کامیاب ہو گئے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"پھر تو جناب اب یہ فارمولا لازماً اسٹالیہ پہنچے گا۔ ہمیں پوری توجہ اب اسٹالیہ میں دینی چاہئے اور وہاں سے ہمارے ایجنٹ یہ فارمولا واپس لے آئیں کیونکہ اب یہ فارمولا کافرستان کی ملکیت ہے"۔ کرنل جوشی نے کہا۔

"اسٹالیہ میں کافرستانی ایجنٹوں کو ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ کنگ فارمولے سمیت وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تو ہمارے ایجنٹ فوری کارروائی کر کے اس سے فارمولا حاصل کر لیں گے"۔ وزیراعظم نے جواب دیا۔

"مسٹر شاگل آپ خاموش ہیں آپ کی کیا رائے ہے۔ اب حکومت کو اس سلسلے میں کیا کرنا چاہئے"...... صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا تو شاگل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جناب میرا خیال ہے کہ کنگ فارمولا لے کر اسٹالیہ واپس نہ پہنچ سکے گا"...... شاگل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"آپ نے یہ بات کس بنیاد پر کی ہے"...... وزیراعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب پاکیشیائی ایجنٹ بھی اسی فارمولے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں لامحالہ جب انہیں معلوم ہو گا کہ اسٹالین ایجنٹ فارمولا لے اڑا ہے تو وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس کنگ کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور جیسے ہی وہ ٹریس ہوا فارمولا اس سے حاصل کر کے پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہمیں پاکیشیا میں بھی اسٹالیہ کی طرح ایجنٹوں کو ریڈ الرٹ کر دینا چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"جی ہاں یہ ضروری ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس قدر اہم فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کیوں نہیں آئی۔ ملٹری انٹیلی جنس کیوں آئی ہے ورنہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے آتی تو وہ ان ملٹری انٹیلی جنس سے زیادہ فعال ثابت ہوتی۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں یا تو یہ فارمولا پاکیشیا کے لئے زیادہ اہم نہیں ہے یا پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس تک اس بارے میں اطلاع نہیں پہنچی"۔ شاگل نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ آپ اس کنگ کو تلاش کر کے اس سے فارمولا حاصل کر لیں"...... صدر نے کہا۔

" بالکل ممکن ہے جناب ہمیں پہلے اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی ورنہ جیسے ہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ ٹریس ہوئے تھے اگر ہمیں اطلاع دے دی جاتی تو یہاں تک نوبت ہی نہ پہنچتی۔ اب بھی اس کنگ کے بارے میں تفصیل ہمیں مہیا کی جائے تو ہم اسے ٹریس کر لیں گے "...... شاگل نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" اوکے پرائم منسٹر صاحب پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ کنگ کے بارے میں رپورٹس سیکرٹ سروس کو مہیا کریں گے اور سیکرٹ سروس اس کنگ کو تلاش کر کے اس سے فارمولا حاصل کرے گی اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بھی تفصیلات سیکرٹ سروس کو مہیا کر دیں تاکہ ان کے بارے میں بھی سیکرٹ سروس کام کرے۔ ملٹری انٹیلی جنس اس معاملے میں مکمل طور پر ناکام رہی ہے اس لئے اب یہ کیس سرکاری طور پر سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کیا جاتا ہے "...... صدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر "...... وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کیونکہ اس طرح کیس کا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہونے سے اس کی اہمیت بڑھ جاتی تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صدر صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے اٹھتے ہی وزیراعظم اور میٹنگ میں شریک باقی افراد بھی کھڑے ہو گئے۔

طاہر توصیف کے ساتھ سارنگ کی سارتر ٹریولنگ ایجنسی میں داخل ہوا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کے ذریعے دارالحکومت سے سارنگ پہنچے تھے۔ یہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے فوری طور پر ایک ہوٹل میں کمرے بک کرائے اور پھر عمران نے انہیں سارتر ٹریولنگ ایجنسی بھیج دیا اور خود وہ ٹائیگر کے ساتھ ایک اور ٹپ کی طرف چلا گیا۔ تاکہ اگر سارتر مناسب بندوبست نہ کر سکے تو عمران اس لیبارٹری تک پہنچنے کا بندوبست کرے۔ چنانچہ بلیک زیرو توصیف کے ساتھ سیدھا اس ٹریولنگ ایجنسی پہنچا۔

" یس سر "...... کاؤنٹر بوائے نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" مسٹر سارتر سے ملنا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ اپنے آفس میں ہیں۔ ملٹری کے افسران ان سے بات چیت کر

رہے ہیں آپ کچھ دیر انتظار کر لیں۔ان کے جانے کے بعد آپ ان سے مل لیں"...... کاؤنٹر بوائے نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ ادھر تشریف رکھیں جناب اور فرمائیں آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... کاؤنٹر بوائے نے ایک طرف رکھے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر توصیف سمیت وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔انہیں وہاں ڈیڑھ گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا۔ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ ملٹری آفیسران اندرونی راہداری سے نکل کر آئے اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اب آپ تشریف لے جائیں جناب"...... کاؤنٹر بوائے نے کہا تو بلیک زیرو اور توصیف اٹھے اور اس طرف کو بڑھ گئے جدھر سے وہ دونوں ملٹری آفیسران آئے تھے۔یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے آخر میں دروازہ تھا جس پر سارتر کی نیم پلیٹ موجود تھی۔بلیک زیرو نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔یہ آفس کے انداز میں سجایا گیا ایک بڑا سا کمرہ تھا۔دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔دروازہ کھلنے اور بلیک زیرو کے اندر داخل ہونے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا۔اس کے چہرے پر بے پناہ پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔لیکن چونکہ وہ کاروباری آدمی تھا اس لئے اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"خوش آمدید جناب"...... سارتر نے کہا۔

"میرا نام الطاف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں آصف۔دارالحکومت کی ایروایئر چارٹرڈ سروس کی طرف سے آپ کو ہمارے متعلق کال کیا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔توصیف بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"جی فرمائیں میری ایجنسی آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے"...... سارتر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی الجھا ہوا اور ڈیپریس نظر آ رہا تھا۔

"ہمیں جیپ بھی چاہئے اور گائیڈ بھی جو ہمیں کاندوگاؤں اور اس سے ملحقہ علاقے تک لے جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا تو سارتر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ آپ بھی وہیں جانا چاہتے ہیں۔نہیں جناب پہلے ہی میرے لئے انتہائی خوفناک مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے میں اب آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا"...... سارتر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیسا مسئلہ اور آپ بے حد پریشان بھی نظر آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو سارتر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کل ایروایئر چارٹرڈ سروس کی ٹپ پر دو ایکریمی آئے تھے انہوں نے بھی اس علاقے میں شکار کے لئے جانا تھا میں نے ان کے لئے ایک گائیڈ کا بندوبست کر دیا اور جیپ اور دوسرا سامان بھی دے دیا۔ابھی ملٹری

کے آفیسران آئے تھے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان دونوں ایکریمینز نے
وہاں پہنچ کر انتہائی خوفناک واردات کی ہے۔ یہ دونوں اس گائیڈ جس
کا نام پورن تھا کے ساتھ وہاں لیبارٹری میں جانا چاہتے تھے لیکن سڑک
پر موجود ملٹری سیکورٹی نے انہیں اجازت نہ دی کیونکہ وہاں کسی
سائنس دان ڈاکٹر خان کو رکھا گیا تھا اور ان کی حفاظت کے لئے ہر غیر
متعلقہ آدمی کا داخلہ وہاں بند کر دیا گیا تھا لیکن یہ دونوں پورن کی مدد
سے کسی خفیہ راستے سے وہاں لیبارٹری پہنچ گئے وہاں جا کر انہوں نے
پورن کو بھی ہلاک کر دیا اور لیبارٹری میں موجود تمام سائنس دانوں کو
جن کی تعداد بائیس کے قریب تھی ہلاک کر دیا اور وہاں رکھے گئے اس
سائنس دان کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا اور اس کے پاس کوئی
ضروری اور سیکرٹ کاغذات تھے وہ لے اڑے۔ واپسی میں اس خفیہ
راستے پر جیپ گہرائی میں گر گئی اور ان میں سے ایک ایکریمی ہلاک ہو
گیا۔ جب کہ دوسرا جس کا نام کنگ تھا وہ وہاں سے واپس یہاں
سارنگ پہنچا ہے اور پھر غائب ہو گیا ہے چونکہ جیپ میری ایجنسی کی
تھی اور گائیڈ بھی میں نے انہیں مہیا کیا تھا اس لئے ملٹری آفیسران میرے
پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی ہے کہ میں بھی ان غیر ملکیوں
کا ساتھی ہوں۔ میں نے انہیں یقین دلایا ہے کہ میرا تو بزنس ہے میں
ان کا ساتھی کیسے ہو سکتا ہوں تو انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر وہ کنگ
ٹریس نہ ہو سکا تو مجھے گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں اس سلسلے میں بے حد
پریشان ہو گیا ہوں اب آپ بھی وہاں جانا چاہتے ہیں۔ میں معذرت

خواہ ہوں اور مزید کسی چکر میں نہیں الجھنا چاہتا“...... سارتر نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”کیا ان غیر ملکیوں نے واقعی اس سائنس دان کو ہلاک کر دیا
ہے“...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”جی ہاں ملٹری آفیسران نے مجھے خود بتایا ہے“...... سارتر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ایسی صورت میں جب کہ اس علاقے میں ایسا خوفناک جرم ہوا
ہو۔ ہم بھی نہیں جانا چاہتے اس لئے آپ کی مہربانی کہ آپ نے یہ سب
کچھ بتا کر ہمیں بھی پریشانی سے بچا لیا ہے ورنہ ہم تو تفریح کے لئے وہاں
جانا چاہتے تھے اور وہاں ظاہر ہے حالات بے حد کشیدہ ہوں گے“۔
بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔
”آپ کی مہربانی جناب کہ آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ ویسے تو مجھے
آپ کی خدمت کر کے خوشی ہوتی لیکن ان حالات میں میں واقعی
معذرت خواہ ہوں“...... سارتر نے کہا۔
”کیا اس کنگ نے آپ سے دوبارہ رابطہ قائم نہیں کیا“۔ بلیک
زیرو نے پوچھا۔
”وہ کیسے کر سکتا ہے وہ تو قتل عام کا مجرم ہے۔ کاش مجھے پہلے
معلوم ہو جاتا تو میں اسے دھکے دے کر ایجنسی سے باہر نکلوا دیتا“۔
سارتر نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
”گڈ بائی“...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر مصافحہ کیے بغیر وہ واپس

پلٹ پڑا۔ توصیف بھی خاموشی سے اٹھا اور اس کے پیچھے دفتر سے باہر آگیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملہ ختم ہو گیا وہ کنگ فارمولا لے اڑا اور ہم ابھی وہاں جانے کا انتظام ہی کرتے پھر رہے ہیں"...... توصیف نے کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں فوری طور پر اس کنگ کو ٹریس کرنا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ وہ کوئی بھی میک اپ کر سکتا ہے"...... توصیف نے کہا۔

"ہاں لیکن اس کا قد وقامت جو عمران صاحب نے بتایا ہے وہ خاص طرز کا ہے۔ اس قد وقامت کے حامل افراد ہزار میں سے دس بھی نہیں ہوں گے اس لئے اس قد وقامت کی بنا پر اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن یہاں کس طرح معلوم کریں گے کس سے پوچھیں گے"...... توصیف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا تو کام ہی ایسے ناممکن کو ممکن بنانا ہوتا ہے آؤ میرے ساتھ"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ توصیف کو ساتھ لئے مین مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ یہ سارنگ شہر کا مین بازار تھا جہاں ہر قسم کی بڑی بڑی دکانیں تھیں۔ بلیک زیرو اس پورے بازار میں گھومتا رہا اور پھر تھوڑی

دیر بعد وہ ایک بڑے سے شوروم کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ریڈی میڈ لباسوں کا شوروم تھا۔

"جی فرمائیے"...... ایک کاؤنٹر بوائے نے ان کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی بلیک زیرو سے مخاطب ہوا۔

"آپ کے پاس بڑے سے بڑے سائز کا لباس بھی ہوگا"...... بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر ایکسٹرا لارج سائز کے لباس بھی ہمارے پاس ہیں"۔ کاؤنٹر بوائے نے جواب دیا۔

"ایکسٹرا لارج سائز کون سا ہے۔ ذرا دکھائیے"...... بلیک زیرو نے کہا تو کاؤنٹر بوائے نے ایک پیکٹ الماری سے نکالا اور اس میں سے لباس نکال کر اس نے اسے کھول کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

"اس سے تقریباً ڈبل بڑا سائز بھی مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے لباس دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر اوڈ سائز سیکشن علیحدہ ہے"...... کاؤنٹر بوائے نے ایک کونے میں موجود دوسرے کاؤنٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کے پاس ایکسٹرا لارج سائز سے تقریباً ڈبل سائز کے سوٹ بھی ہوں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس سر اس سے بھی بڑے مل سکتے ہیں"...... کاؤنٹر پر موجود آدمی نے جواب دیا۔

"اس کاؤنٹر سے ایک ایکریمی نے ایکسٹرا لارج سے تقریباً ڈبل سائز کا سوٹ خریدا ہے اس کا تو کہنا ہے کہ اس سے بڑا سائز ہی آپ کے پاس موجود نہ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمی جی ہاں۔ ایک صاحب نے کل یہاں سے سوٹ خریدا ہے۔ ان کا سائز واقعی ڈبل سے بڑا تھا لیکن ہم نے انہیں ان کے سائز کا سوٹ مہیا کر دیا تھا"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"کس کلر اور ڈیزائن کا سوٹ تھا۔ میں بھی ویسا ہی خریدنا چاہتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو کاؤنٹر بوائے مڑا اور پھر اس نے ایک الماری میں سے بڑا سا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود سوٹ نکال کر اس نے ٹیبل پر رکھ دیا۔

"اس کے ساتھ کا تھا"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"یہی کلر اور یہی ڈیزائن تھا یا اس میں فرق تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جی بالکل یہی کلر اور یہی ڈیزائن تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کیونکہ میرے کاؤنٹر پر گاہک بے حد کم آتے ہیں"...... کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے شکریہ۔ یہ کلر اور ڈیزائن تو مجھے اچھا نہیں لگا۔ میں نے اپنے ایک دوست کے لئے گفٹ خریدنا تھا ٹھیک ہے کوئی اور چیز لے لیتا ہوں شکریہ۔ تکلیف معاف"...... بلیک زیرو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ توصیف اس کے پیچھے تھا۔

"بس اب لباس کا کلر اور ڈیزائن بھی سامنے آ گیا اب تو اسے آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے دکان سے باہر آتے ہوئے توصیف سے کہا تو توصیف نے سر ہلا دیا۔

"آپ نے کمال کر دیا طاہر صاحب آپ کو کیسے اندازہ ہوا کہ اسی دکان سے ہی سوٹ خریدا گیا ہو گا"...... توصیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غیر ملکیوں کی اپنی نفسیات ہوتی ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ بڑے سٹور سے خریداری کرتے ہیں اور اس مین مارکیٹ میں ریڈی میڈ لباس کا یہی بڑا سٹور تھا"...... طاہر نے جواب دیا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ تو مجھے عمران صاحب کے ہمزاد لگتے ہیں وہ بھی اسی طرح ہمیں حیران کر دیتے ہیں"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو شکر ہے اب عمران کی بجائے اس کے ہمزاد تک نوبت پہنچ گئی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور توصیف بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا واپس اپنے ہوٹل چلنا ہے"...... توصیف نے کہا۔

"کیوں اس کنگ کو تلاش نہیں کرنا"...... بلیک زیرو نے کہا تو توصیف چونک پڑا۔

"کہاں تلاش کریں گے کیا ہر ہوٹل میں"...... توصیف نے

چونک کر کہا۔
"پہلے میں نے غیر ملکیوں کی نفسیات بتائی ہے جس طرح یہ بڑے سٹور سے خریداری کرتے ہیں اسی طرح ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی بڑے ہوٹل میں ٹھہریں اور اس لباس کی خریداری بتا رہی ہے کہ کنگ نے لباس کے ساتھ ساتھ یقیناً میک اپ بھی کر لیا ہوگا۔اس لئے وہ اب پوری طرح مطمئن ہوگا کہ اسے تلاش نہیں کیا جاسکتا اس لئے وہ سارنگ کے سب سے بڑے ہوٹل میں ہی ٹھہرا ہوگا اور جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں وہی سارنگ کا سب سے بڑا ہوٹل ہے اس لئے سب سے پہلے وہیں سے آغاز کریں گے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو توصیف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"وہی عمران صاحب کی طرح گھما پھرا کر بات کرنے کی عادت۔ بات تو وہی ہوئی کہ اپنے ہوٹل واپس جانا ہے"...... توصیف نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"جانا تو اپنے ہی ہوٹل ہے لیکن میں نے واپسی کے لئے وجہ تسمیہ علیحدہ بتائی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور توصیف نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ہوٹل میں پہنچ کر بلیک زیرو بجائے دوسری منزل پر واقع اپنے کمرے میں جانے کے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا ایک ایکریمی دوست کل یہاں آکر ٹھہرا ہے مجھے اس کے کمرے کا نمبر چاہئے"...... بلیک زیرو نے کاؤنٹر پر موجود آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا نام ہے جناب آپ کے دوست کا"...... کاؤنٹر مین نے پوچھا۔

"ہمیں تو اس کا نک نیم معلوم ہے اصل نام کا علم نہیں ہے اور سب اسے وکی کہتے ہیں۔البتہ میں تمہیں اس کا قد وقامت اور اس کے لباس کا کلر اور ڈیزائن بتا سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے قد وقامت اور لباس کا ڈیزائن اور کلر تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ اوہ اس قد وقامت کے صاحب واقعی ٹھہرے ہیں۔میں نے خود ہی بکنگ کی تھی۔ایک منٹ"...... کاؤنٹر مین نے چونک کر کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نچلے حصے سے ایک فائل اٹھا کر اوپر رکھی اور اسے کھول کر اس میں موجود کارڈز کو چیک کرنے لگ گیا۔

"یس سر یہ ہیں وہ صاحب سٹیفن کنگ۔بالکل یہی ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے لیکن وہ تو اس وقت اپنے کمرے میں نہیں ہیں کافی دیر ہوئی وہ باہر گئے ہیں اور پھر ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"۔کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"کس کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دوسری منزل کمرہ نمبر اٹھائیس"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ"...... بلیک زیرو نے کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا [illegible] اس کے پیچھے تھا۔وہ خود دوسری منزل پر ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کے کمروں کے نمبر بارہ سے پندرہ تھے چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے

ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے۔
"عمران صاحب اپنے کمرے میں ہیں"...... توصیف نے عمران کے کمرے کے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"پہلے اس سٹیفن کنگ کے کمرے کی تلاشی لے لیں پھر عمران صاحب سے مل لیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرہ نمبر اٹھائیس کے سامنے تھا دروازے پر سٹیفن کنگ کے نام کا کارڈ بھی لگا ہوا تھا اور دروازہ بند تھا۔ بلیک زیرو نے جیب سے اپنے کمرے کی چابی نکالی اور اسے کی ہول میں ڈال کر اس نے اسے دائیں بائیں مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کھٹک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا اور بلیک زیرو نے چابی نکالی اور پھر ہینڈل دبا کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔
"کیا اس منزل کے ہر کمرے کی چابی دوسرے کمرے کو لگ جاتی ہے"...... توصیف نے اس کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"لگ تو نہیں جاتی البتہ لگائی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو توصیف بھی بے اختیار مسکرا دیا اس نے دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔ کمرے میں کسی قسم کا کوئی سامان موجود نہ تھا وارڈروب بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔
"اس کا مطلب ہے کہ فارمولا اس کے پاس ہی ہے۔ میں سمجھا شاید اس کے پاس کوئی بیگ ہو"...... بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"آؤ اب عمران صاحب سے مل لیتے ہیں۔ اب ظاہر ہے اس کی واپسی کا انتظار کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ عمران کے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ عمران کرسی پر نیم دراز ایک اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ ٹائیگر البتہ وہاں موجود نہ تھا۔
"اوہ اوہ آئیے۔ آئیے چشم ما روشن دل ماشاد سپیشل ایجنٹ صاحب زہے نصیب"...... عمران نے اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔
"پہلے چائے منگوائیے پھر آپ سے رپورٹ لی جائے گی"۔ بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"ارے ہم کیا اور ہماری رپورٹ کیا۔ رپورٹ تو سپیشل ایجنٹ کے پاس ہو گی لیبارٹری میں ہونے والے قتل عام کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسیور اٹھا کر اس نے روم سروس کا مخصوص نمبر پریس کر دیا۔ بلیک زیرو نے معنی خیز نظروں سے توصیف کی طرف دیکھا تو توصیف بے اختیار مسکرا دیا۔
"تو آپ کو بھی علم ہو گیا کہ لیبارٹری میں قتل عام ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے عمران کے واپس کریڈل پر رسیور رکھتے ہی کہا۔
"ارے ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ بس اڑتی اڑتی خبر سنی ہے زبانی طور کی بلکہ اب تو طائر ہی کہنا چاہئے کیونکہ سٹارک صاحب تو یہ دنیا

ہی چھوڑ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری اب تک کی ساری کارگزاری بے معنی رہی۔ آپ کو تو یہاں بیٹھے بیٹھے ساری خبریں مل گئیں"۔ بلیک زیرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"زیادہ بھاگ دوڑ کی ضرورت نہیں پڑی۔ تمہیں کنگ کے کمرے کی تلاشی لے کر بھی مایوسی ہوئی ہو گی۔ بھائیں بھائیں کرتا خالی کمرہ ہی نظر آیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا ٹرالی پر چائے کے برتن موجود تھے۔ اس نے برتن درمیانی میز پر رکھے اور پھر ٹرالی ایک طرف رکھ کر وہ خاموشی سے باہر چلا گیا توصیف نے آگے بڑھ کر چائے بنانی شروع کر دی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم نے کنگ کے کمرے کی تلاشی لی ہے"...... بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے اور توصیف کے قدموں کی آوازیں کنگ کے کمرے کے دروازے کے سامنے ہی رکی تھیں۔ باقی اس اخبار میں لکھا ہوا ہے کہ کمرہ خالی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے باہر برآمدے میں بھی سائنسی ایجادات نصب کر رکھی ہیں شاید کہ کمرے میں بیٹھے بیٹھے سب کچھ سن لیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اپنوں کی تو دل کی دھڑکنیں سنائی دی جاتی ہیں یہ تو پھر قدموں کی آوازیں تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے عمران صاحب کیا واقعی آپ نے ہمارے قدموں کی آوازوں سے یہ سب اندازہ لگایا ہے یا دروازہ کھول کر چیک بھی کیا تھا"۔ توصیف نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے جب دل کی آنکھ کھل جائے تو پھر ان ظاہری آنکھوں کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو یہ بات تو میں نے مان لی کہ آپ نے فون پر کسی سے لیبارٹری کے قتل عام اور وہاں سٹارک کی موت اور کنگ کی واپسی کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی لیکن آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ کنگ اس ہوٹل میں اسی منزل پر ٹھہرا ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تو سینہ بہ سینہ چلنے والا راز ہے لیکن اب کیا کیا جائے رپورٹ تو بہرحال لیڈر کو دینی ہی پڑتی ہے ورنہ وہ چیف صاحب اس چھوٹے سے چیک سے بھی انکاری ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تو پھر دل تھام کر سنو قصہ غم"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو اور توصیف دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"صورت احوال آنکہ...... کہ میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید

واثق رکھتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے"...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

"بس بس تحریری قصہ غم نہیں زبانی سنایئے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا چلو زبانی ہی سہی۔ زبانی قصہ غم تو بڑا مختصر سا ہے کہ میں نے ایک ایسے آدمی کی ٹپ حاصل کر لی جو اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر امر ناتھ کا بھائی تھا اور یہاں فوج میں کرنل تھا ہم دونوں اس سے جا کر ملے تو وہاں صورت حال ہی بدلی ہوئی تھی ڈاکٹر امر ناتھ کا بھائی تو نہ مل سکا کیونکہ وہ لیبارٹری گیا ہوا تھا اس کا ایک ساتھی مل گیا اس بیچارے نے از راہ ہمدردی بتایا کہ لیبارٹری میں قتل عام ہوا ہے اور ڈاکٹر امر ناتھ کی لاش بھی ملی ہے اس لئے اس کا بھائی وہاں گیا ہوا ہے جب میرے سوالات کی وجہ سے اس کی ہمدردی کا دائرہ مزید وسیع ہوا تو پھر تفصیل سامنے آ گئی کہ دو ایکریمی اور ایک مقامی آدمی ایک جیپ میں سوار ہو کر اس چیک پوسٹ پر پہنچے جو لیبارٹری سے پہلے آتی تھی لیکن چیک پوسٹ پر موجود کیپٹن نے انہیں آگے جانے کی بجائے واپس بھیج دیا لیکن یہ لوگ کسی خفیہ راستے سے وہاں پہنچ گئے اور پھر وہاں انہوں نے قتل عام کر دیا۔ لیبارٹری میں بیس بائیس افراد کو ہلاک کر دیا جب کہ لیبارٹری کے گیٹ پر موجود گارڈز کی لاشیں پاس ہی کھائی میں پڑی ہوئی ملیں۔ ان کے ساتھ وہ مقامی آدمی بھی تھا جو انہیں ساتھ لے کر گیا تھا اس مقامی آدمی کی وجہ سے ہی یہ بات سامنے

آئی ہے کہ یہ وہی دو ایکریمیوں کا گروپ ہے۔ پھر مزید تفصیلی چیکنگ کے بعد لیبارٹری سے کچھ دور ایک کھائی میں پڑی وہ جیپ بھی مل گئی اور ایک غیر ملکی کی لاش بھی قریب سے مل گئی اس جیپ کو دیکھ کر صاف پتہ چلتا تھا کہ جیپ بلندی سے کھائی میں جا گری ہے اور وہ غیر ملکی بھی بلندی سے گرا ہے جب کہ دوسرے غیر ملکی کی لاش دستیاب نہیں ہوئی لیکن اس کا پتہ چل گیا کہ وہ کاندو گاؤں گیا اور وہاں ایک مقامی آدمی نے کرائے کی جیپ میں اسے یہاں سارنگ میں پہنچایا جس ایکریمی کی لاش ملی اس کے قدوقامت کے بارے میں معلوم ہو گیا تو اس طرح یہ بات طے ہو گئی کہ مرنے والا اسٹارک تھا اور کنگ زندہ بچ گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ لیبارٹری میں سارے حفاظتی انتظامات ایک سائنس دان کے لئے کئے گئے تھے اور اس سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر خان تھا کی لاش بھی ملی ہے تو معاملات صاف ہو گئے کہ کنگ اور سٹارک وہاں پہنچے اور انہوں نے یہ سارا قتل عام کیا۔ پھر واپسی میں جیپ نیچے گرنے کی وجہ سے سٹارک ہلاک ہو گیا جب کہ کنگ بچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہاں جانا فضول تھا اس لئے خاموشی سے آ کر یہاں بیٹھ گیا کہ جب لیڈر واپس آئے تو اسے قصہ غم سنا کر غم کا بوجھ ہلکا کیا جا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"ہم دونوں یہاں سے سارتر کے پاس گئے تو وہاں دو ملٹری آفیسران موجود تھے۔ جب وہ واپس گئے تو ہم سارتر سے ملے سارتر سے اس ساری

واردات کی تفصیل کا علم ہوا کیونکہ کنگ اور سٹارک کو گائیڈ اسی نے مہیا کیا تھا اس لئے ملٹری آفیسران اس ساری واردات میں اسے بھی ساتھ ہی ملوث کرتے پھرتے ہوئے تھے اس لئے وہ بے حد پریشان تھا۔ بہرحال اس سے تفصیل معلوم ہونے کے بعد اب وہاں جانا فضول تھا۔ چنانچہ ہم بھی وہاں سے واپس آگئے"...... بلیک زیرو نے اپنی کارکردگی کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹور میں جانے اور وہاں سے اس لباس کی تفصیل معلوم کرنے کے بارے میں بھی بتا دیا جو کنگ نے خریدا تھا اور پھر ہوٹل کے کاؤنٹر سے معلومات حاصل کرنے تک کی روئیداد سنا دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم کسی کا بھی ہو ایک جیسا ہی ہوتا ہے میں نے بھی اس سٹور سے ہی معلومات حاصل کیں اور پھر یہی ہوٹل مجھے ایسا نظر آیا جہاں کنگ جیسے لوگ ٹھہر سکتے ہوں۔ چنانچہ اس کا کمرہ بھی مارک ہو گیا جو خالی تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہمیں اس کنگ کو تلاش کرنا چاہئے ورنہ وہ فارمولا لے کر نکل جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فارمولا اس کے پاس ہوگا تو نکلے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ توصیف بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب فارمولا اس کے پاس کیوں نہیں ہوگا۔ پھر اس نے یہ سب کچھ کیوں کیا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ کنگ واقعی کنگ ہے مطلب جس طرح بادشاہ کو احمق سمجھا جاتا ہے اسی طرح کنگ بھی احمق ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز ذرا وضاحت سے بات کریئے۔ اب میں چاہے لاکھ سپیشل ایجنٹ بن جاؤں لیکن بہرحال استاد تو استاد ہی رہتا ہے"...... بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی بات اپنے چیف کو بھی سمجھا دیتے تو اچھا تھا۔ بہرحال یہ تو بڑی معمولی سی بات ہے۔ کنگ کے پاس اگر واقعی فارمولا ہوتا تو اسے پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ وہ واپس دارالحکومت جانے کی بجائے یہاں سارنگ میں رک جاتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ لباس اور میک اپ کے لئے یہاں رکا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کے بعد چونکہ وہ فائرنگ کر کے تھک گیا ہوگا اس لئے اس نے باقاعدہ ہوٹل میں کمرہ الاٹ کرایا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"واقعی یہ بات تو سوچنے کی ہے میرا تو اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کنگ کے یہاں رکنے اور ہوٹل میں ٹھہرنے سے ہی یہ بات ظاہر

ہو جاتی ہے کہ اس کے ہاتھ سے فارمولا کسی بھی وجہ سے نکل گیا ہے اور وہ اسے واپس حاصل کرنے کے لئے یہاں رکا ہے ورنہ اس کے رکنے کا کوئی جواز سمجھ میں نہیں آتا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ واپسی پر جب جیپ گہرائی میں گری تو کنگ اور سٹارک دونوں نے اپنی جانیں بچانے کے لئے چھلانگیں لگائی ہوں گی سٹارک بچ نہ سکا جب کہ کنگ بچ نکلا لیکن اس کی جیب میں موجود فارمولا اس طرح گرنے کی وجہ سے کہیں گر گیا ہو گا جس کا اس وقت تو کنگ کو علم نہ ہو سکا اور بعد میں علم ہوا ہو گا یہاں وہاں اسے فوری طور پر پکڑے جانے کا خطرہ محسوس ہوا اس لئے اس نے فوری طور پر وہاں سے نکل آنے میں ہی عافیت سمجھی تاکہ بعد میں جا کر وہ وہاں سے فارمولا حاصل کر سکے اس لئے وہ یہاں رک گیا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی جائے استاد خالی است۔ لیکن پھر ہمیں اس کے پیچھے جانا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس کنگ جیپ لے کر واپس کاندوگاؤں کی طرف ہی گیا ہے میں نے معلوم کر لیا ہے یہاں ایک ایسی فرم موجود ہے جو جیپیں اور کاریں کرائے پر دیتی ہے کنگ نے ہوٹل کے ریفرنس سے وہاں سے جیپ حاصل کی ہے میں نے اس جیپ کا نمبر حاصل کیا۔ پھر مزید معلومات جو ملی ہیں ان کے مطابق اس جیپ کو اسی سڑک پر جاتے

ہوئے دیکھا گیا ہے جو کاندوگاؤں کی طرف جاتی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ فارمولا واپس حاصل کر کے بہرحال یہیں آئے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ وہ یہاں واپس آئے وہ سیدھا دارالحکومت بھی پہنچ سکتا ہے اور وہاں سے فارمولے سمیت فلائی بھی کر سکتا ہے یا فارمولا اسٹالین سفارت خانے کے ذریعے یا کسی کوریئر سروس کے ذریعے بھی اسٹالیہ بھجوا سکتا ہے اس لئے ہمیں بہرحال اس کے پیچھے جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم جیپ لے آئے ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور اس جگہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی ہیں جہاں وہ جیپ اور سٹارک کی لاشیں دستیاب ہوئی ہیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پھر یہاں بیٹھ کر مزید وقت ضائع کرنا زیادتی ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو، توصیف اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"شمشیر سنگھ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو کیا رپورٹ ہے جلدی بولو"...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس قتل عام کرنے والے غیر ملکی کو ٹریس کر لیا ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ کہاں ہے وہ۔ جلدی بتاؤ کہاں ہے"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ایک جیپ میں بیٹھ کر کاندوگاؤں کی طرف گیا ہے جناب"۔ شمشیر سنگھ نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ احمق آدمی تاکہ میں اندازہ کر سکوں کہ تمہاری کھوپڑی نے صحیح نتیجہ بھی اخذ کیا ہے یا نہیں"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس مجھے اطلاع ملی کہ اس کنگ جیسے قدوقامت کے آدمی کو ایک کالونی کی بند کوٹھی کی عقبی دیوار پھلانگ کر اندر جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے میں فوراً اس کوٹھی پر پہنچا تو وہاں لباس، میک اپ کا سامان اور انتہائی جدید اسلحے سے بھرا ہوا تھیلا موجود تھا لیکن وہ آدمی غائب تھا۔ میں نے پھر اردگرد سے معلومات اکٹھی کیں تو مجھے ایک ایسا آدمی مل گیا جس نے اسے عقبی دیوار پھلانگ کر باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اس کے بتائے ہوئے حلیے اور لباس میں اس پہلے آدمی کے بتائے ہوئے حلیے میں زمین آسمان کا فرق تھا میں سمجھ گیا کہ اس کوٹھی میں اس کنگ نے لباس تبدیل کیا اور میک اپ کیا ہے۔ میں نے پھر اس کی تلاش شروع کی تو مجھے اطلاع مل گئی کہ وہ ہوٹل تھری سٹار میں دیکھا گیا ہے وہاں سے ایک ٹیکسی ڈرائیور مل گیا جس نے بتایا کہ اس نے اسے ہوٹل سے پک کر کے جان ڈیورس کمپنی کے شوروم پہنچایا تھا میں نے جان ڈیورس کمپنی میں جا کر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ کنگ نے وہاں ہوٹل کا ریفرنس کارڈ دے کر ایک جیپ حاصل کی ہے اور وہ اکیلا جیپ لے کر چلا گیا ہے۔ اس جیپ کے نمبروں سے ایک پٹرول پمپ

ہوائے سے پتہ چلا کہ اس کنگ نے اس پمپ سے جیپ کی ٹینکی فل کرائی ہے اور اس کا رخ اس سڑک کی طرف تھا جس طرف کاندو گاؤں آتا ہے"...... شمشیر سنگھ نے جواب دیا۔

"تم اس کاندو گاؤں اور اس علاقے کے بارے میں جانتے ہو"۔ شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس سر میں چونکہ سارنگ کا رہنے والا ہوں اس لئے یہ سارا علاقہ میرا اچھی طرح دیکھا بھالا ہوا ہے"...... شمشیر سنگھ نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... شاگل نے پوچھا۔

"میں سارنگ گارڈن کے ساتھ والے پٹرول پمپ سے کال کر رہا ہوں"...... شمشیر سنگھ نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو میں ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس وقت سارنگ کی ایک بڑی کوٹھی میں موجود تھا۔ شمشیر سنگھ سارنگ میں سیکرٹ سروس کا نمائندہ تھا اور یہ کوٹھی شمشیر سنگھ کی ہی ملکیت تھی۔ شاگل ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت سے سارنگ آ گیا تھا کیونکہ ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے اس کنگ کے بارے میں جو رپورٹ ملی تھی اس کے مطابق وہ سارنگ میں رک گیا تھا اس لئے شاگل اس کی تلاش میں خود سارنگ آ گیا تھا تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے اس طرف بڑھنے لگا جدھر سارنگ گارڈن تھا شاگل سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب

پچھلی سیٹوں پر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ پائلٹ شاگل کے ساتھ ہی دارالحکومت سے آیا تھا جب کہ مسلح آدمیوں کا تعلق شمشیر سنگھ کے گروپ سے تھا۔

"تم نے سارنگ گارڈن دیکھا ہوا ہے ناں"...... شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سارنگ میں میری سسرال ہے جناب اس لئے میں یہاں بے شمار بار آیا ہوں اور یہاں کے سب علاقے میرے دیکھے بھالے ہوئے ہیں"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک خاصے وسیع میدان کے ایک کونے میں اتر گیا۔ اسی لمحے دور سے نوجوان شمشیر سنگھ ہیلی کاپٹر کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"دوڑ کر آؤ نانسنس یہ کیا بیمار مرغے کی طرف چل رہے ہو"۔ شاگل نے ہیلی کاپٹر کے دروازے سے ہی حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور شمشیر سنگھ واقعی دوڑ پڑا۔

"آؤ بیٹھو اتنی دیر میں ہم کاندو گاؤں پہنچ جاتے۔ پتہ نہیں کس احمق نے تم جیسے سست الوجود لوگوں کو سیکرٹ سروس میں بھرتی کر رکھا ہے نانسنس"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب پائلٹ نے ......" شمشیر سنگھ نے گھبرائے ہوئے لہجے کہنا شروع کیا شاید وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر پٹرول پمپ سے کافی دور اتارا ہے۔

"بس بس اب یہ باتیں نہیں کرو۔ پائلٹ کو بتاؤ کہ کہاں جانا ہے جلدی بتاؤ"...... شاگل نے اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

"جناب وہ کانڈو گاؤں ہی گیا ہوگا اور اس نے کہاں جانا ہے"۔ شمشیر سنگھ نے کہا۔

"سنا تم نے چلو کانڈو گاؤں"...... شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے کہا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

"وہ اب کانڈو گاؤں کیوں گیا ہوگا وہاں کیا لینے گیا ہے"...... شاگل نے اچانک چونک کر شمشیر سنگھ سے کہا اسے شاید اچانک اس بات کا خیال آیا تھا۔

"مم مم میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب وہ ادھر جاتے دیکھا گیا ہے اور ادھر کانڈو گاؤں ہی ہے"...... شمشیر سنگھ نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کی لاش لینے گیا ہو"...... اچانک پائلٹ نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ واقعی ایسا ہی ہوگا اور پھر تو ہمیں وہاں جانا چاہئے جہاں اس کی جیپ الٹی ہے وری بیڈ اوہ واقعی ایسا ہی ہوگا بالکل ایسے ہی ہوا ہوگا"...... شاگل بات کرتے ہوئے خود ہی اچھل پڑا۔

"کیا سر"...... شمشیر سنگھ سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"اوہ اوہ میں سمجھ گیا اب میں سمجھ گیا ہوں۔ وہ ڈاکٹر خان کا فارمولا گنگ کے مرنے والے ساتھی سٹارک کے پاس ہوگا اور جیپ الٹنے سے سٹارک کی لاش جس کھائی میں گری ہوگی۔ وہاں تک وہ گنگ ہونے کی وجہ سے نہ پہنچ سکا ہوگا۔ اس لئے اب وہ اپنے ساتھی سٹارک کی لاش اٹھانے گیا ہوگا تاکہ اس فارمولے کی فائل حاصل کر سکے بالکل ایسا ہی ہوگا گڈ آئیڈیا وری گڈ آئیڈیا"...... شاگل نے ہی اپنا خیال سنایا اور خود ہی اپنے آئیڈیے کی تعریف بھی شروع کر

"مگر سر سٹارک کی لاش تو فوجی اٹھا کر لے گئے ہوں گے"۔ شمشیر سنگھ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"اوہ یو نانسنس فوجی لاش لے گئے ہوں گے فارمولا تو نہیں لے گئے ہوں گے فوجیوں کو الہام تو نہیں ہوا ہوگا کہ فارمولا سٹارک کے پاس ہے تم جیسے احمق کم ہی مجھے ملے ہیں نانسنس"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب جب فارمولا سٹارک کے پاس تھا تو وہ تو لاش کے ساتھ ہی آگیا ہوگا اس کی جیب میں ہی ہوگا"...... شمشیر سنگھ نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا وہ یقیناً شاگل کا مزاج شناس نہ تھا ورنہ اس طرح کی بات نہ کرتا۔

"تم تم سمجھتے ہیں احمق ہوں۔ پاگل ہوں۔ بیوقوف ہوں۔ میں

نہیں سوچ سکتا کیوں۔ بولو کیا میں احمق ہوں۔ تم مجھ سے زیادہ عقلمند ہو"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی شمشیر سنگھ کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے باہر اچھال دے گا۔

"مم مم میرا یہ مطلب نہ تھا سر میں تو"...... شمشیر سنگھ نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہاری جیب میں فارمولا ہو اور میں تمہیں اتنی بلندی سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں تو کیا یہ ضروری ہے کہ فارمولا نیچے گرنے تک تمہاری جیب میں ہی رہے وہ نکل کر کسی جھاڑی کی اوٹ میں بھی تو گر سکتا ہے۔ کیوں بولو میں غلط کہہ رہا ہوں بولو۔ کراؤں تجربہ"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ سر واقعی اب میں سمجھ گیا سر۔ آپ تو واقعی انتہائی گہری بات سوچتے ہیں میں واقعی احمق ہوں سر کہ آپ کی یہ گہری بات نہ سمجھ سکا سر"...... شمشیر سنگھ نے اس بار انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو شاگل کا غصے کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھلتا چلا گیا۔

"گڈ تم واقعی سمجھدار آدمی ہو جو میری بات اتنی جلدی سمجھ گئے ہو تم جیسے عقلمند آدمی کی واقعی سیکرٹ سروس کو بے حد ضرورت ہے"...... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی ذہانت واقعی قابل فخر ہے جناب"...... شمشیر سنگھ نے پہلے سے بھی زیادہ خوشامدانہ لہجے میں کہا شاید یہ بات اسے بھی سمجھ آگئی تھی کہ شاگل خوشامد پسند ہے اس لئے اب وہ مسلسل خوشامد پر ا[illegible]

کیا تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ سیکرٹ سروس کے چیف کو احمق ہونا چاہئے نانسنس ۔ بہرحال اب تم بتاؤ گے کہ وہ جیپ کہاں الٹی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"جناب مجھے تو معلوم نہیں ہے میں کیسے بتاؤں گا"...... شمشیر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم احمق آدمی ہو نانسنس تمہیں کیسے نہیں معلوم تمہیں معلوم ہونا چاہئے ۔ سنو میں بتاتا ہوں تمہیں احمق آدمی کنگ اور سٹارک سڑک کے راستے لیبارٹری جا رہے تھے کہ اسی راستے سے واپس آتے ہوئے ہی جیپ الٹی ہوئی"...... شاگل نے کہا۔

"جناب بہت سے راستے ہو سکتے ہیں لیکن وہاں کسی فوجی سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جیپ کہاں الٹی پڑی ہے"...... شمشیر سنگھ نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے چلو فوجیوں سے پوچھ لیں گے"...... شاگل نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا ہیلی کاپٹر تیزی سے پہاڑیوں کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا شاگل آنکھوں سے دور بین لگائے نیچے جھانک کر ارد گرد کے ماحول کو چیک کر رہا تھا کہ اچانک ایک کچی پہاڑی سڑک پر اسے ایک جیپ دوڑتی ہوئی دکھائی دی۔

"یہ جیپ۔ اوہ کہیں یہی اس کنگ کی تو جیپ نہیں ہے"۔ شاگل نے چونک کر کہا تو شمشیر سنگھ نے سر باہر نکالا اور جھک کر دیکھنے لگا۔

"بالکل جناب یہی جیپ ہے جناب اس کے پچھلے حصے پر اس کمپنی کا نام لکھا ہوا ہے جس سے یہ جیپ کرائے پر لی گئی ہے بالکل جناب یہی جیپ ہے جناب"...... شمشیر سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس دور مار رائفلیں ہیں"...... شاگل نے مڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"رائفلیں تو نہیں ہیں سر میزائل گنیں موجود ہیں"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"تو اڑا دو اس جیپ کو اڑا دو۔ یہ مجرم ہے قومی مجرم اسے زندہ رہنے کا حق نہیں ہے اڑا دو جیپ کو"...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرا دیں"...... ایک مسلح آدمی نے عقبی طرف پڑے ہوئے تھیلے میں سے میزائل گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بلندی کم کر دو پائلٹ"...... شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم ہونی شروع ہو گئی لیکن ہیلی کاپٹر ابھی جیپ کی عقب میں ہی تھا جیپ اب گہرائی میں اترتی چلی جا رہی تھی اسی لئے دونوں مسلح افراد گنیں لے کر ہیلی کاپٹر کی دونوں سائیڈوں میں ہو گئے تھے ہیلی کاپٹر کی بلندی چونکہ خاصی کم ہو گئی تھی اس لئے اب دوڑتی ہوئی جیپ انہیں کافی واضح نظر آ رہی تھی۔

"فائر کرو کہیں یہ کسی غار میں نہ چھپ جائے فائر کرو"...... شاگل

نے چیختے ہوئے کہا تو ہیلی کاپٹر کے دونوں اطراف سے دھماکے ہوئے اور سیاہ رنگ کے میزائل تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ کی طرف بڑھے اور پھر یکے بعد دیگرے خوفناک دھماکے ہوئے ایک میزائل تو جیپ کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے ایک چٹان سے جا ٹکرایا تھا جب کہ دوسرا جیپ کے آخری حصے کے کنارے سے جا ٹکرایا اور دوسرے لمحے جیپ اس طرح فضا میں اچھلی جیسے کوئی بچہ گیند کو اچھالتا ہے اور پھر ہوا میں ہی قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے گہرائی میں گرتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ یہ دونوں دھماکے ان میزائلوں کے ہی تھے۔ جیپ بہر حال ہٹ ہو چکی تھی۔

"اس گہرائی میں نہ اتاروں اسے جہاں وہ جیپ گری ہے"۔ پائلٹ نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو نانسنس وہ غیر ملکی مجرم ہے ہو سکتا ہے کہ وہ مرا نہ ہو زخمی ہو اس صورت میں وہ ہم پر بھی فائر کھول سکتا ہے نانسنس۔ کچھ دور اتار دو تاکہ ہم اچھی طرح دیکھ بھال کر کے اس تک پہنچ سکیں"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لے جا کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا تھوڑی دیر بعد اس نے ایک چکر کاٹا اور پھر ایک کافی کھلی مسطح چٹان پر اس نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

"تم دونوں شمشیر سنگھ کے ساتھ نیچے جاؤ اور چیک کرو لیکن مشین گنیں ساتھ لے جاؤ اور احتیاط کرنا اگر وہ کنگ ہلاک ہو چکا ہو تو ٹھیک

کھول دیا اور اوپر کو اٹھتا ہوا آدمی گولیوں کی بارش میں چیختا ہوا کئی قدم
پیچھے کی طرف لڑکھڑاتا ہوا ہٹا اور پھر پیچھے سر کے بل نیچے گرا اور گرتا چلا
گیا بلیک زیرو دوبارہ ہیلی کاپٹر کی طرف متوجہ ہو گیا کیونکہ وہاں شاگل
اور پائلٹ موجود تھے اور چونکہ مشین گن کی فائرنگ اور اس آدمی کی
چیخیں لازماً وہاں تک پہنچ گئی ہوں گی اس لئے وہ لوگ بھی اس پر حملہ
آور ہو سکتے تھے۔ شاگل اور پائلٹ دونوں بڑی بے چینی کے عالم میں
کھڑے نظر آ رہے تھے پھر شاگل تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک
وہ ہوا میں اچھلا اور اس کے منہ سے چیخ نکلی اور ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا
نیچے کہیں گہرائی میں گر کر بلیک زیرو کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اسی
لمحے اس نے پائلٹ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ
کسی طرف سے ان پر سائیلنسر لگے ہتھیار سے فائر کئے جا رہے ہیں لیکن
ایسا کون کر سکتا تھا۔ کیا اس کا کوئی ساتھی اس طرف موجود تھا یا پھر
کوئی اور پارٹی ہے پائلٹ زمین پر گر کر تڑپ رہا تھا کہ اس پر دوبارہ
فائرنگ ہوئی اور اب بلیک زیرو نے واضح طور پر ٹھک ٹھک کی آوازیں
سنیں۔ اور چند لمحوں بعد وہ تڑپتا ہوا پائلٹ جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا
بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا البتہ مشین گن اس کے
ہاتھوں میں موجود تھی وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ فائرنگ کس نے کی ہے
اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک آدمی کو اس چٹان پر چڑھ کر ہیلی کاپٹر
کی طرف جاتے ہوئے دیکھا اسے دیکھتے ہی بلیک زیرو بے اختیار اچھل
پڑا کیونکہ اس آدمی کا قد و قامت دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہی اسٹائین

لفٹینٹ کنگ ہے جس کی تلاش میں وہ یہاں آئے تھے۔ اور اب یہ بات
بھی سامنے آ گئی تھی کہ شاگل اور پائلٹ کو کس نے ہٹ کیا ہے کنگ
دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ یہ سیٹ اس
انداز اور سمت میں تھی کہ بلیک زیرو اس پر براہ راست فائر نہ کھول
سکتا تھا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا پنکھا تیزی سے گھومنے لگا تو بلیک زیرو نے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ اس راڈ کی طرف کیا جس پر پنکھے
کے پر جڑے ہوئے تھے اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے گولیاں ایک
تواتر سے ٹھیک اس جوڑ پر پڑیں اور پھر ایک دھماکے سے وہ جڑا ہوا
حصہ ٹوٹ گیا اور گھومتے ہوئے پر بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر موجود
اونچی چٹان سے ٹکرائے اور پرزے پرزے ہو کر بکھر گئے ظاہر ہے اب
ہیلی کاپٹر بیکار ہو گیا تھا۔ بلیک زیرو کو یہ سب کچھ اس لئے کرنا پڑا تھا
کہ کنگ کے اس طرح ہیلی کاپٹر کے ذریعے فرار ہونے کا صاف مطلب
تھا کہ وہ فارمولا حاصل کر چکا ہے اور بلیک زیرو جانتا تھا کہ اگر کنگ
ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تو پھر اس کا ہاتھ آنا
ناممکن ہو جائے گا۔ ہیلی کاپٹر کو بیکار کرتے ہی بلیک زیرو تیزی سے
بھاگتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتا ہوا
اس چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا جس پر ہیلی کاپٹر کھڑا تھا جب کہ دوڑتے
ہوئے اس نے کنگ کو ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگاتے اور ایک
چٹان کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو ایک
چٹان کو پھلانگتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو ورنہ فائر کھول دوں گا"...... بلیک زیرو نے مشین گن کا رخ چٹان کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر اس نے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ اس نے کنگ کے ہاتھ گھومتے اور ایک پتھر رائفل سے نکلنے والی گولی کی طرح اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے بے اختیار ایک سائیڈ پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے اس کے ہاتھ کو شدید جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اڑتی ہوئی پیچھے گہرائی میں جا گری۔ بلیک زیرو نے مشین گن ہاتھ میں سے نکلتے ہی پوری قوت سے چھلانگ لگائی اور ہیلی کاپٹر کی اوٹ میں ہو گیا۔

"باہر آجاؤ میرے ہاتھ میں ریوالور ہے"...... بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا گو اس کے پاس اب ریوالور تو ایک طرف پنسل تک نہ تھی لیکن ظاہر ہے کنگ کو وہ یہ بات کیسے بتا سکتا تھا۔ کنگ کے پتھر مارنے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کنگ کے پاس اسلحہ موجود نہیں ہے ورنہ وہ پتھر کی بجائے لامحالہ اسلحہ کا استعمال کرتا۔ بلیک زیرو نے جیسے ہی دھمکی دی کنگ دونوں ہاتھ سر پر رکھے چٹان کی اوٹ سے باہر آگیا۔

"اپنا منہ دوسری طرف کر لو جلدی کرو ورنہ"...... بلیک زیرو چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کنگ نے اچانک ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اب وہ بھی ہیلی کاپٹر کے دوسرے کونے میں پہنچ گیا تھا۔ اس کی ٹانگیں ہیلی کاپٹر کے نیچے سے نظر آ رہی تھیں کہ اسی لمحے ایک پتھر جیسے اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے نیچے سے بلیک زیرو کی ٹانگ سے ٹکرایا اور بلیک زیرو کے

منہ سے کراہ سی نکل گئی اور وہ ضرب کھا کر بے اختیار نیچے گرا ہی تھا کہ کنگ ہیلی کاپٹر کے نیچے سے ہو کر اس کی طرف کود پڑا۔ وہ اس قدر رفتار سے دوڑ رہا تھا کہ بلیک زیرو کے اٹھنے سے پہلے ہی اس کے سر پر پہنچ جانا چاہتا ہو اور واقعی ہوا بھی ایسے ہی اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہوتا کنگ اس کے سر پر پہنچ چکا تھا کنگ اس کے قریب آتے ہی بڑے ماہرانہ انداز میں ہوا میں اچھلا اور اس نے دونوں ٹانگیں پھیلا دیں تاکہ بلیک زیرو کروٹ بدل کر کسی سائیڈ پر نہ ہو جائے لیکن اس کی ٹانگیں پھیلاتے ہی بلیک زیرو کا جسم کسی سانپ کی سی تیز رفتاری سے پیچھے کی طرف کھسکتا چلا گیا۔ اور جب کنگ کے دونوں پیر اس کے بازوؤں کے قریب سائیڈ پر لگے بلیک زیرو کا نچلا جسم کسی کمان کی طرح مڑا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے کنگ کی پشت سے لگے اور کنگ چیختا ہوا اچھل کر آگے کی طرف دوڑتا چلا گیا بلیک زیرو قلا بازی کھا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا جب کہ کنگ بھاری جسم کے زور سے کئی قدم آگے جا کر رکا اور پھر وہ تیزی سے واپس پلٹا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ کنگ کے پلٹنے سے پہلے ہی اس پر ضرب لگا دینا چاہتا تھا اور کنگ ابھی مڑ کر پوری طرح سنبھلا ہی نہ تھا کہ بلیک زیرو کی زوردار اور بھرپور فلائنگ کک پوری قوت سے کنگ کی ناف پر پڑی اور کنگ کا جسم کسی ربڑ کی گیند کی طرح فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ کنگ نے قلا بازی کھا کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی جبکہ بلیک زیرو فلائنگ کک مارنے کے بعد قلا بازی کھا کر سیدھا ہو گیا

کنگ نے فضا میں قلابازی کھا کر اپنے آپ کو واقعی سنبھال لیا تھا لیکن
شاید اس کے ستارے گردش میں آ گئے تھے کہ قلابازی کھا کر جیسے ہی
اس کے دونوں پیر نیچے لگے ایک پیر ایک پتھر پر پڑا جب کہ دوسرا کافی
نیچے زمین سے جا لگا جس کی وجہ سے اس کا توازن بری طرح بگڑا اور اس
نے شاید اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش کے
نتیجے میں اس کا جسم خود بخود قلابازی کھا گیا اور دوسرے لمحے اس کے
حلق سے نکلنے والی چیخ گہرائی میں گم ہوتی چلی گئی اس کا جسم بھی پلک
جھپکنے میں بلیک زیرو کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا وہ سنبھلنے کی
کوشش میں کسی اتھاہ گہرائی میں جا گرا تھا۔ بلیک زیرو نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور اس چٹان کے
کنارے پر پہنچ کر اس کے ہونٹ خود بخود بھینچ گئے کیونکہ اس طرف
واقعی انتہائی خوفناک گہرائی تھی۔ بلیک زیرو نے سر آگے بڑھا کر دیکھا
تو اسے نیچے کافی گہرائی میں ایک جھاڑی پر کنگ کی لاش پڑی نظر آ گئی۔
اس کا جسم ٹیڑھے میڑھے انداز میں جھاڑیوں پر پڑا صاف دکھائی دے رہا
تھا۔ اس کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ وہ لاش میں تبدیل ہو چکا ہے۔
بلیک زیرو واپس مڑا اور اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر سے اسے نیچے
فائرنگ کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس طرف ہی اس
کے باقی ساتھی یا کوئی ایک ساتھی موجود ہو گا۔ ویسے شاگل کے تین
مسلح ساتھی جو نیچے اترے تھے ان میں سے ایک کو تو بلیک زیرو نے
ختم کر دیا تھا جب کہ باقی دو بھی ابھی تک واپس نہ آئے تھے۔ اس سے

وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں
مارے جا چکے ہوں گے۔ کنگ کی طرف سے اسے فکر نہ رہی تھی کیونکہ
ظاہر ہے وہ اب کہاں جا سکتا تھا۔ وہ جس جگہ گرا ہوا تھا وہاں تک پہنچنے
کے لئے بلیک زیرو کو کافی وقت لگ سکتا تھا اس لئے اس نے اس کا
خیال چھوڑ کر پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچنے کا فیصلہ
کر لیا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ کئی چٹانوں کو پھلانگتا ہوا نیچے اترا اس نے
سامنے شاگل کی لاش پڑی ہوئی دیکھی وہ اوندھے منہ گرا پڑا تھا اور بے
حس و حرکت تھا۔ بلیک زیرو اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ ہلاک ہو چکا
ہے کنگ کی گولیوں نے اسے لاش میں تبدیل کر دیا تھا۔ بلیک زیرو
اس کے قریب سے گزر کر تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی
اس نے زور زور سے عمران کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔
" طاہر صاحب طاہر صاحب "...... نیچے سے اسے ٹائیگر کی کمزور سی
آواز سنائی دی۔
" میں آ رہا ہوں "...... بلیک زیرو نے اونچی آواز میں جواب دیتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدل لیا کیونکہ جس
طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تھی وہ سمت دوسری تھی۔ بلیک زیرو
نے اپنی رفتار تیز کر دی لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ پوری طرح محتاط
بھی تھا کہ اگر اس کا پیر پھسل گیا تو پھر وہ بھی زندہ نہ بچ سکے گا۔ کافی
نیچے اترنے کے بعد اسے ان دو آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی صاف
دکھائی دینے لگیں۔ ان کے گرنے کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ انہیں نیچے

سے گولی ماری گئی ہے۔

" ٹائیگر۔ ٹائیگر کہاں ہو سامنے آؤ"...... طاہر نے اور نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" طاہر صاحب جلدی آیئے عمران صاحب کی حالت بے حد خراب ہے"........... ٹائیگر کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم مار دیا ہو۔ عمران کی خراب حالت کا سنتے ہی اس کا دماغ لٹو کی طرح گھومنے لگا تھا اور پھر اس نے بے تحاشا انداز میں نیچے اترنا شروع کر دیا۔ وہ ساری احتیاطیں یکسر بھول چکا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ایک کافی آگے کو ابھری ہوئی چٹان کی سائیڈ سے چھلانگ لگا کر نیچے اترا۔ تو اس نے پہاڑی دیوار کی جڑ میں عمران کو پڑے ہوئے دیکھا۔ اس کا پورا جسم خون آلود ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بیٹھا کسی پینڈولم کی طرح دائیں بائیں جھول رہا تھا۔

" طاہر صاحب باس کی حالت دیکھو۔ میرا باس باس"...... ٹائیگر نے سر اٹھا کر اوپر سے اترتے ہوئے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھم سے ایک سائیڈ پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو کو جیسے پتنگے سے لگ گئے۔ وہ اب اپنے آپ پر ملامت کر رہا تھا کہ وہ اس کنگ کے ساتھ کیوں الجھ پڑا تھا۔ وہ نکل جاتا تو نکل جاتا۔ اسے فوراً اپنے ساتھیوں کا پتہ کرنا چاہئے تھا۔ ضروری تو نہیں کہ جس طرح وہ خود چوٹ لگنے سے بچ گیا تھا اس طرح اس کے ساتھی بھی

بچ گئے ہوں لیکن پہلے اس کے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ عمران اور ٹائیگر کے پاس پہنچ گیا۔ عمران زندہ تو تھا لیکن اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کا پورا جسم زخمی ہو رہا تھا اور ہر زخم سے ابھی تک خون مسلسل بہہ رہا تھا۔ عمران کا چہرہ خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے ہلدی کی طرح زرد پڑ چکا تھا۔

" اوہ اوہ فوری طور پر پانی چاہئے پانی کہاں ہو گا۔ اوہ اوہ کاش میں اس کنگ سے نہ الجھتا"...... بلیک زیرو نے سیدھا ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے خود سے کہا اور پھر اسے اچانک نیچے کچھ فاصلے پر بہتے ہوئے پانی کی چمک سی نظر آئی تو اس نے جھک کر عمران کے جسم کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا لیا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے اسے اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا۔ عمران کی حالت دیکھ کر اسے نہ ہی ٹائیگر کو دیکھنے کا خیال آیا تھا اور نہ ہی توصیف کے بارے میں معلوم کرنے کا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کی دونوں ٹانگیں تیزی سے چٹانیں پھلانگتی چلی جا رہی تھیں اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی پانی کے ایک چشمے تک پہنچ گیا۔ گو اس چشمے سے پانی کی نکلنے کی رفتار بے حد کم تھی لیکن بہرحال پانی موجود تھا۔ چشمے سے نکل کر پانی ایک نالی کی صورت میں بہتا ہوا نیچے جا رہا تھا اور اس نالی میں پانی بہنے کی چمک بلیک زیرو کو نظر آئی تھی۔ بلیک زیرو نے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو اس نالی میں ہی پشت کے بل لٹا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ٹانگیں نالی کی دونوں سائیڈوں پر

رکھیں اور پھر جھک کر اس نے پانی چلو میں بھرا اور عمران کا منہ دوسرے ہاتھ سے کھول کر اس نے پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب کچھ پانی عمران کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے پانی اچھال اچھال کر عمران کے پورے جسم پر ڈالنا شروع کر دیا تاکہ زخموں سے بہتا ہوا خون رک جائے۔ وہ کافی دیر تک مشینی انداز میں ایسا کرتا رہا۔ پھر اس نے عمران کو ایک بار پھر اٹھایا اور اسے نالی سے اٹھا کر ایک طرف پہلو کے بل لٹایا اور اس کی پشت پر اور پہلو پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ پشت پر موجود زخم مسلسل بہتے ہوئے پانی میں رہنے کی وجہ سے نہ صرف صاف ہو گئے تھے بلکہ ان سے خون رستا بھی بند ہو گیا تھا۔ بلیک زیرو نے تھوڑا سا پانی ڈالا اور پھر عمران کو پشت کے بل لٹا کر اس نے ایک بار پھر اس کے جسم پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اب زخموں سے خون بہنا بند ہو گیا ہے تو اس نے ایک بار پھر چلو میں پانی بھر کر عمران کا منہ کھول کر حلق میں پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پانی ڈالنے کے بعد اس نے عمران کے چہرے پر پانی ڈالا اور اس کے بعد اس کی نبض تھام لی اور نبض تھامتے ہی اس کا چہرہ ایک بار پھر بگڑتا چلا گیا کیونکہ عمران کی نبض ڈوبتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"اوہ اوہ انہیں فوری ہسپتال پہنچانا چاہئے ورنہ۔ مگر..... اب کیا کیا جائے اوہ اوہ نہ وہ جیپ رہی اور نہ ہی وہ ہیلی کاپٹر۔ اوہ اب کیا کیا جائے"..... بلیک زیرو نے پریشانی کے انداز میں بے اختیار تلملتے کے

سے انداز میں چاروں طرف گھوم کر دیکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں عمران کی کراہ پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسی لمحے عمران ایک بار پھر کراہا۔ اس کی بند آنکھوں میں ہلکی سی تھرتھراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران کو ہوش آ رہا تھا اور یہ بات بلیک زیرو کے لئے حیران کن تھی کیونکہ عمران کی نبض تو کسی اور بات کی نشاندہی کر رہی تھی۔ بہرحال اس نے جلدی سے پانی چلو میں بھرا اور ایک بار پھر عمران کا منہ کھول کر پانی اندر ڈالنا شروع کر دیا۔ عمران نے لمبے لمبے گھونٹ لینے شروع کر دیئے تو بلیک زیرو اسے مسلسل پانی پلاتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ روکے تو عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹے رہیں عمران صاحب لیٹے رہیں آپ شدید زخمی ہیں اور آپ کا بے تحاشا خون نکل چکا ہے نجانے آپ کو ہوش کس طرح آگیا ہے"..... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم ٹھیک ہو۔ وہ توصیف اور ٹائیگر وہ کہاں ہیں۔ ان کا کیا ہوا"..... عمران نے انتہائی آہستہ سے اور کمزور آواز میں کہا۔

"وہ سب بھی ٹھیک ہیں آپ زیادہ نہ بولیں"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے اور اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ بلیک زیرو نے جھک کر عمران کی نبض پکڑی تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے

تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ عمران فوری طور پر خطرے کی پوزیشن سے باہر آگیا تھا لیکن بلیک زیرو جانتا تھا کہ کسی بھی لمحے اس کی حالت دوبارہ خراب ہو سکتی ہے لیکن بہرحال اتنا ہی اس کے نقطہ نظر سے غنیمت تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا کہ اب کیا کرے۔ عمران کو اس حالت میں چھوڑنے کا بھی اس کا دل نہ چاہ رہا تھا اور ٹائیگر اور توصیف کا بھی اس نے پتہ کرنا تھا۔ اس نے عمران کو تسلی دے دی تھی لیکن ظاہر ہے اسے توصیف کے بارے میں تو سرے سے معلوم ہی نہ تھا اور ٹائیگر کو بھی وہ چیک نہ کر سکا تھا لیکن اتنا بہرحال اسے اطمینان تھا کہ ٹائیگر کا اسے آوازیں دینا اور اس کی آوازوں کا جواب دینا ہی یہ ثابت کر رہا تھا کہ ٹائیگر کی حالت بہرحال خطرے سے باہر ہی ہوگی۔ وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ٹائیگر پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو وہ جس حالت میں چھوڑ آیا تھا وہ اسی حالت میں پڑا تھا۔ بلیک زیرو نے اس کے قریب جا کر اسے سیدھا کیا تو اس کے دونوں ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ ٹائیگر کی دونوں ٹانگیں خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔ اس کا اوپر کا جسم معمولی زخمی تھا لیکن اس کی دونوں ٹانگوں میں سے جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا۔ اس نے جلدی سے گھسیٹ کر اسے بھی کاندھے پر لادا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا اسی چشمے کی طرف بڑھ گیا۔ چشمے کے قریب جا کر اس نے ٹائیگر کو زمین پر لٹایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے پانی بھر بھر کر اس نے ٹائیگر کی دونوں ٹانگوں کے زخموں کو دھونا شروع کر دیا۔ کافی

دیر تک مسلسل وہ پانی ڈالتا رہا۔ اس طرح زخم صاف بھی ہو گئے اور ان میں سے خون رسنا بھی بند ہو گیا۔ ٹائیگر کی پتلون جگہ جگہ سے پھٹ چکی تھی۔ پھر اس نے ٹائیگر کے حلق میں بھی پانی ڈالنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آنکھوں میں بھی جب تھرتھراہٹ سی نمودار ہونے لگی تو اس نے ہاتھ اٹھا لئے اور پانی اس کے چہرے اور جسم پر ڈالنا شروع کر دیا۔

"بب بب باس۔ باس تت تت تم زندہ رہو گے۔ بب بب باس تم زندہ"...... ٹائیگر کے منہ سے مسلسل آوازیں نکلنے لگیں۔ حالانکہ نہ اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور نہ ہی وہ پوری طرح ہوش میں آیا تھا وہ لاشعوری انداز میں ہی بولے چلا جا رہا تھا۔

"عمران زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ تم فکر مت کرو"...... بلیک زیرو نے ٹائیگر کو کاندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"بب باس واقعی زندہ ہے۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے تو نے میری دعائیں قبول کر لیں تو بڑا رحیم و کریم ہے"...... ٹائیگر نے آنکھیں کھول کر ایک نظر ساتھ ہی پڑے ہوئے عمران کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

"توصیف کہاں ہے۔ اس کا کچھ پتہ ہے"...... بلیک زیرو نے اسے ایک بار پھر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

" توصیف ۔ اوہ توصیف ۔ ہاں ۔ اس نے دو آدمیوں پر فائر کھول دیا
تھا ۔ وہ دونوں مر گئے تھے ۔ ورنہ وہ باس کو مار ڈالتے ۔ توصیف بھی ان کی
گولیوں سے زخمی ہو گیا تھا لیکن وہ پانی کی تلاش میں گھسٹتا ہوا آگے بڑھ
گیا تھا پھر مجھے نظر نہیں آیا ۔ پھر میں نے آپ کی آواز سنی ۔ اس کے بعد
مجھے ہوش نہیں رہا میں تو مسلسل باس کی صحت اور زندگی کی دعائیں
مانگ رہا تھا اور بس" ...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوہ پھر وہ بھی کہیں بے ہوش پڑا ہو گا ۔ میں اسے تلاش کرتا
ہوں" ...... بلیک زیرو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا
جدھر سے وہ عمران اور ٹائیگر کو اٹھا کر لے آیا تھا اور اس نے اس طرف
کا رخ کر لیا جدھر ٹائیگر نے توصیف کو جاتے ہوئے دیکھا تھا ۔ قریب
ہی اسے وہ دو آدمی بھی ایک کھائی میں پڑے نظر آ گئے جو شاگل کے
ساتھی تھے ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے ۔ بلیک زیرو
انہیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ اسے خون کے دھبے جگہ جگہ آگے
جاتے دکھائی دے رہے تھے اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد وہ ایک
گہرائی میں اترتا چلا گیا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا
کیونکہ اس نے گہرائی میں توصیف کو اوندھے منہ پڑے ہوئے دیکھ لیا
تھا ۔ توصیف بھی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا ۔ بلیک زیرو تیزی سے
دوڑتا ہوا آگے بڑھا ۔ اس نے جلدی سے توصیف کو پلٹا تو اس کے منہ
سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا ۔ توصیف زندہ تھا لیکن اس
کی حالت بھی عمران جیسی ہی تھی اس کے پیٹ میں دو گولیاں لگی تھیں

جن میں سے خون ابھی تک رس رہا تھا ۔ اس کا چہرہ بھی ہلدی کی طرح
زرد پڑ چکا تھا ۔ نجانے توصیف نے ان زخموں کے باوجود اس قدر فاصلہ
کیسے طے کر لیا تھا ۔ بلیک زیرو نے جھک کر توصیف کو اٹھا کر کاندھے
پر لادا اور مڑ کر تیزی سے اسی طرف کو بھاگنے لگا جدھر عمران اور ٹائیگر
پڑے ہوئے تھے ۔ ٹائیگر اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا لیکن اس کی ٹانگیں ویسے
ہی سیدھی اور بے حس و حرکت تھیں ۔

" اوہ ۔ اوہ خیریت کہیں" ...... ٹائیگر نے توصیف کو بلیک زیرو
کے کاندھے پر بے حس و حرکت پڑے دیکھ کر چیختے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" فی الحال تو خیریت ہے آگے بھی اللہ تعالیٰ خیریت ہی رکھے
گا" ...... بلیک زیرو نے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور پھر توصیف کو اس
نے بہتے ہوئے پانی کی نالی کے قریب زمین پر پشت کے بل لٹا دیا اور
چلوؤں سے پانی بھر بھر کر اس نے زخم صاف کرنے شروع کر دیئے ۔
تھوڑی سی صفائی کے بعد اس نے ایک ہاتھ کے چلو میں پانی بھرا اور
دوسرے ہاتھ سے توصیف کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور پانی
اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا ۔ جب کچھ پانی توصیف کے حلق میں
اتر گیا تو اس نے پانی اس کے چہرے اور سر پر ڈالنا شروع کر دیا ۔ چند
لمحوں بعد توصیف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔

" عم ۔ عم ران صاحب کا کیا ہوا ۔ عمران صاحب کا کیا ہوا" ۔
توصیف نے آنکھیں کھول کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر شدید نقاہت
کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا اور دوبارہ نیچے گر گیا ۔

"لیٹے رہو لیٹے رہو۔ عمران بھی ٹھیک ہے لیکن تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور ایک بار پھر اس نے اس کے منہ میں پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اس بار توصیف نے کافی پانی پی لیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بے پناہ زردی کافی حد تک کم ہو گئی۔

"تمہارے زخم میں نے چیک کر لئے ہیں۔ گولیاں سائیڈ سے لگ کر اوپر سے نکل گئی ہیں۔ تم صرف خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے نڈھال ہو رہے ہو۔ میں تمہارے زخموں کی بینڈیج کر دیتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے پانی سے اس کے زخموں کو اچھی طرح دھویا اور پھر اپنی قمیض کا دامن پھاڑ کر کپڑے کی دو چھوٹی چھوٹی گدیاں بنا کر زخموں پر رکھیں اور باقی کپڑے کی پٹی بنا کر باندھنی شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد وہ بینڈیج سے فارغ ہو گیا۔

"عمران صاحب کی پوزیشن کیا ہے تم بتاتے کیوں نہیں ٹائیگر تم بتاؤ"...... توصیف نے پریشان سے لہجے میں پہلے بلیک زیرو سے کہا اور پھر مڑ کر اٹھ کر بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ طاہر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک نہیں ہے انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچانے کی ضرورت ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت یہاں ایسی کوئی سواری نہیں ہے جس پر انہیں ہسپتال لے جایا جا سکے۔ اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ میں دوڑتا ہوا سڑک پر جاؤں اور وہاں سے کوئی جیپ جبراً یہاں لے

آؤں اور پھر انہیں لے جاؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اس میں تو بے حد دیر لگ جائے گی"۔ ٹائیگر اور توصیف نے کہا۔

"عمران کو تو چلو میں اٹھا لوں اور سڑک تک لے جاؤں لیکن ٹائیگر کی دونوں ٹانگیں زخمی ہیں اسے کون اٹھائے گا اور تم بھی شاید ابھی چل نہ سکو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم باس کو اٹھا کر لے جاؤ اور انہیں ہسپتال پہنچاؤ۔ ہماری فکر چھوڑو۔ ہم مر بھی گئے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن باس کی زندگی کی پوری قوم اور پورے ملک کو ضرورت ہے"...... ٹائیگر نے جلدی سے کہا۔

"ٹائیگر ٹھیک کہہ رہا ہے طاہر صاحب آپ عمران صاحب کو لے جائیں ہماری فکر چھوڑیں ہم کسی نہ کسی طرح گھسٹتے گھسٹاتے سڑک تک پہنچ ہی جائیں گے آپ عمران صاحب کی فکر کریں"...... توصیف نے بھی ٹائیگر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے لیکن عمران کی حالت بھی ٹھیک نہیں ہے اور فاصلہ بھی کافی زیادہ ہے۔ ادھر اس کنگ سے فارمولا بھی حاصل کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو ٹائیگر اور توصیف دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کنگ سے فارمولا۔ اوہ اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا یہ کون لوگ تھے۔ کیا یہ سب کچھ کنگ نے کیا تھا اب وہ کہاں ہے"...... ٹائیگر نے

کہا تو بلیک زیرو نے انہیں مختصر طور پر سارے حالات بتا دیئے۔

"آپ سب کو چھوڑیں طاہر صاحب آپ عمران صاحب کو بچائیں۔ فارمولا بھی چھوڑیں"...... توصیف اور ٹائیگر نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب تو نیم غشی کی حالت میں ہیں اور کسی بھی وقت ان کی حالت آؤٹ آف کنٹرول ہو سکتی ہے میں انہیں لے جاتا ہوں۔ انہیں ہسپتال چھوڑ کر میں پھر واپس آؤں گا اور تمہیں بھی لے جاؤں گا۔ اس وقت تک تمہیں یہیں رہنا ہو گا۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ گو اس کا دل ان دونوں کو یہاں اس حالت میں چھوڑ جانے کو نہ کہہ رہا تھا لیکن عمران کی حالت دیکھ کر اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا اسے معلوم تھا کہ عمران کسی بھی وقت ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔ چنانچہ آخر کار اس نے دل پر پتھر رکھ کر فیصلہ کر ہی لیا۔

"ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں۔ آپ عمران صاحب کو بچائیں پلیز"...... دونوں نے کہا تو بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر پشت کے بل پڑے ہوئے عمران کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال لیا۔ عمران کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔ لیکن اس کی آنکھیں مسلسل بند تھیں۔ بلیک زیرو تیزی سے واپس مڑا اور پھر احتیاط لیکن تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ احتیاط وہ اس بات کی کر رہا تھا کہ چلتے ہوئے عمران کے جسم کو جھٹکا نہ لگے لیکن تیز وہ اس لئے چل رہا تھا

کہ عمران کی حالت کے پیش نظر وہ جلد از جلد سڑک تک پہنچ جانا چاہتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ سڑک تک فاصلہ کافی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب اس جگہ پہنچا جہاں وہ گہرائی میں کنگ کو چھوڑ کر گیا تھا۔ اس نے جھک کر ایک بار پھر نیچے دیکھا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ جہاں پہلے کنگ پڑا ہوا تھا اب کنگ وہاں موجود نہ تھا۔

"اوہ اسے کون اٹھا کر لے گیا اس کا مطلب ہے یہاں اور لوگ بھی موجود ہیں"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران کراہا تو اس نے فوراً ہی اپنا ذہن بدل دیا۔ اس نے سوچا کہ پہلے عمران کی زندگی کا تحفظ ہونا چاہئے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا اس لئے وہ دوبارہ آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک کوئی بھاری بھرکم چیز اس کی پشت پر ایک دھماکے سے لگی اور وہ زور دار دھکا کھا کر عمران سمیت اچھل کر منہ کے بل نیچے جا گرا۔ پشت پر شدید ضرب لگنے سے اس کے پورے جسم میں یکلخت درد کی ایک تیز لہر اوپر کی طرف اٹھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یکلخت سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے سر کو جھٹکا دے کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یکلخت سیاہ دلدل میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ اس کی اپنی ذات کی بجائے عمران کے بارے میں ہی تھا۔

کنگ کی آنکھیں کھلیں تو اس کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکلنے لگیں اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا پورا جسم اکڑ گیا ہو۔ اور پورے جسم میں خون کی بجائے درد کی لہریں دوڑ رہی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں بھی دھماکے سے ہو رہے تھے۔ ہوش میں آتے ہی اس کے ذہن میں اس حملہ آور سے ہونے والی لڑائی اور پھر اچانک پیر ایک پتھر پر پھسل جانے کی وجہ سے اس کے عمیق گہرائی میں گرنے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔ اب اسے احساس ہوا کہ وہ عمیق گہرائی میں ایک جھاڑی کے اوپر کسی لاش کی طرح بے حس وحرکت پڑا ہوا ہے اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جھاڑی کے اندر تقریباً آدھے سے زیادہ گھس جانے کی وجہ سے اس کا جسم تیزی سے حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ البتہ اسے یہ محسوس کر کے خاصا سکون ہوا تھا کہ ایک بار پھر وہ کسی انتہائی اور سخت قسم کی چوٹ سے محفوظ رہا

ہے۔ اس کا پورا جسم حرکت کر رہا تھا۔ گو حرکت کرنے سے اس کے جسم میں درد کی لہریں تیز ہو جاتی تھیں لیکن جسم کو حرکت میں دیکھ کر اسے جو مسرت ہوئی تھی اس نے درد کی شدت کو بھی خاصا کم کر دیا تھا بہر حال وہ اس جھاڑی سے نکل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے جسم کو ادھر ادھر حرکت دے کر دیکھا تو وہ پوری طرح فٹ تھا اور اب درد کی وہ تیز لہریں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ اس نے جھک کر اپنی پنڈلی کو دیکھا تو وہاں ایک چھوٹا سا زخم موجود تھا اور اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ درد کی تیز لہروں کا مرکز یہی چھوٹا سا زخم تھا۔ اب جبکہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا تو اب درد کی لہریں خاصی کم ہو گئی تھیں وہ سمجھ گیا کہ جھاڑی کی کوئی نوک دار شاخ اس زخم میں گھسی ہوئی تھی جس کی وجہ سے درد کی تیز لہریں اس کے پورے جسم میں درد کر رہی تھیں اور شاید انہی درد کی لہروں کی وجہ سے ہی اسے ہوش بھی آ گیا تھا اور اب جب کہ وہ جھاڑی سے نکل آیا تھا تو اب درد کی وہ پہلی جیسی شدت باقی نہ رہی تھی اسے یکلخت فارمولے کا خیال آیا تو اس نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان اور سکون کے تاثرات ابھر آئے۔ فارمولے کی تہہ شدہ فائل بدستور اس کی جیب میں موجود تھی ورنہ اسے خطرہ تھا کہ پہلے کی طرح اس قدر گہرائی میں گرتے ہوئے کہیں پھر فائل اس کی جیب سے نہ نکل گئی ہو لیکن اس بار ایسا نہ ہوا تھا۔

"وہ آدمی کہاں گیا جس کی وجہ سے میں نیچے گرا تھا اور وہ کون

تھا"...... کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سر گھما کر چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن اوپر کناروں پر اسے جب کوئی آدمی یا کسی آدمی کا سایہ تک نظر نہ آیا تو وہ قدم بڑھاتا ہوا ایک سائیڈ پر بڑھنے لگا جدھر ایسی شکستہ چٹانیں تھیں کہ انہیں پکڑ پکڑ کر وہ اوپر چڑھ سکتا تھا اور پھر اس نے اوپر کی طرف چڑھائی کا آغاز کر دیا۔ چڑھائی خاصی سخت تھی اور اسے پتھروں پر پھسلنے اور گرنے کا خطرہ لاحق تھا اس لئے وہ انتہائی احتیاط اور آہستگی سے قدم بہ قدم اوپر چڑھ رہا تھا۔ کافی طویل جدوجہد کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جو تھی تو گہرائی میں لیکن بہرحال کسی حد تک چوڑی اور مسطح تھی۔ وہ کچھ دیر وہاں لیٹ کر سانس برابر کرتا رہا اور پھر اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے اٹھ کر ایک چٹان کی اوٹ میں دبک گیا اور پھر اس نے ایک آدمی کو نیچے گہرائی میں جھانکتے ہوئے دیکھا وہ کچھ فاصلے پر اور کافی بلندی پر تھا اور اس نے اپنے کاندھے پر بھی کسی بے حس و حرکت جسم کو اٹھایا ہوا تھا۔ پھر اس آدمی نے مڑ کر ادھر ادھر دیکھا تو چٹان کی اوٹ میں چھپا ہوا کنگ بے اختیار چونک پڑا۔ قدوقامت سے وہ اس آدمی کو پہچان گیا تھا۔ یہ وہی تھا جس نے اس کے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کر کے بیکار کر دیا تھا اور پھر اسے بھی اس عمیق گہرائی میں دھکیل دیا تھا۔ یہ تو اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ گیا تھا ورنہ اس کے مرنے میں کوئی کسر باقی نہ رہی تھی اور شاید یہ آدمی بھی اسے چھوڑ کر اس لئے آگے چلا گیا تھا کہ وہ اسے مردہ سمجھا ہوگا اور کسی مردہ آدمی کے لئے اس کے اس قدر گہرائی

میں اترنے کی کوشش عبث ہوگی۔ اسے دیکھ کر کنگ کے ذہن پر نفرت کا لاوا سا ابلنے لگا۔ وہ آدمی چند لمحوں بعد مڑا اور اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ کنگ تیزی سے اوپر چڑھنے لگا پھر اس نے گہرائی کے سرے پر جا کر جیسے ہی سر اوپر کیا اسے کچھ فاصلے پر وہ آدمی جاتا دکھائی دیا اس کی پشت کنگ کی طرف تھی۔ کنگ کے پاس کوئی اسلحہ تو نہ تھا لیکن بہرحال وہاں پتھر موجود تھے۔ اس نے ایک قدرے بڑا سا پتھر اٹھایا اور تیزی سے اچھل کر اوپر چڑھ آیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بڑا سا پتھر رائفل سے نکلنے والی گولی کی طرح اڑتا ہوا اس آدمی کی پشت سے پوری قوت سے ٹکرایا اور وہ آدمی چیختا ہوا کندھے پر لدے ہوئے آدمی سمیت منہ کے بل نیچے جا گرا۔ کنگ نے جھک کر دوسرا پتھر اٹھایا ہی تھا کہ اس نے محسوس کیا کہ دونوں آدمی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ اس نے پتھر ہاتھ میں رکھا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ قریب جا کر وہ اس پتھر سے اس آدمی کا سر کچل کر اس کا خاتمہ کر دے گا۔ چنانچہ قریب جا کر اس نے جب ایک ہاتھ سے منہ کے بل اوندھے پڑے ہوئے اس آدمی کو الٹا تو اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس آدمی کی ناک اور چہرہ گرتے ہوئے کسی پتھر سے ٹکرایا تھا اس لئے اس کا چہرہ خون آلود ہو رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ کنگ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پتھر ایک طرف پھینکا اور جھک کر ایک بڑی سی چٹان دونوں ہاتھوں میں اٹھائی۔

"میں تمہارے جسم کا قیمہ کر دوں گا"...... کنگ نے چٹان نما پتھر دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر سر کے اوپر لے جاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ چٹان نما بھاری پتھر اس بے ہوش پڑے آدمی کے سر پر مارتا۔ اچانک اس سے آگے بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کی کراہ سنائی دی جسے پہلے آدمی نے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ کراہ کی آواز سنتے ہی کنگ تیزی سے اس آدمی کی طرف گھوما ہی تھا کہ اچانک ایک پتھر اڑتا ہوا اس کے سینے سے ٹکرایا اور کنگ چونکہ بھاری پتھر دونوں ہاتھوں میں سر سے اوپر اٹھائے ہوئے تھا اس لئے پتھر لگتے ہی وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور پتھر سمیت پشت کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ یہ تو شکر تھا کہ اس نے بھاری پتھر کو سر سے کافی اوپر اٹھایا ہوا تھا اور نیچے گرتے ہوئے وہ پتھر اس کے سر سے کچھ دور جا گرا ورنہ تو یہ بھاری پتھر اس کے اپنے سر پر گرتا اور ظاہر ہے اس کا سر اور چہرے کا قیمہ بن جاتا۔ اچانک نیچے گرتے ہوئے اس کے دونوں پیر پوری قوت سے اس بے ہوش آدمی کے پہلوؤں میں لگے اور وہ آدمی دونوں پیروں کی ضرب کھا کر اچھل کر ایک ڈیڑھ فٹ دور جا گرا۔ کنگ نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے اس کا سر پوری قوت سے سخت زمین سے ٹکرایا تھا اس لئے کچھ لمحوں کے لئے اس کا ذہن جھنجھنا سا گیا لیکن اسی لمحے کنگ کو احساس ہوا کہ جسے اس نے پتھر مار کر کچلنے کی کوشش کی تھی اور جو اس کے گرتے ہوئے پیروں کی ضرب کھا کر اچھل کر ایک ڈیڑھ فٹ دور جا گرا تھا وہ تیزی سے اٹھ رہا

تو اس کا جسم بھی تیزی سے سمٹا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اس نے اس آدمی کو بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے دیکھا۔ اس آدمی نے ایک نظر مڑ کر دور پڑے ہوئے اس آدمی کی طرف دیکھا جسے وہ کاندھے پر اٹھا کر لے آرہا تھا اور کنگ نے دیکھا کہ وہ آدمی دونوں کہنیوں کا سہارا لے کر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش میں مصروف تھا۔

"یہ کنگ ہے طاہر اس کے پاس لازماً فارمولا ہو گا"...... اس اٹھتے ہوئے آدمی نے اونچی آواز میں کہا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں عمران صاحب"...... اس آدمی نے جسے طاہر کہا گیا تھا کہا تو کنگ کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کہ یہ زخمی آدمی جو اب تقریباً اٹھ کر بیٹھ چکا تھا وہ عمران تھا جس کا نام جرائم کی دنیا کے لئے دہشت بن چکا تھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں تم میری فکر نہ کرو اور کنگ سے فارمولا حاصل کرو"...... عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تو تم ہو وہ عمران جس کا نام سن کر لوگ کانپ اٹھتے ہیں۔ نجانے یہ دنیا کس قدر بزدل ہو چکی ہے کہ وہ تم جیسے چوہے سے ڈرنے لگ گئی ہے"...... کنگ نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔ عمران کو اس حالت میں دیکھ کر اسے نجانے کیوں بے پناہ مسرت سی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

"یہ گہرائی میں گر گیا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر میں یہی سمجھا تھا کہ یہ مر چکا ہے اور مجھے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی فکر تھی اس لئے میں اسے چھوڑ کر آپ کی طرف چلا گیا تھا لیکن یہ نہ صرف زندہ تھا بلکہ صحیح سلامت بھی نظر آ رہا ہے لیکن یہ کنگ انتہائی بزدل آدمی ہے اس نے بزدلوں کی طرح میری پشت پر پتھر مارا ہے۔ میں سمجھا تھا کہ اسٹالین لفٹیننٹ بہادر ہو گا" ...... طاہر نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا تو کنگ کے جسم میں اس کا فقرہ سن کر جیسے آگ سی بھڑک اٹھی۔

"میں۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ پہلے بھی پیر پھسل جانے کی وجہ سے میں نیچے جا گرا تھا ورنہ میں تم جیسے چوہوں کو تو اپنے بوٹ کے نیچے کچل دیا کرتا ہوں" ...... کنگ نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جھوٹ مت بولو کنگ تم نے طاہر کو اس وقت پتھر سے کچلنے کی کوشش کی تھی جب یہ بے ہوش پڑا تھا۔ مجھے اچانک ہوش آ گیا اور میں نے تمہیں پتھر اٹھا کر طاہر کی طرف بڑھتے دیکھا تو میں نے تمہارے سینے پر پتھر مارا تھا۔ تم واقعی بزدل آدمی ہو اور بزدل آدمی کو زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے" ...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا وہ اب اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش میں مصروف تھا۔

"آپ نہ اٹھیں عمران صاحب اس کمینے اور بزدل آدمی کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں" ...... طاہر نے کہا اور پھر وہ کنگ کی طرف مڑ گیا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو کنگ تو وہ فارمولا خاموشی سے نکال کر

میرے حوالے کر دو"۔ طاہر نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو تم اس عمران کو اٹھائے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگے چلے جا رہے تھے اس وقت تو تمہیں فارمولا یاد نہیں آیا تھا اب کیسے یاد آ گیا" ...... کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کی زندگی ایک کروڑ فارمولوں سے زیادہ قیمتی ہے اس لئے میں انہیں اٹھا کر سڑک پر لے جا رہا تھا تاکہ وہاں سے کسی سواری کا بندوبست کر کے انہیں ہسپتال پہنچایا جا سکے لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے اب انہیں فوری کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے اس لئے اب مجھے کوئی جلدی نہیں ہے اور سنو تمہارا ساتھی تو مارا جا چکا ہے۔ اگر تم زندہ واپس اسٹالیہ جانا چاہتے ہو تو فارمولا میرے حوالے کر دو۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لاش کو یہاں کے گدھ ہی نوچ نوچ کر کھائیں گے" ...... طاہر نے کہا تو کنگ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"شیر کے جبڑوں سے شکار چھیننا تم جیسے گیدڑوں کا کام نہیں ہوا کرتا۔ ابھی چند لمحوں بعد تمہاری یہ زبان ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہو جائے گی" ...... کنگ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سنو کنگ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور یہ فارمولا ہمارے ملک کی ملکیت ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم فارمولا ہمارے حوالے کر دو۔ ورنہ دوسری صورت میں تم واقعی مارے جاؤ گے۔ جسے تم گیدڑ کہہ رہے ہو یہ شخص سپریم فائٹر ہے سپریم

فائٹر"...... عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار ہنس پڑا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے بھاری قدموں کی دوڑتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں کنگ بے اختیار اس طرف کو مڑا لیکن دوسرے لمحے اسے بے اختیار اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا کیونکہ طاہر نے اچانک اس پر چھلانگ لگادی تھی۔ گو کنگ نے اس کے جسم کو اپنی طرف جھپٹنے کا احساس ہوتے ہی تیزی سے ایک طرف چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن اس آدمی کا جسم بھی بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں ہی مڑ گیا اور دوسرے لمحے کنگ کے پہلو میں ایک خوفناک ضرب لگی اور کنگ اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ وہ آدمی ضرب لگا کر تیزی سے پیروں کے بل گھوما وہ شاید اچھل کر اس کے پہلو میں خوفناک ضرب لگانا چاہتا تھا لیکن کنگ اب سنبھل گیا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے پہلے کروٹ بدلی اور دوسرے لمحے اس کی ٹانگیں نیم دائرے کی صورت میں بجلی کی سی تیزی سے گھومیں اور طاہر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور اچھل کر پہلو کے بل نیچے جا گرا۔ کنگ اس کے گرتے ہی الٹی قلا بازی کھا کر کھڑا ہو رہا تھا کہ اسی لمحے طاہر بھی کسی چھلاوے کی طرح کھڑا ہو گیا۔ اب وہ دونوں ایک بار پھر آمنے سامنے کھڑے تھے۔

" طاہر۔ یہ تماشے کا وقت نہیں ہے میری حالت ٹھیک نہیں ہے"...... پیچھے سے عمران کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کنگ نے دیکھا کہ وہ آدمی طاہر بجائے اس پر حملہ کرنے کے عمران کی بات

سنتے ہی تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا شاید وہ عمران کی طبیعت خراب ہونے کا سن کر گھبرا گیا تھا اس کے پیچھے ہٹتے ہی کنگ نے موقع غنیمت سمجھا اور بجلی کی سی تیزی سے اس پر چھلانگ لگادی اس کا کھلا ہوا بازو اس آدمی کے قریب پہنچتے ہی تیزی سے سمٹا اور کنگ جانتا تھا کہ جیسے ہی اس کے کھڑی ہتھیلی کی خوفناک ضرب اس آدمی کی گردن پر پڑے گی اس آدمی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی یہ اس کا خوفناک ترین حربہ تھا جو آج تک خالی نہ گیا تھا کیونکہ مقابل اس کے جسم کو سیدھا اپنی طرف آتے دیکھ کر تیزی سے سائیڈ میں ہٹتا تھا اور اس کی توجہ اس کے کھلے بازو کی بجائے اس کے جسم تک ہی محدود رہتی تھی اس طرح وہ خود بخود اس کے بازو کی ضرب کی رینج میں آجاتا تھا اور وہی ہوا۔ طاہر اس کے چھلانگ لگاتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس کے حملے سے بچنے کے لئے سائیڈ پر اچھلا اور عین اسی لمحے کنگ نے اپنا کھلا ہوا بازو پوری قوت سے سمیٹا لیکن دوسرے لمحے کنگ کا دماغ ایک لمحے کے لئے سن سا ہو گیا۔ کیونکہ طاہر نے سائیڈ پر ہوتے ہی یکلخت اپنا بازو کسی گرز کی طرح آگے کی طرف کیا تھا اور عین اسی لمحے کنگ کا بازو سمٹا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کنگ کا بازو پوری طرح گھوم کر اس تک پہنچتا اس کے گرز کی طرح بڑھے ہوئے بازو کا کہ اس کی بغل میں پوری قوت سے پڑا اور کنگ کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کا بازو گھوم کر ضرب لگانے کی بجائے یکلخت ڈھیلا ہو کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ طاہر کا گھومتا ہوا دوسرا بازو پوری قوت سے اس کی کنپٹی کے قریب آیا اور اسے یوں

محسوس ہوا کہ بغل میں لگنے والے کے کے ساتھ ہی اس کی کنپٹی پر
بھرپور مکہ پڑا تھا۔ حالانکہ قدرتی طور پر ان دونوں ضربوں میں بہرحال
کچھ وقفہ تھا لیکن یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ اس کے
ذہن اور جسم کو دونوں دھماکے بیک وقت محسوس ہوئے تھے اور اس
کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل نیچے
گرنے ہی لگا تھا کہ طاہر نے یکلخت دونوں ہاتھوں میں اس کے بھاری
جسم کو یوں اٹھا لیا جیسے وہ ربڑ کا بنا ہوا پتلا ہو۔ اور دوسرے لمحے ایک
اور دھماکہ ہوا اور یہ دھماکہ کنگ کے جسم کا زمین سے ٹکرانے سے
ہوا تھا اور کنگ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں
بیک وقت ٹوٹ گئی ہوں۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی
لیکن اس کے سینے پر یکلخت خوفناک ضرب لگی اور اس کے ساتھ ہی اس
کا ذہن تاریکی میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں
ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ یہ شخص واقعی سپریم فائٹر ہے۔ اس کی تیزی پھرتی
اور پھر خوفناک اور جچی تلی ضربیں کنگ جیسے آدمی کے لئے بھی خوفناک
ثابت ہوئی تھیں اور کنگ اس کے مقابل اس طرح مار کھا گیا تھا جیسے
وہ انتہائی اناڑی آدمی ہو حالانکہ کنگ کو اپنے متعلق ہمیشہ یہ زعم رہا تھا
کہ مارشل آرٹ میں اس کا مقابلہ پوری دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا
لیکن آج ذہن تاریک ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں آخری احساس
یہی ہوا تھا کہ وہ اس آدمی طاہر کے مقابل واقعی اناڑی ہے اور اس کے
ساتھ ہی اس کے تمام احساسات فنا کے گھاٹ اترتے چلے گئے۔

طاہر جب عمران کو کاندھے پر اٹھا کر چلا گیا تو ٹائیگر نے اٹھ کر
کھڑے ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ہی توصیف
نے بھی اٹھنے کی کوشش کی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا سہارا
لے کر آخر کار اٹھ کر کھڑے ہو گئے اٹھ کر کھڑا ہونے میں توصیف کے
پیٹ پر شدید کھچاؤ سا پڑا اور اسے ایک لمحے کے لئے تو یہی محسوس ہوا
جیسے اس کی روح کی تاریں کھنچ گئی ہوں اور دماغ پر سیاہ چمگادڑ سی بار
بار جھپٹنے لگی لیکن پھر اس نے ہونٹ بھینچ کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی
کوشش کی اور چند لمحوں بعد وہ لمبے لمبے سانس لیتا ہوا سیدھا کھڑا ہو
جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن ٹائیگر نے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں
پر رکھے ہوئے تھے۔ ٹائیگر کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ سا ہو رہا تھا۔
"مم میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے شاید"...... ٹائیگر کے منہ
سے نکلا اور وہ واپس نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ توصیف نے اس کا بازو پکڑ

کر اسے کھڑا رکھنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دونوں ہی نیچے جا گرے اور ان دونوں کے منہ سے کراہیں سی نکل گئیں۔

" تم ۔ تم اگر سڑک تک جا سکتے ہو تو چلے جاؤ توصیف میری فکر مت کرو"...... ٹائیگر نے کہا تو توصیف جو لیٹا ہوا جسم میں اٹھنے والی درد کی تیز لہروں کو دبانے کے لئے تیزی سے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہم دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں ٹائیگر۔ میرے پیٹ میں زخم ہیں تو تمہاری ٹانگیں زخمی ہیں اس لئے ہم میں سے کوئی بھی اکیلا چل کر سڑک تک نہیں پہنچ سکتا ہمیں ایک دوسرے کو سہارا دے کر سڑک تک پہنچنا پڑے گا۔ اٹھو ہمت کرو میں بھی اٹھتا ہوں" ۔ توصیف نے کہا اور ایک بار پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور اس بار اس کے جسم میں درد کے ساتھ ساتھ مسرت کی لہریں بھی دوڑنے لگیں کیونکہ اس بار وہ پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا بلکہ اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال بھی لیا تھا۔ اب اسے پیٹ کی اینٹھن پہلے کی نسبت کافی کم محسوس ہوئی تھی اور ذہن پر بھی دباؤ پہلے سے کم تھا۔

" اٹھو ٹائیگر اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... توصیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذرا سا جسم نیچے جھکایا اور اٹھتے ہوئے ٹائیگر کا بازو پکڑ کر اسے اٹھنے میں مدد دی۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو

گیا۔ گو اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر تکلیف کے تاثرات موجود تھے لیکن بہرحال تاثرات پہلے کی نسبت کافی حد تک کم تھے۔ ٹائیگر دائیں ٹانگ کے سہارے کھڑا تھا جب کہ اس کی بائیں ٹانگ ڈھیلی سی ہو رہی تھی۔

" اس ٹانگ پر دباؤ ڈال کر دیکھو ہو سکتا ہے ہڈی نہ ٹوٹی ہو اور زخموں کی وجہ سے تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہو"...... توصیف نے اسے مزید سہارا دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے آہستہ آہستہ بائیں ٹانگ پر زور دینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی ٹانگ سیدھی ہو چکی تھی۔ گو ٹائیگر کے چہرے پر مزید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے پسینے سے بھیگ گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی تھی۔

" یہ ۔ یہ واقعی نہیں ٹوٹی ۔ یہ ٹھیک ہے۔ اس ٹانگ پر زخم زیادہ ہیں اس لئے مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا"...... ٹائیگر نے تکلیف کی شدت کے باوجود مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلنے کی کوشش کرو میرا سہارا لے کر چلو"...... توصیف نے کہا۔

" تم ۔ تم خود بھی تو زخمی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں اب میں اپنے آپ کو کنٹرول کر چکا ہوں۔ طاہر صاحب نے زخم صاف کر کے بینڈیج کر دی ہے۔ اس لئے اب صرف درد اور خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری ہے۔ خطرے والی کوئی بات نہیں"۔ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آہستہ آہستہ چلنے کی

کوشش کی۔ پہلے پہل تو وہ لڑکھڑایا اور اس کے منہ سے کراہیں سی نکلیں لیکن توصیف نے اسے سہارا دے رکھا تھا اور پھر تھوڑی دور تک ٹائیگر بھی اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہ آہستہ آہستہ چلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"خدا کا شکر ہے ہڈیاں سلامت ہیں صرف زخم ہیں۔ آؤ اب چلیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک دوسرے کا سہارا لئے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر طاہر عمران کو لے کر گیا تھا۔ تھوڑی دور تک چلنے کے بعد ان کے جسم قدرے گرم ہو گئے تو تکلیف کا احساس پہلے کی نسبت بے حد کم ہو گیا اور اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے چل رہے تھے اور ان کے چلنے کی رفتار بھی تیز ہو گئی تھی۔ کچھ دور چلنے کے بعد اچانک انہیں دور سے کسی ایسے دھماکے کی آواز سنائی دی جیسے کوئی انسان گرا ہو۔

"ادھر کون ہو سکتا ہے کہیں طاہر صاحب نہ ہوں"...... توصیف نے کہا۔

"اوہ اوہ جلدی چلو۔ میری چھٹی حس خطرے کا الارم تو کیا سائرن بجانے لگ گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ چلنے کی بجائے آہستہ آہستہ دوڑنے لگے چونکہ وہ دونوں ہی زخمی تھے اس لئے ان کے قدم عام انداز میں زمین پر پڑنے کی بجائے اس طرح پڑ رہے تھے کہ دھم دھم کی ہلکی ہلکی آوازیں پیدا ہو رہی تھیں لیکن وہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ رفتار سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر جب وہ ایک چٹان پر چڑھ کر اوپر

پہنچے تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان کے سامنے ایک عجیب سا منظر تھا۔ ایک طرف عمران دونوں کہنیوں کے بل اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا جب کہ ایک لحیم شحیم آدمی اور طاہر ایک دوسرے کے مقابل پہلوانوں کی طرح کھڑے ہوئے تھے۔ اس لحیم شحیم آدمی کو دیکھتے ہی وہ دونوں سمجھ گئے کہ یہی اسٹالین ایجنٹ کنگ ہے۔

"طاہر یہ تماشے کا وقت نہیں ہے میری حالت ٹھیک نہیں ہے"...... اسی لمحے عمران صاحب کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے طاہر جو کنگ کے بالکل قریب سامنے کھڑا تھا تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا اور پھر توصیف اور ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ طاہر کے پیچھے ہٹتے ہی کنگ نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا ایک بازو نکلا ہوا تھا اور ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ کنگ کے اس خوفناک داؤ کو سمجھ گیا تھا اور اسے یقین تھا کہ پلک جھپکنے میں طاہر اس داؤ میں پھنس کر اگر ہلاک نہیں ہو گا تو بہرحال بے ہوش ضرور ہو جائے گا لیکن دوسرے لمحے وہ سانس لینا بھول گیا کیونکہ طاہر کا رد عمل انتہائی حیرت انگیز تھا۔ اس نے کنگ کے سمٹتے ہوئے بازو کو روکنے کے لئے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس کی بغل میں مکہ مارا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو بھی اٹھا تھا اور کنگ کی کنپٹی پر بھی اس کا بھرپور مکہ پڑا تھا اور کنگ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ طاہر کے دونوں بازو اور زیادہ تیزی سے حرکت میں آئے اور لحیم شحیم بھاری بھرکم کنگ اس

کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر گرا۔ کنگ نے نیچے گر کر اپنے جسم کو اٹھنے کے لئے سمیٹنے کی کوشش کی ہی تھی کہ طاہر کی لات گھومی اور کنگ کا سمٹتا ہوا جسم سینے پر انتہائی زور دار ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور پھر ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر اور توصیف دونوں کے لئے اس قدر پھرتی، تیزی، بھرپور ضربیں اور انتہائی ماہرانہ داؤ ایک نئی بات تھی۔

"یہ ۔ یہ طاہر صاحب عمران صاحب کی ڈیٹو کاپی ہیں ان کے لڑنے کا انداز بھی بالکل عمران صاحب جیسا ہی ہے"...... توصیف کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اسی لمحے طاہر ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم ۔ تم دونوں تو زخمی ہو یہاں تک پہنچ گئے ہو خدا کا شکر ہے مجھے تم دونوں کی بے حد فکر تھی"...... طاہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کمال کر دیا طاہر صاحب آپ تو واقعی حیرت انگیز لڑاکا ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باتیں بعد میں کرنا پہلے اس کنگ کی تلاشی لو"...... عمران کی آواز سنائی دی تو طاہر تیزی سے مڑا اور پھر زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے کنگ کی طرف بڑھ گیا جب کہ ٹائیگر اور توصیف تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگے۔

"شکر ہے خدا کا آپ کی حالت پہلے سے کہیں زیادہ بہتر نظر آ رہی ہے"...... ان دونوں نے کہا۔

"تم سے پہلے میں خدا کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ تم دونوں زندہ ہو

ورنہ جس طرح تم مجھے نظر نہ آئے تھے میں یہی سمجھا تھا کہ تم دونوں اکٹھے ہی جنت میں پہنچ گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بغیر جنت میں جانے کا کیا مزہ"...... توصیف نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب فارمولا موجود ہے"...... اسی لمحے طاہر نے مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پھٹی ہوئی سی فائل تھی۔

"مجھے دکھاؤ"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا تو طاہر نے آگے بڑھ کر فائل اس کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فائل اس کے ہاتھ سے لے لی اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیزی سے فائل دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فائل بند کر دی۔

"ٹھیک ہے یہ واقعی اس قدر قیمتی فارمولا ہے کہ اس کے لئے زخمی ہونے پر مجھے کوئی افسوس نہیں ہے لیکن یہ ہیلی کاپٹر کس کا تھا۔ کیا کنگ ہیلی کاپٹر پر آیا تھا"...... عمران نے فائل بند کر کے اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر شاگل کا تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"شاگل کا۔ کہاں ہے وہ"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ہلاک ہو چکا ہے اس کنگ نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی افسوس

کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ۔ کیا واقعی۔ کہاں ہے اس کی لاش"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اٹھتے ہوئے وہ بری طرح لڑکھڑایا تو طاہر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔

"آپ کی حالت تو بے حد خراب تھی اور آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے ہیں مجھے تو آپ کے اس طرح اچانک پوری طرح ہوشیار ہو جانے پر بھی حیرت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے مجبوراً اس وقت ہوش میں آنا پڑ گیا جب تم نے میرا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے۔ میں نے کب انکار کیا ہے"...... طاہر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ انکار ہی تھا کہ سر سے نیچے پھینک دیا تھا"...... عمران نے اپنے جسم کا توازن سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میری پشت پر اس کنگ نے پتھر مارا تھا اور چونکہ ایسا اچانک ہوا تھا کہ اس لئے میں خود بھی آپ کے ساتھ نیچے گرا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال تم نے تو مجبوراً ایسا کیا ہو گا لیکن قدرت کو میری مجبوری اور معذوری پسند نہیں آئی کہ میں مردہ بدست زندہ کی طرح کسی کے کاندھے پر اٹھا پھرتا رہوں۔ چنانچہ نیچے گرتے ہی میرے ذہن پر جو دھند سی چھائی ہوئی تھی وہ تیزی سے سمٹتی چلی گئی اور میری حالت ٹھیک

ہوتی چلی گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو مجھے کہا تھا کہ میں تماشہ بند کروں کیونکہ آپ کی حالت ٹھیک نہیں ہے"...... طاہر نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا کیونکہ عمران نے اسے ایسا کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

"اس وقت تک دماغ پر سے دھند چھٹ تھی لیکن دل کی حالت خاصی دگر گوں تھی لیکن ظاہر ہے جب شاگرد کوئی کارنامہ دکھائے تو استاد کا دل تو خوشی سے پھولتا ہی ہے۔ چنانچہ جس ماہرانہ اور خوبصورت انداز میں تم نے کنگ کو بے بس کیا ہے اسے دیکھ کر سکڑا ہوا دل بھی پھول گیا اور معاملہ درست ہو گیا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چلنے کے لئے قدم بڑھائے وہ لڑکھڑایا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ چلنے لگ گیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی زردی اب خاصی کم ہو چکی تھی۔

"عمران صاحب اس کنگ کے بارے میں آپ نے کوئی حکم نہیں دیا"...... اچانک خاموش کھڑے توصیف نے کہا۔

"تو کیا تم شاہ مدار بننا چاہتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب اس محاورے سے ہے کہ مرے کو مارے شاہ مدار۔ لیکن یہ ابھی مرا تو نہیں صرف بے ہوش ہی ہے اور کسی بھی وقت ہوش میں بھی آسکتا ہے"...... توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سپریم فائٹر کے ہاتھ لگے ہوئے ہیں اس لئے اس کی بے ہوشی بھی

مرنے کے ہی برابر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو طاہر بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی طاہر صاحب بے حد ماہر ہیں مارشل آرٹ ہیں"۔ توصیف نے کہا۔

"بے حد تو نہیں ہوں بس عمران صاحب نے چند داؤ سکھا دیئے ہیں"...... بلیک زیرو نے بڑے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"اب واپس جانے کا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب آپ ٹھیک ہیں۔ توصیف اور ٹائیگر بھی ٹھیک ہو چکے ہیں اب ہم آسانی سے سڑک تک پہنچ سکتے ہیں اور وہاں سے ہمیں کوئی نہ کوئی سواری مل جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کنگ بھی تو جیپ پر آیا تھا اس کی جیپ کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ واقعی یقیناً وہ یہیں کہیں قریب ہی موجود ہو گی میں دیکھتا ہوں"...... طاہر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس کے خیال کے مطابق سڑک قریب سے گھومتی تھی کیونکہ ظاہر ہے جیپ سڑک کے راستے ہی ادھر پہنچی ہو گی اور کنگ کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ جیپ کہیں قریب ہی ہو گی۔

"ٹھہرو ہم سب ساتھ چلتے ہیں"...... عمران نے طاہر سے کہا۔

"اس کنگ کو یہیں چھوڑ جائیں"...... توصیف نے ایک بار پھر بے ہوش پڑے ہوئے کنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اسے اٹھا سکتے ہو تو اٹھا لو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں اس حالت میں اس جیسے دیو قامت کو کیسے اٹھایا جا سکتا ہے"...... توصیف نے کہا۔

"اس کی جیپ مل جائے پھر اس کا بھی بندوبست کر لیں گے"۔ عمران نے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب تیزی سے طاہر کے پیچھے چلنے لگے جو ان سے کافی آگے جا کر گہرائی میں اتر گیا تھا۔

"عمران صاحب عمران صاحب شاگل زندہ ہے ابھی"...... اچانک دور سے بلیک زیرو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ گڈ نیوز۔ شاگل زندہ ہے"...... عمران نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے دشمن کی بجائے اپنے ساتھی کی زندگی کی نوید ملی ہو اور ٹائیگر اور توصیف دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ شاگل کے زندہ ہونے کی خبر سن کر عمران اور زیادہ تیزی سے چلنے لگا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اسے اپنا زخمی ہونا ہی بھول گیا ہو اور اس کے جسم میں یکلخت کرنٹ سا دوڑ گیا ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کھائی میں پہنچ گئے جہاں شاگل پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس کی حالت بھی عمران اور توصیف جیسی تھی۔ اس کا ایک بازو اور کاندھے سے نیچے کا حصہ زخمی تھا۔ گولیاں اس کے جسم میں سے کراس کر گئی تھیں اور اس کے جسم سے خون بہہ بہہ کر وہاں تالاب سا بنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد تھا اور سانس رک رک کر آرہا

تھا۔ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کی نبض دیکھی۔

"یہ بچ جائے گا اگر اسے پانی پلادیا جائے۔ جلدی کرو طاہر پانی لے آؤ جلدی کرو"...... عمران نے طاہر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہاں سے چشمہ تو کافی دور ہے اور پانی لے آنے کے لئے کوئی چیز میسر نہیں ہے"...... طاہر نے کہا۔

"تو پھر اسے اٹھاؤ اور وہاں لے چلو جلدی کرو۔ ابھی اس کے بچ جانے کے چانس ہیں لیکن اگر اسے فوری طور پر پانی نہ ملا تو یہ ہلاک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور طاہر نے جلدی سے آگے بڑھ کر شاگل کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں چشمہ تھا۔

"عمران صاحب شاگل تو ہمارا اکنگ سے بھی زیادہ بڑا دشمن ہے۔ اگر اس کی جگہ ہم ہوتے اور ہماری جگہ یہ ہوتا تو یہ ہمیں گولی مارنا زیادہ بہتر سمجھتا"...... توصیف نے کہا۔ وہ سب طاہر کے پیچھے چشمے کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"مجھے افسوس ہے توصیف کہ تم نے یہ بات کر کے اپنا وزن میری نظروں میں کم کر دیا ہے۔ یہ اس وقت شدید زخمی ہے اور مرنے والا ہے۔ تمہارا کیا مطلب ہے کہ ہم انسانیت کی سطح سے بھی گر جائیں۔ دشمنی اور لڑائی اصولوں کی ہوتی ہے انسانیت سے نہیں ہوا کرتی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو توصیف کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب آپ واقعی عظیم انسان ہیں"۔ توصیف نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"انسان عظیم اپنے خیالات، کردار اور انسانیت دوستی سے ہوتا ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور توصیف نے بے اختیار سر جھکا لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چشمے کے کنارے پر پہنچ گئے۔ طاہر نے شاگل کو چشمے کے کنارے پر لٹا دیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پیالا سا بنایا اور اس میں پانی بھر لیا جب کہ عمران نے شاگل کے قریب بیٹھ کر اس کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور طاہر نے شاگل کے منہ میں پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔

"اب پانی اس کے منہ اور جسم پر ڈالو"...... عمران نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا تو طاہر نے دونوں ہاتھوں سے پانی بھر بھر کر شاگل کے چہرے سر اور زخموں پر تیزی سے ڈالنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد شاگل کی پلکیں تھرتھرانے لگیں تو عمران کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پانی واقعی قدرت کا انمول تحفہ ہے جو کام یہ کر جاتا ہے وہ بڑے سے بڑا ٹانک بھی نہیں دکھا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ طاہر مسلسل پانی ڈالتا رہا اور چند لمحوں بعد شاگل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اب اسے پانی پلاؤ اب یہ پانی پیئے گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھول دیا اور طاہر نے چلوؤں

میں پانی بھر بھر کر اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ اس بار واقعی شاگل اس طرح پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔

"بس اتنا کافی ہے اب یہ فوری خطرے سے باہر آگیا ہے"۔ عمران نے کہا اور ہاتھ ہٹا کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ طاہر بھی ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ شاگل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور منہ سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں لیکن وہ پوری طرح ہوش میں نہ آیا تھا کیونکہ کافی خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کی حالت خاصی ابتر ہو رہی تھی یہ تو شاید اس کی زندگی باقی تھی کہ وہ اوندھے منہ زمین پر پڑا تھا اس لئے اس کے زخموں پر کچھ مٹی لگ گئی تھی اور ان کے کنارے دب جانے کی وجہ سے زیادہ خون نہ نکلا تھا ورنہ تو وہ نجانے کب کا مر چکا ہوتا۔ عمران نے اس کی نبض پکڑ رکھی تھی لیکن جب کچھ دیر تک شاگل اسی کیفیت میں رہا تو عمران نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر مخصوص انداز میں اس نے اس کے دل کی مالش شروع کر دی۔ اس مالش کا اثر واقعی تیزی سے ہوا اور شاگل اس نیم بے ہوشی کی حالت سے نکل کر پوری طرح ہوش میں آنے لگ گیا۔

"خون کی کمی کی وجہ سے دل پوری طرح کام نہیں کر پا رہا۔ اسے اور پانی پلاؤ"...... عمران نے کہا تو طاہر نے ایک بار پھر چلوؤں میں پانی بھر کر شاگل کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا جب کہ عمران مسلسل مالش کرنے میں مصروف تھا اور شاگل کے چہرے کی حالت تیزی سے نارمل ہوتی جا رہی تھی۔

"بس کافی ہے اب یہ ہماری کیٹیگری میں آگیا ہے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ چند لمحوں بعد ہی شاگل کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس نے اٹھنے کے لئے بے اختیار جسم کو سمیٹنا شروع کر دیا۔

"اسے اٹھا کر بٹھا دو"...... عمران نے کہا تو طاہر اور توصیف نے آگے بڑھ کر شاگل کو سہارا دیا اور اسے اٹھا کر بٹھا دیا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا جائے تو یہ زیادہ جلدی اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر لے گا"...... طاہر نے کہا۔

"عمران۔ کہاں ہے عمران"...... شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں کچھ دیر یہ بیٹھ جائے پھر اٹھانا ورنہ یہ کھڑا نہ ہو سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو شاگل کی نظریں عمران پر اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

"تم۔ تم عمران۔ تم یہاں کہاں۔ اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں مگر۔ مگر میں تو اس کنگ کو تلاش کرنے آیا تھا"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نشانہ واقعی قابل داد ہے کہ میزائل تم نے کنگ کی جیپ پر مارا اور وہ لگا آ کر ہماری جیپ پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے خود ہی اٹھنے کی کوشش کی تو طاہر نے جھک کر اس کا بازو پکڑا اور اسے اٹھنے میں مدد دینی شروع کر

دی۔

"تو۔ تو وہ تمہاری جیپ تھی جسے میں نے کنگ کی جیپ سمجھ کر میزائل سے ہٹ کیا تھا لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا کے دو ملٹری ایجنٹ اس فائل کے پیچھے ہیں۔ تمہارا تو ذکر بھی نہ تھا ورنہ میں کچھ اور سوچتا"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن چونکہ اس کا جسم لڑکھڑا رہا تھا اس لئے طاہر نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔

"پھر ظاہر ہے تم نے میزائل کی بجائے جیپ پر ایٹم بم مارنا تھا۔ بہرحال تمہارا کنگ وہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے اور میں نے اسے اس لئے گولی نہ ماری تھی کہ تم اسے گرفتار کر کے کم از کم حکومت اسٹابیہ سے اپنے ہیلی کاپٹر کے نقصان کا معاوضہ تو طلب کر سکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔ لیکن تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا۔ اوہ اوہ میں سمجھ گیا تو تم نے اس سے فارمولا حاصل کر لیا ہو گا۔ سنو عمران وہ فارمولا حکومت کافرستان کی ملکیت ہے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سوری شاگل فارمولا ڈاکٹر یونس کی دریافت ہے اور ڈاکٹر یونس پاکیشیائی تھا اور اس نے اس فارمولے پر تمام ریسرچ پاکیشیا میں کی ہے اور پاکیشیا نے اس ریسرچ کے اخراجات ادا کیے ہیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر یونس نے یہ فارمولا حکومت کافرستان کو فروخت کر دیا تھا

اس لئے اب یہ کافرستان کی ملکیت ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو وضاحت میں نے کر دی ہے وہ کافی ہے اور تم اب نہ صرف ہوش میں آچکے ہو بلکہ اپنے قدموں پر بھی کھڑے ہو اس لئے اب ہمیں مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب تم جانو، کنگ جانے اور فارمولا جانے۔ آؤ ساتھیو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ طاہر، توصیف اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"خبردار اگر تم آگے بڑھے میرے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود ہے اور اس میں میگزین بھی ہے"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے مڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ واقعی شاگل کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اسے اب اپنی حماقت پر افسوس ہو رہا تھا کہ اسے شاگل کی حالت کے پیش نظر اس کی تلاشی لینے کا بھی خیال نہ آیا تھا۔

"مجھے احساس ہو گیا ہے کہ تم نے میری زندگی بچائی ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ صرف اتنی رعایت کر سکتا ہوں کہ تم فارمولا یہاں رکھو اور زندہ واپس چلے جاؤ اور اس زندگی کو میری طرف سے انعام سمجھ لینا"...... شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر جیب سے فارمولے والی فائل نکالی اور اسے ایک طرف موجود پتھر پر رکھ دیا۔

"میں اپنے ساتھیوں کی زندگی اس فارمولے سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں اس لئے میں نے فارمولا دے دیا ہے کیونکہ مجھے تمہاری کمینگی کا علم ہے کہ تم نے بہرحال فائر کھول دینا تھا"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جسے تم کمینگی کہہ رہے ہو اسے میں حب الوطنی کہتا ہوں اور میں تمہاری طرح احمق بھی نہیں ہوں کہ دشمنوں کا علاج کرتا پھروں۔ میرے پاس دشمنوں کے لئے موت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا"۔ شاگل نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے ابھی وعدہ کیا ہے کہ تم ہمیں زندہ جانے دو گے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو میں نے فارمولا نکلوانے کے لئے کیا تھا اور ایسے وعدے نجانے میں دن میں کتنے کرتا رہتا ہوں۔ میں اس فارمولے کے ساتھ ساتھ جب تمہاری لاش حکام کے سامنے رکھوں گا تو انہیں بھی صحیح معنوں میں احساس ہو گا کہ شاگل میں کتنی صلاحیتیں ہیں"۔ شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے چیک کر لیا ہے کہ اس میں میگزین ہے۔ دعویٰ کرنے سے پہلے بہتر ہے کہ آدمی چیکنگ کر لے"...... اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ اٹھا کر پسٹل کے نچلے حصے میں لگے ہوئے میگزین باکس کو دیکھنا چاہا اسی لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی شاگل کے حلق

سے چیخ نکلی اور اس نے بے اختیار دوسرے ہاتھ سے اپنا وہ ہاتھ پکڑ لیا جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا۔ عمران نے فارمولا پتھر پر رکھتے ہوئے پتھر کے ساتھ نیچے پڑا ہوا ایک چھوٹا سا پتھر مٹھی میں دبا لیا تھا اور یہ اسی پتھر کا کارنامہ تھا کہ وہ عمران کے بازو گھومتے ہی شاگل کے اس ہاتھ پر پوری قوت سے لگا تھا جس میں اس نے مشین پسٹل تھام رکھا تھا۔

"خبردار میرے پاس مشین گن ہے۔ فارمولا کوئی نہ اٹھائے۔ ہاتھ اٹھا کر پیچھے ہٹ جاؤ"...... اچانک ایک طرف سے کنگ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور شاگل سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کی گردنیں تیزی سے اس طرف کو مڑ گئیں اور پھر انہوں نے ایک مشین گن کی نال ایک چٹان کے پیچھے سے نکلی ہوئی دیکھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بے اختیار اپنے ہاتھ سر پر رکھ لئے۔ اس کے ایسا کرتے ہی طاہر اور دوسرے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی جب کہ شاگل حیرت بھرے انداز میں اس طرف دیکھتا کھڑا رہا۔

"تم بھی ہاتھ اٹھا لو شاگل ورنہ"...... کنگ نے دوبارہ چیختے ہوئے کہا تو شاگل نے بھی بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے۔ اس کے ساتھ ہی کنگ اس چٹان کی اوٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسرت موجود تھی۔

"فارمولے کی اصل فائل کہاں ہے عمران۔ یہ تم نے پتھر پر جو کچھ رکھا ہے یہ اصل فائل نہیں ہے"...... کنگ نے عمران کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم نے اسے پہچان لیا حالانکہ شاگل تو اسے نہیں پہچان سکا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاگل نے تو اسے دیکھا بھی نہ ہوگا اس لئے وہ کیسے پہچان سکتا ہے۔ کہاں ہے اصل فائل نکالو اسے"...... کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس مشین گن ہے اور ہم سب جانتے ہیں۔ تم ہم پر فائر کھول دو تو ہم ہلاک ہو جائیں گے پھر تم اطمینان سے ہم سے فائل حاصل کر کے یہاں سے نکل جانا مسٹر کنگ"...... عمران نے کہا۔

"اگر پتھر پر پڑی ہوئی فائل اصل ہوتی تو میں واقعی ایسا ہی کرتا کہ تم پر اچانک گولیوں کی بارش کر دیتا لیکن اس فائل کو دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم نے کیا چکر چلا رکھا ہے اور اسی لئے تم اور تمہارے ساتھی زندہ کھڑے ہیں کہ مجھے اصل فائل چاہئے۔ اگر میں نے تمہیں ہلاک کر دیا اور فائل تمہارے پاس سے نہ نکلی تو پھر میں اسے کہاں تلاش کروں گا اس لئے تمہیں خود وہ فائل میرے حوالے کرنی ہوگی۔ اگر تمہارے پاس موجود ہے تو اسے باہر نکالو اور اگر تم نے اسے کہیں چھپا رکھا ہے تو پھر تم نے اسے وہاں سے اٹھا کر میرے حوالے کرنا ہے"...... کنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھے جیب میں ہاتھ ڈالنے کی اجازت دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں خبردار اگر تم نے حرکت کی۔ شاگل تم آگے آؤ اور اس عمران کی جیب سے اصل فائل نکالو اور سنو عمران اس شاگل کو ڈھال بنا کر مجھے دھمکانے کی ضرورت نہیں ہے ظاہر ہے مجھے اس شاگل سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... کنگ نے کہا۔

"اتنی بات تو میں بھی سمجھ سکتا ہوں ویسے مجھے اب یقین آ رہا ہے کہ تم واقعی ایک ذہین آدمی ہو۔ شاگل سے زیادہ ذہین جب کہ شاگل کے پاس تو اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ یہ اداکاری کر کے بھی ڈراپ سین کر سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ چلو شاگل آگے بڑھو"...... کنگ نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونقوں کی طرح منہ کھولے اور دونوں ہاتھ سر پر رکھے کھڑا تھا۔

"میری حالت خراب ہے میں اس طرح سر پر ہاتھ رکھ کر نہیں چل سکتا ورنہ میں لڑکھڑا کر گر پڑوں گا"...... شاگل نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تمہاری حالت واقعی ٹھیک نہیں ہے چلو ہاتھ نیچے کر لو اور چلو ورنہ میں فائر کھول دوں گا"...... کنگ نے کہا۔

"شکریہ"...... شاگل نے کہا اور دونوں ہاتھ نیچے کر کے وہ عمران کی طرف چلنے ہی لگا تھا کہ دوسرے لمحے لڑکھڑاتا ہوا آگے کی طرف جھکا اور پھر سیدھا ہو کر پیچھے کی طرف جھکا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے

کی بے حد کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا دھڑام سے پشت
کے بل نیچے زمین پر جا گرا۔
"اٹھو جلدی کرو اٹھو"...... کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور
شاگل نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔ عمران کے لبوں پر
مسکراہٹ تیر رہی تھی جب کہ طاہر، توصیف اور ٹائیگر تینوں کے
چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ شاگل کی حالت اس
قدر بھی خراب نہ تھی کہ وہ ایک قدم بھی نہ چل سکتا۔ شاگل کراہتا ہوا
اٹھنے لگا۔ اس نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر ان کا سہارا لیا اور پھر
آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے جیسے لٹو گھومتا ہے اس
طرح اس کا جسم گھوما اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے
ساتھ ہی کنگ کی چیخ سنائی دی اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے جا
گرا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری تھی۔ شاگل
مسلسل اس پر فائرنگ کیے چلا جا رہا تھا اور اس نے اس وقت تک
ٹریگر سے انگلی نہ اٹھائی جب تک کنگ کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت نہ ہو
گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی
طرف مڑ گیا۔

"ویل ڈن شاگل تم تو زبردست اداکار ہو۔ تمہیں تو ہالی وڈ کی
فلموں میں کام کرنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا اشارہ سمجھ گیا تھا لیکن چونکہ مشین پسٹل پیچھے پڑا ہوا تھا
اس لئے مجھے پشت کے بل گر کر چوٹ کھانی پڑی لیکن اب تم بتاؤ کہ

تم نے پہلے مجھ سے دھوکہ کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ کہاں ہے
وہ اصل فائل"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں تمہیں اصل فائل دے کر خاموشی
سے چلا جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نکالو اصل فائل ورنہ"...... شاگل نے اس بار غصیلے لہجے میں
کہا۔

"یہ پڑی ہے اصل فائل اٹھا لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"نہیں یہ اصل فائل نہیں ہے اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ تم جیسا
شاطر آدمی اتنی آسانی سے کیسے فائل نکال کر رکھ سکتا ہے۔ کہاں ہے
اصل فائل جلدی نکالو"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر دے سکتا ہوں"...... عمران نے بھی یکلخت انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کوئی شرط نہیں مان سکتا۔ فائل نکالو"...... شاگل نے
بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے شک ہمیں گولی مار دو اس کے بعد ہماری تلاشی لے لینا
لیکن یہ سوچ لینا کہ اگر ہم مر گئے تو قیامت تک تمہیں فائل نہیں مل
سکے گی۔ جب کہ میری شرط بڑی معمولی سی ہے اور میرا وعدہ کہ تمہیں
فائل بہرحال مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیا شرط ہے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بڑی معمولی سی شرط ہے۔ ہم تینوں زخمی ہیں۔ ہمارا کسی اچھے سے ہسپتال میں علاج کراؤ۔ جب ہم ٹھیک ہو جائیں تو ہمیں ایئر پورٹ پر سی آف کرنے ساتھ جانا۔ وہیں ایئر پورٹ پر تمہیں فائل مل جائے گی۔ میرا وعدہ اور تمہیں معلوم ہے کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں بہرحال اسے پورا کرتا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ میں بعد میں آکر کافرستان سے وہ فائل لے جاؤں لیکن اس وقت وعدہ پورا کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ فائل کہاں ہے یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم زخمی ہونے کی وجہ سے یہاں سے باہر نہیں گئے۔ پھر وہ فائل لازماً تمہارے پاس ہی ہو گی"...... شاگل نے کہا۔

"میں کنگ کی طرح احمق نہیں ہوں کہ فائل جیبوں میں رکھے پھروں۔ مجھے معلوم تھا کہ کنگ یہاں سے فائل حاصل کرنے آئے گا اور لامحالہ ملٹری انٹیلی جنس بھی اس کے پیچھے آئے گی۔ تمہارے متعلق تو میرے ذہن میں بھی نہ تھا کیونکہ اس سے پہلے تم سکرین پر نہ تھے تمہاری آمد تو اچانک ہی تھی۔ بہرحال میں وہاں سے انتظامات کر کے چلا تھا۔ یہ فائل میں نے خود تیار کی اور اسے میں اپنے ساتھ لے آیا۔ اصل فائل کنگ سے حاصل کر کے میں نے یہاں چھپا دی ہے۔ یہ پہاڑی علاقہ وسیع بھی ہے اور درختوں اور جھاڑیوں سے بھرا ہوا بھی ہے۔ یہاں ایک چھوٹی سی فائل تو ایک طرف ہاتھی بھی اگر چھپا دیا جائے تو کسی کو قیامت تک نہیں مل سکتا۔ چنانچہ میں نے اصل فائل

چھپا دی تاکہ اگر واپسی میں فوج ہمیں پکڑ لے تو وہ یہ فائل لے کر مطمئن ہو جائے اور پھر بعد میں اطمینان سے کسی بھی آدمی کو بھیج کر ہم یہاں سے اصل فائل حاصل کر لیں گے لیکن فرق یہ پڑ گیا کہ چونکہ میں نے پہلے فائل نہ دیکھی تھی اس لئے اصل اور نقل کے فائل کور کے رنگ میں فرق تھا جس کی وجہ سے کنگ نے فوراً پہچان لیا کہ یہ اصل فائل نہیں ہے ورنہ تو تم بھی یہ فائل حاصل کر کے مطمئن ہو جاتے اور کنگ بھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو پھر تم نے میرے ہاتھ پر پتھر مار کر مجھے بے بس کیوں کر دیا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہی اصل فائل ہے"...... شاگل نے واقعی ذہانت بھرا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں نے یقین دلانے کے لئے سب کچھ کیا تھا۔ ورنہ اگر مجھے تمہاری موت منظور ہوتی تو تم ہوش میں ہی نہ آتے تمہاری حالت اس قدر خراب تھی کہ اگر ہم تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں نہ لے آتے اور تمہارے زخموں پر پانی نہ ڈالتے اور تمہیں پانی نہ پلاتے۔ تمہارے سینے کی مخصوص انداز میں مالش نہ کرتے تو اب تک تمہاری روح ان پہاڑی علاقوں میں سیر کرتی نظر آتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نے میری زندگی بچا کر مجھ پر احسان کیا ہے لیکن یہ تمہارا اپنا نقطہ نظر ہے میرا اپنا نقطہ نظر ہے میں دشمنوں کو مارنے کا قائل ہوں بچانے کا نہیں"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا تمہاری زندگی ہم نے اپنے مفاد کے لئے بچائی تھی کہ تاکہ تمہیں یہ جعلی فائل دے کر نکل جائیں اس طرح تم بھی مطمئن ہو جاتے اور حکومت کافرستان بھی۔ یہ تو سائنس دانوں کو اس وقت اس کے جعلی ہونے کا پتہ چلتا جب لیبارٹری میں کام ہوتا اور اس میں ظاہر ہے طویل عرصہ لگ جاتا اور یہی ہمارا مقصد تھا۔ ورنہ تمہاری اور کنگ کی لاش ملنے کے بعد ظاہر ہے کافرستان کے ایجنٹ پاکیشیا پر چڑھ دوڑتے اور فائل کے لئے ایک اور طویل جنگ شروع ہو جاتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ تو تم نے اس لئے میری جان بچائی ہے یہی تو میں سوچ رہا تھا کہ تم جیسا دشمن اور میری جان بچائے ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے چلو مجھے تمہاری شرط منظور ہے لیکن یہ فائل بھی میں اپنے پاس رکھوں گا۔ ظاہر ہے یہ جعلی فائل ہے یہ تو تمہارے کسی کام کی نہیں ہے"...... شاگل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑی خوشی سے اپنے پاس رکھو بلکہ اگر کہو تو ایسی دس بارہ اور فائلیں بھی میں تیار کر کے تمہیں دے سکتا ہوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو واپس ہیلی کاپٹر کی طرف میں تمہارا علاج کراؤں گا اور تم اپنا وعدہ پورا کرنا"...... شاگل نے کہا۔

"تمہارا ہیلی کاپٹر ناکارہ ہو چکا ہے۔ کنگ اسے لے کر جا رہا تھا کہ میرے ساتھی نے فائرنگ کر کے اس کا پنکھا توڑ دیا"...... عمران نے

کہا۔

"کوئی بات نہیں ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے میں اس سے کال کر کے دوسرا ہیلی کاپٹر منگوا لوں گا"...... شاگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے واپس مڑتے ہی اس کے ساتھی بھی واپس مڑے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ شاگل بھی ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا اور پھر اس نے پتھر پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"عمران صاحب یہ فائل"...... طاہر نے کچھ کہنا چاہا۔

"خاموش رہو۔ شاگل کے کان لمبے ہیں سارا ڈرامے کا ابھی ڈراپ سین ہو جائے گا"...... عمران نے خشک لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو طاہر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں شاگل کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ "تم چاروں ادھر چٹان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور یہ بات سن لو کہ اگر تم میں سے کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں بے دریغ گولی مار دوں گا پھر مجھے پرواہ نہیں رہے گی کہ اصل فائل ملتی ہے یا نہیں"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو شاگل ہماری حالت ابھی اس قابل نہیں ہے کہ ہم غلط تو ایک طرف درست حرکت بھی کر سکیں۔ اب تک ہم جس طرح چل پھر رہے ہیں یہ سب تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ہماری جگہ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو اب تک دس بار فرشتوں کو

حساب کتاب دے چکا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چٹان کی طرف منہ کر لیا اس کے چٹان کی طرف منہ کرتے ہی طاہر، توصیف اور ٹائیگر نے بھی چٹان کی طرف رخ پھیر لیا تھا۔ عمران نے چند لمحے بعد تھوڑی سی گردن موڑ کر دیکھا تو شاگل ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکا تھا لیکن ظاہر ہے ایک تو وہ ان کی نسبت اونچی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ تینوں اسے صاف نظر آ رہے تھے اور دوسرا بہرحال اس کے پاس مشین پسٹل موجود تھا اور اگر چاروں کو نہ سہی تو بہرحال ایک آدھ کو تو وہ نشانہ بنا ہی لیتا اور عمران ظاہر ہے اس معاملے میں کسی قسم کا رسک لینے کا قائل نہ تھا۔

"ہیلو ہیلو شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ مسلسل کال دے رہا تھا۔

"ہیلو راجندر میرا ہیلی کاپٹر ناکارہ ہو چکا ہے تم ایسا کرو کہ فوری طور پر تامیر پہاڑیوں پر دوسرا ہیلی کاپٹر بھجواؤ۔ بڑا ہیلی کاپٹر بھجوانا اور چار مسلح افراد کو بھی ساتھ بھجوا دینا جلدی کرو اوور"...... شاگل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"جلدی بھیجو اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز آنی بند ہو گئی۔

"ہماری حالت ٹھیک نہیں ہے شاگل اگر تم اجازت دو تو ہم بیٹھ جائیں"...... عمران نے مڑ کر شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب

مشین پسٹل پکڑے ہیلی کاپٹر کی کھڑکی کے قریب بیٹھ گیا تھا۔

"بیٹھ جاؤ لیکن کوئی غلط حرکت نہ کرنا"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ درست حرکت کی اجازت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے مطمئن انداز میں آلتی پالتی مار کر زمین پر بیٹھ گیا جب کہ اس کے ساتھی کھڑے رہے لیکن انہوں نے اپنا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر لیا تھا۔ شاگل بڑے چوکنے انداز میں بیٹھا ہوا تھا چونکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے اس کے ساتھی بھی خاموش تھے۔ عمران کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے وہ آیا ہی اس انداز میں بیٹھنے کے لئے ہو جب کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ شاگل نے چار مسلح افراد بھی طلب کیے ہیں ان کے آنے کے بعد ہو سکتا ہے کہ وہ عمران کے علاوہ باقی ساتھیوں کو گولی مار دے اس لئے وہ خاصا بے چین ہو رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آسمان پر ہیلی کاپٹر کی گونج سنائی دی تو شاگل تیزی سے اٹھ کر ہیلی کاپٹر سے باہر نکلا اور کھڑکی سے سر نکال کر اوپر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے آلتی پالتی مارے بیٹھے ہوئے عمران کا بازو حرکت میں آیا اور ایک بڑا سا پتھر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا شاگل کے سر سے ٹکرایا اور شاگل چیختا ہوا اچھل کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گرا۔ اسی لمحے طاہر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے شاگل کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے والا مشین پسٹل اٹھا لیا۔ شاگل نیچے گرنے کے بعد بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ پتھر کی

ضرب کے ساتھ ساتھ بلندی سے اس طرح سخت پتھریلی زمین پر گرنے سے وہ بے ہوش ہو چکا تھا اور عمران اس طرح اٹھ کر کپڑے جھاڑنے لگا جیسے دیہاتی زمین پر بیٹھ کر تھیٹر دیکھتے ہیں اور تھیٹر کا آخری سین ختم ہونے پر وہ اٹھ کر کپڑے جھاڑتے ہیں اور پھر اپنے اپنے گھروں کو چل پڑتے ہیں۔

"اسے اٹھا کر کسی چٹان کے پیچھے ڈال دو اور پھر تم سب ادھر ادھر چٹانوں کی اوٹ میں ہو جاؤ۔ میں ہیلی کاپٹر کے اندر رہوں گا تاکہ ٹرانسمیٹر کال کا جواب دے سکوں"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ آہستہ آہستہ اوپر ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ طاہر نے شاگل کو اٹھا کر ایک بڑی چٹان کے پیچھے اس طرح لٹا دیا کہ وہ نہ ہی اوپر سے نظر آئے اور نہ دور سے اور پھر وہ دوسرے ساتھیوں سمیت چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ اب عمران اکیلا اس ناکارہ ہیلی کاپٹر میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی اور عمران نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو راجندر کالنگ فرام ہیلی کاپٹر زیرو زیرو ون اوور"۔ ایک آواز سنائی دی۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو اوور"...... عمران نے شاگل کے لہجے میں کہا۔

"باس آپ کا ہیلی کاپٹر ہم نے چیک کر لیا ہے لیکن اس کے قریب ہیلی کاپٹر اتارنے کی کوئی جگہ نہیں ہے مجھے دور ہیلی کاپٹر اتارنا پڑے گا اور باس آپ کے ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی چند افراد بھی حرکت کرتے

ہوئے نظر آئے تھے جو اب نظر نہیں آ رہے اوور"...... راجندر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہیلی کاپٹر سامنے گھاٹی میں اتار دو۔ میرے ساتھ میرے آدمی ہی ہو سکتے ہیں نانسنس اوور"...... عمران نے شاگل کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور"...... راجندر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر گھاٹی میں اتار کر تم چار مسلح افراد کے ساتھ اوپر میرے ہیلی کاپٹر پر آؤ گے۔ میں اور میرے چار ساتھی شدید زخمی ہیں تم لوگ ہمیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں لے جاؤ گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس اوور"...... راجندر نے جلدی سے کہا۔

"جلدی کرو اوور اینڈ آل"...... عمران نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"طاہر ہیلی کاپٹر نیچے گھاٹی میں اترے گا اور اس میں موجود افراد اوپر آئیں گے اور تم تے اس وقت ان پر فائر کھولنا ہے جب سب باہر آ جائیں اور مارے جا سکیں"...... عمران نے اونچی آواز میں ہیلی کاپٹر کے اندر سے ہی ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"...... طاہر کی آواز سنائی دی۔

"مشین پسٹل کا میگزین چیک کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے

کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بڑا ہیلی کاپٹر کچھ فاصلے پر موجود گھاٹی میں اترتا چلا گیا۔ عمران سائیڈ پر ہو گیا تھا تاکہ اسے ہیلی کاپٹر میں سوار افراد نیچے جاتے ہوئے نہ دیکھ سکیں۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر نیچے گہرائی میں جا کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران دوسری طرف سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترنے لگا اور پھر جیسے ہی وہ نیچے اترا۔ کچھ دیر بعد اسے مشین پسٹل کی فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آواز سنائی دی اور عمران گھاٹی کے کنارے کی طرف بڑھنے لگا۔

"پانچ افراد تھے عمران صاحب پانچوں ختم ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے ایک چٹان کی اوٹ سے نکل کر عمران کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے تو شاگل کی جیب سے وہ فائل نکالو اور مجھے لا دو۔ اس کے بعد شاگل کو اٹھاؤ اور نیچے لے چلو"...... عمران نے کہا اسی لمحے توصیف اور ٹائیگر بھی مختلف چٹانوں کی اوٹوں سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گئے اور طاہر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر اس چٹان کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے اس نے شاگل کو لٹایا تھا۔

شاگل کی آنکھیں کھلیں تو ابتدائی چند لمحوں تک تو اس کا ذہن ماؤف سا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی دھند چھٹتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب ہیلی کاپٹر کی گونج سن کر اس نے کھڑکی سے لٹک کر اوپر آسمان کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اس کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی اور اسے محسوس ہوا کہ وہ بلندی سے سر کے بل نیچے گر رہا تھا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی تھی۔

"اوہ اوہ تو وہ۔ وہ عمران نے پھر کوئی چکر چلا دیا"...... شاگل نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس کا جسم حرکت نہ کر رہا تھا اس لئے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ وہ ہسپتال کے بیڈ پر پڑا ہوا ہے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی۔

"آپ کو ہوش آ گیا سر۔ مبارک ہو سر ہم تو آپ کی طویل بے ہوشی کی وجہ سے بے حد پریشان ہو رہے تھے سر میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتی ہوں سر"...... نرس نے قریب آ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا۔ کیا ہوا ہے مجھے"۔ شاگل نے اس کی ساری بات کو نظر انداز کرتے ہوئے متوحش سے لہجے میں کہا۔

"آپ کے جسم کو ڈاکٹر صاحب نے پلنگ سے کلپ کیا ہوا ہے تاکہ آپ کے حرکت کرنے سے زخم خراب نہ ہو جائیں سر۔ میں ڈاکٹر صاحب کو بلا لاتی ہوں سر"...... نرس نے تیزی سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کچھ کہتا وہ تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر شاگل نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا کیونکہ نرس کے جاتے ہی اسے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں وہ کافرستان کی بجائے پاکیشیا کے کسی ہسپتال میں موجود نہ ہو کیونکہ اس عمران سے بعید نہ تھا کہ وہ اسے اس بے ہوشی کے عالم میں اغوا کر کے پاکیشیا لے آیا ہو لیکن اس بوڑھے ڈاکٹر کو دیکھتے ہی اس نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ وہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔ یہ ڈاکٹر نرائن تھا آفیسر سپیشل ہسپتال کا انچارج۔

"ہیلو چیف شاگل مبارک ہو کہ آپ کو ہوش آ گیا"...... ڈاکٹر

نرائن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر لیکن آپ سب سے پہلے تو میرے جسم کو اس کلپنگ سے آزاد کرائیں اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے بتائیں کہ مجھے یہاں کون چھوڑ گیا ہے اور مجھے کتنے عرصے بعد ہوش آیا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"آپ کو تین روز کی طویل بے ہوشی کے بعد ہوش آیا ہے ہم تو انتہائی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ آپ کے تمام ٹیسٹ نارمل تھے لیکن آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ حتیٰ کہ ہم نے آپ کے دماغ کی سکیننگ بھی کی لیکن کوئی وجہ سامنے نہ آئی۔ سب کچھ او کے تھا اسی لئے تو ہم پریشان تھے اور رہی آپ کے یہاں پہنچنے کی بات تو آپ کا کوئی ایجنٹ تھا پریم داس وہ آپ کو یہاں پہنچا گیا تھا"...... ڈاکٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کلپنگ بھی کھولتا رہا۔ جب سب کلپنگ کھل گئی تو شاگل نے اٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹے رہیئے لیٹے رہیئے آپ کو ابھی ہوش آیا ہے ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی گڑبڑ ہو جائے"...... ڈاکٹر نے پریشان ہو کر کہا۔

"اب کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی ڈاکٹر صاحب مجھے یقین ہے کہ اس شیطان نے کوئی ایسی گڑبڑ کی ہو گی کہ مجھے جلد ہوش نہ آ سکے"۔ شاگل نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"شیطان نے گڑبڑ کیا مطلب"...... ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا وہ اب ایسی نظروں سے شاگل کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اس کی ذہنی صحت پر شک پڑ گیا ہو۔

"ہاں آپ اسے نہیں جانتے میں جانتا ہوں"...... شاگل نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

"میرا لباس کہاں ہے"...... شاگل نے کہا۔

"تو آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں فوری"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"جی ہاں اب میں ٹھیک ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"...... شاگل نے کہا۔

"اوکے میں آپ کا لباس یہیں بھجوا دیتا ہوں لیکن وہ تو خاصا پھٹا ہوا اور خراب ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں میں جا کر بدل لوں گا اور ہاں ساتھ ہی فون بھی بھجوا دیں اور جلدی یہ سب کچھ کریں"...... شاگل نے کہا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گیا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا نرس بھی اس کے ساتھ ہی واپس چلی گئی۔

"تو وہ فائل لے گیا۔ میں اس کی روح سے بھی فائل نکلوا لوں گا"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد ایک ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں لباس کا پیکٹ تھا جب کہ دوسرے ہاتھ میں کارڈلیس فون تھا۔

"یہ پیکٹ یہاں رکھ دو"...... شاگل نے اس کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے کہا اور ملازم نے پیکٹ بیڈ پر رکھا اور واپس چلا گیا۔ شاگل نے تیزی سے فون کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں راجندر سے بات کراؤ"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ باس آپ کو ہوش آ گیا مبارک ہو باس"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو نانسنس تمہارا کیا خیال تھا کہ مجھے ہوش ہی نہ آ سکتا تھا"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس راجندر صاحب تو ہلاک ہو چکے ہیں آپ سہناریہ سے بات کر لیں جناب وہ آپ کو تفصیل بتا سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سہناریہ بول رہا ہوں باس آپ کو ہوش آ گیا باس مبارک ہو ہم سب بے حد پریشان تھے"...... سہناریہ نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ راجندر کیسے ہلاک ہوا ہے"...... شاگل نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"باس آپ کی ٹرانسمیٹر کال آنے پر راجندر چار مسلح افراد کو ساتھ لے کر زیرو زیرو ون ہیلی کاپٹر کے ذریعے تامیر پہاڑیوں پر گیا تھا پھر اس کی واپسی نہ ہوئی جب کہ ٹرانسمیٹر کال آئی جو پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی طرف سے تھی۔ اس نے کہا کہ آپ بے ہوشی کے عالم میں ...جن پارک کے قریب پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کو وہاں سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا جائے اور کال آف ہو گئی۔ میں نے پہلے زیرو زیرو ون

کی مخصوص فریکوئنسی پر کال کرنے کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہو سکا پھر میں نے آپ کی ذاتی فریکوئنسی پر کال کی لیکن پھر بھی رابطہ نہ ہو سکا تو میں پردیپ سمیت کار لے کر ساجن پارک پہنچا تو وہاں واقعی آپ بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ہم نے آپ کو ہسپتال پہنچایا۔ اس کے بعد ہم تامیر پہاڑیوں پر گئے تو وہاں ایک گھاٹی میں راجندر اور ان چاروں آدمیوں کی لاشیں موجود تھیں جو ان کے ساتھ گئے تھے۔ اس کے علاوہ وہاں آپ کا مخصوص ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا جو ناکارہ ہو چکا تھا۔ وہاں ان افراد کی لاشیں بھی مل گئیں جو آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک ایکریمی کی لاش بھی پڑی ملی جس پر میں نے فوج کو کال کیا اور وہاں سے ساری لاشیں اٹھوائیں۔ فوج کے انجینئروں نے آپ کا ہیلی کاپٹر بھی ٹھیک کر دیا۔ آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ پرائم منسٹر صاحب اور صدر صاحب کی کالیں آئیں اور میں نے انہیں بھی حالات بتائیے"...... سہاریہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس زیرو زیرو ون ہیلی کاپٹر کا کیا ہوا"...... شاگل نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب اس کا تو پتہ نہیں چل سکا"...... سہاریہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"...... شاگل نے کہا اور فون آف کر کے اس نے پیکٹ کھولا اس میں سے لباس نکالا وہ واقعی خاصا پھٹا اور خراب ہو رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ ہسپتال کا لباس پہن کر تو باہر نہ جا سکتا تھا اس لئے اس نے لباس تبدیل کیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کی ذاتی کار میں وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی وہ سب سے پہلے اپنے مخصوص حصے میں آیا جہاں اس نے دوسرا لباس پہنا اور پھر آفس میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سرحدی ملٹری فورس کے کمانڈر سے میری بات کراؤ"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"کمانڈر لعل دیو صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔ شاگل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر کمانڈر لعل دیو بول رہا ہوں سر فرمائیے"...... کمانڈر کا لہجہ اس بار پہلے کی نسبت بے حد نرم تھا۔

"تین روز پہلے سیکرٹ سروس کے زیرو زیرو ون سپیشل ہیلی کاپٹر نے سرحد کراس کی ہو گی اور پاکیشیا گیا ہو گا اسے کیوں نہیں روکا گیا"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر نے ۔ نہیں سر۔ ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی اور یہ تو ممکن ہی نہ تھا کہ کوئی کافرستانی ہیلی کاپٹر بغیر اجازت سرحد کراس کر سکے" ...... کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ کو یقین ہے کہ جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے" ...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس سر روزانہ کی رپورٹنگ میرے پاس آتی ہے" ...... کمانڈر نے جواب دیا۔

" اوکے" ...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" پھر یہ ہیلی کاپٹر کہاں گیا" ...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ کی کال ہے جناب" ...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کا نام عمران استعمال کرتا ہے۔

" بات کراؤ" ...... شاگل نے کہا۔

"ہیلو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس جناب چھاگل ۔ اوہ سوری ویری سوری ۔ دراصل زخمی ہو جانے کی وجہ سے زبان میں اتنی طاقت ہی نہیں رہی کہ تمہارا نام لے سکے ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں میں نے پہلے ہسپتال فون کیا تھا تاکہ

معلوم کر سکوں کہ تمہاری صحت یابی کا جشن کب منایا جا سکتا ہے تو انہوں نے بتایا کہ تم کچھ دیر پہلے ہوش میں آئے اور ہوش میں آتے ہی تم ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ہو" ...... دوسری طرف سے عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

" تم نے بدعہدی کی ہے عمران ۔ تم کمینے اور گھٹیا آدمی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم وعدے کے پکے ہو" ...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ارے ارے اتنی اونچی آواز میں مت بولو۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹروں نے تمہیں طاقت کے انجکشن لگائے ہوں گے لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ تمام توانائی تم بولنے پر ہی خرچ کر دو ویسے تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بدعہدی میں نے نہیں کی تم نے کی تھی کیونکہ تم نے ہیلی کاپٹر کے ساتھ چار مسلح افراد بھی طلب کر لئے تھے۔ حالانکہ تمہیں چاہئے تھا کہ تم مسلح افراد کی بجائے ڈاکٹر اور میڈیکل باکس منگواتے لیکن تمہارے مسلح افراد کے طلب کرنے کا مطلب یہی تھا کہ تم اکیلے ہونے کی وجہ سے ہم پر فائر کھولنے کی ہمت نہ کر رہے تھے اس لئے تم چاہتے تھے کہ مسلح افراد آ جائیں تو تم ہم پر فائر کھول دو اس لئے اب تم خود ہی فیصلہ کر سکتے ہو کہ وعدہ خلافی کس نے کی ہے اور کمینہ اور گھٹیا کون ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں تم پر کیسے فائر کھول سکتا تھا۔ میں نے تو تم سے اصل فائل حاصل کرنی تھی" ...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں شاگل مجھے معلوم ہے کہ تم نے مسلح افراد میرے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے منگوائے تھے اور یہ بات لپنے پلے باندھ لو آئندہ بھی شاید تمہیں یہ کام دے جائے کہ میں لپنے کسی ساتھی کی موت تو ایک طرف اس کے جسم پر زخم بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے مجبوراً مجھے تمہارے آدمیوں کا خاتمہ کرنا پڑا۔ اس کے باوجود میں نے وعدہ خلافی نہیں کی تمہیں پارک کے قریب اتار دیا اور باقاعدہ تمہارے ہیڈ کوارٹر کال کر کے انہیں وہاں تمہاری موجودگی کی اطلاع دی تاکہ تمہیں ہسپتال پہنچایا جاسکے اور پھر ہسپتال میں بھی مسلسل فون کر کے میں تمہاری خیریت معلوم کرتا رہا"...... عمران نے جواب دیا تو شاگل کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔ اس نے واقعی اسی نیت سے ہی مسلح افراد منگوائے تھے کہ عمران کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے وہ عمران کو مجبور کر دیتا اور فائل حاصل کرنے کے بعد عمران کو بھی گولیوں سے اڑا دیتا جب کہ اس کے جواب میں عمران نے پہلے بھی اس کی جان بچائی اور اب بھی اسے ہسپتال پہنچا کر اس کی جان بچائی تھی۔

"لیکن تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم فائل پاکیشیا جانے سے پہلے میرے حوالے کرو گے اور اب تم میرے محکمے کے ہیلی کاپٹر پر بغیر فائل دیئے پاکیشیا چلے گئے ہو پھر بھی کہہ رہے ہو کہ تم نے وعدہ خلافی نہیں کی"...... شاگل نے کہا۔

"تمہارا ہیلی کاپٹر کافرستان میں ہی موجود ہے۔ اب تم مجھے بھی اپنی طرح کا عقل مند سمجھتے ہو کہ میں سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر پر سرحد پار کرتا اور سرحدی فوج ہمیں میزائل مار کر اڑا دیتی یا گرفتار کر لیتی۔ تمہارا ہیلی کاپٹر انہی پہاڑیوں میں ایک گھاٹی کے اندر موجود ہے۔ تم اسے آسانی سے تلاش کر سکتے ہو۔ جہاں تک فائل کا تعلق ہے وہ بھی میں نے ہیلی کاپٹر کے اندر رکھ دی تھی وہ اب بھی وہیں پڑی ہوگی"...... عمران نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ تم نے وہاں اصل فائل ہی رکھی تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم اس قدر جدوجہد کے بعد مشن مکمل کرو اور فائل میرے حوالے کر دو نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے"...... شاگل نے کہا۔

"واقعی بظاہر ناممکن ہے لیکن اب یہ ممکن ہو گیا ہے کیونکہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور میں وعدہ بہرحال پورا کرتا ہوں اس لئے کہ ہمیں ہمارے دین کا حکم ہے کہ یا تو وعدہ نہ کرو اور اگر وعدہ کر لو تو اسے بہرحال پورا کرو"...... عمران نے جواب دیا۔

"کہاں ہے ہیلی کاپٹر تفصیل بتاؤ میں ابھی وہاں جاتا ہوں پھر مجھے معلوم ہوگا کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"جس جگہ تمہارا ناکارہ ہیلی کاپٹر موجود تھا اس سے شمال کی طرف تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک انتہائی گہری گھاٹی ہے۔ ہیلی کاپٹر

وہاں موجود ہے۔ میری طرف سے ہیلی کاپٹر اور فارمولے کی اصل فائل اپنی صحت یابی کی خوشی میں بطور تحفہ قبول کر لو۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاگل نے جلدی سے کریڈل پر دو تین ہاتھ مارے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چھوٹا سنگل سیٹ ہیلی کاپٹر تیار کراؤ جلدی کرو میں نے ابھی اور اسی وقت تامیر کی پہاڑیوں میں جانا ہے جلدی کرو اور مجھے اطلاع دو"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ عمران اصل فائل دے دے۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ چھوٹے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اس جگہ پہنچا جہاں کا پتہ عمران نے دیا تھا تو وہاں واقعی زیرو زیرو ون ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"یہ تو ہمارا زیرو زیرو ون ہیلی کاپٹر ہے جناب"...... پائلٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے اسے یہاں چھپا دیا تھا کہ دشمن ایجنٹوں کے ہاتھ نہ لگ سکے"...... شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی پائلٹ نے چھوٹا ہیلی کاپٹر اس بڑے ہیلی کاپٹر کے قریب اتارا شاگل تیزی سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس بڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ بڑے ہیلی کاپٹر پر چڑھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ

سامنے ہی سیٹ پر فائل پڑی ہوئی تھی۔ جس پر ایک کاغذ کلپ کیا گیا تھا۔ شاگل نے جھپٹ کر وہ فائل اٹھائی کاغذ پر ایک سطر لکھی ہوئی تھی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس کی خدمت میں ایک پرخلوص تحفہ منجانب علی عمران"...... شاگل نے جلدی سے فائل کھولی اور اسے دیکھنے لگا۔ فائل میں دس ٹائپ شدہ کاغذ تھے اس نے اس کا فائل کور چیک کیا۔ یہ پہلے سے مختلف تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ عمران نے اسے وہی جعلی فائل نہ دے دی ہو اور جب وہ یہ فائل حکومت کے حوالے کرے تو اسے شرمندہ ہونا پڑے اس لئے اس نے اس کا فائل کور چیک کیا تھا اس کے ساتھ ساتھ اسے یاد تھا کہ پہلے والی فائل کا ایک صفحہ بھی لپٹا ہوا تھا لیکن اس فائل کے تمام صفحات درست تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ واقعی دوسری فائل تھی۔ اس نے فائل کو تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر وہ واپس اسی چھوٹے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔

"چلو واپس"...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر واپس دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"تم نے دیکھ لیا کہ زیرو زیرو ون ہیلی کاپٹر کہاں کھڑا ہے۔ اب تم مجھے ہیڈ کوارٹر پہنچا کر دوسرے پائلٹ کو ساتھ لو گے اور یہ ہیلی کاپٹر یہاں سے ہیڈ کوارٹر واپس پہنچاؤ گے"...... شاگل نے پائلٹ سے کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد شاگل واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ اپنے دفتر میں پہنچتے ہی اس نے جیب سے فائل نکال کر میز پر رکھی اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس صدر صاحب سے بات کراؤ۔ فوری اٹ از ایمرجنسی"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر میں شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صحت یابی مبارک ہو مسٹر شاگل میں نے ابھی ہسپتال فون کرایا تھا وہاں سے معلوم ہوا ہے کہ تم ہوش میں آ گئے اور پھر وہاں سے واپس ہیڈ کوارٹر چلے گئے ہو۔ اس مشن کا کیا ہوا اور تم کس طرح بے ہوش ہوئے"...... صدر نے کہا۔

"جناب اس مشن کے سلسلے میں ہی میں نے کال کی ہے۔ میں نے مشن مکمل کر لیا ہے جناب اور فائل حاصل کر لی ہے اور اسٹالین

ایجنٹ کنگ کا بھی خاتمہ کر دیا ہے سر اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی سر"...... شاگل نے جان بوجھ کر عمران کا نام نہ لیا تھا کیونکہ پھر اسے لامحالہ بتانا پڑتا کہ عمران کہاں ہے۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا ہے تو اس کی لاش کہاں ہے۔

"اوہ کیا واقعی کیا فارمولے کی فائل مل گئی ہے"...... صدر کے لہجے میں مسرت تھی۔

"یس سر میرے سامنے پڑی ہے سر۔ میں ہسپتال سے ہیڈ کوارٹر آیا سر اور وہاں سے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر تاسیر پہاڑیوں میں گیا سر۔ جہاں میں نے فائل کو چھپا دیا تھا سر اور اب فائل لے کر واپس آیا ہوں سر"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"تم نے چھپایا تھا کیا مطلب"...... صدر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ایسا کریں سر کہ پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ ساتھ ایسے سائنس دانوں کو بھی میٹنگ میں طلب کر لیں جو اس فائل کو چیک کر کے بتا سکیں کہ یہ درست ہے۔ وہیں میں تفصیلی رپورٹ بھی عرض کر دوں گا۔ میں دراصل چاہتا ہوں کہ اس فائل کے بارے میں اچھی طرح تسلی ہو جائے"...... شاگل نے کہا۔

"تو کیا تمہیں خدشہ ہے کہ یہ جعلی بھی ہو سکتی ہے"...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"جناب ویسے تو یہ سو فیصد اصل ہے لیکن ایسے کیسز میں کسی بھی

امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے تسلی اچھی چیز ہے۔ تم ایسا کرو کہ فائل اپنے کسی خاص آدمی کے ذریعے میرے پاس بھجوا دو۔ میں اسے متعلقہ سائنس دانوں کو بھجوا دیتا ہوں۔ وہاں سے شام تک رپورٹ آجائے گی اور میٹنگ بھی شام کو کال کی جا سکتی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا سر"...... شاگل نے جواب دیا۔

"تم شام چھ بجے پریذیڈنٹ ہاؤس میٹنگ کے لئے پہنچ جانا۔ فائل ابھی بھجوا دو"...... صدر صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بھگوان کرے یہ اصل فائل ہی ثابت ہو ورنہ تو پرائم منسٹر صاحب نے میری بے پناہ بے عزتی کرنی ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے چار پانچ گھنٹے گزر چکے تھے۔ ناٹران ان کی حالت دیکھتے ہوئے سب سے پہلے انہیں سپیشل ہسپتال لے گیا جہاں ان کی مکمل بینڈیج ہوئی۔ عمران شاگل کو بھی اپنے ساتھ لے آیا تھا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں اسے بھی ناٹران نے سپیشل ہسپتال پہنچایا تھا اور وہاں عمران کے کہنے پر شاگل کو ایک خصوصی انجکشن لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے اسے کم از کم تین چار روز سے پہلے کسی طرح بھی ہوش نہ آ سکتا تھا۔ یہ انجکشن لگوانے کے بعد عمران نے ناٹران کے ذریعے بے ہوش شاگل کو ساجن پارک کے قریب پہنچایا اور پھر اس کے ہیڈ کوارٹر ٹرانسمیٹر کال کر کے اس کی وہاں موجودگی کی اطلاع کر دی۔ پھر اسے ناٹران کے آدمیوں کے ذریعے اطلاع مل گئی تھی کہ شاگل کو وہاں سے اس کے آدمیوں نے اٹھا کر آفیسرز سپیشل ہسپتال پہنچا دیا ہے تو اسے

تسلی ہو گئی تھی۔ یہ اطلاع ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ملی تھی جب کہ ہیلی کاپٹر ناٹران کے شہر سے باہر ایک خصوصی اڈے پر موجود تھا۔

"عمران صاحب اب کیا پروگرام ہے واپسی کا"...... طاہر نے کہا۔

"پہلے میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر واپس جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ کون سا وعدہ"...... طاہر نے چونک کر پوچھا۔

"شاگل کو اصل فائل دینے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران صاحب یہ فائل پاکیشیا کی ملکیت ہے اور اس مشن کا انچارج میں ہوں اس لئے یہ فائل واپس نہیں ہوگی"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن میں وعدہ کر چکا ہوں اور تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا وعدہ بہرحال پورا کرتا ہوں"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ جانیں اور آپ کا وعدہ میں بہرحال یہ فائل واپس نہیں کر سکتا۔ میں اسے چیف کو بھجوا دیتا ہوں۔ آپ بے شک چیف سے لے کر واپس کر دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔ ناٹران، فیصل جان، توصیف اور ٹائیگر سب خاموش بیٹھے دونوں کے درمیان ہونے والی یہ بات چیت سن رہے تھے۔

"دیکھو طاہر تم میرے شاگرد بھی رہے ہو اس لئے استاد کا حکم

تمہیں بہرحال بجالانا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن یہ ملک و قوم کا مسئلہ ہے اور میں ملک و قوم کے مفاد پر آپ کے حکم کو ترجیح نہیں دے سکتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ٹھیک ہے تم بہرحال مشن کے انچارج ہو"...... عمران نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"طاہر صاحب عمران صاحب اگر فائل واپس کرنا چاہتے ہیں تو اس میں لازماً کوئی نہ کوئی بات ہو گی۔ یہ تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ عمران صاحب آپ سے کم محب وطن ہیں"...... ناٹران نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"میری نظر میں فائل کی واپسی غلط ہے۔ یہ فائل پاکیشیا کی ملکیت ہے اور اسے پاکیشیا ہی پہنچنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ اس فائل کو کنگ نے جعلی قرار دیا تھا حالانکہ یہی فائل اس کی جیب سے نکالی گئی تھی پھر اس نے کیسے اسے دیکھتے ہی جعلی قرار دے دیا اس کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی"...... توصیف نے کہا۔

"اس فائل کے فائل کور کے اوپر اور اندر کی طرف کے رنگ مختلف ہیں۔ اوپر کا رنگ نیلا ہے جب کہ اندر کا رنگ آف وائٹ ہے۔ میں نے جب اسے تہہ کر کے جیب میں رکھا تھا تو اس کے کور کو الٹ دیا تھا کیونکہ کور کی بیرونی سائیڈ انتہائی گندی اور میلی ہو گئی تھی اور

اس وجہ سے نہ صرف فائل بچ گئی بلکہ ہم سب بھی موت کے منہ میں جانے سے بچ گئے ورنہ کنگ پلک جھپکنے میں فائر کھول دیتا اور اس کی اور ہماری پوزیشن ایسی تھی کہ ہمارے بچ جانے کا ایک فیصد سکوپ بھی نہ تھا اور اس کور کے رنگ کی وجہ سے ہی شاگل بھی چکر میں آگیا تھا ورنہ وہ بھی ہمیں بھون ڈالنے سے دریغ نہ کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تب پھر کیا مسئلہ ہے۔ یہ اصل فائل ہے اسے آپ چیف کو دے دیں اور کوئی جعلی فائل تیار کر کے شاگل کے حوالے کر دیں۔ مسئلہ ختم"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن جعلی فائل بھی تو اس فائل کی کاپی ہی ہوگی صرف کور بدلا جائے گا اور چونکہ اس کا ایک صفحہ پھٹا ہوا ہے اس لئے اسے دوبارہ ٹائپ کرانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"آپ اس میں تبدیلیاں نہیں کریں گے"...... ناٹران نے چونک کر کہا۔

"ہاں اس میں ایسی تبدیلیاں آپ کر دیں جس سے فارمولے کی بنیادی ساخت بدل جائے تاکہ وہ لوگ مارسیلاریز سے ہتھیار تیار نہ کر سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے چلو میرا وعدہ پورا ہونے کی کوئی سبیل تو نکل آئی"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے جو تبدیلیاں کرنی ہیں وہ کر دیں تاکہ میں تبدیل شدہ مواد کو دوبارہ ٹائپ کرا کر فائل تیار کرا دوں"...... ناٹران نے کہا۔

"لاؤ کہاں ہے وہ فائل"...... عمران نے طاہر سے کہا تو طاہر نے اپنی جیب سے فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ فائل اس نے پہلے ہی عمران سے دیکھنے کے بہانے لے کر اپنی جیب میں ڈال لی تھی اور عمران نے بھی چونکہ اس پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا اس لئے فائل اس کے پاس رہ گئی تھی۔

"عمران صاحب آپ نے شاگل کو طویل بے ہوشی کا خصوصی انجکشن شاید اس لئے لگوایا تھا کہ آپ فائل وغیرہ تیار کرا لیں"۔ توصیف نے کہا۔

"ہاں فائل بھی تیار کرانی تھی اور ابتدائی مرہم پٹی کے بعد ہمیں پاکیشیا بھی پہنچنا تھا"...... عمران نے فائل لے کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے ناٹران آفس کے طور پر استعمال کرتا تھا اور جہاں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

"آپ نے باس سے اختلاف کر کے اچھا نہیں کیا طاہر صاحب"۔ ٹائیگر نے عمران کے جاتے ہی بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ پہلی بار بولا تھا۔

"اچھا برا میں تم سے بہتر سمجھتا ہوں ٹائیگر"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ

لئے۔

" آپ آپس میں نہ لڑیں میں آپ سب کو اچھی سی چائے پلواتا ہوں "...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھنے لگا۔

" میں لے آتا ہوں فلاسک میں پڑی ہو گی "...... فیصل جان نے اٹھتے ہوئے کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فیصل جان اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد چائے ان کے سامنے پہنچ گئی اور وہ سب چائے کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گئے چائے پینے کے بعد وہ سب عمران کی واپسی کا انتظار کرنے لگے لیکن عمران کو واپسی میں تقریباً دو گھنٹے لگ گئے لیکن جب عمران واپس آیا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ وہ آکر خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے فائل سامنے میز پر رکھ دی۔

" میرا تو خیال تھا کہ آپ جلدی فارغ ہو جائیں گے لیکن آپ کو تو بہت دیر لگ گئی "...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں کافی دیر لگ گئی ہے اسے پڑھنے میں۔ چائے کا کپ مل سکتا ہے "...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میں لے آتا ہوں آپ کے لئے چائے "...... فیصل جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ طاہر ٹھیک کہتا ہے ایک آدمی کے وعدے کو ملک و قوم کے مفاد پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ طاہر یہ لو فائل اور اسے چاہے ساتھ لے جاؤ چاہئے ناٹران کے ذریعے چیف کو

بھجوا دو اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے "...... عمران نے میز پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر بلیک زیرو کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" لیکن ایسی صورت میں تو کافرستانی ایجنٹ اس فائل کے پیچھے لگے رہیں گے "...... طاہر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم مشن کے انچارج ہو اس لئے یہ مسئلہ بھی تم نے حل کرنا ہے میں نے نہیں "...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فیصل جان نے چائے کی پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

" اس کا مطلب ہے آپ واقعی ناراض ہو گئے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو آپ بے شک یہی اصل فائل ہی شاگل کو دے دیں۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں چیف کو کہہ دوں گا کہ فائل عمران صاحب کے پاس ہے مجھے نہیں معلوم "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

" ناٹران اس فائل کو ہو بہو اسی طرح دوبارہ ٹائپ کرا دو اور اس کا کور بدل دو "...... عمران نے فائل اٹھا کر ناٹران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ واقعی سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں "...... ناٹران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں "...... عمران نے جواب دیا تو ناٹران نے فائل اٹھائی اور خاموشی سے اٹھ کر اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران نے چسکیاں لے لے کر چائے پینی شروع کر دی۔ ماحول پر گہری سنجیدگی

طاری تھی۔
"عمران صاحب یہ تو واقعی زیادتی ہے کہ اصل فائل شاگل کو دے دی جائے"...... توصیف نے کہا۔
"تمہارے باس کا فیصلہ ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔
"طاہر صاحب"...... توصیف نے طاہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"اب یہ بات میری سمجھ میں آچکی ہے کہ عمران صاحب مجھ سے کم محب وطن نہیں ہے اس لئے جو کچھ عمران صاحب کرتے ہیں انہیں کرنے دیں"...... طاہر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تو پھر پہلے تم نے کیوں اعتراض کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پتہ نہیں کیوں میرے اندر ضد سی پیدا ہو گئی تھی۔ بہرحال انسان سے غلطی ہو جاتی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔
"یہ تمہاری عظمت ہے کہ تم نے سب کے سامنے اپنی غلطی تسلیم کر لی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ناٹران دو فائلیں اٹھائے واپس آگیا۔ ایک تو وہی فائل تھی جو عمران نے اسے دی تھی جب کہ دوسری فائل کا کور اس سے مختلف تھا۔
"یہ لیجئے لیکن کیا آپ نے اصل فائل میں ہی تبدیلیاں کر دی ہیں جو اس کی ڈیٹو کاپی تیار کرائی ہے"...... ناٹران نے دونوں فائلیں عمران

کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور اس کا یہ فقرہ سن کر سب چونک پڑے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"تم نے ٹائپ کیا ہے کیا تمہیں کوئی لفظ ایسا نظر آیا ہے جسے تبدیل کیا گیا ہو۔ ایسا لفظ تو صاف نظر آ جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تبدیل شدہ لفظ تو واقعی نظر نہیں آیا لیکن پھر......" ناٹران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"فیصل جان کچن سے لائٹر لے آؤ"...... عمران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لائٹر"...... فیصل جان نے چونک کر کہا اور عمران نے زبان سے کچھ کہنے کی بجائے اثبات میں سرہلا دیا تو فیصل جان اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔
"آپ نے لائٹر کیوں منگوایا ہے"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تاکہ اس اصل فائل کو جلایا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار واقعی طاہر سمیت سب کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"لیکن کیوں وجہ"...... طاہر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔
"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ اصل فائل شاگل کو دے دی جائے اور مسئلہ اس میں چھپے ہوئے کاغذ کا ہے ورنہ تو صرف کور بدل کر اس

فائل کو بھجوایا جا سکتا تھا اس لئے اس کی ڈپلیکیٹ کاپی ٹائپ کرائی ہے اور
ناٹران نے فائل میں تبدیلی کی جو بات کی ہے ظاہر ہے یہی بات آپ
سب کے ذہنوں میں بھی ہوگی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اصل
فائل کو جلا دیا جائے اور اس کی کاپی شاگل کے حوالے کر دی
جائے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اسی لمحے فیصل
جان واپس آیا اور اس نے لائٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹائیگر یہ فائل لو اور اسے جلا کر راکھ کر دو تاکہ نہ رہے بانس نہ
بجے بانسری"...... عمران نے اصل فائل اور لائٹر ٹائیگر کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو کا چہرہ پتھر کی
طرح سخت ہو گیا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔

"عمران صاحب یہ تو صریحاً ملک وقوم کے خلاف بات ہے"۔
ناٹران سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"ابھی تو تم خود طاہر کو کہہ رہے تھے کہ میں اس سے زیادہ نہیں تو
کم محب وطن بھی نہیں ہوں اب خود بھی میری حب الوطنی پر تنقید کر
رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی دوران ٹائیگر نے
لائٹر جلا کر فائل کے کونے کو آگ لگا دی دوسرے لمحے فائل دھڑا دھڑ
جلنے لگ گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فائل جل کر راکھ ہو گئی۔

"ناٹران شاگل کا ہیلی کاپٹر تامیر کی پہاڑیوں میں کسی گہری گھاٹی
میں لے جاؤ اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر اس فائل کو اس کی سیٹ پر رکھ
دینا۔ میں شاگل کے ہوش میں آجانے کے بعد اسے فون پر اطلاع کر

دوں گا وہ اپنا ہیلی کاپٹر بھی لے جائے گا اور فائل بھی"...... عمران نے
دوسری فائل اٹھا کر ناٹران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ناٹران نے
اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر شدید الجھ
چکا ہے اور یہی بات باقی افراد اور خاص طور پر طاہر کے چہرے پر بھی
نمایاں نظر آ رہی تھی۔ عمران جو کچھ کر رہا تھا وہ واقعی ان سب کے لئے
شدید ذہنی الجھن بن رہا تھا اور اس الجھن کی اصل وجہ بھی یہی تھی کہ وہ
کسی طور پر بھی یہ بات نہ سوچ سکتے تھے کہ عمران پاکیشیا کے مفاد کے
خلاف بھی کوئی اقدام کر سکتا ہے لیکن عمران بہرحال ایسا کر رہا تھا اور
یہی بات انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں اس وقت شاگل اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔صدر اور وزیراعظم نے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا تھا لیکن وہ ابھی تک میٹنگ روم میں نہ آئے تھے۔فائل شاگل نے اسی وقت پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوا دی تھی جب صدر صاحب نے اسے فون پر حکم دیا تھا اور ابھی تک اس بارے میں کوئی بات سامنے نہ آئی تھی۔یہی وجہ تھی کہ شاگل کے چہرے پر امید و مبہم کے تاثرات بیک وقت نمایاں تھے۔تھوڑی دیر بعد میٹنگ روم کا وہ مخصوص دروازہ کھلا جس میں سے صدر صاحب میٹنگ روم میں داخل ہوتے تھے۔اس لئے دروازہ کھلتے ہی شاگل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔چند لمحوں بعد دروازے سے صدر صاحب اندر داخل ہوئے۔ان کے پیچھے پرائم منسٹر بھی اندر داخل ہوئے اور ان دونوں کے پیچھے صدر صاحب کا ملٹری سیکرٹری اندر داخل ہوا۔ملٹری سیکرٹری کے ہاتھ میں ایک بریف کیس پکڑا ہوا تھا۔شاگل

نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے لیکن شاگل اس وقت تک کھڑا رہا جب تک پرائم منسٹر بھی دوسری کرسی پر نہ بیٹھ گئے۔ملٹری سیکرٹری نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس صدر کے سامنے میز پر رکھا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا میٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔اس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا اور اس کے اوپر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔اس بلب جلنے کا مطلب تھا کہ اب کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے۔

"مسٹر شاگل آپ نے واقعی عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔سائنس دانوں نے رپورٹ دی ہے کہ فائل اصل ہے اور مکمل ہے اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہیں کی گئی۔اس فائل کے ذریعے ہتھیار کو تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"شکریہ سر"...... شاگل نے اٹھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تشریف رکھیں اور ہمیں تفصیل سے بتائیں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ہمیں جو رپورٹس ملی ہیں ان کے مطابق تو تامیر پہاڑیوں پر اس اسٹالین لیفٹیننٹ کنگ کے ساتھ ساتھ آپ کی سیکرٹ سروس کے ارکان کی بھی لاشیں ملی ہیں اور آپ کا ایک ہیلی کاپٹر بھی ناکارہ ہو گیا تھا۔اس کا مطلب ہے وہاں طویل جدوجہد ہوئی۔آپ زخمی بھی تھے اور آپ کو بے ہوشی کے عالم میں ہسپتال پہنچایا گیا تھا۔آپ کی جسمانی حالت کی

جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق آپ کو دو گولیاں لگی تھیں گولیاں
جسم میں داخل ہو کر باہر نکل گئی تھیں یہ سب کچھ ظاہر کرتا ہے آپ
نے واقعی جدوجہد کی ہے"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں تین پوائنٹس اٹھ رہے ہیں اور مسٹر شاگل آپ
نے ان پوائنٹس کی بھی وضاحت کرنی ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ تامیر
پہاڑیوں کی بجائے ساجن پارک کے پاس بے ہوش پائے گئے۔ دوسرا
یہ کہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں کسی اجنبی نے ٹرانسمیٹر کال کر
کے آپ کی وہاں موجودگی کی اطلاع دی اور تیسری بات یہ کہ جب آپ
کو ہسپتال پہنچایا گیا تو آپ کے پاس فائل نہ تھی لیکن ہسپتال سے
واپس جانے کے بعد آپ نے صدر صاحب کو فائل کے بارے میں
اطلاع دی ان تینوں باتوں کا کیا مطلب ہوا"...... وزیراعظم نے
خشک لہجے میں کہا۔

"سر میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں ان سب باتوں کا جواب اس میں
آجائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے
پاس زیادہ وقت نہیں ہے آپ مختصر طور پر پوائنٹس بتا دیں۔ ظاہر ہے
آپ نے اس مشن کی مفصل تحریری رپورٹ تو دینی ہے ہم اسے فارغ
وقت میں پڑھ لیں گے"...... صدر نے کہا۔

"سر میٹنگ میں پہلی بار مجھے اس کیس کا علم ہوا۔ چنانچہ میٹنگ
کے بعد میں نے کارروائی شروع کر دی۔ چونکہ میٹنگ میں مجھے بتایا گیا

تھا کہ اسٹالین ایجنٹس میں سے ایک کی لاش تامیر کی پہاڑیوں سے ملی
ہے جب کہ دوسرا جس کا نام کنگ تھا نزدیکی شہر سارنگ تک پہنچا ہے
تو میں میٹنگ کے بعد سیدھا سارنگ پہنچا وہاں سیکرٹ سروس کا
باقاعدہ آفس ہے وہاں کے انچارج کو میں نے حکم دیا کہ وہ اسٹالین
ایجنٹ کنگ کو تلاش کرے کیونکہ اس کا قدوقامت ایسا تھا کہ اسے
اس کے قدوقامت کی بنا پر آسانی سے تلاش کیا جا سکتا تھا۔ انچارج نے
مجھے اطلاع دی کہ اس نے کنگ کو تلاش کر لیا ہے وہ ایک جیپ لے
کر تامیر پہاڑیوں کی طرف گیا ہے اس سے میرے ذہن میں فوراً یہ بات
آئی کہ اسٹالین ایجنٹ لازماً وہاں فائل کی تلاش کے لئے گیا ہو گا کیونکہ
اگر فائل اس کے پاس ہوتی تو وہ سارنگ میں رکنے کی بجائے لامحالہ
سیدھا دارالحکومت پہنچتا اور وہاں سے نکل جاتا۔ اس کے سارنگ میں
رکنے اور پھر واپس جانے سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ فائل اس کے ہاتھ سے
نکل چکی ہے اور جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے کہ جیپ اچانک
الٹ جانے کی وجہ سے اس کا ساتھی ہلاک ہو گیا جب کہ وہ بچ گیا لیکن
بلندی سے نیچے گرنے کی وجہ سے فائل اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہو گی
اور فوج کے وہاں پہنچ جانے کے پیش نظر وہ وہاں سے نکل آیا ہو گا اور
پھر سارنگ پہنچ کر اس نے میک اپ کر کے اپنے آپ کو تبدیل کیا اور
جیپ لے کر واپس پہاڑیوں کی طرف گیا"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ آپ نے واقعی یہ تجزیہ کر کے بے مثال ذہانت کا
مظاہرہ کیا ہے گڈ شو"...... صدر نے کہا اور وزیراعظم نے بھی صدر کی

بھرپور الفاظ میں تائید کی تو شاگل کا مسرت سے کھلتا ہوا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

"شکریہ سر۔ بہر حال میں ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر اپنے ساتھیوں سمیت وہاں گیا تو ہم نے ایک جیپ کو پہاڑیوں میں اس طرف جاتے ہوئے دیکھا جس طرف جیپ الٹی تھی اور اسٹالین ایجنٹ سٹارک کی لاش ملی تھی۔ میں نے سمجھا کہ اس جیپ میں اسٹالین ایجنٹ کنگ ہو گا چنانچہ ہم نے اس پر میزائل فائر کر دیا جس سے جیپ الٹ گئی۔ ہم نے ہیلی کاپٹر وہاں قریب ہی اتارا اور میں نے مسلح افراد کو لٹنے والی جیپ اور اس میں موجود اسٹالین ایجنٹ کی تلاش کے لئے بھیجا جب کہ میں خود پائلٹ کے ساتھ وہاں ہیلی کاپٹر کے پاس ہی رک گیا کہ اچانک ایک گھاٹی سے ہم پر فائرنگ ہوئی اور پائلٹ ہلاک ہو گیا جب کہ میں شدید زخمی ہو کر وہیں قریب ہی گہرائی میں گر گیا۔ شدید زخمی ہو جانے کے باوجود میں نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا پھر میں نے اسٹالین ایجنٹ کنگ کو ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس زخمی حالت میں ریوالور نکال کر اس پر فائر کھول دیا اور وہ ایجنٹ ہلاک ہو گیا۔ میں زخمی حالت میں گھسٹتا ہوا اوپر اس کے پاس پہنچا تو وہ ابھی زندہ تھا۔ میں نے اس کی تلاشی لی لیکن اس کے پاس فائل نہ تھی۔ بہر حال میں نے شدید زخمی ہونے کے باوجود اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اسے فائل نہیں ملی۔ میں نے اس سے اس کے گرنے کی جگہ کے بارے میں تفصیل پوچھ لی اور وہ جیپ جس پر ہم نے میزائل

فائر کیا تھا وہ بھی اس کی نہ تھی اور پھر وہ مر گیا۔ اسی لمحے میں نے نیچے سے فائرنگ کی آوازیں سنیں تو میں پریشان ہو گیا۔ میں چونکہ شدید زخمی تھا اس لئے میں نے سوچا کہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے نیچے جا کر معلوم کروں لیکن میں نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اس کے پنکھے پر فائرنگ ہو گئی اور اس کا پنکھا ٹوٹ گیا۔ میں دوسری طرف سے نیچے اتر آیا اور ایک چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔ اسی لمحے دو پاکیشیائی ایجنٹ زخمی حالت میں اوپر آ گئے لیکن ان کے پاس مشین گنیں موجود تھیں انہوں نے کنگ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ انہوں نے شاید یہ سمجھا کہ ہیلی کاپٹر کنگ لے کر جا رہا تھا اور ان کی فائرنگ کی وجہ سے وہ ناکارہ ہو گیا ہے اور وہ زخمی بھی ہوا ہے اور نیچے اتر کر ہلاک ہو گیا ہے۔ انہیں دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ جس جیپ پر ہم نے میزائل فائر کیا تھا وہ کنگ کی بجائے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی تھی وہ بھی کنگ کے پیچھے آئے ہوں گے۔ چونکہ ان کے پاس مشین گنیں تھیں ادھر میری حالت خراب ہو رہی تھی اس لئے میں نے ان پر فائر نہ کھولا۔ وہ کنگ کی تلاشی لے کر واپس چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا۔ ان کی تعداد چار تھی۔ انہوں نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب میں وہاں اکیلا رہ گیا تھا۔ میں ان کے جانے کے بعد اسی جگہ گیا جہاں کنگ گرا تھا اور پھر وہاں کی تلاشی لیتے ہوئے اچانک فائل مجھے مل گئی وہ ایک جھاڑی کے اندر موجود تھی۔ اس کا ایک کونہ مجھے نظر آ گیا تھا۔ میں نے وہاں سے فائل نکالی لیکن اب میری حالت بے حد خراب ہوتی جا رہی تھی کہ اچانک وہ

لوگ میرے سر پر پہنچ گئے انہوں نے میری تلاشی لی۔ وہ مجھے پہچانتے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی لیکن میں نے انہیں بتایا کہ مجھے فائل نہیں ملی اور نہ ہی کنگ نے کچھ بتایا ہے پھر جیسے ہی میرا داؤ لگا میں نے ان پر فائر کھول دیا انہوں نے بھی مجھ پر فائر کیا اور ایک گولی مجھے لگ گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھا۔ ہوش میں آنے پر میں نے ہیڈ کوارٹر فون پر بات کی تو مجھے بتایا گیا کہ اس طرح کسی اجنبی کی کال آئی تھی اور مجھے ساجن پارک کے قریب سے بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر لایا گیا ہے تو میں فوراً سارا کھیل سمجھ گیا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں میں سے کوئی بچ گیا ہو گا۔ چونکہ فائل انہیں نہ مل سکی تھی اس لئے انہیں یقین ہو گا کہ میں نے کنگ سے فائل حاصل کر کے کہیں چھپا دی ہو گی اس لئے وہ مجھے اپنے ساتھ لے آئے اور اب وہ نگرانی کریں گے کہ جیسے ہی میں ہسپتال سے فارغ ہوں گا میں لامحالہ وہاں جا کر وہ فائل حاصل کروں گا اور وہ میرے پیچھے وہاں پہنچیں گے اور مجھے ہلاک کر کے فائل لے جائیں گے۔ چونکہ میں زخمی بھی تھا اور مجھے تین روز بعد ہوش آیا تھا اس لئے ان کے خیال کے مطابق میں لامحالہ ایک ہفتے تک تو ہسپتال رہوں گا لیکن ان کی گیم دیکھتے ہوئے میں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر کی کار میں بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر گیا اور وہاں سے ہیلی کاپٹر لے کر سیدھا پہاڑیوں پر گیا وہاں سے میں نے فائل حاصل کی اور واپس ہیڈ کوارٹر آ کر میں نے صدر صاحب کو کال کر دی"...... شاگل نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے پلان میں ناکام رہے۔ آپ نے واقعی انتہائی جدوجہد کی ہے اور بے پناہ ذہانت سے کام لیا ہے مسٹر شاگل اور آپ کو اس کا بہت جلد بھرپور انعام دیا جائے گا"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے سر اور آپ نے جو میری تعریف کی ہے یہی میرے لئے انعام ہے سر"...... شاگل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کافرستان کا اعلیٰ اعزاز دیا جائے گا مسٹر شاگل آپ نے واقعی یہ کارنامہ سرانجام دے کر اپنی تمام سابقہ کوتاہیوں کے داغ دھو ڈالے ہیں۔ اس فارمولے سے جو ہتھیار تیار ہو گا وہ پاکیشیا کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں صفحہ ہستی سے غائب کر دے گا اور یہی ہم چاہتے ہیں۔ اس ہتھیار کے سامنے پاکیشیا کے تمام دفاعی ہتھیار مٹی کا ڈھیر ثابت ہوں گے اور یہ بہت بڑا کارنامہ ہے بہت بڑا"...... وزیراعظم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو شاگل نے ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔

"صرف ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اس اہم مشن پر وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیوں نہیں آئی۔ ملٹری ایجنٹوں کو کیوں بھیجا گیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب صدر میں نے بھی اس پوائنٹ پر غور کیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق پاکیشیا کو اس فارمولے کی اصل اہمیت کا علم ہی

نہیں ہے انہیں صرف اتنا علم ہے کہ ڈاکٹر یونس نے لیزر ریز کو سکیڑنے اور ایک مرکز پر لے آنے کا فارمولا ایجاد کیا ہے اور یہ کوئی اتنی بڑی دریافت نہیں ہے کیونکہ لیزر شعاعوں کو پھیلا کر لیزر میزائل اور لیزر بم وغیرہ تیار کیے جا چکے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق انہیں سکیڑنے سے بھی زیادہ سے زیادہ اس قسم کا ہتھیار ہی تیار ہو سکے گا۔ انہیں یہ علم ہی نہیں ہو سکا کہ ہم مارسیلا ریز کو اس فارمولے کی مدد سے سکیڑ کر اس سے دنیا کا خوفناک ترین اور طاقتور ترین ہتھیار تیار کر لیں گے ایسا ہتھیار جس کا سپر پاورز بھی تصور نہیں کر سکتیں اور اس ہتھیار کی تیاری کے بعد کافرستان سب سے بڑی اور سب سے سپر پاور کے روپ میں ڈھل جائے گا"...... وزیراعظم نے کہا۔

"آپ کا تجزیہ درست ہے واقعی یہی بات ہے لیکن اب جب کہ اصل فائل ہمارے پاس پہنچ چکی ہے اب پاکیشیا حکومت کا کیا ردعمل ہو گا کیا پاکیشیا حکومت اب سیکرٹ سروس کو اس فائل کے حصول کے لئے نہ بھیجے گی"...... صدر نے کہا۔

"جناب اب جب کہ ڈاکٹر یونس ہلاک ہو چکا ہے اور اصل فائل ہماری تحویل میں آ چکی ہے اب ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے کیونکہ اب ڈاکٹر یونس کسی کو اس فارمولے کے متعلق نہیں بتا سکتا ہم اس فائل کو دنیا کے کسی بھی بینک کے خفیہ لاکر میں رکھوا سکتے ہیں اور یہ فائل کئی سالوں تک وہاں رہ سکتی ہے اور اس کا علم صرف آپ کو اور مجھے ہو گا اس لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کوئی دوسرے ایجنٹ

چاہے لاکھ ٹکریں مارتے رہیں انہیں یہ فائل نہ مل سکے گی اور کب تک وہ اسے تلاش کریں گے آخر کار مایوس ہو کر بیٹھ جائیں گے اور ہم اس دوران خفیہ لیبارٹری میں فائل کے بغیر ابتدائی کام کراتے رہیں گے جب وہ لوگ مایوس ہو جائیں گے تو ہم فائل نکلوا کر ہتھیار تیار کر لیں گے"...... وزیراعظم نے کہا تو صدر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ واقعی اب میں مکمل طور پر مطمئن ہو گیا ہوں۔ اب میٹنگ برخواست کی جاتی ہے مسٹر شاگل جلد ہی آپ کو ملنے والے اعلیٰ اعزاز کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا"...... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی وزیراعظم بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور شاگل بھی۔ شاگل نے ایک بار پھر سلام کر کے شکریہ ادا کیا اور جب صدر اور وزیراعظم بریف کیس سمیت میٹنگ ہال سے باہر چلے گئے تو شاگل بھی اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ باہر جا سکتا تھا۔ مسرت کی شدت سے اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خوشی کی زیادتی سے بے اختیار چیخیں مارنا اور ناچنا شروع کر دے لیکن چونکہ وہ بہرحال سیکرٹ سروس کا چیف تھا اور اس وقت پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود تھا اس لئے کسی نہ کسی طرح اپنے آپ پر جبر کیے ہوئے تھا البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنے ہیڈ کوارٹر کے دفتر میں پہنچتے ہی وہ خوشی سے چیخیں بھی مارے گا اور ناچے گا بھی ہی کیونکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کا دل غبارے کی طرح پھٹ جائے گا۔

ناٹران کے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں عمران، بلیک زیرو، ٹائیگر اور توصیف کے ساتھ ساتھ ناٹران اور فیصل جان کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کے علاوہ باقی سب کے چہرے ستے ہوئے تھے جب کہ عمران اسی طرح لاپرواہ اور مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"مجھے یقین ہے عمران صاحب کہ آپ نے جو اصل فائل شاگل کو اس ایلی کاپٹر میں رکھوا کر بھجوائی ہے وہ جعلی ثابت ہو گی"...... ناٹران نے کہا۔

"وہ کس طرح تمہارے سامنے اصل فائل بھجوائی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یقیناً اس فائل کے ساتھ کچھ نہ کچھ کیا ہو گا۔ میں مان ہی نہیں سکتا کہ آپ اس طرح اطمینان سے اصل فائل شاگل تک پہنچا دیں"...... ناٹران نے کہا۔

"تمہیں تمہارے آدمی نے اطلاع دی ہے ناں کہ شاگل نے اصل فائل ایک خصوصی آدمی کے ذریعے صدر تک پہنچائی ہے تاکہ صدر اسے سائنس دانوں کے پاس بھیج کر اس بارے میں رپورٹ لے سکیں کہ کیا یہ فائل اصل ہے، جعلی ہے یا اس میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے اور پھر پریذیڈنٹ ہاؤس میں میٹنگ ہوئی اور جب میٹنگ ختم ہوئی تو شاگل کا چہرہ مسرت سے پھٹا پڑ رہا تھا اور اس کے پیر بھی زمین پر نہ لگ رہے تھے۔ اس سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ فائل اصل ثابت ہوئی ہے اور کافرستان کے پاس بھی بڑے بڑے اور ذہین سائنس دان موجود ہیں جو اس فائل کو چیک کر سکتے ہیں اور اب اس میٹنگ کی ٹیپ آ رہی ہے اسے بھی سن لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ عمران صاحب کے ذہن میں کیا گیم ہے"۔ اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران سمیت سب بلیک زیرو کی طرف دیکھنے لگے۔

"عمران صاحب نے اصل فائل شاگل تک اس لیے پہنچائی ہے تاکہ وہ اسے چیک کر کے پوری طرح مطمئن ہو جائیں اس کے بعد اس فائل کو حاصل کر لیا جائے گا اور اس کی جگہ تبدیل شدہ فائل رکھ دی جائے گی۔ ظاہر ہے پھر کسی کے ذہن میں بھی نہ آئے گا کہ فائل تبدیل ہو چکی ہے۔ وہ مطمئن ہو کر لیبارٹری میں کام کرتے رہیں گے لیکن نتیجہ زیرو نکلے گا جب کہ اس دوران پاکیشیا اس فائل کی مدد سے کام مکمل کر لے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو سوائے عمران کے سب نے

اس طرح اثبات میں بار بار سر ہلانے شروع کر دیئے جیسے اب بات ان کی سمجھ میں آئی ہو۔

"واقعی انتہائی گہری پلاننگ ہے ویری گڈ۔ واقعی آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہے عمران صاحب"...... اس بار توصیف نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی مرعوب کن تھا۔

"اگر میں نے یہ کام کرنا ہوتا تو میں یہ کام یہاں کر لیتا یا کم از کم اس فائل کی کاپی ہی اپنے پاس رکھ لیتا تاکہ تبدیلی میں آسانی رہے۔ اب یہ کیسے ممکن ہوگا کہ میں پہلے ان سے فائل حاصل کروں۔ اس کی کاپی کراؤں پھر اس میں تبدیلی کروں اور پھر تبدیل شدہ فائل واپس رکھوں اور کسی کو اس کا علم ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر ایک بار پھر الجھن کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران نے جو کچھ کہا تھا اس میں بھی بہرحال وزن تھا۔

"آخر آپ بتا کیوں نہیں رہے کہ آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے اس قدر سسپنس کیوں پیدا کر رکھا ہے آپ نے"...... ناٹران نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی پلان نہیں اور کوئی سسپنس نہیں۔ اصل فائل حکومت کافرستان کے پاس پہنچ چکی ہے اور بس معاملہ ختم"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر مخصوص انداز کی دستک سنائی دی۔

"یس کم ان"...... ناٹران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور

ایک نوجوان ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے نمبر تھرٹی ون نے یہ پیکٹ بھجوایا ہے"۔ نوجوان نے پیکٹ ناٹران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... ناٹران نے اس کے ہاتھ سے پیکٹ لیتے ہوئے کہا اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا۔ نوجوان کے باہر جانے کے بعد جب دروازہ بند ہو گیا تو ناٹران نے پیکٹ کھولا اور اس میں سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی سب سے نیچے والی دراز کھولی اور ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پیکٹ میں آیا ہوا مائیکرو ٹیپ اٹھا کر اس نے ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کیا اور ٹیپ ریکارڈ آن کر دیا۔

"تشریف رکھیں"...... کافرستان کے صدر کی باوقار اور بھاری آواز سنائی دی اور پھر کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"مسٹر شاگل آپ نے واقعی عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ سائنس دانوں نے رپورٹ دی ہے کہ فائل اصل ہے اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہیں کی گئی اس فائل کے ذریعے ہتھیار کو تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے"...... کافرستان کے صدر کی آواز سنائی دی اور عمران کا چہرہ یہ سن کر اس طرح کھل اٹھا جیسے شاگل کی بجائے اس کے کارنامے کی تعریف ہو رہی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس طرح سب ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے وہ بھی اس کے کارنامے پر اسے مبارک دیں گے لیکن صدر کے یہ الفاظ سن کر سب کے چہرے بری طرح اتر گئے تھے۔ ان سب نے بے

اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"شکریہ سر"...... شاگل کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور پھر مزید گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ شاگل اب اپنے کارنامے کی تفصیل سنا رہا تھا اور وہ جس انداز میں تفصیل بتا رہا تھا اور جس انداز میں ساری کہانی کو اپنی ذہانت، بہادری اور حب الوطنی اور خوفناک جدوجہد کے دائرے میں لپیٹ رہا تھا اسے سن کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ ان سب کے سامنے یہ سب کچھ ہوا تھا۔ پھر جب عمران کا ذکر آیا تو عمران چونک پڑا لیکن جب اس نے دیکھا کہ شاگل نے اس کا نام ہی نہیں لیا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ آخر میں وزیراعظم نے اس فائل کو چھپانے کے لئے جو تجویز بتائی اسے سن کر تو حقیقتاً سوائے عمران کے باقی سب کے چہرے تاریک پڑ گئے کیونکہ اس طرح فائل کے حصول کی آخری امید بھی دم توڑ گئی تھی اور پھر ٹیپ ختم ہو گئی تو ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"واہ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ سیکرٹ سروس کے چیف کو واقعی ایسا ہی ذہین ہونا چاہئے کیوں طاہر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو پھیکی سی ہنسی ہنس دیا۔ ظاہر ہے اس کے سوا اور وہ کر ہی کیا سکتا تھا اس محفل میں وہی عمران کے اس طنز کو سمجھ سکتا تھا لیکن جواب نہ دے سکتا تھا کیونکہ عمران کے علاوہ یہاں موجود کسی کو بھی یہ علم نہ تھا اور نہ ہی وہ تصور کر سکتے تھے کہ جس ایکسٹو کی آواز سن کر وہ دہل جاتے تھے وہ ان کے سامنے موجود ہے۔

"عمران صاحب اب آپ چیف کو کیا رپورٹ دیں گے"۔ ناٹران نے کہا۔

"رپورٹ میں نے کیا دینی ہے رپورٹ تو اس تک پہنچ بھی چکی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... ناٹران نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے رپورٹ لینے کے بہت سے ذرائع ہیں۔ پراسرار ذرائع۔ ضروری نہیں کہ ہم جو رپورٹ دیں اس سے اسے حالات کا علم ہو اور یہ بھی سو فیصد ممکن ہے کہ یہاں مائیکرو ٹیپ سے نکلنے والی آواز براہ راست اس کے کانوں تک پہنچتی رہی ہو کیوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"بالکل ممکن ہے عمران صاحب۔ چیف آخر چیف ہے"...... طاہر نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ طاہر کی بات سمجھ گیا تھا کہ طاہر نے بات اس پر پلٹ دی ہے کیونکہ صرف اسے ہی معلوم تھا کہ اصل چیف کون ہے۔

"تو پھر آپ کا کیا خیال ہے اس کا کیا ردعمل ہو گا"...... ناٹران نے کہا۔

"ردعمل کیا ہونا ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ مجھے اس مشن پر جانے والا چیک نہ دے گا۔ نہ دے۔ میں طاہر سے ادھار لے لوں گا آخر اسے بھی تو ہماری تنخواہ ملتی ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب مشن ختم ہو چکا ہے۔ اب میں واپس

اپ لینڈ جا سکتا ہوں"...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے توصیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اکیلے اپ لینڈ نہیں جاؤ گے بلکہ ہم سب اکٹھے جائیں گے کیوں ناٹران کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران صاحب میں تو ہیڈ کوارٹر نہیں چھوڑ سکتا"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ تو کر سکتے ہو کہ ہمارے اپ لینڈ جانے کا انتظام کر دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں بالکل کر سکتا ہوں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب اب اپ لینڈ جا کر آپ کیا کریں گے"...... طاہر نے چونک کر پوچھا۔

"توصیف کے مہمان بنیں گے اور کیا کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل جناب مجھے آپ سب کی میزبانی کر کے انتہائی مسرت ہو گی بلکہ یہ میرے لئے اعزاز ہو گا"...... توصیف نے کہا۔

"سوری میں معذرت خواہ ہوں مجھے واپس اپنی ڈیوٹی پر جانا ہے"۔ طاہر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے تمہیں چیف نے لیڈر بنایا ہے اور تم ہی انکار کر رہے ہو۔ کارواں بغیر میر کارواں کے کیسے سفر کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے لیڈر مشن کا بنایا گیا تھا اور مشن مکمل ہو چکا ہے"...... طاہر نے اسی طرح خشک اور سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کیسے مکمل ہو چکا ہے ڈاکٹر یونس تو چلو ہلاک ہو چکا ہے لیکن اس کا فارمولا تو بہرحال ہم نے حاصل کرنا ہے۔ تب ہی مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ اب کیا ہم خالی منہ اٹھائے پاکیشیا چلے جائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب تو کیا آپ اب دوبارہ یہ فائل حاصل کریں گے"...... طاہر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور طاہر ہی کیا سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں شاگل سے بات کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ میں نے اس سے وعدہ پورا کیا ہے تو وہ اب فائل خود ہی حاصل کر کے مجھے لوٹا دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف شاگل سے بات کرائیں اسے کہیں کہ پرنس آف ڈھمپ کا فون ہے اور سنو اگر وہ فون سننے سے انکار کر دے تو اسے کہہ دینا کہ پرنس آف ڈھمپ براہ راست صدر سے بھی بات کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شاگل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور سے شاگل کی

آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" مبارک ہو شاگل آخر کار ایک مشن تو ایسا نکل ہی آیا جس میں صدر اور وزیراعظم نے تمہاری اس قدر تعریفیں کیں اور تمہیں انعام واعزاز دینے کا وعدہ کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میری بات چھوڑو میں تو آج کل علم نجوم سیکھ کر اس کی مشقیں کر رہا ہوں اس لئے ستارے مجھے سب کچھ بتا دیتے ہیں۔ تم اپنی بات کرو اب تو تمہیں یقین آگیا ہے کہ میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تم واقعی وعدے کے پکے ہو"...... شاگل نے جواب دیا۔

" تو اب کیا خیال ہے فائل واپس کر رہے ہو یا میں صدر صاحب کو فون کر کے وہ اصل کہانی سنا دوں جسے تم نے مروڑ تروڑ کر اپنا کارنامہ بنا لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" بکواس مت کرو کیسی فائل۔ میرے پاس کوئی فائل نہیں ہے اور سنو اگر تم نے صدر صاحب کو فون کیا تو میں تمہارا خون پی جاؤں گا سمجھے"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

" میرے جسم میں خون کہاں رہا ہے مسٹر شاگل خون تو سارا تا میر پہاڑیوں میں نکل گیا اس لئے اب مجھے کسی مچھر کی طرف سے خون پینے کی دھمکی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو کمرے میں

موجود سب افراد بے اختیار مسکرا دیئے۔

" دیکھو عمران پلیز میں تمہاری منت کرتا ہوں پلیز ایسا نہ کرنا۔ رہی فائل تو وہ اب صدر اور وزیراعظم کی تحویل میں ہے تم اگر ان سے حاصل کر سکتے ہو تو بے شک کر لو"...... شاگل منتوں پر اتر آیا۔

" تو تمہاری طرف سے اجازت ہے کہ میں اصل فائل حاصل کر لوں تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" اگر کر سکتے ہو تو بے شک کر لو"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل عمران کی اس دھمکی سے خوفزدہ ہو گیا تھا کہ عمران صدر کو اصل حقیقت بتا دے گا۔

" تمہارا کیا خیال ہے میں اصل فائل حاصل نہیں کر سکوں گا"۔ عمران نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

" کہا تو ہے کہ کر سکتے ہو تو کر لو پھر بار بار کیوں پوچھ رہے ہو"...... شاگل نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

" تم تو آڑے نہیں آؤ گے"...... عمران نے کہا۔

" اگر صدر یا پرائم منسٹر نے مجھے آڑے آنے کا حکم دیا تو پھر ضرور آؤں گا ورنہ نہیں"...... شاگل نے جواب دیا۔

" صدر اور وزیراعظم کا اصل فائل سے کیا تعلق"...... عمران نے کہا۔

"اصل فائل ان کی ہی تحویل میں ہے ان کا تعلق کیسے نہیں ہوگا"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس فائل کی بات نہیں کر رہا جو کافرستان کے صدر اور پرائم منسٹر کی تحویل میں ہے میں نے اسے لے کر کیا کرنا ہے اچار ڈالنا ہے اس کا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شاگل کا وہاں جو حال ہوا ہو گا سو ہوا ہو گا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہرے شدید حیرت سے بگڑ سے گئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا وہ فائل اصل نہیں ہے یہ کیسے ممکن ہے۔ سائنس دانوں نے اسے اچھی طرح چیک کر کے رپورٹ دی ہے اب تم مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح تم جیسا عقلمند کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف ہے اسی طرح تمہارے سائنس دان بھی عقل مند ہوں گے لیکن جس نے یہ فائل تیار کی تھی وہ پاکیشیائی تھا اور ظاہر ہے سب پاکیشیائی میری طرح احمق نہیں ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کیا مطلب کیا سائنس دانوں نے غلط رپورٹ دی ہے"۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں سائنس دانوں نے درست رپورٹ دی ہے وہ واقعی اصل فائل ہے جعلی فائل تو کنگ نے ڈاکٹر یونس کو ہلاک کر کے اس سے حاصل کی تھی لیکن ڈاکٹر یونس نے فارمولے کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو فائلیں بنائی تھیں۔ ایک تو وہ فائل ہے جو تمہارے صدر اور وزیر اعظم کے پاس ہے اور دوسری فائل اس نے ایکریمیا کے ایک

بنک لاکر میں رکھوا دی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہوتا تو سائنس دانوں کو معلوم نہ ہوتا کہ یہ فائل ادھوری ہے"...... شاگل نے کہا۔

"اسی کو تو ذہانت کہتے ہیں وہ فائل ہر لحاظ سے مکمل ہونے کے باوجود ادھوری ہے اور اس کا علم تمہارے سائنس دانوں کو اس وقت ہو گا جب وہ ہتھیار تیار کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ میرا درد سر نہیں جب وہ اسے مکمل کہہ رہے ہیں تو وہ مکمل ہی ہو گی اور بس"...... شاگل نے کہا۔

"مطلب ہے تمہیں اپنے انعام اور اعزاز سے تعلق ہے تمہیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ کافرستان ہتھیار تیار کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔ کیا تمہارے پاس حب الوطنی کا یہی پیمانہ ہے جس کا تم زور شور سے دعویٰ کرتے رہتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں میری حب الوطنی کا پیمانہ یہی ہے کہ میں نے اصل فائل تم سے حاصل کر کے حکومت تک پہنچا دی ہے اور حکومت نے اسے اوکے قرار دے دیا ہے۔ میں مزید کسی الجھن میں نہیں پڑنا چاہتا"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ ایکریمیا والی فائل میں حاصل کر لوں تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میرے نزدیک تم مجھے چکر دے رہے

ہوا اور بس"...... شاگل نے کہا۔

"اگر یہی بات میں تمہارے صدر کے کان میں ڈال دوں تب"۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہی بات پلیز عمران میرا پیچھا چھوڑ دو کیوں تم مجھے ذلیل کروانا چاہتے ہو"...... شاگل نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے چھوڑ دیا اور یہ بھی سن لو کہ میں اس اصل فائل کے پیچھے بھی نہیں آؤں گا یہ تمہارے ملک کو مبارک ہو۔ بہرحال انعام اور اعزاز ملنے کی مٹھائی تیار رکھنا وہ میں ضرور کھاؤں گا گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب آپ نے جو کچھ شاگل سے کہا ہے کیا وہ واقعی سچ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں سوائے اس بات کے کہ فائل ایکریمیا میں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اب شاگل کی ساری خوشی ہوا ہو گئی ہو گی لیکن وہ یہ بات نہ ہی صدر سے کر سکتا ہے اور نہ ہی پرائم منسٹر سے بس اب وہ خود ہی کڑھتا جلتا رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا واقعی ڈاکٹر یونس نے دو فائلیں تیار کی تھیں۔ اگر ایسی صورت ہے تو پھر بھی یہ فائل تو بہرحال حاصل کرنی ہی پڑے گی اس کے بغیر دوسری ادھوری فائل سے کیسے کام چل سکتا ہے"...... طاہر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ یہ فائل اپنی جگہ پر ہر لحاظ سے مکمل ہے

لیکن ڈاکٹر یونس نے فارمولے کے سب سے حساس حصے میں ایسی تبدیلیاں کر دی ہیں کہ وہ بظاہر درست نظر آتی ہیں لیکن عملی طور پر جب اس پر کام ہو گا تو نتیجہ زیرو نکلے گا اور اس نے یہ بات ایسٹاس کوڈ میں اس فائل کے آخری صفحے پر لکھ دی تھی۔ دراصل ڈاکٹر یونس کو بھی کافرستانیوں کی فطرت کا اندازہ تھا اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ لوگ اس سے فارمولا حاصل کر کے اسے ہلاک نہ کر دیں اس لئے اس نے آخری صفحے پر ایسٹاس کوڈ میں یہ لکھ دیا تھا کہ اصل فائل جس میں اصل فارمولا ہے وہ اس نے علیحدہ تیار کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو عام سا کوڈ ہے۔ کیا سائنس دانوں نے اس صفحے پر غور نہیں کیا ہو گا"...... اس بار ناٹران نے کہا۔

"صفحہ اس فائل کے ساتھ ہوتا تو وہ اس پر غور کرتے۔ وہ صفحہ تو میں نے فائل سے اتار لیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیب سے ایک تہہ شدہ صفحہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"اوہ اسی لئے آپ نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے اور مجھے پاگل بنائے رکھا ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ اصل فائل کہاں ہے کیا اپ لینڈ میں ہے"...... ناٹران نے صفحہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اپ لینڈ کا خیال کیسے آیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جو اچانک اپ لینڈ جانے کا پروگرام بنا لیا تھا"۔ ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تم نے میری اس بات پر یقین کر لیا جو میں نے شاگل سے کہا ہے کہ علم نجوم کی منتقوں کے درمیان ستارے مجھے حال احوال بتاتے رہتے ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب آپ نے دوبارہ سسپنس پیدا کرنا شروع کر دیا"...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار زور سے ہنس پڑا۔

"اس صفحے میں بہرحال یہ نہیں لکھا ہوا کہ وہ اصل فائل کہاں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ فائل کہاں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ تفصیل سے بتائیں ناں"...... ناٹران نے کہا۔

"کہاں ہے"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے پاس"...... عمران نے کہا تو وہ سب اس طرح اچھلے جیسے ان کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ کیسے ممکن ہے"...... طاہر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یقین نہ آ رہا ہو تو چیف سے فون پر بات کر کے پوچھ لو"۔ عمران نے ان کی حالت سے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ڈاکٹر یونس نے فائل براہ راست چیف کو بھجوا دی تھی لیکن کب"...... طاہر نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ جب وہ وہاں سے

روانہ ہوا تھا تو ایسی کوئی فائل اس کے پاس نہ تھی۔

"تمہاری حالت بتا رہی ہے کہ اب اگر تمہیں میں نے تفصیل نہ بتائی تو تم اٹھ کر دیوار میں ٹکریں مارنی شروع کر دو گے اور پاکیشیا کا یہ عظیم نقصان ہے جو برداشت نہیں کیا جا سکتا اس لئے بتا دیتا ہوں۔ جب میں نے فائل میں تبدیلیاں کرنے کے لئے آفس میں جا کر اسے غور سے پڑھا تو آخری صفحہ پڑھتے ہی بات سامنے آ گئی لیکن اس میں یہ تو نہیں لکھا تھا کہ اصل فارمولا کہاں ہے لیکن ڈاکٹر یونس نے اپنی ذہانت اور مہارت ظاہر کرنے کے لئے ایک اشارہ دے دیا تھا وہ واقعی ذہین آدمی تھا۔ کاش وہ محب وطن بھی ہوتا۔ اس اشارے کی رو سے اصل فارمولے کا پتہ فائل میں موجود تھا۔ میں نے پتہ تلاش کرنے کے لئے فائل کو دوبارہ غور سے پڑھا اور پھر مجھے پتہ مل گیا۔ ڈاکٹر یونس نے فارمولے کے اندر کچھ الفاظ اور ہندسوں کو مختلف انداز میں ٹائپ کیا تھا اور وہ پتہ ان الفاظ اور ہندسوں میں موجود تھا۔ یہ ایک بنک کا نام اور بنک لاکر کا نمبر تھا۔ میں نے وہیں سے براہ راست چیف سے ٹرانسمیٹر پر بات کی اور اسے بنک لاکر اور نمبر بتا دیا کہ وہ اسے چیک کرائے اور مجھے فوری رپورٹ دے۔ چنانچہ چیف نے سر سلطان کو فون کر کے حکم دے دیا۔ سر سلطان کے حکم پر بنک لاکر کھولا گیا تو اس میں واقعی فائل موجود تھی جو چیف تک پہنچ گئی اور چیف نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دی۔ چنانچہ پوری تسلی کر لینے کے بعد میں نے یہ فائل شاگل تک پہنچائی کیونکہ اس سے میرا وعدہ بھی پورا ہوتا تھا اور

حکومت کافرستان بھی مکمل طور پر مطمئن ہو سکتی تھی اور تم نے خود سن لیا کہ وہ مطمئن ہو گئے ہیں کہ اصل فائل ان کے پاس ہے جب کہ درحقیقت اصل فائل سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچ بھی چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"تو آپ نے مجھے اس قدر طویل عرصے تک کیوں پاگل بنائے رکھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پاگل نہیں شاگل کہو دونوں کے معنی ایک ہی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

○ وہ لمحہ جب سلیمان کے کہنے پر عمران کو اس کی اماں بی جبراً ایک گاؤں میں لے گئی جہاں ایک عظیم نوری شخصیت کا ڈیرہ تھا لیکن عمران نے اس شخصیت کو اہمیت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اور پھر کیا ہوا۔۔؟

○ صالحہ۔۔ جس نے تن تنہا سفلی دنیا کے بڑے بڑے شیطانوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکی۔ یا۔۔؟

○ گمباگا۔۔ سفلی دنیا کی انتہائی باقوت شیطانی طاقت جس سے عمران کو مجبوراً جسمانی لڑائی لڑنی پڑی اور وہ لمحہ جب عمران کا پہلی بار ناقابل تسخیر جسمانی طاقت سے واسطہ پڑ گیا اور جب اس کی مارشل آرٹ کی تمام مہارت دھری کی دھری رہ گئی۔۔ اس لڑائی کا کیا انجام ہوا۔۔؟

○ سفلی دنیا کی انتہائی خوفناک اور رذیل ترین شیطانی قوتوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی ایک طویل' انتہائی خوفناک اور انوکھے انداز کی جدوجہد۔ ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ پر اسرار' خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا۔۔ اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا۔۔؟

قطعی مختلف انداز کی نئی اور پر اسرار کہانی

انتہائی منفرد انداز کی انتہائی خوفناک اور پر اسرار جدوجہد

○ ایک ایسی کہانی جس میں پہلی بار سفلی دنیا کی خباثتوں کا پردہ چاک کیا گیا۔

○ خیر و شر کے درمیان ایک ایسی ہولناک جنگ جو اس دنیا کے چپے چپے پر مسلسل جاری ہے۔

انوکھا' دلچسپ اور تحیر خیز ناول

○ ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔

===========================

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ' ملتان

===========================

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زیرو بلاسٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

زیرو بلاسٹ ۔۔ شوگران کی سپیشل لیبارٹری میں تیار ہونے والا ایک ایسا ہتھیار۔ جس سے پاکیشیا کے مفادات بھی وابستہ تھے۔

زیرو بلاسٹ ۔ جسے کرنل فریدی نے اس طرح حاصل کر لیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی کانوں کان خبر تک نہ ہو سکی۔

زیرو بلاسٹ ۔۔ جس کا فارمولا لیبارٹری سے چرائے جانے کی اطلاع کیپٹن حمید کے دوست قاسم نے عمران کو دی ۔۔ کیا قاسم نے کرنل فریدی سے غداری کی تھی ۔۔ ؟ ایک دلچسپ اور حیرت انگیز سچویشن۔

زیرو بلاسٹ ۔۔ جسے ایک پسماندہ ملک ساؤتی لینڈ میں کافرستان کی مدد سے تیار کیا جا رہا تھا۔ ساؤتی لینڈ ایک ایسا ملک جہاں زیرو بلاسٹ جیسے ہتھیار کی تیاری کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

پرنس آف ڈھمپ ۔ جس کا استقبال ساؤتی لینڈ کے کنگ نے سرکاری طور پر کیا۔ جسے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اور تیس توپوں کی سلامی دی گئی ۔۔ پرنس آف ڈھمپ کون تھا ۔۔ کیا عمران ۔۔ یا ۔۔ ؟

● ۔ انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور ذہانت سے بھرپور ایک ایسا مقابلہ۔ جس کا انجام عمران اور کرنل فریدی دونوں کے لئے غیر متوقع ثابت ہوا۔

● ۔ دو عظیم کرداروں پر لکھا گیا ایک دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان